

تَلَخِص

۳۳ جلدوں کی جہلک ایک جلد میں
فتاویٰ رضویہ کی

فتاویٰ رضویہ

تخلیص
اعجاز القاری مولانا غلام حسن قادری
رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد سعید قادری



کبریا پبلشرز

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری

بذ ۵
17-7-2013

فتاویٰ رضویہ کی
۳۳ جلدوں کی جہک ایک جلد میں

تَاخِیْن

فتاویٰ رضویہ

مؤلف:

مولانا محمد اسد قادری

نظر ثانی:

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم دیوبند

اکبر پبلشرز

تمپل پبلشرز ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	تخلیص فتاویٰ رضویہ
مصنف	مولانا محمد اسد قادری عطاری
نظر ثانی	الحافظ القاری مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف لاہور)
صفحات	448
کیوزنگ	عبدالسلام قمر الزمان
اشاعت	2010ء
ناشر	محمد اکبر قادری
قیمت	450 روپے

ملنے کے پتے

- ☆ اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف
- ☆ رضا بک شاپ، گجرات
- ☆ اسلامک بک کارپوریشن، اقبال روڈ، راولپنڈی
- ☆ مکتبہ فیض عطار، کورنگی نمبر 1، کراچی
- ☆ منہاج القرآن اسلامک سیل سینٹر، سرگودھا
- ☆ حافظ بک ایجنسی، اقبال روڈ، سیالکوٹ

انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت، صوفی با صفا، مفکر اسلام، اہلسنت کی پہچان، جامعہ نظامیہ کی شان،
مفتی اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالقیوم قادری ہزاروی

رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کا فیضان آج پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۶	دوران وضو سلام کا جواب دینا کیسا؟	۲۱	حمد و نعت
۱۳۷	فرائض غسل کو ادا کرنے کا طریقہ کنہا للہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵	منقبت بر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۷	ضروریات غسل	۲۶	منقبت (مرے رضا)
۱۳۹	عورتوں کے لیے غسل کی احتیاطیں	۲۹	عرض مرتب
۱۳۹	ان چیزوں کا بیان جو غسل میں معاف ہیں	۳۱	تقریظ جمیل
۱۴۰	جنابت میں اگر غسل نقصان دینا ہو تو کیا کرے؟	۳۲	تقریظ
۱۴۰	غسل سے متعلق "فتاویٰ رضویہ" سے اہم مسائل	۳۳	تقریظ
۱۴۱	احکام کے بارے مسائل	۳۳	تقریظ
۱۴۲	احکام سے متعلق اہم معلومات	۳۵	تقریظ
۱۴۳	غسل کی نیت نہ کرنا کیسا؟	۳۶	فتاویٰ رضویہ ۳۰ جلدوں کا تحقیقی جائزہ
۱۴۳	نگے نہانا کیسا ہے؟	۱۴۳	وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا کیسا؟ کنہا للہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۴۳	زانی کا ذبیحہ کھانا کیسا؟	۱۴۳	تانبے کے برتن میں کھانا پینا کیسا؟
۱۴۳	نماز کے دوران اگر حیض آ گیا تو کیا کرے؟	۱۴۳	وضو کے دوران اگر رت خارج ہو جائے تو کیا دوبارہ وضو کرے
۱۴۳	حیض والی عورت کا ایک مسئلہ	۱۴۵	یا نہیں؟
۱۴۵	حالت حیض میں عورت سے نفع لینا کیسا؟	۱۴۵	زکام سے وضو نہیں ٹوٹتا
۱۴۵	نفاس والی عورت کا اہم مسئلہ	۱۴۶	ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
۱۴۵	حیض والی عورت کے ہاتھ کا کھانا کیسا؟	۱۴۶	نیند سے کب وضو ٹوٹتا کب نہیں
۱۴۵	حالت ہمبستری کرنے کا کفارہ	۱۴۸	وضو سے متعلق فتاویٰ رضویہ سے اہم مسائل
۱۴۶	حالت جنابت میں کھانا کھانا کیسا؟	۱۴۳	وضو میں اسراف سے بچنے کے طریقے
۱۴۶	حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا کیسا؟	۱۴۵	بسم اللہ سے وضو شروع کرنے کی فضیلت
۱۴۶	جب اور محدث کو قرآن پاک چھونا حرام ہے؟	۱۴۶	وضو میں ناخن بھر جگہ خشک رہنے کا حکم
۱۴۶	جب کا قرآن پاک پر پڑھنا کیسا؟	۱۴۶	مسجد میں وضو کرنا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۵۷	پاکخانہ میں تھوکانا منع ہے	۱۴۸	فائدہ ضروریہ
۱۵۷	پختہ اینٹ سے استنجاء کرنا کیسا؟	۱۴۹	جنابت (ناپاکی) میں لینے کا حکم
۱۵۸	استنجاء کے مسائل ”فتاویٰ رضویہ“ سے	۱۴۹	چھکلی اگر سرکہ میں گر جائے تو کیا کریں؟
۱۵۹	تیمم کے مسائل ضروریہ ”فتاویٰ رضویہ“ سے	۱۵۰	مرغی کی تے کا حکم
۱۶۷	کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی؟	۱۵۰	جوتے پر اگر پیشاب پڑ گیا تو پاک کیسے کریں؟
۱۶۷	ہم میں اور مشرکوں میں فرق نماز کا	۱۵۰	کھانے میں اگر میٹھی لٹکے تو کیا حکم ہے؟
۱۶۷	ایک وقت کی نماز قضاء کرنے والے بھی فاسق ہے		اگر نجاست ایک کپڑے سے دوسرے میں سرایت کر گئی تو
۱۶۷	نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ کرنا کیسا؟	۱۵۰	کیا حکم؟
۱۶۸	چلتی ریل میں نماز پڑھنا کیسا؟	۱۵۰	چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟
۱۶۸	نماز میں سستی کرنا کیسا؟	۱۵۱	حلوائیوں کی کڑھائیوں کا مسئلہ
۱۶۸	سوئے کو نماز کے لیے جگانا کیسا؟	۱۵۱	برش صاف کرنے کا طریقہ
۱۶۸	بے نمازی سے تعلقات رکھنا کیسا؟	۱۵۱	پیشاب کی چھینٹوں کا حکم
۱۶۹	زوال کا وقت کون کون سا ہے؟	۱۵۱	تھی کو پاک کرنے کا طریقہ
۱۶۹	ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟	۱۵۲	بچے نے اگر زمین پر پیشاب کر دیا تو پاک کرنے کا طریقہ
۱۶۹	امام اعظم علیہ الرحمہ کے قول کو ترجیح حاصل ہے	۱۵۲	کتے کا جھوٹا کیسے پاک کریں؟
۱۷۰	عصر کا مستحب وقت کون سا ہے؟	۱۵۲	نطفہ پاک ہے یا ناپاک؟
۱۷۱	سنتوں کے اوقات	۱۵۳	نجاست کے بارے میں مسائل
۱۷۱	پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات	۱۵۵	وضو کے پانی سے استنجاء کرنا کیسا؟
۱۷۱	تک وقت نماز پڑھنے والے کون؟	۱۵۵	داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا کیسا؟
۱۷۲	نمازوں کے اوقات کب تک رہتے ہیں؟	۱۵۵	استنجاء کس چیز سے کیا جائے؟
۱۷۲	دونمازوں کا جمع کرنا کیسا؟	۱۵۶	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا؟
۱۷۳	اگر نماز فجر میں دن نکل آیا	۱۵۶	عورت استنجاء کس سے کرے؟
۱۷۳	فجر قضاء ہو جائے تو کب پڑھے؟	۱۵۷	پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا کیسا؟
۱۷۳	نماز عشاء میں نصف رات سے زائد تاخیر کرنا کیسا؟	۱۵۷	کاغذ سے استنجاء کرنا کیسا؟
۱۷۴	فرائض کے بارے میں	۱۵۷	استنجاء کرتے وقت کعبہ شریف کو منہ یا پیٹھ کرنا گناہ ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۰	جمعہ کی اذان ثانی کہاں کہی جائے؟	۱۷۴	نماز کے لیے وقت مقرر کرنا کیسا؟
۱۸۰	تکبیر میں دائیں بائیں رخ کرنا کیسا؟	۱۷۴	بعد نماز عصر قرآن شریف پڑھنا کیسا؟
۱۸۱	انگوٹھے چومنا کیسا؟	۱۷۴	بعد نماز فجر عصر سجدہ کرنا کیسا؟
۱۸۱	انگوٹھے چومنا ثواب کا کام ہے	۱۷۵	نماز فجر میں اگر طلوع آفتاب ہو جائے؟
۱۸۱	مسجد میں بلا اذان کے نماز پڑھنا کیسا؟	۱۷۵	نماز مغرب غروب آفتاب سے تھوڑا پہلے پڑھنا کیسا؟
۱۸۱	اذان سنت ہے یا واجب؟	۱۷۵	جمعہ کا وقت کون سا ہے؟
۱۸۱	تابالغ کا اذان دینا کیسا؟	۱۷۵	شرابی کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟
۱۸۲	اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنا کیسا؟	۱۷۵	چارپائی پر کوئی بیٹھا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟
۱۸۲	دہائی کی اذان کا جواب دینا کیسا؟	۱۷۶	چارپائی پر نماز پڑھنا کیسا؟
۱۸۲	دفن کے وقت اذان دینا کیسا؟	۱۷۶	قبرستان میں نماز پڑھنا کیسا؟
۱۸۳	نماز میں کپڑے سے بدن نظر آنا کیسا؟	۱۷۷	تھویب کیا ہے؟ اور یہ جائز ہے
۱۸۳	نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟	۱۷۷	مسجد میں اذان دینا کیسا؟
۱۸۳	التحیات میں انگلی کا اشارہ کرنا کیسا؟	۱۷۷	موذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا کیسا؟
۱۸۳	رفع یدین منع ہے	۱۷۸	جمعہ کی اذان ثانی کا جواب دینا کیسا؟
۱۸۳	نماز میں دونوں پاؤں کا فاصلہ کتنا ہو؟	۱۷۸	بارش کے لیے اذان دینا کیسا؟
۱۸۵	بیٹھ کر نماز پڑھنے میں رکوع کا طریقہ	۱۷۸	میت کو دفن کے بعد اذان دینا کیسا؟
۱۸۵	بیمار قیام پر قدرت نہ پائے تو کیا کرے؟	۱۷۸	بے وضو کا اذان دینا کیسا؟
۱۸۶	نماز میں سورت پڑھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا؟	۱۷۹	کیا حضور ﷺ نے کبھی خود اذان دی یا نہیں؟
۱۸۶	نماز میں دونوں سجدے فرض ہیں یا ایک؟	۱۷۹	جمعہ کی اذان اول سن کر مسجد میں نہ آنا کیسا؟
	مقتدی شہداء ختم نہ کرنے پایا کہ امام نے قراءت شروع کی تو کیا کرے؟	۱۷۹	نجر کی نماز کے لیے گھروں میں جا کر لوگوں کو اٹھانا کیسا؟
۱۸۶		۱۷۹	کھڑے ہو کر تکبیر سننا کیسا؟
۱۸۷	جلسہ میں دعا پڑھنا کیسا؟	۱۷۹	اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا؟
۱۸۷	امام کے پیچھے مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا کیسا؟	۱۷۹	وقت سے پہلے اذان دینا کیسا؟
۱۸۷	آمین اونچی آواز میں کہنا کیسا؟	۱۸۰	ایک وقت کی نماز کے لیے دوبارہ اذان دینا کیسا؟
۱۸۸	تراویح میں رکعت ہیں	۱۸۰	اقامت کس طرف کہی جائے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۶	نماز میں پوری "بسم اللہ" کب پڑھنی چاہیے؟	۱۸۸	وتر تین ہی ہیں.....
۱۹۶	جمعہ کی نماز کے لیے شہر شرط.....	۱۸۸	"سمع اللہ لمن حمدہ" کہنے کا طریقہ.....
۱۹۷	ناپیدا شخص کا امامت کرنا کیسا؟	۱۸۹	تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ.....
۱۹۷	سود خور کا امامت کرنا کیسا؟	۱۸۹	جمعہ کی نیت کس طرح کریں؟
۱۹۷	توبہ کے بعد امامت کرنا جائز ہے؟	۱۸۹	مقتدی آخری قعدہ میں کیا پڑھے؟
۱۹۸	روزہ چھوڑنے والے کی امامت.....	۱۸۹	نماز کے بعد دعائیں مانگنا کیسا؟
۱۹۸	وہابی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟	۱۸۹	عمامہ شریف کی فضیلت.....
۱۹۸	تو تلے کا امامت کرنا کیسا؟	۱۹۰	فرض نماز کے بعد امام کیا کرے؟
۱۹۹	رشوت خور کا امامت کرنا کیسا؟	۱۹۰	جائے نماز کا نماز کے بعد طے کر دینا کیسا؟
۱۹۹	عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟	۱۹۰	بغیر شملہ کے عمامہ باندھنا کیسا؟
۱۹۹	امامت کے ناقابل کون سے اشخاص ہیں؟	۱۹۰	"صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بجائے صرف صلعم لکھنا کیسا؟
۲۰۰	امام کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کا نماز پڑھنا کیسا؟	۱۹۱	کیا ہر بار "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پڑھنا ضروری ہے؟
۲۰۰	خوبصورت لڑکوں سے دوستیاں کرنے والے کا امامت کرنا کیسا؟	۱۹۱	وظیفہ پڑھنا اور نماز نہ پڑھنا کیسا؟
۲۰۰	جھوٹے شخص کی امامت جائز نہیں.....	۱۹۲	ادبچی آواز میں درود شریف پڑھنا کیسا؟
۲۰۱	زانی کو امام بنانا جائز ہے.....	۱۹۲	نماز کے بعد کلہ طیبہ کا درود کرنا کیسا؟
۲۰۱	نا بالغ کا امامت کرنا کیسا؟	۱۹۲	نماز میں بے ترتیب قرآن پاک پڑھنا کیسا؟
۲۰۱	امام اگر غنی ہونے کے باوجود صدقہ فطر لیتا ہو؟	۱۹۳	سزی نماز میں امام اگر قراءت جبری کر دے تو کیا حکم ہے؟
۲۰۱	جو قرآن غلط پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں.....	۱۹۳	ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھنا کیسا؟
۲۰۲	ایک مشت سے کم داڑھی والے کا امامت کرنا کیسا؟	۱۹۳	رکعتوں میں قراءت کتنی کریں؟
۲۰۲	ایک وقت کی نماز چھوڑنے والے کی امامت کرنا کیسا؟	۱۹۴	ضاد کو ظا پڑھنا کیسا؟
۲۰۲	ایسے شخص کی امامت کرنا کیسا جس سے مقتدی ناخوش ہوں؟	۱۹۴	قصد اضا کو ظا پڑھنا کیسا؟
۲۰۲	عقیدہ چھپانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟	۱۹۴	تجوید کا انکار کرنا کیسا؟
۲۰۲	منافق کا امامت کرنا کیسا؟	۱۹۵	کیا صرف الحمد شریف سے نماز ہو جائے گی؟
۲۰۳	جماعت کھڑی ہے اور امام کے عقیدے کا پتہ نہیں تو کیا کریں؟	۱۹۵	کھڑا ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کو جانا کیسا؟
۲۰۳	کسی فاسق کے پیچھے نماز نہ ہوگی.....	۱۹۶	نماز میں دو ہی رکعت میں قراءت کرنا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۰	جماعت میں مقتدی کے بھول جانے پر سجدہ سہو نہیں.....	۲۰۳	گالی دینے والے کو امام بنانا کیسا؟.....
۲۱۰	عادۃ کوئی بات منہ سے نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی.....	۲۰۳	امام اور ایک مقتدی نماز پڑھتے ہوں تو.....
۲۱۱	امام کا دوستوں کے درمیان کھڑے ہونا کیسا؟.....	۲۰۳	بد مذہبوں سے میل جول رکھنے والے کی امامت کرنا کیسا؟.....
۲۱۱	نماز میں دونوں ہاتھوں سے پانچوں کو اٹھانا کیسا؟.....	۲۰۳	وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں.....
۲۱۱	آستین اوپر چڑھا کر نماز پڑھنا کیسا؟.....	۲۰۳	نماز کی پڑھائی لینا کیسا؟.....
۲۱۱	نماز میں ٹوپی اٹھانا کیسا؟.....	۲۰۵	امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا ایک مسئلہ.....
۲۱۱	پتلوں میں نماز پڑھنا کیسا؟.....	۲۰۵	نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟.....
۲۱۲	ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟.....	۲۰۶	تشہد میں ملنے والے کا جحد ہو گا یا نہیں؟.....
۲۱۲	الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟.....	۲۰۶	مقتدی کے لیے التحیات پوری پڑھنی واجب ہے.....
۲۱۲	نماز میں خارش ہو تو کیا کریں؟.....	۲۰۶	تارک الجماعت کون؟.....
۲۱۲	نماز کی حالت میں تصویر کا پاس ہونا کیسا؟.....	۲۰۶	نجر میں اگر دیر سے اٹھا اور غسل فرض تھا تو کیا کرے؟.....
۲۱۲	نجر کی سنتیں رہ جائیں تو کب پڑھے؟.....	۲۰۶	مبسوق بکبیر تحریر کیسے کہے؟.....
۲۱۳	فرض اور سنتوں کے درمیان کلام کرنا کیسا؟.....	۲۰۷	جماعت میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟.....
۲۱۳	تراویح میں پورا قرآن پڑھنا سنت مؤکدہ ہے.....	۲۰۷	ایک وقت میں ایک مسجد میں دو جماعتیں بلا وجہ کروانا کیسا؟.....
۲۱۳	رمضان میں وتر پڑھنے کا طریقہ.....	۲۰۷	بد مذہبوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے اپنی جماعت کروانا کیسا؟.....
۲۱۳	رمضان میں وتر کی جماعت اگر رہ جائے تو کیسے پڑھیں؟.....	۲۰۷	جماعت کے لیے تعین وقت کرنا کیسا؟.....
۲۱۳	دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟.....	۲۰۷	امام کے لیے مقتی کا انتظار کرنا کیسا؟.....
۲۱۳	فسادی کو مسجد آنے سے روکنا جائز ہے.....	۲۰۷	چند افراد کا بے جماعت نماز پڑھنا کیسا؟.....
۲۱۳	مسجد کے بارے میں اہم سوالات.....	۲۰۸	جبکہ جماعت ہو چکی ہو؟.....
۲۱۵	مسجد میں کھانا پینا کیسا؟.....	۲۰۸	مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا کیسا؟.....
۲۱۵	مسجد میں سونا کیسا؟.....	۲۰۸	بھوک کی حالت میں جبکہ کھانا حاضر ہو ترک جماعت کرنا کیسا؟.....
۲۱۵	نمازی کے پاس ذکر آہستہ کریں.....	۲۰۸	جس کو مغرب کی پہلی رکعت ملی وہ باقی کیسے ادا کرے؟.....
۲۱۵	مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنا کیسا؟.....	۲۰۹	جس کی ظہر کی تین رکعتیں رہ گئی وہ کیسے ادا کرے؟.....
۲۱۵	مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیسا؟.....	۲۰۹	مبسوق کا امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنا کیسا؟.....
۲۱۶	سنتیں پڑھنے کے دوران نماز شروع ہوگی تو کیا کرے؟.....	۲۰۹	نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۲	دیہات میں جمعہ پڑھنا کیسا؟	۲۱۶	فجر میں امام کو تشہد میں پایا تو سنت فجر پڑھے یا جماعت میں ملے؟
۲۲۲	جمعہ میں کتنے افراد کا ہونا ضروری ہے؟	۲۱۶	فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو کب پڑھے؟
۲۲۲	جمعہ کی اذان ثانی کا جواب نہیں دینا چاہیے	۲۱۶	جمعہ کی سنت قبلہ چھوٹ جائیں تو کب پڑھے؟
۲۲۳	نماز غیر خطیب کا پڑھنا کیسا؟	۲۱۶	اگر نماز میں چپ رہا تو کیا حکم ہے؟
۲۲۳	جمعہ کب فرض ہوا؟	۲۱۷	قعدہ اولیٰ سے بھول کر کھڑا ہو گیا اب کیا کرے؟
۲۲۳	جمعہ میں نمازی کثرت سے ہوں تو سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے	۲۱۷	قعدہ اخیرہ کے بعد اگر کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟
۲۲۳	جمعہ کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں؟	۲۱۷	امام پر سجدہ سہو نہ تھا پھر بھی کیا نماز ہوئی یا نہیں؟
۲۲۳	خطبہ جمعہ میں اُردو کے اشعار پڑھنا خلاف سنت ہے	۲۱۸	قعدہ اولیٰ میں کتنا درود پاک پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا؟
۲۲۳	منبر کتنی میزمری کا ہو؟	۲۱۸	مسابوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا کیسا؟
۲۲۳	خطبہ جمعہ کے وقت کچھ نہ پڑھنا چاہیے	۲۱۸	نماز میں شک ہوا سجدہ سہو کرے یا نہیں؟
۲۲۳	خطبہ جمعہ میں انگوٹھے نہ چومے نہ درود پڑھے	۲۱۸	فرض کی آخری دو رکعتوں میں اگر سورت ملائی تو سجدہ سہو واجب ہوا یا نہیں؟
۲۲۵	جمعہ کی اذان ثانی مسجد میں نہیں دینی چاہیے	۲۱۸	سجدہ سہو واجب ہو تو سلام ایک طرف پھیرنا چاہیے
۲۲۵	فتائے مسجد میں اذان جائز ہے	۲۱۹	فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہ ملائی تو کیا حکم ہے؟
۲۲۵	کھڑے ہو کر خطبہ سننا کیسا؟	۲۱۹	امام کے ساتھ لاحق بھی سجدہ سہو کرے گا
۲۲۵	جمعہ بغیر خطبہ کے پڑھنا کیسا؟	۲۱۹	دعائے قنوت پڑھنا اگر بھول جائے تو کیا کرے؟
۲۲۵	خطبہ اور قراءت کی مقدار کا بیان	۲۲۰	قعدہ اولیٰ بھول جائے تو کیا کرے؟
۲۲۶	سنتوں کی نیت کرنے کا طریقہ	۲۲۰	اگر کسی نے دو کی بجائے تین سجدے کر لیے تو کیا حکم ہے؟
۲۲۶	اپنے گھر میں باجماعت نماز پڑھنا کیسا؟	۲۲۰	”سمع اللہ لمن حمدہ“ کی جگہ اگر ”اللہ اکبر“ نکل گیا تو کیا حکم ہے؟
۲۲۶	دو خطبوں کے درمیان دعائے مانگنا کیسا؟	۲۲۰	قنوت پڑھنا بھول گئی تو کیا کرے؟
۲۲۷	نماز عیدین میدان میں ادا کرنی چاہیے	۲۲۰	کیا سجدہ تلاوت نابالغ پر بھی واجب ہے؟
۲۲۸	نماز عیدین نہ پڑھنا گناہ ہے	۲۲۱	سجدہ تلاوت جلدی کرنا چاہیے
۲۲۸	نماز عیدین کو مؤخر کرنا کیسا؟	۲۲۱	مسافر کا جان بوجھ کر قصر نہ پڑھنا گناہ ہے
۲۲۹	عید گاہ میں مسجد کا سامان نہیں لے جاسکتے	۲۲۲	
۲۳۰	جنازہ کو اٹھانے کا طریقہ		
۲۳۰	پہلے دن میت والے گھر کو کھانا بھیجنا چاہیے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۶	قبر کا بوسہ لینا کیسا؟	۲۳۰	میت کے بال کاٹنا جائز نہیں
۲۳۷	مزاروں پر چادر چڑھانا کیسا؟	۲۳۰	شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا
۲۳۷	میت کے نام کا کھانا کھانا کیسا؟	۲۳۱	جب مر جائے تو اسے ایک غسل ہی کافی ہے
۲۳۷	عورتوں کا قبرستان جانا کیسا ہے؟	۲۳۱	مرد و عورت کے لیے کفن سفت کا بیان
۲۳۷	ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ	۲۳۲	جنازہ کے ساتھ نعیش پڑھنا کیسا؟
۲۳۸	ایصالِ ثواب گھر میں بیٹھ کر کریں یا قبرستان جا کر؟	۲۳۲	بے نمازی کی نماز جنازہ جائز ہے
۲۳۸	کھانے پر فاتحہ پڑھنا کیسا؟	۲۳۲	رائض کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟
۲۳۸	جس جس کو ثواب پہنچائیں اسی کو پورا پورا ثواب پہنچ جاتا ہے	۲۳۳	تھوڑے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟
۲۳۸	اجرت پر قرآن پاک پڑھانا کیسا؟	۲۳۳	ایک میت پر دو بار جنازہ پڑھنا کیسا؟
۲۳۸	مردہ پر عذاب کی کیفیت کا بیان	۲۳۳	بے وضو نماز جنازہ پڑھنے کا حکم
۲۳۹	میت کی روح کہاں رہتی ہے؟	۲۳۳	نماز جنازہ جوتا ماہن کر پڑھے یا اتار کر؟
۲۳۹	روح کیا چیز ہے؟	۲۳۳	نماز جنازہ کے مسبوق کا حکم
۲۳۹	سوم و چہلم کا کھانا مساکین کے لیے ہے	۲۳۳	مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز نہیں
۲۴۰	میت کے گھر کھانا کھانے کی نحوست	۲۳۳	میت تابوت میں ہو تو جنازہ پڑھنا جائز ہے
۲۴۱	کیا زکوٰۃ میں نیت شرط ہے؟	۲۳۳	قبروں کو پختہ کرنے کا حکم
۲۴۲	زکوٰۃ کے پیسوں کا غلہ خرید کر دینا کیسا؟	۲۳۳	میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا کیسا؟
۲۴۲	سونے چاندی کی زکوٰۃ دینے کا طریقہ	۲۳۵	قبر میں شجرہ وغیرہ کہاں رکھیں؟
۲۴۲	زکوٰۃ کن اشیاء پر واجب ہے؟	۲۳۵	مرنے سے پہلے قبر یا کفن تیار کروا سکتے ہیں یا نہیں؟
۲۴۲	جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کے علاوہ بھی کوئی ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟	۲۳۵	میت کے ورثاء سے تعزیت کب کریں؟
۲۴۳	بینک میں پڑی رقم پر بھی زکوٰۃ ہے	۲۳۵	میت کو دفنانے سے پہلے کھانا پینا کیسا؟
۲۴۳	نوٹ اور روپیہ میں فرق کیا ہے؟	۲۳۵	دفن کے بعد قبر کو کھودنا کیسا؟
۲۴۳	رہن میں رکھے زیور کی زکوٰۃ نہیں	۲۳۵	میت قبر میں اپنے عزیز کو پہنچاتی ہے
۲۴۳	زکوٰۃ خفیہ دے یا اعلانیہ؟	۲۳۶	زیارتِ قبور کس دن افضل ہے؟
۲۴۳	تجارت پر زکوٰۃ کا حساب	۲۳۶	قبر پر اگر بتی نہیں جلانی چاہیے
۲۴۳	مکانات پر زکوٰۃ نہیں	۲۳۶	قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵۵	کیا نکاح میں قاضی کا ہونا شرط ہے	۲۳۳	قرضدار پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟
۲۵۵	نکاح میں ایک ماہ کی شرط لگانا کیسا؟	۲۳۳	طلبہ علم دین کو زکوٰۃ دینا بہتر ہے
۲۵۵	بالذہ عورت کا بے اجازت ولی نکاح ہو سکتا ہے	۲۳۳	مالدار کا صدقہ لینا کیسا؟
۲۵۶	بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا	۲۳۳	زکوٰۃ کن کن کو دی جاسکتی ہے؟
۲۵۶	بندہ بیوں سے نکاح پڑھوانا کیسا؟	۲۳۵	صدقہ فطر کن کن کو دینا جائز ہے؟
۲۵۶	خطبہ نکاح بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر؟	۲۳۵	بندہ بیوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں
۲۵۷	کیا نابالذہ کا نکاح درست ہے یا نہیں؟	۲۳۶	صدقہ فطر و زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟
۲۵۷	سنی کی شیعہ سے شادی کرنا کیسا؟	۲۳۶	مہمان کا صدقہ فطر کون ادا کرے گا؟
۲۵۷	اگر بعد نکاح زوجین میں سے کوئی بد مذہب ہو گیا تو نکاح کا حکم	۲۳۷	حرام مال سے روزہ رکھنے سے ادا ہو گیا یا نہیں؟
۲۵۷	ایک گواہ کے ہوتے ہوئے نکاح کا حکم	۲۳۷	کیا مسافر بھی روزہ رکھے؟
۲۵۷	بالذہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کرنا کیسا؟	۲۳۷	پانچ دن روزہ رکھنا کیوں حرام ہے؟
۲۵۸	کیا نکاح خواں اجرت لے سکتا ہے؟	۲۳۷	رمضان میں عبادتوں کا ثواب زیادہ ملتا ہے
۲۵۸	ولیمہ کب کرنا چاہیے؟	۲۳۸	روزہ میں خیال فاسد سے منی آگئی تو روزہ ٹوٹا یا نہیں؟
۲۵۸	نکاح کرنا ہر عمر میں جائز ہے	۲۳۸	روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟
۲۵۸	نکاح کسی مہینے بھی منع نہیں	۲۳۸	مریض روزہ رکھے یا نہیں؟
۲۵۸	عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں	۲۳۹	روزہ دار کا منجن کرنا کیسا ہے؟
۲۵۹	دو بہنوں کا ایک وقت میں نکاح میں ہونا جائز نہیں	۲۳۹	روزہ کس چیز سے افطار کریں؟
۲۵۹	ساس یا سالی کو بشہوت چھوا تو نکاح کا حکم	۲۳۹	افطار کی دعا کب پڑھیں؟
۲۵۹	کن کن عورتوں سے نکاح حلال یا حرام ہے؟	۲۵۰	۲۷ رجب کا روزہ رکھنے کا ثواب
۲۶۰	سیدہ کا نکاح غیر سید سے کرنا کیسا؟	۲۵۱	عورت پر بھی حج فرض ہے
۲۶۰	ماں کے سید ہونے سے اولاد سید نہ کہلائے گی	۲۵۱	حج بدل کرنا کیسا؟
۲۶۰	مہر کی شرعی مقدار	۲۵۱	کعبہ معظمہ اور عرش سے بھی افضل کیا چیز ہے؟
۲۶۰	بوقت نکاح اگر مہر کی وضاحت نہ ہوئی تو	۲۵۲	احرام میں سلی ہوئی چیز پہننا کیسا؟
۲۶۱	بیوی شوہر کو مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں؟	۲۵۲	ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ
۲۶۱	مہر مؤجل مؤجل اور متجل سے کیا مراد ہے؟	۲۵۵	شادی میں گانے باجے بجانا حرام ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۰	جھوٹی قسم کا وبال	۲۶۱	جہیز عورت کی ملک ہوتا ہے
۲۷۰	بے دیکھے کسی پر الزام زنا لگانا سخت حرام ہے	۲۶۱	طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد
۲۷۱	احترام مسلم کی اہمیت	۲۶۲	لفظ طلاق تین مرتبہ کہنے سے مغلطہ ہو جاتی ہے
۲۷۱	مومن کو شیطان کہنا شیطان کا کام ہے	۲۶۲	طلاق کے لیے عورت کا سامنے ہونا شرط نہیں
۲۷۲	طاغی دین کی تحقیر کفر ہے	۲۶۲	بیوی نے اگر طلاق کے الفاظ نہ سنیں تو.....؟
۲۷۲	شیعوں کا کفر	۲۶۳	حمل میں طلاق دینا کیسا؟
۲۷۲	خلافت صدیق (علیہ السلام) کا منکر کافر ہے	۲۶۳	جسے تین طلاقیں دیں بغیر حلالہ کے اس سے نکاح جائز نہیں
۲۷۲	والدین معصومین علیہم السلام مسلمان ہیں	۲۶۳	بہاولی اختلاف زوجین میں طلاق کا حکم
۲۷۳	شیعوں کے فرقوں کا حکم	۲۶۳	خلع کیا ہے؟
۲۷۳	قلید کو بدعت کہنا کیسا؟	۲۶۳	بیوی کو ماں یا بہن کہنے والے کا حکم
۲۷۳	گستاخ رسول کافر ہے	۲۶۳	طلاق یافتہ کی عدت کا بیان
۲۷۴	معجزات انبیاء علیہم السلام حق ہیں	۲۶۴	بغیر طلاق عورت کے لیے طلاق کیا ہے؟
۲۷۴	دوسوں کا علاج	۲۶۴	عدت میں کسی دوسری جگہ جانا کیسا؟
۲۷۴	سود کو حلال جانا کفر ہے	۲۶۵	عدت موت کا نفقہ کس پر ہے؟
۲۷۴	دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟	۲۶۵	وضع حمل کی مدت کا بیان
۲۷۵	بڑا پلید ہے	۲۶۵	بیوی و بچوں کا نفقہ شوہر پر لازم ہے
۲۷۵	نقد کو نہ ماننے والے کا حکم	۲۶۶	کسی کو قسم دے کر کوئی کام کہنا کیسا؟
۲۷۵	اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے	۲۶۶	قرآن مجید کی قسم شرعاً قسم ہے
۲۷۶	کرامات اولیاء کا منکر گمراہ ہے	۲۶۷	نذر کا پورا کرنا ضروری ہے
۲۷۶	مکمل میلاد منانے والوں کو جہنمی کہنا جہنمیوں کا طریقہ ہے	۲۶۷	نذر غیر شرعی کا پورا کرنا ضروری نہیں
۲۷۶	کیا اوجھڑی کھانا جائز ہے؟	۲۶۷	بزرگوں کی منت ماننا کیسا؟
۲۷۶	کالج میں پڑھنا کیسا ہے؟	۲۶۷	نذر مانی ہوئی چیز کی جگہ پیسے دینا کیسا؟
۲۷۶	جو شریعت کا انکار کرے اس کے بارے حکم	۲۶۷	میلاد شریف کی نذر ماننا کیسا؟
۲۷۷	داڑھی کی توہین کرنے والے کا حکم	۲۶۸	نذر والی چیز خود کھانا کیسا؟
۲۷۷	بعد الانبیاء کون صحابی افضل؟	۲۶۸	غیر خدا کے لیے نذر ماننا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۵	کیا بھگ سکتے ہیں؟	۲۷۸	مسجد کے لیے ہند کا وقف باطل ہے
۲۸۶	مردہ جانور کا فروخت کرنا کیسا؟	۲۷۸	وقف پر کسی کی ملکیت نہیں
۲۸۶	تیار فصل خریدنا کیسا؟	۲۷۸	قبرستان میں مدرسہ بنانا جائز نہیں
۲۸۶	ذخیرہ اندوزی کی صورتیں	۲۷۸	قبرستان کے درخت کس کی ملک ہیں؟
۲۸۷	بلا اجازت کسی کی چیز بیچ کرنے کا حکم	۲۷۹	مسجد کا سامان محفل میں استعمال کرنا کیسا؟
۲۸۷	قرض پر نفع سود ہے	۲۷۹	مسجد کے بیت الخلاء کہاں بنانے چاہئیں؟
۲۸۸	سود پر وعید استو شدیدہ	۲۷۹	چندہ کی پچی رقم کا حکم
۲۸۸	سود باہمی رضا مندی سے بھی حرام ہی رہے گا	۲۷۹	مسجد کی چیزیں فروخت کرنا کیسا؟
۲۸۹	سود کی تعریف	۲۸۰	مسجد کے محن میں وضو کرنا جائز نہیں
۲۸۹	نوٹ پر نفع کی صورتیں	۲۸۰	مسجد کے اوپر امام کے لیے مکان بنانا کیسا؟
۲۸۹	قرض پر نفع کی ایک صورت	۲۸۱	مسجد میں چندہ جمع کرنا کیسا؟
۲۸۹	سود دینا مطلقاً حرام ہے	۲۸۱	مسجد میں مانگنا جائز نہیں
۲۹۰	حرام مال کی غصوت	۲۸۱	مسجد بنانے کا اجر عظیم
۲۹۱	سود خور کی دنیاوی سزا	۲۸۱	مسجد کے اوپر گھر بنانا کیسا؟
۲۹۱	سود سے بچنے کا حیلہ	۲۸۲	روز قیامت مساجد کہاں جائیں گی؟
۲۹۲	شاہد کی تعریف	۲۸۲	قبروں کا احترام ضروری ہے
۲۹۲	جھوٹی گواہی کا وبال	۲۸۲	متولی سے مال وقف اگر ضائع ہو جائے تو.....؟
۲۹۲	رشوت کی تعریف و وعید	۲۸۳	مدرسین کو ایڈوائس تنخواہ دینا کیسا؟
۲۹۲	ایک مفتی کا کتنا قابل ہونا چاہیے؟	۲۸۳	متولی کا مال وقف استعمال کرنا جائز نہیں
۲۹۳	وکالت کرنا کیسا ہے؟	۲۸۴	سود مکمل کب ہوتا ہے؟
۲۹۳	مضاربیت کا طریقہ	۲۸۴	اپنی چیز سستی یا مہنگی بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟
۲۹۳	چوری ہونے والی چیز کے بادے سوال	۲۸۴	بھاؤ کم کرنا سنت ہے
۲۹۴	گمشدہ چیز کا تاوان کس پر ہے؟	۲۸۵	زمین کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے
۲۹۴	تخفہ دے کر واپس نہیں لینا چاہیے	۲۸۵	مداوت والی چیز بیچنا کیسا؟
۲۹۴	جائیداد سے محروم کرنا کیسا؟	۲۸۵	چوری کا مال خریدنا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۳	بد مذہب کا ذبیحہ کھانا کیسا؟	۲۹۴	جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اپنے مال کا کیا کرے؟
۳۰۳	نحشی جانور کا ذبح کرنا کیسا؟	۲۹۴	چھٹیوں کی تنخواہ مدرسین کو لینا جائز ہے
۳۰۳	کافر سے گوشت خریدنا کیسا؟	۲۹۵	مزدوری کی مزدوری پوری دینی چاہیے
۳۰۴	بزرگوں کو ایصال ثواب کے لیے ذبح کرنا کیسا؟	۲۹۵	غیر مسلم کے ہاں نوکری کرنا کیسا؟
۳۰۴	کوا کھانا حرام ہے	۲۹۵	زمین کو کاشت کاری پر دینے کی جائز و ناجائز صورتیں
۳۰۴	کیوتر کھانا جائز ہے	۲۹۶	قرآن پاک پڑھانے کے پیسے لینا کیسا؟
۳۰۴	خرگوش حلال ہے	۲۹۶	مخلوط مال والے کے پاس نوکری کرنا کیسا؟
۳۰۴	جھینگا کھانا کیسا؟	۲۹۶	مخلوط میلاد پیسے لے کر پڑھنا کیسا؟
۳۰۵	حلال جانور کی ہڈی کھانا کیسا؟	۲۹۶	امامت کی اجرت لینا جائز ہے
۳۰۵	شکار کھلنا کیسا؟	۲۹۶	سفر کے دوران کرایہ نہ دینا کیسا؟
۳۰۵	بندوق کا شکار کھانا کیسا؟	۲۹۶	بٹائی پر جانور دینا جائز نہیں
۳۰۵	قربانی کرنے والے کو ناخن اور بال کاٹنا چاہئیں یا نہیں؟	۲۹۷	تنخواہ دار امام کو امامت کا ثواب نہیں
۳۰۵	قربانی کتنے اور کون سے دن جائز ہے؟	۲۹۸	تعلیم فقہ وحدیث کی اجرت لینا کیسا؟
۳۰۶	گھر میں جو جو صاحب نصاب ہے اُس پر قربانی واجب ہے	۲۹۸	اجارہ کے وقت میں کوئی اپنا کام کرنا جائز نہیں
۳۰۶	کیا چھ ماہ کے جانور کی قربانی جائز ہے؟	۲۹۸	مجنون کی تعریف
۳۰۶	سال سے کم عمر جانور کی قربانی کرنا کیسا؟	۲۹۸	حرام مال پر زکوٰۃ نہیں
۳۰۶	نحشی جانور کی قربانی جائز ہے	۲۹۹	کسی کی زمین دبانے پر وبال
۳۰۶	قربانی کی کھال کا کیا کریں؟	۲۹۹	ظالم کی مدد کرنے والے کے لیے انجام بد ہے
۳۰۷	قربانی کا گوشت غیر مسلم کو نہیں دینا چاہیے	۲۹۹	مٹے مشترکہ کو ہلاک کرنے کا تادان کس پر ہے؟
۳۰۷	قربانی کی کھال مسجد میں دینا جائز ہے	۳۰۰	رات کو جانور ذبح کرنا کیسا؟
۳۰۷	عقیقے کے بازے میں مسئلہ	۳۰۰	بکیر ذبح کرنے والا پڑھے گا
۳۰۷	عقیقے کی ہڈی توڑنے میں حرج نہیں	۳۰۱	جانور کو کیسے لٹایا جائے؟
۳۰۷	عقیقہ کس دن کرنا چاہیے؟	۳۰۱	ذبیحہ میں کتنی رگیں کتنا ضروری ہیں؟
۳۰۸	عقیقے میں کتنے جانور ہوں؟	۳۰۱	حلال جانور کی کون سی چیزیں کھانا حرام ہے؟
۳۰۸	عید الاضحیٰ کے روز عقیقہ کرنا کیسا؟	۳۰۳	ذبح کرنا کس کا جائز کس کا ناجائز؟

سوال	عنوان	سوال	عنوان
۳۰۸	عقیدہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں	۳۰۸	سخت بھوک میں کچھ نہ ملے تو کیا کرے؟
۳۰۹	جذامی کے ساتھ کھانا کھانا کیسا؟	۳۰۹	شراب سیدھے رستے سے روکتی ہے
۳۱۰	ایک اہم مسئلہ ...	۳۱۰	دف بجانا کیسا ہے؟
۳۱۰	مدینہ کو شرب کہنا جائز ہے	۳۱۰	ایصال ثواب کرنا بہت عمدہ ہے
۳۱۰	مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت ناجائز ہے	۳۱۰	کھانے میں عیب نکالنا جائز نہیں
۳۱۱	ہاتھ دکھا کر حالات پوچھنا کیسا ہے؟	۳۱۱	ننگے سر کھانا خلاف سنت ہے
۳۱۱	شہادتی میں بیڑیاں نچوانی حرام ہیں	۳۱۱	بغیر دعوت دعوت میں جانا ناجائز ہے
۳۱۱	اطاعت والدین فرض ہے	۳۱۱	دعوت کون سی قبول کی جائے کون سی نہیں؟
۳۱۲	جو غیر مسلموں کا تہوار منائے اس کے بارے کیا حکم ہے؟	۳۱۲	شراب سب گندگیوں کی ماں ہے
۳۱۲	مہلبہ کیا ہے؟	۳۱۲	توالی کی طرح نعت پڑھنا کیسا؟
۳۱۲	تصویر جائز نہیں مگر سخت ضرورتاً	۳۱۲	شہد کا اتارنا جائز ہے
۳۱۳	اذان سے مذاق کرنا کفر ہے	۳۱۳	کچا انڈہ کھانا کیسا ہے؟
۳۱۳	داڑھی کا مذاق کفر ہے	۳۱۳	ہجڑہ اگر دعوت کرے تو قبول کریں یا نہیں؟
۳۱۳	ہمزاد کیا ہے؟	۳۱۳	کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے
۳۱۴	کیا مصلے کے نیچے سے پیسے لکھنا ٹھیک ہے؟	۳۱۴	لوہے ہیتل کا زیور پہننا جائز نہیں
۳۱۴	سبیل لگانا جائز ہے	۳۱۴	کانسہ کے برتن استعمال کرنا کیسا؟
۳۱۴	گستاخانہ گستاخوں کے گستاخ مصنفین کا نام	۳۱۴	مٹی کے برتن میں کھانا سنت ہے
۳۱۴	غوث اعظم (علیہ السلام) کی توہین زہر قاتل ہے	۳۱۴	ہیتل لوہا، تانبہ مرد و عورت دونوں کو پہننا ممنوع ہے
۳۱۵	عالم کو برا کہنے کا وصال	۳۱۵	ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے
۳۱۵	قشقہ لگانا کیسا ہے؟	۳۱۵	علمائے شریف کی مقدار کا بیان
۳۱۵	مُرشد کی پہچان	۳۱۵	نئی چیز کس دن استعمال کریں؟
۳۱۶	عورت پیر نہیں بن سکتی	۳۱۶	ہر رنگ کا کپڑا پہننا جائز ہے
۳۱۶	بے پیرے کا پیر شیطان ہے	۳۱۶	عورت کو اندھے سے بھی پردہ ہے
۳۱۷	مرید بیعت صرف ایک پیر سے کرے	۳۱۷	دیور بہنوئی سے بھی پردہ فرض ہے
۳۱۷	میز پر کھانا کھانا کیسا ہے؟	۳۱۷	محفل مسجد میں ہو وہاں عورتوں کا جانا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۰	صدقہ دینے کی فضیلت	۳۲۳	جیٹھ اور دیور سے پردہ ہے سر سے نہیں
۳۳۱	عورت جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟	۳۲۳	عورت کی آواز مرد تک نہ جائے
۳۳۱	تین طلاقیں کے بعد عورت حلال نہیں رہتی؟	۳۲۳	عورت کس سے بات کر سکتی ہے کس سے نہیں؟
۳۳۱	مصر کے آخری بدھ کی کوئی حیثیت نہیں	۳۲۳	اپنے ہاتھ سے اپنی جوانی برباد کرنا حرام ہے
۳۳۲	زنا کی تہمت لگانے والوں کی سزا	۳۲۵	عورت اپنے پیر کے ہاتھ پاؤں بھی نہیں چھو سکتی
۳۳۲	توبہ کے بعد اسی گناہ کے بارے شرم دلانا جائز نہیں	۳۲۵	غیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہنوانا حرام ہے
۳۳۲	قبر پر اذان دینا کیسا؟	۳۲۵	عورت کو نوکری کرنا کیسا؟
۳۳۳	بعد فجر تلاوت قرآن جائز ہے	۳۲۵	اپنے پیر سے بھی پردہ واجب ہے
۳۳۳	راستہ چلتے ہوئے قرآن پاک پڑھنا کیسا؟	۳۲۵	انگوٹھے چومنا جائز ہے
۳۳۳	کعبہ شریف کے ادب کا بیان	۳۲۶	قبر کو بوسہ نہیں دینا چاہیے
۳۳۳	چھٹی جمعہ کو ہونی چاہیے	۳۲۶	عالم کے ہاتھ چومنا جائز ہے
۳۳۳	قرآن پاک کی تلاوت آہستہ کریں یا تیز آواز میں	۳۲۷	کافر کو سلام کرنا حرام ہے
۳۳۳	مسجد میں جوتیاں لے جانا کیسا ہے؟	۳۲۷	سلام کرنے سے متعلق چند مسائل
۳۳۳	دیواروں پر آیات نہیں لکھنی چاہئیں	۳۲۷	نماز کے بعد مضائقہ کرنا جائز ہے
۳۳۳	ایک اہم مسئلہ	۳۲۷	غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے
۳۳۵	شادی شدہ کو سفر میں زیادہ دیر نہیں رہنا چاہیے	۳۲۸	اشارے سے سلام کرنا کیسا ہے؟
۳۳۵	کیا ”رضی اللہ عنہ“ صحابہ کے ساتھ خاص ہے؟	۳۲۸	سیدوں سے محبت کا صلہ
۳۳۵	گمشدہ چیز کو ڈھونڈنے کا ایک غلط طریقہ	۳۲۸	عورتوں کو سلام کرنا کیسا؟
۳۳۶	استخارہ کرنا حدیث سے ثابت ہے	۳۲۸	سید زارے کو ملازم رکھنا کیسا؟
۳۳۶	بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟	۳۲۸	بدھ کو ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں
۳۳۶	ایک جھوٹی افواہ کا بیان	۳۲۹	ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے
۳۳۶	صحن مسجد بھی مسجد ہے	۳۳۰	ناخن اور مونے زیر ناف کی حد کا بیان
۳۳۷	ماتم اور نوحہ دونوں حرام ہیں	۳۳۰	جمعہ اور جمعہ کی سنتوں کی نیت کیسے کریں؟
۳۳۷	شیعوں کی مجلس میں جانا حرام ہے	۳۳۰	مزارات پر جانا جائز ہے
۳۳۷	غیر عالم و عظماء نہیں کر سکتا مگر ایک صورت کا بیان	۳۳۰	چھوٹے بچے کو ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۴۴	مانع حمل دوائیوں کا استعمال کرنا کیسا؟	۳۴۷	سیاہ خضاب لگانا حرام ہے
۳۴۵	وہابیوں کے ہاں شادی کرنا جائز نہیں	۳۴۸	کیا مرد مہندی لگا سکتا ہے؟
۳۴۵	غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی	۳۴۸	انگلش کا پڑھنا کیسا ہے؟
۳۴۶	بیوی کے حقوق	۳۴۸	وراثت میں جو مال حرام کا ہو اس کا کیا کریں؟
۳۴۶	شوہر کے حقوق	۳۴۸	زبانی توبہ سے حرام سے جان نہ چھوٹے گی
۳۴۶	حقوق العباد بندے کے معاف کرنے سے معاف ہوگا	۳۴۹	بازاری عورت کو کوئی چیز بیچنا کیسا؟
۳۴۶	والدین کی نافرمانی کی نحوشیں	۳۴۹	چوری کا مال کھانا، کھانا دونوں حرام
۳۴۷	والدین میں سے کس کا حق اولاد پر زیادہ ہے؟	۳۴۹	اپنی اولاد کو وہابیوں سے پڑھوانا حرام ہے
۳۴۷	والدین کی طرف سے حج کرنا کیسا؟	۳۴۹	وہابیوں سے مسائل پوچھنا بیوقوفی ہے
۳۴۸	چلا چلا کر رونے سے میت کو ایذا ہوتی ہے	۳۴۹	استاد اپنے شاگرد کو کتنا اور کیسے مار سکتا ہے؟
۳۴۸	چلا چلا کر رونا جائز نہیں	۳۴۰	عالم کے لیے مدرسے کی سند ضروری نہیں
۳۴۸	تعزیه بنانا دیکھنا دونوں حرام	۳۴۱	بے عمل عالم بھی جاہل سے افضل ہے
۳۴۹	شیعوں کی سب رسومات حرام ہیں	۳۴۱	کیا پیر و استاد کا مرتبہ والدین سے زیادہ ہے؟
۳۴۹	امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟	۳۴۱	غلط مسئلہ بیان کرنا کب حرام کب نہیں؟
۳۴۹	شیعوں کے تہوار سب بدعت ہیں	۳۴۲	امرد کا محفل میں نعت پڑھنا کیسا؟
۳۴۹	تعزیه داری کا آغاز کب سے ہے؟	۳۴۲	محفل میں کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا جائز ہے
۳۴۹	مرثیہ سننا حرام ہے	۳۴۲	محسب ذکر شہادت کس طرح کی ہو؟
۳۵۰	ایک مسئلہ کا جواب	۳۴۳	محرم میں کالے اور سبز کپڑے نہیں پہننے چاہئیں
۳۵۰	شیعوں کی مجلس میں جانا جائز نہیں	۳۴۳	شطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟
۳۵۰	نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا کیسا؟	۳۴۳	مختلف مسائل کے مختلف احکام کا بیان
۳۵۰	مردوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا حرام ہے	۳۴۳	میوزک کے ساتھ تو اہل سننا حرام ہے
۳۵۰	مرد کو چاندی کی کون سی انگلی جائز ہے؟	۳۴۴	ڈھون بجانا ممنوع ہے
۳۵۱	عورت کا گھوڑے پر سواری کرنا کیسا؟	۳۴۴	غیر مسلموں سے علاج کر دانا کیسا ہے؟
۳۵۱	مرد دائیں ہاتھ میں انگلی پہنے	۳۴۴	کئی جنازوں پر ایک بار اکٹھا جنازہ پڑھنا جائز ہے
۳۵۱	پان اور حقے کا حکم	۳۴۴	حمل کو گرانا کیسا ہے؟
۳۵۱	تمباکو کھانا کیسا ہے؟	۳۴۴	غیر طبیب کا طبیب بن جانا حرام ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۱	ایک دن کا بچہ بھی مرید کروا سکتے ہیں	۳۵۲	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بدتہذیبی ہے
۳۶۱	مرید ہونے کے لیے بیوی کو شوہر کی اجازت لینا ضروری نہیں	۳۵۲	تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا؟
۳۶۱	غصہ کا علاج	۳۵۲	جانوروں کا لڑانا حرام ہے
۳۶۱	گھر میں اتفاق پیدا کرنے کا وظیفہ	۳۵۲	سانپ کا قتل کرنا ثواب ہے
۳۶۱	میلا دو دم و دم دھام سے مناد	۳۵۲	کیا کبوتر پالنا ٹھیک ہے؟
۳۶۲	امر اور بعد حق پر ہیں	۳۵۲	بلی اور کتے کو قتل کرنا کیسا؟
۳۶۳	آسمانی بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے؟	۳۵۲	پتنگ اڑانا کیسا؟
۳۶۳	زلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے	۳۵۲	پتنگ لڑنا حرام ہے
۳۶۳	بادل کیسے بنتے ہیں؟	۳۵۲	بلی بچھ کرتی ہو تو کیا کریں؟
۳۶۳	دن رات کی تہہ ملی کیسے ہوتی ہے؟	۳۵۲	کسی کا خط بغیر اجازت نہیں پڑھ سکتے
۳۶۳	منہ بھرتے ناقض وضو ہے	۳۵۲	محمد نام کی برکات
۳۶۳	غسل کے فرائض	۳۵۵	شرابی کے بارے میں وعید است شدیدہ
۳۶۵	عشاء کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے	۳۵۵	گروی رکھی ہوئی چیز سے نفع جائز نہیں
۳۶۵	مرد کا ستر کیا ہے؟	۳۵۶	اولاد کو وراثت سے محروم کرنا کیسا ہے؟
۳۶۵	مخنوں تک شلوار نہیں ہونی چاہیے	۳۵۶	اعراب قرآنی کس نے لگوائے؟
۳۶۵	التحیات پڑھنا واجب ہے	۳۵۷	کون سے انبیاء کی وفات اب تک نہیں ہوئی؟
۳۶۵	اکیلہ صف میں کھڑے ہوئے شخص کی نماز ہو جائے گی	۳۵۷	حضور ﷺ کی ولادت پیر کو ہوئی
۳۶۶	خطبہ ہوتے وقت نماز پڑھنا حرام ہے	۳۵۸	ربیع الاول میں ولادت پاک ہوئی
۳۶۶	جمعہ میں کتنے آدمیوں کا ہونا شرط ہے	۳۵۸	حضور غوث اعظم رحمہ اللہ کے گیارہ نام
۳۶۶	عورت پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں		حضور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳۶۶	شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی	۳۵۹	تشریف لائے
۳۶۶	صدقہ فطر فقیر پر نہیں	۳۵۹	میلاد شریف میں قیام کرنا کیسا؟
۳۶۷	اسماء الحسنى اور اسماء النبی علیہ السلام کتنے کتنے ہیں؟	۳۵۹	کرامت اور فیض میں فرق
۳۶۷	سورہ اخلاص حمد بھی ہے اور نعت بھی	۳۶۰	کسی کو جبراً مرید نہیں کر سکتے
۳۶۷	جانور کس کی اولاد میں سے ہیں؟	۳۶۰	خط کے ذریعے مرید ہونا کیسا ہے؟
۳۶۷	خواب کی چار قسمیں ہیں	۳۶۰	مرید ہونا سعادت داریں کا باعث ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۰	فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا	۳۶۸	دہابیوں کی حقیقت
۳۸۱	فقہ کونہ ماننے والا شیطان ہے	۳۶۹	کیا حضرت مریم کا اپنی زندگی میں نکاح ہوا تھا؟
۳۸۱	حقی کی تعریف	۳۷۰	کوئی عورت نبی نہیں ہوئی
۳۸۱	حشر کے دن لوگوں کا حال	۳۷۰	چار نبیوں نے وفات نہیں پائی
	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کی عطا سے سنتے اور مدد	۳۷۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟
۳۸۱	فرماتے ہیں	۳۷۰	سارے نبی زندہ ہیں
۳۸۲	”یا شیخ عبدالقادر جیلانی حی اللہ“ کہنا کیسا؟	۳۷۰	اصل عقیدہ توحید
۳۸۲	شب قدر کی فضیلت	۳۷۱	فاتحہ جس روز چاہیں دلائیں
۳۸۲	عالم اور جاہل میں فرق	۳۷۲	کوئی غیر نبی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا
۳۸۲	ترجمہ دیکھ کر قرآن وحدیث سمجھنا مشکل ہے		حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھتے بھی ہیں اور ہماری سنتے
۳۸۲	مشکوٰۃ شریف ایک جامع کتاب ہے	۳۷۲	بھی ہیں
۳۸۳	کیا سادات پر دوزخ حرام ہے؟	۳۷۳	درود پاک پڑھنے کے فوائد
۳۸۳	ولی اور مؤمن میں نسبت	۳۷۳	اعلیٰ حضرت کا وہابی کو پہنچ
۳۸۳	اصحاب پر آل کو مقدم کیوں کیا؟	۳۷۴	کیا شیطان نیک لوگوں کی شکل میں آ سکتا ہے؟
۳۸۳	قرآن مجید میں کلمہ طیبہ موجود ہے	۳۷۴	کائنات میں کتنے عالم ہیں؟
۳۸۴	حضور علیہ السلام شافع محشر ہیں	۳۷۴	ایمان کی تعریف
۳۸۴	حکایات کی وضاحت	۳۷۵	جو درود تاج کو حرام کہے وہ خود حرام کا ہے
۳۸۵	حضور غوث اعظم رحمہ اللہ سے متعلق کرامات اور ان کے جوابات	۳۷۶	مذہب اہل سنت پر قائم رہنا فرض ہے
۳۸۶	اعلیٰ حضرت کے شرعی وضاحت	۳۷۶	انتقال کے بعد روح کا کیا بنتا ہے؟
۳۸۷	تراویح میں تین بار سورہ اخلاص پڑھنی چاہیے	۳۷۷	زیارت قبور سنت ہے
۳۸۷	حضور علیہ السلام نور ہیں	۳۷۷	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کو جانتے ہیں
۳۸۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ تھا	۳۷۸	صرف انبیاء کرام اور ملائکہ علیہم السلام معصوم ہیں
	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام باپ دادا حضرت آدم	۳۷۸	دہابیوں کی خود ساختہ توحید
۳۸۸	علیہ السلام تک مؤمن تھے	۳۷۹	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان اور اس کا جواب
۳۸۹	ایمان کے بعد کیا افضل ہے؟	۳۷۹	حضرت امیر معاویہ کی خطا خطاء اجتہادی ہے
۳۹۰	فتاویٰ رضویہ کی فہرست سے ۱۹۶۳ء ہم مسائل کا بیان	۳۸۰	حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ خلافت کے اہل تھے

حمد و نعت

وہی رب نے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بتایا

تجھے حمد ہے خدایہ

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا

کوئی تم سا کون آیا

یہی بولے سدرہ دلالت چمن جہاں کے تھالے
کبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

کبھی خندہ زیر لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا ہے

نہ اسی نے کچھ بنا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیر پا ہے
کبھی پیش در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا

تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کے آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش
کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا

بڑی جوششوں سے آیا

کبھی وہ چپک کے بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کے بالکل چمن جہاں کھلایا

گل قدس اہلبہیا

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگ نو کا خواہاں
وہ حیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا

کہے روح ہاں جلایا

یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا

میں انہیں شفیع لایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا

نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں انے رضا! ترے دل کا پتہ چلا بمشکل
وہ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا

یہ نہ پوچھ کیسا پایا

(کلامِ رضا)

(صدائق بخشش حصہ دوم)

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

(کلام امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھولِ خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک ”نہیں“ کہ وہ ہاں نہیں
میں غار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مقرر مقرر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دبے لے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و اُمید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نگو وہ نگوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں
ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں
وہی نورِ حق وہی قل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
 وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
 سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
 ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں
 کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
 دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
 ترا قہ تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
 نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں
 نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
 کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
 کروں مدح اہل دول برضا پڑے اس بلا میں میری بلا
 میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

(حدائق بخشش حصہ اول)

منقبت براعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

(از شیخ طریقت امیر اہل سنت)

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

تو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
 دین کا ڈنکا بجا اے امام احمد رضا
 دورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی
 تو مجدد بن کے آیا اے امام احمد رضا
 تھر تھرائے کانپ اٹھے باغیانِ مصطفیٰ
 تھر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا
 علم کا دریا ہوا ہے موجزنِ تحریر میں
 جب قلم تو نے اٹھایا اے امام احمد رضا
 خلق کو وہ فیض بخشا علم سے بس کیا کہوں
 علم کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
 اے امامِ اہل سنت! نامِ شاہِ ہڈی!
 کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا
 فیض جاری رہے گا حشر تک تیرا شہا
 کام ہے وہ کر دکھایا اے امام احمد رضا
 قبر پر ہو بارشِ انوارِ حق تیری سدا
 ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا
 ہے بارگاہِ خدا عطارِ عاجز کی دعا
 تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

منقبت (میرے رضا)

علم و حکمت کے پیکر ہیں میرے رضا
سنیوں کے امام سنیوں کی پہچان ہیں میرے رضا

عظمتوں کے مینار پر جب پڑتی ہے نگاہ
تو اک دم منہ سے نکلتی ہے جدا میرے رضا

تیری علیت پر میں قربان اے میرے امام
۵۶ علوم پر مہارت تھی حاصل تجھ کو میرے رضا

”فتاویٰ رضویہ“ جو سمندر ہے علم کا
یہ فتاویٰ تری اک کرامت ہے میرے رضا

”حداائق بخشش“ جسے پڑھ کر شعراء نے
شاعری میں تجھے امام اپنا مانا میرے رضا

جب بھی پڑھی جاتی ہیں لکھی نعتیں تری
دل ہوتا ہے پُر درد بہتے ہیں آنسو میرے رضا

حیران ہیں علماء تیری علیت پر دہر میں
جس موضوع پر بھی قلم تو نے ہے اٹھایا میرے رضا

اپنی بات کو باطل تیرے نظریہ کو حق مان گیا
زمین کو جب سب اکن کیا ثابت تو نے میرے رضا

باطل کے خلاف جہاد تو نے قلم سے کیا
باطل تیرے نام سے ہے اب تک کانپتا میرے رضا

پڑتی ہے نہ پھر ضرورت اس مسئلہ میں جس میں
قلم اٹھا کر کچھ فرما دیا تو نے میرے رضا

دین کی حالت کمزور ہو چکی تھی جب
شب دین و ملت کے مجدد بن کے آئے میرے رضا

سینوں کی حالت بگڑتی جا رہی ہے
لہذا ان پر کر دو اپنا سایہ میرے رضا

عشق کی ایک نئی راہ تو نے ہمیں دکھائی
چل کر ہر کوئی اس راہ پر بنتا ہے عاشق میرے رضا

عاشق تیری قسمت پر رشک کرتے ہی رہیں گے
حضور ﷺ کا بیداری میں دیدار کیا تو نے میرے رضا

اپنے تو اپنے رہے غیر بھی کریں جس کی تعریف
عظمت اور ہمت کا روشن مینار ہیں میرے رضا

سر اٹھایا جب بھی کسی فتنے نے
جڑ سے اکھاڑ دیا اس کو تو نے میرے رضا

گستاخ قیامت تلک نہ اٹھ سکے گا خدا کی قسم
ایسا خنجر اس کے سینے میں ہے لگایا تو نے میرے رضا

جو فیض پایا تو نے بغداد کے شہنشاہ سے
اس سے کچھ دو مجھے بھی حصہ میرے رضا

بغداد کے شہنشاہ نے بتایا نائب جب تجھ کو اپنا
پھر تو ہر دلی وقت نے بھی فرمایا میرے رضا

نجدیوں کے ایوان کانپ اٹھے جب
قلم ان پر اٹھا دیا تو نے میرے رضا

جب بھی سنی کی زباں سے نکلا نعرہ ”یا رسول اللہ“
منکر سمجھ گیا یہ پکا ہے تمہارا میرے رضا

رکھ کر اپنا عمامہ اک سید کے قدموں میں
سیدوں کا کیا احترام سکھایا تو نے میرے رضا

پاک و ہند چین و عرب تو کیا پوری دنیا میں
گاتے ہیں گیت تیرے چرچا ہے ترا میرے رضا

ہند میں رہ کر کی تبلیغ دین جس نے اخیر
اب تک ہر سو سے آتی ہے یہ صدا میرے رضا

اخیر تیرا ہے اور اسے اپنا ہی غلام رکھنا
دنیا میں اپنی نگاہ میں محشر میں اپنے ساتھ رکھنا میرے رضا

عرض مرتب

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

الحمد للہ! فتاویٰ رضویہ آج کے ترقی پذیر دور میں اسمِ بامستی ہے۔ جو زندگی کے کثیر شعبوں میں رہنمائے کامل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا انکار کوئی علم والا یقیناً شخص نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی اس پر اعتراض بھی کرے تو بر تقاضائے حسد یا عناد ہی کرے گا جس کا حاصل کچھ نہیں بلکہ خود وبالِ جان ہے۔ لیکن مخالفوں نے بھی اس عظیم فتاویٰ کی پر زور حمایت کی ہے اور فضل بھی یہی ہے کہ غیر گواہی دے:

الفضل ما شهدت به الاعداء .

یعنی فضل وہی ہے جس کی گواہی دشمن بھی دے۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقاتِ جلیلہ کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ آپ تحقیق کے اس سمندر میں غوطہ زن تھے جس میں اگر وہ کسی چیز کو ثابت کرنے کی بات کرتے ہیں تو قاری کو تحقیق میں ایسے بحر میں پہنچا دیتے ہیں جس کا کنارہ ملنا دشوار ہوتا ہے۔

علم نافع محض کتابوں سے نہیں حاصل ہوتا بلکہ اس کے لیے فیضان کی ضرورت ہوتی ہے جو در حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیرات ہے اور کسی کامل کی صحبت اور نظروں سے ملنا ہے۔ مشہور مقولہ ہے:

العلم فی الصدور لافی السطور .

یعنی علم سینوں میں چھپا ایک خزانہ ہے جو کاغذ کی سطروں سے نہیں ملتا۔

جن کے سینے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانے ہوتے ہیں انہیں کے پاس علم کے بے انتہاء دفینے ہوتے ہیں۔ اور جو محبتِ مصطفیٰ سے دور ہیں ان کے سینے بھی بے نور ہیں۔

لیکن میرے رضا تو عشق کے اُس سفینے میں سوار تھے جس کی منزل مدینہ تھی۔ خود فرماتے ہیں:

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک

حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

اے عشق ترے صدق جلنے سے تجھ سے

جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

الحاصل علم در حضور علیہ السلام کی خیرات ہے نہ کہ سطروں کی ابحاث۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۶ ہجری زائد علوم میں علم کے جو دریا بہائے ہیں وہ اسی خیرات کا مظہر ہیں جو در حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عطاء ہوئے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں امام احمد رضا جیسی شخصیت بطور نعمت عطاء فرمائی۔ نَشکُرُ اللہ!

فتاویٰ رضویہ اہل سنت و جماعت میں جتنا مشہور و معروف ہے اتنا ہی عاشقوں کا دل اس کی محبت سے معمور ہے۔ اور یہی عاشقوں کا دستور ہے کہ جس سے ہو محبت اس سے منسوب ہر چیز کی محبت میں بھی دل پور ہے یہی تو سرور ہے۔

لیکن جبکہ اس کی کل 33 جلدیں ہیں اور عام مسلمان اس کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے کیونکہ اس کو سمجھنے کے لیے کافی علم درکار ہے۔ اس وجہ سے فتاویٰ رضویہ کو پڑھنے کی حسرتیں دل میں موجزن تو ہیں لیکن ان کی تعبیر نظر نہیں آتی تھی۔ راقم الحروف نے شریعت کے مسائل کو آگے پہنچانے، فتاویٰ رضویہ کی ایک جھلک دکھانے اور گھر گھر فیضانِ رضا کی دھوم مچانے کی نیت سے پورے فتاویٰ رضویہ شریف کی تلخیص ایک جلد میں کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جو پورے فتاویٰ رضویہ کی ایک جھلک ہے۔ اس تلخیص میں تقریباً ۷۳۳ مسائل نقل کیے گئے ہیں اور فہرست سے تقریباً ۹۶۳ مسائل نقل کیے ہیں۔ سوالات کو قاری کی فہم کے مطابق اور جدید انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ سوال سمجھ کر جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ سوال کو سمجھنا آدمی عقل مندی ہے اور چند سوالات خود بنا کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جواب پیش کیا گیا ہے۔ اس تلخیص کو پڑھنے والے کی طبیعت خود بخود اصل فتاویٰ کی طرف جھکے گی کیونکہ اعلیٰ حضرت کا جواب پڑھ کر جتنا سکون ملتا ہے اس کا بیان بیان سے باہر ہے۔ اس کو پڑھتے ہوئے جو خاص کیفیت ہوتی ہے وہ بتانے سے باہر ہے۔

اب میں اُمید کروں گا بلکہ تمام پڑھنے والے عاشقوں سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ وہ پورے اصل فتاویٰ رضویہ کا ایک مرتبہ ضرور بغور مطالعہ فرمائیں جس میں ۶۸۴۷ سوالات کے جوابات مختلف موضوعات پر تقریباً ۲۰۶ تحقیقی رسائل موجود ہیں اور تقریباً ۲۲ ہزار صفحات پر پھیلا یہ عظیم و ضخیم فتاویٰ ہے جس کو پڑھ کر آنکھوں کو سرورِ دل کو نور ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سیدی اعلیٰ حضرت کے فیضان کو جاری رکھے اور اسے ہر گزرمیں پہنچائے۔

تقریظ جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُؤَدِّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهْهُ فِي الدِّينِ (او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس ست آگئے ہو سکتے بٹھا دیے ہیں

اُردو زبان میں فتاویٰ رضویہ شریف سے بڑی فقہ کی کتاب ابھی تک دیکھنے میں نہیں آئی بلاشبہ اُس کو اُردو زبان میں فقہ کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے چونکہ اتنی بڑی کتاب کا مطالعہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں ضرورت تھی کہ اس کے کچھ چیدہ چیدہ مسائل کو مختصر بیان کیا جاتا ہر جلد کا اجمالی تعارف اور اس میں موجود رسائل کی نشاندہی کر دی جاتی تاکہ عوام الناس اور طلبہ بھی استفادہ کر سکتے۔ چنانچہ اس ضرورت کو جوان سال و جوان بخت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد اسد اشیر قادری رضوی نے بڑے احسن انداز سے پورا فرما دیا ہے ان کی اس کوشش پہ یہ مثال من و عن صادق آتی ہے کہ موصوف نے اپنے فہم و فراست اور ذوق و لگن سے ”دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے“۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں

چونکہ موصوف کی یہ طالبِ علمانہ کوشش ہے اس لیے ان کی حوصلہ افزائی ضروری تھی۔ امید کی جاسکتی ہے کہ موصوف اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے اور ان کی آئندہ کاوش پہلے سے بہتر ہوگی۔

ان شاء اللہ العزیز

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دعا گو و طالب دعا

غلام حسن قادری

حزب الاحناف لاہور

تقریظ

شہزادہ محدث ابد الوی پیر طریقت رہبر شریعت عالم باعمل
شیخ الحدیث حضرت مولانا نور المصطفیٰ چشتی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رحمة للعالمین .

اما بعد! اسلام نے ہمیں تمام مسائل کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں تحفہ عظیمہ مرحمت فرمایا ہے۔ جس کا نچوڑ فقہ کی صورت میں سب سے پہلے امام الائمہ کشف الغمہ سراج الائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا۔ آپ کی علمی تحقیقی مساعی امت پر آپ کا احسان ہے۔ حل مسائل کے لیے آپ کے وضع کردہ اصول وہ روشنی ہے جس کے بارے میں نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابناہ فارس میں ایک شخص علم کو ثریا کی بلندی سے اتار کر میرے امت کو منور کرے گا۔ اس روشنی سے استفادہ کر کے اکابر امت نے ہر دور میں جدید مسائل پر تحقیقی کام کیا۔ الحمد للہ فتاویٰ شامی، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ رضویہ امت کا گراں قدر علمی تحقیقی سرمایہ ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد دین و ملت حضرت امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا مجموعہ فتاویٰ علمی میدان میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، آپ کے فتاویٰ اور علمی تحقیقیں ایسا سرمایہ ہیں جن کی عظمت پر اور خداداد جواہر پر محققین حیران ہیں اور سائنسی و فنی و ریسرچ کے شاہسوار استفادہ بھی کر رہے ہیں۔ جس پر مزید تحقیقات اور تخریج وغیرہ کا کام فاضل نوجوان علامہ محمد اسد قادری عطاری کر رہے ہیں ان کا تحقیقی کام دیکھ کر خوشی ہوئی زیر نظر کتاب بہت بڑی علمی کاوش ہے۔ اس فخط الرجال کے دور میں موصوف کا اتنا بڑا کام کرنا قدرت کا عظیم عطیہ ہے۔ ملت اسلامیہ کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو علمی تحقیقی صلاحیتوں سے مزین ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علمی ذوق میں برکت دے اور شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین

تقریظ

مجاہد ملت حضرت مولانا سید منور حسین شاہ قادری مدظلہ العالی

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین .

احمد رضا کے فیض کے ہیں در کھلے ہوئے

قادری فقیروں کے ہیں جھنڈے گڑنے ہوئے

علامہ اسد جاوید قادری نے فتاویٰ رضویہ شریف سے مسائل اخذ کر کے جو عوام الناس کی اشد ضرورت تھی کتابی شکل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ساعی جمیل کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے قبول فرمائے ذریعہ نجات بنائے اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

منور حسین شاہ قادری غفرلہ

خادم جامع مسجد غوثیہ رضویہ

محلہ روشن پورہ، شیخوپورہ

۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

تقریظ

استاذ العلماء مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل رضوی مدظلہ العالی

نحمدك يا من لك الحمد والصلوة على نبيك المكرم واله المنور اصحابه المشرف .

احقر ابو محمد جیلانی محمد جمیل رضوی نے تلخیص فتاویٰ رضویہ کے مختلف معاملات مشاہدہ کیے۔ مولانا اسد قادری عطاری زید مجددہ کو جزائے خیر عطاء فرمائے جنہوں نے یہ کاوش فرمائی۔ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر تحریرات کو حسین لڑی میں پرو دیا ہے۔ اہل علم و عمل کا قیمتی زیور ہے۔ تلخیص فتاویٰ رضویہ کے پڑھنے سے ہر مسلم و مسلمہ کو صراط پر عمل کرنا آسان ہوگا۔

تحریر و تقریر مقدر سنوار سکتی ہے۔ انمول ہیرے و جواہرات اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ رب العزت عز شانہ اتم برہانہ مولانا موصوف کو مزید فکر رضا پر لکھنے کی سعادت عطاء فرمائے! ان کی محنت کو عوام و خواص میں قبولیت عامہ عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر العباد اذل الناس

(ابو محمد جیلانی) محمد جمیل رضوی

محلہ غوث اعظم نگر رضوی سٹریٹ

بریلی چوک، محدث اعظم روڈ

رئیس جامعہ بریلی شریف، شیخوپورہ

تقریظ

استاذی المکرم فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا زاہد عطاری المدنی مدظلہ العالی

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین . اما بعد !
عرض ہے کہ آج کل لوگ خصوصاً نوجوان لغویات میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور کرنے والے کاموں کو چھوڑ کر نہ
کرنے والے کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔

(قوا انفسکم واهلیکم ناراً) کے فریضہ سے یکسر غافل ہوتے ہیں۔

اس فاضل نوجوان نے توفیق باللہ اپنے وقت کو بہت اچھا استعمال کیا ہے اور بہت جانفشانی سے فتاویٰ رضویہ کے مذکورہ
مسائل کو تلخیص کیا ہے۔

میں نے اس کتاب کو اول تا آخر اجمالی طور پر پڑھا ہے، بہت اچھی لگی اور محنت نظر آئی۔ اور قارئین کے لیے اس کتاب
میں فتاویٰ رضویہ سے مسائل لیے گئے۔

امید ہے کہ جو بھی اس کتاب کو پڑھے گا فتاویٰ رضویہ کی برکتوں سے مستفیض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس
نوجوان مولانا محمد اسد عطاری قادری کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

عبدالزاہد عطاری المدنی

(مدرس جامعہ المدینہ حافظ آباد)

فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں پر تحقیقی جائزہ

منارِ منور رضا تو بلند کافی ہے
تم اس کے ایک ہی زینہ پر چڑھ کے دکھلا دو
”فتاویٰ رضویہ“ تو اک کرامت ہے
ذرا ”عدائق بخشش“ ہی پڑھ کے دکھلا دو

(سید اشرف برکاتی نارہردی)

فتاویٰ رضویہ پہلے بارہ جلدوں میں چھپا تھا اور سالہا سال اسی طرح چھپتا رہا، لیکن ہمارے ملک کے عظیم جامعہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے مہتمم و شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سیدی عبدالقیوم قادری ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی محنتیں اور کاوشیں رنگ لائیں۔ اس کی تخریج اور اس میں توسیع کی گئی جو ایک مشکل ترین کام تھا۔ اسے جدید انداز میں پیش کیا گیا اور اب فتاویٰ رضویہ ۳۰ جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد کے دو حصے ہیں اور دودھ دگر جلدیں ہیں جس میں ایک جلد پورے فتاویٰ رضویہ کی فہرست پر مشتمل ہے جو بہت ہی عمدہ ہے اور جس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ اور ایک جلد فتاویٰ رضویہ کے اشاریہ پر مشتمل ہے جو ایک بہت ہی اچھی کاوش اور پورے فتاویٰ رضویہ میں ایک ہی مسئلہ کو کوئی جلدوں میں دیکھنے کے لیے کمپیوٹر کا کام کرتی ہے۔ اس طرح فتاویٰ رضویہ کی کل ۳۳ جلدیں بن جاتی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ کو سادہ اور جدید دونوں انداز پر چھاپا گیا ہے اور اس کی تحقیق و تخریج پر تقریباً ۱۶ سال لگے۔

فتاویٰ رضویہ (جدید)

کل جلدیں: ۳۱ (پہلی جلد کے دو حصے ہیں)

معاون جلدیں: ۲

صفحات: ۲۲۰۰۰ تقریباً

سوالات: ۶۸۴۷

رسائل: ۲۰۶

اب ۳۰ جلدوں کی علیحدہ علیحدہ تحقیق پیش کی جائے گی کہ ہر جلد میں کتنے صفحات، کتنے سوالات، کتنے رسائل موجود ہیں اور اس جلد کا موضوع کیا ہے۔ اس میں ہر جلد میں جتنے رسائل موجود ہیں ان کا موضوع کیا ہے؟ اور کون سا رسالہ کس جلد کے کس صفحے پر موجود ہے؟ اور وہ رسالہ کس سن میں لکھا گیا؟ پڑھئے اور فتاویٰ رضویہ کے بحر میں غوطہ زن ہو جائیے۔

جلد نمبر ۱

صفحات: ۱۱۵۲

سوالات: ۲۲

رسائل: ۱۱

موضوع: کتاب الطہارۃ

رسالہ نمبر: ۱

اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقاً علی قول الامام ۔

روشن تر آگاہی کہ فتویٰ قول امام پر ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۲ھ ہجری بمطابق ۱۹۱۴ء عیسوی میں لکھا جو فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۱۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الجود الحلو فی ارکان الوضوء ۔

وضو کے اعتقادی اور عملی فرائض و واجبات کا بیان (جو اس رسالے کے علاوہ کہیں نہ ملے گا)

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۲۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

طہارت کے بعد بدن کے پونچھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

لمح الاحکام ان لا وضوء من الزکام

زکام ناقض وضو نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۳۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الطرار المعلم فیما ہو حدث من احوال الدم
جسم سے خون نکلنے کے مسائل اور دلائل کی بے مثال تنقیح

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم

سونے سے وضو ٹوٹنے کے مسائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۴۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

خلاصۃ تبیان الوضوء

وضو اور غسل کی احتیاطوں کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۵۹۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام ولبلل

احتلام کے متعلق تمام مسائل کی منفرد تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۶۲۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

بارق النور فی مقادیر ماء الطهور

وضو اور غسل میں پانی کی مقدار پر بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۷۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

برکات السماء فی حکم اسراف الماء

پانی کے غیر ضروری خرچ کرنے کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۸۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الحجب

جنبی کی قرأت سے متعلق وہ تحقیقات جو دوسری جگہ نہیں ملیں گی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۱۰۷۷ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۲

صفحات: ۷۱۰

سوالات: ۳۳

رسائل: ۷

موضوع: باب السیاء

رسالہ نمبر: ۱

الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل

مستعمل پانی کی تعریف و تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

النمیقة الانقی فی فرق الملاقی والملقی

ماء قلیل میں بے وضو یا جنبی کے ہاتھ ڈالنے کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۱۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الهنیء النمیور فی الماء المستدیر

مستدیر پانی کی مساحت دہ دردہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۲۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

رجب الساحة فی میاء لا یستوی وجهها وجوفها فی المساحة

ان پانیوں کا بیان جن کی مساحت اوپر سے کم اور نیچے سے دہ دردہ ہے یا اس کے برعکس

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۳۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

هبة الجسير فی عمق ماء کثیر

آب کثیر کی گہرائی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

النور والنورق لاسفار الماء المطلق

مطلق پانی کی تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی

بچہ کے حاصل کیے ہوئے پانی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۹۴ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۳

صفحات: ۷۵۶

سوالات: ۵۹

رسائل: ۶

موضوع: باب المیاء۔ باب التیمم

رسالہ نمبر: ۱

الدقة والتبيان لعلم الرقة والسيلان

پانی کی رقت اور سیلان کا واضح بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

حين القمم لبيان حد التيمم

تیمم کی ماہیت اور تعریف کا بہترین بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۳۱۱ اور جلد نمبر ۴ میں کچھ حصہ

موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

سمع الندری فیما یورث العجز من الماء

پانی سے عجز کی پونے دو سو (۱۷۵) صورتوں کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۴۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الظفر بقول زفر

وقت کی تنگی کے باعث جواز تیمم کے بارے میں امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تقویت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۴۴ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

المطر السعيد على نبت جنس الصعيد
جنس زمین سے کیا مراد ہے (تحقیقی بیان)

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۵۷۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

الجد السديد في نفي الاستعمال عن الصعيد
جنس زمین بالکل مستعمل نہیں ہوتی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۷۱۷ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۴

صفحات: ۷۶۰

سوالات: ۱۲۵

رسائل: ۵

موضوع: یتیم، موزوں پر مسح، حیض، نجاستوں، استنجاء کا بیان

رسالہ نمبر: ۱

قوانین العلماء فی یتیم علم عند زید ماء

اس یتیم کرنے والے کا حکم جس کو علم ہو کہ دوسرے کا پاس پانی ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء کو لکھا جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الطلبة البدیعة فی قول صدر الشریعة

امام صدر الشریعة صاحب شرح و تالیف کی ایک عبارت پر محققانہ بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء کو لکھا جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۱۸۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

مجلد الشیعة لجامع حدث ولغة

جنابت و حدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتوں کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء کو لکھا جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۲۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

سلب الثلب عن القائلین لطهارة الكلب

کتے کے نجس ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۳۹۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الاحلی من السکر لطلبہ سکر و سر

جانوروں کی ہڈیوں سے صاف کردہ چینی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۳ھ بمطابق ۱۸۸۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۴۷۳ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۵

صفحات: ۶۹۲

سوالات: ۱۴۰

رسائل: ۶

موضوع: کتاب الصلوٰۃ

رسالہ نمبر: ۱

حمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج

معراج سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

حاجز الجحرین الوافی عن جمع الصلوٰتین

دونمازیں اکٹھی پڑھنے کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۱۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین

اذان میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۱ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۴۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الہاد الکاف فی حکم الضعاف

فضائل و مناقب میں باتفاقِ علماء ضعیف حدیث بھی مقبول و کافی ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۴۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

نہج السلامة فی حکم تقبیل الایہامین فی الاقامة

اقامت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل بیان اور منکرین کا رد
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۶۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

ایزان الاجر فی اذان القبر

دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کے جواز پر تادرت تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۶۵۳ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۶

صفحات: ۷۳۶

سوالات: ۲۵۷

رسائل: ۴

موضوع: باب شروط الصلوٰۃ صفۃ الصلوٰۃ، القرآۃ والاماتۃ

رسالہ نمبر: ۱

ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال

سمت قبلہ کے بیان میں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

نعم الزاد لروم الضاد

حرف ضاد کی تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۲۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الجام الصاد عن منن الضاد

حرف ضاد کے احکام اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۳۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقليد

غیر مقلدین کے پیچھے نماز ناجائز ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۶۴۷ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۷

صفحات: ۷۲۰

سوالات: ۲۶۹

رسائل: ۷

موضوع: باب الجماعة، مفسدات الصلوة، مکروحات الصلوة والوتر والنوافل

رسالہ نمبر: ۱

القلادة المرسعة فی نحو الاجوبة الاربعة

مولوی اشرف علی تھانوی کے چار فتوؤں کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۶۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

القطوف الدالية لمن احسن الجماعة الثانية

جماعت ثانیہ کے ثبوت سے متعلق نادر تحقیقات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۱۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تيجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

محراب کے معنی اور امام کے محراب میں کھڑا ہونے پر نفیس بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۳۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اجتناب العمال عن فتاوی الجہال

قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں ایک فتویٰ کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۴۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

انهار الانوار فی یم صلوة الاسرار

نماز غوشیہ کے ثبوت میں تحقیق رضوی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۸۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

اظهار الانوار من صبا صلوة الاسرار

نماز غوشیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۶۳۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

وصاف الرجیع فی بسملۃ التواویح

ختم تراویح میں ایک بار جہر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۶۵۹ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۸

صفحات: ۶۶۴

سوالات: ۳۳۷

رسائل: ۶

موضوع: باب احکام المساجد ادراک الفریضة قضاء الفوائت سجود السجود سجود التلاوة صلوٰۃ المسافر الجمعة عیدین

والاستفتاء

رسالہ نمبر: ۱

التعبیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

صحن مسجد کے مسجد ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

مراقبة الجمان في الهبوط عن المنبر لمدح السطان

تعریف حاکم کے لیے خطیب کے منبر کی ایک میز می اترنے پھر چڑھنے کے بارے میں تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۴۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

رعاية المذهبين في الدعاء بين الخطبتين

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۴۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اوفي اللمعة في اذان يوم الجمعة

جمعہ کے دن اذان ثانی مسجد سے باہر دینے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلوٰۃ العید

نماز عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائیں پڑھنے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

رشاح الجید فی تحلیل معالقۃ العید

نماز عید کے بعد معالقہ کے جائز ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۶۰ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۹

صفحات: ۹۳۶

سوالات: ۲۷۳

رسائل: ۱۳

موضوع: باب الجنائز

رسالہ نمبر: ۱

الحرف الحسن فی الكتابة علی الکفن

قبروں میں شجرہ رکھنے اور کفن پر کلمہ طیبہ اور عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۱۰۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

المنا الممتازة فی دعوات الجنائز

جنازہ کی دعائیں اور قبر پر تلقین کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۲۰۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

ہذل الجوائز علی الدعاء بعد صلوة الجنائز

نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۲۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

النہی الحاجز عن تکرار صلوة الجنائز

نماز جنازہ کی تکرار ناجائز ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۲۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الہادی الحاجب عن جنازة الغالب

غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۳۱۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

اہلک الوہابیین علی توہین قبور المسلمین

احکام قبور مؤمنین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۴۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

ہریق المنار بشموع المزار

مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۴۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

جمل النوزلی فی نہی النساء عن زیارة القبور

عورتوں کو قبروں پر جانا جائز نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۵۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

الحجة الفاتحة لطیب التعین والفاتحة

مرقد فاتحہ سوم، چہلم برسی اور عرس وغیرہ کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۵۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

اتیان الارواح لندیارہم بعد الرواح

بعد موت روحوں کا اپنے گھروں میں آنا

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۶۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

جلنی الصوت لنهی الدعوة امام موت

میت کے گھر کے کھانے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۶۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۲

حیاء الموات فی بیان سماع الاموات

مردوں کے زائروں کو دیکھنے اور ان کے کلام کو سننے کا مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۶۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۳

الوافق المتین بین سماع الدلین و جواب الیمین

مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۸۳۷ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۱۰

صفحات: ۸۳۲

سوالات: ۳۱۶

رسائل: ۱۶

موضوع: کتاب الزکوٰۃ وصوم و حج

رسالہ نمبر: ۱

تجلی المشکوٰۃ لانارة مسئلة الزکوٰۃ

ہر قسم کے مال کی زکوٰۃ کے حساب لگانے ادا کرنے کے اوقات اور مصارف کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اعز الاکتفاء فی رد صدقة مانع الزکوٰۃ

صاحب نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے اور دیگر صدقات و خیرات کرے یا ذمہ میں فرائض ہوں اور نوافل ادا کرے تو یہ مقبول نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

رأدع التعسف عن الامام ابی یوسف

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مسئلہ کو غلط منسوب کر دیا گیا اس رسالہ میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۱۸ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الفصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان

ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۲۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی ہاشم

بنی ہاشم پر زکوة اور صدقات واجبہ حرام ہیں اور ان کو دینے سے زکوة ادا نہ ہوگی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۲۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

ازکی الهلال بابطال ما احدث الناس فی امر الهلال

رؤیت ہلال میں تارکی خبر معتبر نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۳۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

طرق اثبات الهلال

اثبات ہلال کے صحیح اور قلط طریقے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۴۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

البدر والاجلہ فی امور الاہلۃ مع شرح نور الادلۃ للبدر الاجلہ مع حاشیۃ رفع العلة عن نور

الادلۃ

رؤیت ہلال کے تفصیلی احکام

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۴۴۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

الاعلام بحال البخور فی الصیام

اگر بقی لوہان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۴۸۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلوٰۃ والصیام

بعد از موت نماز روزہ کے فدیہ کے مفصل مسائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۵۲۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

ہدایۃ الجنان باحکام رمضان

صبح صادق اور کاذب کی معرفت کرائی گئی ہے اور نقشوں سے صبح صادق کا وقت سمجھایا گیا ہے نیز افطار و سحر کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۵۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۲

در القبح عن درك وقت الصبح

صبح صادق معلوم کرنے کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے (سحری کے وقت کی تحقیق جلیل)

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۶۱۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۳

العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار

دعائے افطار بعد افطار پڑھنا

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۶۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۴

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

حرمین طہیین میں سکونت اختیار کرنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۶۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۵

النوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ

آداب سفر، مقدمات حج، احکام حج، طواف اور طریقہ حج وغیرہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۷۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۶

السيرة الوفية شرح الجوهرة المضية مع حاشية الطرة الوفية

مسائل حج و زیارت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۵ھ بمطابق ۱۸۷۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۷۷۱ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۱۱

صفحات: ۷۳۶

سوالات: ۴۵۹

رسائل: ۶

موضوع: کتاب النکاح، محرمات، ولی و الکفاءة

رسالہ نمبر: ۱

عباب الانوار ان لا نکاح بمجرد الاقرار

شاہدین کی موجودگی میں مرد اور عورت کے فقط ایک دوسرے کو شوہر و بیوی کہہ دینے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۱۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ما حی الضلالة فی الکحة الهند وبنجالة

ہندو بنگال میں عورت سے اجازت نکاح لینے کی رسم کے متعلق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۱۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

هبة النساء فی تحقیق المصاهرة بالزناء

ساس سے زنا کرنے کے بارے میں شرعی حکم کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۳۵۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

غیر مقلد و ہابی سے نکاح جائز ہے یا ممنوع؟ اس کا تفصیلی بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۳۷۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الرجلی الحسن فی حرمة ولد اخى اللبن

رضاعی بھائی کی اولاد کے ساتھ حرمت نکاح کا عمدہ اور روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۳۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

تجويز الرد عن تزويج الابد

ولی اقرب کی عدم موجودگی میں ولی ابعد کے نکاح کر دینے کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۵۸۵ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۱۲

صفحات: ۶۵۶

سوالات: ۳۲۸

رسائل: ۳

موضوع: باب المهر، حجاز، نکاح الکافر، معاشرہ، قسم، نکاح الثانی، طلاق، کنایہ، تفویض الطلاق

رسالہ نمبر: ۱

السهل المستعمل فی امتناع الزوجة بعد الوطی للمعتجل

وطی کے بعد مہر متجمل کی وصولی کے لیے عورت کو منع نفس کا حق حال ہے یا نہیں؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۱۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اطائب النہانی فی الدکاح الثانی

نکاح ثانی کے احکام میں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۲۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق

طلاق بائن کے الفاظ کی تعداد اور ان کی تفصیل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۵۱۳ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۳

صفحات: ۶۸۸

سوالات: ۲۹۳

رسائل: ۲

موضوع: باب تعلیق الطلاق، ایلاء، خلع، ظہار، عدت، سوگ، زوجہ مفقود الخیر، نسب، پرورش، نفقہ، ایمان، نذر، کفارہ، الحدود.

التعویذ

رسالہ نمبر: ۱

أكد التحقيق باب التعليق

مسئلہ تعلیق میں ایک دیوبندی مفتی کا ردِ بلغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۳ کے صفحہ ۵۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الجوہرة الثمین فی علل نازلة الیمین

ایک نوع کی قسم کے بارے میں اجتہادی جزیہ اور اس کی تفصیلی بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۳ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۱۲

صفحات: ۷۱۲

سوالات: ۳۳۹

رسائل: ۷

موضوع: کتاب النیر (حصہ اول)

رسالہ نمبر: ۱

اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام

اس بات کا ثبوت کہ ہندوستان دارالاسلام ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۱۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

نایغ النور علی سوالات جلفور

ترک سوالات سے متعلق چند اہم سوالات کا جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

دوام العیش فی الائمة من قریش

خلافت شرعیہ کے لیے شرط قریشیت کا مدلل ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۷۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

رد الرافضة

تہدائی رافضیوں کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۲۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

المحجة الموت فنة في اية الممتحنة

تحریک خلافت اور غیر مسلموں سے ترک موالات پر بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۴۱۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

القس الفکر فی قربان البقر

گاؤ کشی کے معاملہ میں مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۸ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۵۴۵ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۱۵

صفحات: ۷۴۴

سوالات: ۸۱

رسائل: ۱۵

موضوع: کتاب السیر (حصہ دوم)

رسالہ نمبر: ۱

الجبل الثانوی علی کلیۃ التھانوی

☆ کلمہ طیبہ اور درود شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی جگہ اشرف علی کہنے والے کا حکم شرعی
یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ابحاث اخیرہ

علماء دیوبند اور مولوی اشرف علی تھانوی پر اتمام حجت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ

نیچری کافروں کے خلاف زبردست دلائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

ترکی مسلمانوں کی حالت زار کا بیان اور مسلمانوں کی اصلاح کا میابی اور نجات کی عمدہ تدبیریں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الکوکبة الشهابية في كفريات ابي الوهابية

امام الوهابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار اشارہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

سل السيوف الهندية على كفريات باباء النجدية

نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکی ہوئی تلوار

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۲۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

سبحن السبوح عن عيب كذب مقبوح

اس بات کا بیان کہ کذب باری تعالیٰ محال ہے اور اللہ تعالیٰ کو محال پر قادر ماننا اس کو عیب لگانا ہے بلکہ اس کی الوہیت کا انکار ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۳۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

دامان باغ سبحن السبوح

نظریہ امکان کذب کا ردِ بلغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۴۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

القمح المبين لأمال المكذبين

مسائرہ شرح مواقف اور حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی عبارات سے قائلین امکان کذب کے استدلال کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۴۶۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

باب العقائد والكلام

اس بات کا بیان کہ کوئی کافر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

حجب العوار عن مخدوم بہار

غیر مقلدوں کی طرف سے مخدوم بہار شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرنے کا رد اور آپ کی ایک عبارت سے دفع شبہات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۵۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۲

السوء العقاب علی المسیح الکذاب

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت کفریہ کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۳

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

قادیانی مرتد پر قہر خداوندی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۴

الجواز الدیانی علی المرتد القادیانی

قادیانی مرتد پر اللہ تعالیٰ کی ہمشیر برآں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۶۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۵

جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة

ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے دشمن خدا پر جزائے خداوندی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۶۲۹ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۶

صفحات: ۶۳۲

سوالات: ۴۳۲

رسائل: ۳

موضوع: کتاب الشریک، وقف، مصارف، وقف، باب المسجد

رسالہ نمبر: ۱

جوال العلو لتبیین الخلو

خلو کی تعریف اور اس کے شرعی حکم کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۱۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

التحریر الجید فی حق المسجد

اشیاء مسجد کو فروخت کرنے اور انہیں اپنے تصرف میں لانے کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۲۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

ابالۃ المتواری فی مصالحۃ عبد الباری

مسجد کانپور کے متعلق ایک نہایت ضروری فتویٰ اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے اس مسجد کے بارے میں فیصلے کا رد

بلغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۳۶۵ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱

صفحات: ۷۱۶

سوالات: ۱۵۳

رسائل: ۲

موضوع: کتاب المیوع، بیع الباطل والفساد، بیع المکروه، بیع الفضولی، اقالہ، مراہجہ، قرض، ربوا، بیع سلم، استصناع، صرف، بیع التلجیہ، بیع الوفا، کفالت، حوالہ وغیرہم

رسالہ نمبر: ۱

کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قروطاس الدراہم

کاغذی نوٹوں کے بارے میں علماء مکہ مکرمہ کے بارہ (۱۲) سوالوں کا تحقیقی جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

کاسر الفیہ الواہم فی ابدال قروطاس الدراہم ملقب بلقب قاریخی الذیل المنوط لرسالۃ

النوط

کاغذی نوٹ سے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولانا عبدالحی لکھنوی کے فتوؤں کا تفصیلی رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۵۰۵ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۸

صفحات: ۷۴۰

سوالات: ۱۵۲

رسائل: ۳

موضوع: کتب الشہادۃ، قضا والدعاوی

رسالہ نمبر: ۱

الفح الحکومة فی فصل الخصومة

شرکت و میراث کے اُلجھے ہوئے ایک مسئلہ کا انتہائی شاندار فیصلہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۸ کے صفحہ ۲۵۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الہبة الاحمدية فی الولاية الشرعية والعرفية

دینی اور دنیاوی ولایت و حکومت کی مجتہدانہ تحقیق اور اس کے بارے میں ایک غلط فتویٰ کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۸ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۱۹

صفحات: ۶۹۲

سوالات: ۲۹۶

رسائل: ۳

موضوع: کتاب الوکالۃ، اقرار، صلح، مضاربۃ، امانات، عاریۃ، ہبہ، اجارہ، اکراہ، حجر، غصب

رسالہ نمبر: ۱

فتح الملیک فی حکم التملیک

ہبہ اور تملیک میں فرق کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۲۴۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اجود القری لطالب الصحۃ فی اجارہ القری

دیہات کے ٹھیکہ کی صحت کے طلبکار کے لیے بہترین مہمانی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۲ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۵۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

المنی والدور لمن عمد منی آرڈر

منی آرڈر کی فیس کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۵۶۳ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۰

صفحات: ۶۳۲

سوالات: ۲۳۴

رسائل: ۳

موضوع: کتاب الشفاعة، قسمۃ، مزارعة، ذبائح، صید، اضحیۃ، حقیقۃ

رسالہ نمبر: ۱

سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء

تکبیر کہہ کر بزرگوں کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۲۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ہادی الاضحیۃ بالشاة الهندیۃ

بھیڑ کی قربانی کے جائز ہونے کا اثبات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۳۸۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

چرمہائے قربانی کے مصارف کی تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۵۰۹ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۱

صفحات: ۶۷۶

سوالات: ۲۹۱

رسائل: ۹

موضوع: کتاب المحظر والاباحۃ (حصہ اول) 'تصوف و طریقت' شرب و طعام وغیرہم

رسالہ نمبر: ۱

جلی النص فی اماکن لمرخص

اس بات کا بیان کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الرمز المرصف علی سؤال مولانا السید آصف

کفار سے معاملات احکام مرتدہ اور ایک اشہار (اسلامی پیام) کے بعض مندرجات سے متعلق مولانا سید آصف

رحمۃ اللہ علیہ کے سوالات کا مفصل و مدلل جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۲۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

برکات الامداد لاهل الاستمداد

محبوبانِ خدا سے مدد طلب کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۳۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبانِ خدا کو عطاءِ الہی دلوں کا مالک کہنا درست ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۳۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

بدر الانوار فی آداب الآثار

بزرگانِ دین کے آثار و تبرکات کی تعظیم اور ان کی زیارت پر معاوضہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۳۹۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

شفاء الوالہ فی صور الحبيب ومزارہ ونعالہ

تذم شریف اور مقامات مقدسہ کے نقشے بنانا جائز جبکہ جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا جائز و گناہ ہیں۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۴۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

لقاء السلافة فی احکام البيعة والخلافة

بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی کے احکام کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۴۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء

علم و علماء شریعت کی فضیلت کا بیان اور شریعت و طریقت کے بارے میں ایک شخص کے دس اقوال شنیعہ کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۵۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة

تصویر شیخ اور شغلِ برزخ کے اثبات پر دلائل و براہین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۵۶۹ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۲

صفحات: ۶۹۲

سوالات: ۲۳۱

رسائل: ۶

موضوع: کتاب النکاح والاباحۃ (حصہ دوم) ظروف و زیور لباس وضع قطع، دیکھنا اور چھونا، سلام و تحیت و تعظیم سادات

داڑھی، حلق و قصر ختنہ و حجامت

رسالہ نمبر: ۱

الطیب الوجیز فی امتعة الورق والابریز
مرد و عورت کون سی وحالتیں کس وزن تک استعمال کر سکتے ہیں۔ نیز ان کے لیے کامدار جوتے اور ٹوپی کی حد جواز کا

بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۱۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

مروج النجاء لخروج النساء

عورتوں کے شرعی پردہ کے احکام

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۲۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

صفائح اللہجین فی کون التصافح بکفی البدین

اس بات کا ثبوت کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہیے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۶ھ بمطابق ۱۸۸۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۲۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اہر المقال فی قبلۃ الاجلال

بوسۂ تعظیمی کے جواز کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۳۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ

سجدۂ تعظیمی کی حرمت کا مفصل بیان اور اس پر قرآن و حدیث سے دلائل و براہین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۳۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللہی

داڑھی کے وجوب اس کی حد اور اس کو کتروانے یا منڈوانے کی مذمت کا مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۶۰۷ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۲۳

صفحات: ۷۶۸

سوالات: ۴۰۹

رسائل: ۷

موضوع: کتاب الحظر والاباحۃ (حصہ سوم) نماز و طہارت روزہ و زکوٰۃ و حج جنازہ و زیارت قبور و مزارات اولیاء اہلصال
ثواب و صدقہ و خیرات و سوال ذکر و دعا نکاح و طلاق نسب رسم و رواج حدود و تعزیرات آداب زیارت کسب و حصول مال علم
و تعلیم مجالس و محافل

رسالہ نمبر: ۱

راد القحط والوباء بدعوة الجیران ومواساة الفقراء

مشتہر کہ طور پر مسلمان محلہ داروں کے صدقہ و خیرات کی ایک صورت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۱۳۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اراءة الادب لفاضل النسب

فضیلت نسب کے شرعاً معتبر ہونے یا نہ ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

ہادی الناس فی رسوم الاعراس

شادیوں کی بعض رسوم مثلاً سہرا وغیرہ پر حکم شرعی کا روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۲۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الکشف شافیا حکم فوتو جرافیا

فوٹو گراف میں قرآن مجید بھرنے اور سننے نیز اس سے مزامیر وغیرہ کی آوازیں سننے کا بیان
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۳۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

ادلة الطاعة في اذان الملاعنة

روافض کی اذان اہل سنت و جماعت کو سننا کیسا ہے؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۶ھ بمطابق ۱۸۸۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۴۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

حک العیب فی حرمة تسويد الثيب

سیاہ خضاب کی حرمت کا سولہ حدیثوں اور اقوال ائمہ سے ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۳۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

خير الآمال في حكم الكسب السؤال

روپیہ کماتا کب فرض، کب مستحب، کب مکروہ، کب حرام اور سوال کرنا کب جائز اور کب ناجائز ہے؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۶۰۳ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۲۲

صفحات: ۷۲۰

سوالات: ۲۸۴

رسائل: ۹

موضوع: کتاب الخطر والا باحۃ (حصہ چہارم) 'لہو و لعب' امر بالمعروف ونہی عن المنکر 'پیماری اور علاج معالجہ' صحبت و موالات و محبت و عداوت، ظلم و ایذائے مسلم و ہجران و قطع تعلق، جھوٹ و غیبت و بد عہدی و غیرہ، حسن سلوک و حقوق العباد، سوگ و نوح و جزع و فزع، تعزیر اور اس سے متعلقہ بدعات، حق و پان، تصویر جانوروں کا پالنا اور ان پر رحم و ظلم، نام رکھنے کا بیان، خط و کتابت، سیاسیات وغیرہ

رسالہ نمبر: ۱

مسائل سماع

متصوفہ زمانہ کی مجلس سماع دسرور کا شرعی حکم، جس میں راگ و رقص و مزامیر اور معازف ہر قسم کے ہوتے ہیں۔
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۱۴۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الحق المجتلی فی حکم المجتلی

جذامی کے پاس اٹھنے بیٹھنے اور اس کی خدمت گزاری و تیمارداری کے باعث ثواب ہونے کا بیان
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۲۱۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

جہاں طاعون کا مرض پیدا ہو جائے وہاں کے باشندوں سے متعلق حکم شرعی
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۲۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الحقوق لطرح العقوق

والدین زوجین اور اساتذہ کے حقوق کی تفصیل اور ان کی ادائیگی کے طریقے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۳۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

مشعلۃ الارشاد الی حقوق الاولاد

والدین پر اولاد کے حقوق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۴۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

حقوق العباد کی تعریف اور ان کی اہمیت کا بیان اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے طریقے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۴۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

اعالی الافادۃ فی تعزیرۃ الہند و بیان الشہادۃ

تعزیر کی حرمت سر بازار لنگر لٹانے کی ممانعت اور اہل تشیع کی مجالس مرثیہ کے حکم شرعی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

العطایا القدیر فی حکم التصویر

بزرگوں کی تصاویر بطور تبرک گھر میں رکھنے کا حکم شرعی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۵۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء

اچھے اور بُرے ناموں کے احکام کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۶۷۷ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۵

صفحات: ۶۵۸

سوالات: ۱۸۳

رسائل: ۳

موضوع: کتاب المدانیات اثر بہارِ رحمٰن، قسم وصایا

رسالہ نمبر: ۱

حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان

حقہ اور تمباکو کا حکم شرعی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ ۷۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الفقہ التجیلی فی عجین النار جیلی

تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ ۱۰۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الشرعیۃ البھیة فی تحدید الوصیة

وصیت کی جامع و مانع تعریف اور اس کی اقسام کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ ۳۰۳ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۶

صفحات: ۶۱۶

سوالات: ۳۲۵

رسائل: ۸

موضوع: کتاب الفرائض، کتاب النسی (حصہ اول) تاریخ و تذکرہ و حکایات صالحین، محافل و مجالس، تصوف و طریقت و آداب بیعت و پیری مریدی، اوراد و وظائف و عملیات

رسالہ نمبر: ۱

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

عصبة بنفسہ کی قسم چہارم یعنی فروع جدیدیت کے بارے میں آٹھ سوالات پر مشتمل استفتاء کا مفصل و مدلل جواب
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۱۵۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

طب الامعان فی تعدد الجهات والابدان

وراثت میں تعدد جہات و ابدان کے معتبر ہونے کا روشن بیان
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۱۸۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم

بعض مسائل فرائض میں کچھ علماء معاصرین کی غلط فہمیوں کا ازالہ
☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۲۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

نطق الهلال بارخ ولاد الحبيب والوصال

☆ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ اور وصال اقدس کی صحیح تاریخ باعتبار قمری ماہ و سال
یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان

☆ جمع قرآن کی تاریخ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف اس کو منسوب کرنے کا سبب
یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام

☆ علوم ارحام سے متعلق آیات کریمہ کی تفسیر اور ڈاکٹروں کا ادعاء اور پادریوں کا رد
یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

اقامة القيامة علی طاعن القيام لنبی نہامة

☆ محفل میلاد میں بوقت ذکر ولادت طیبہ قیام تعظیسی کا ثبوت اور اس کے منکرین کا ردِ بلیغ
یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۹ھ بمطابق ۱۸۸۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

کشف حقائق واسرار حقائق

تصوف سے متعلق چند اشعار کی توضیح و تشریح

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۵۹۵ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۲۷

صفحات: ۶۸۳

سوالات: ۳۵

رسائل: ۱۰

موضوع: کتاب الشی (حصہ دوم) فوائد حدیثیہ، فوائد فقہیہ، فلسفہ و طبعیات و سائنس و نجوم، مناظرہ و ردِ مذہبان

رسالہ نمبر: ۱

الفضل الموهبی فی معنی اذا صح الحدیث فهو مذہبی المسمی بنام تاریخی اعز النکات
بجواب سوال ارکات

اقسام حدیث کی صحت اثری و عملی اور مولوی نذیر حسین دہلوی کی جہالت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۱۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

مقامع الحدید علی عهد المنطق الجدید

مولوی محمد حسن سنبھلی کی خرافات فلسفہ پر مشتمل کتاب "المنطق الجدید النال لہ الحدید" کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۱۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

قرآنی آیات سے زمین و آسمان کے ساکن ہونے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۱۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

امریکی منجم پروفیسر ایف پورٹا کی پیشگوئی کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۲۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

فوز مہین در درق حوکت زمین

حرکت زمین کے نظریہ کا دلائل عقلیہ و براہین فلسفہ سے زوردار رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۲۴۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ لوہاء الفلسفۃ المشنۃ

فلسفہ قدیمی کے نظریات کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۳۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

النیر الشہابی علی تدلیس الوہابی غیر مقلد و ہابیوں کی تدلیس و تھلیل اور مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۵۸۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

السہم الشہابی علی خداع الوہابی

مولوی رحیم بخش غیر مقلد کی مکاریوں اور غیر مقلدین کو اہل حدیث قرار دینے کا مدلل رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۵۹۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

دفع زیغ زاغ ملقب بلقب تاریخی "لامی زاغیان"

چاپیس سوالات شرعیہ جو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو حلیت غراب کے بارے میں ارسال

کیے جن کے جوابات سے وہ عاجز رہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۶۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

اطائب البصیب علی ارض الطیب

تقلید کے ضروری ہونے کا ثبوت اور غیر مقلدین کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۶۴۳ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۸

صفحات: ۶۸۴

سوالات: ۲۲

رسائل: ۶

موضوع: کتاب الشی (حصہ سوم) اذان نماز مساجد فضائل مناقب

رسالہ نمبر: ۱

شمال العنبر فی اذہ النداء امام المنبر

مسجد کے اندر اذان خطبہ کے عدم جواز پر انتہائی محققانہ بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۵۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

طرد الافاعی من حمی ہاد رفع الرفاعی

سیدنا امام رافعی اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہما کی عظمت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۳۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

فتاویٰ کرامات غوثیہ

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شب معراج بارگاہ رسالت میں حاضری سے متعلق تین سوالوں کے جوابات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمة عهد الجاہلیۃ

اس امر کا بیان کہ سیدنا حضرت صدیق اکبر اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کا دامن ہمیشہ نجاست شرک سے پاک

رہا۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۳۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق

حضرت صدیق اکبر و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی خلافت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

الزلال الانقی من بحر سبقة الانقی

افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۹۱ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۲۹

صفحات: ۷۵۲

سوالات: ۲۱۵

رسائل: ۱۱

موضوع: کتاب الشیء، علم و تعلیم، وعظ و تبلیغ، علم الحیو ان، علم حروف و ریاضی، حقوق العباد، لغت، خواب، اجارہ، عقائد و کلام و

دینیات

رسالہ نمبر: ۱

قواع القہار علی المجسمۃ الفجار المعروف بہ ضرب قہاری

آیات و تشابہات پر آریوں کا اعتراضات کا منہ توڑ جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۱۱۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ثلج الصدر لا یمان القدر

مسئلہ قضاء و قدر کا روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۲۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

التحییز بسباب التدبیر

مسئلہ تدبیر پر سیر حاصل بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اعتقاد الاحباب فی الجمیل المصطفیٰ و آل و الاصحاب

اہل سنت و جماعت کے دس عقائد حصہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۸ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

رماح القہار علی کفر الکفار

قہار کانیزہ مارنا کافروں کے کفر پر

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

خالص الاعتقاد

مسئلہ علم غیب کے موضوع پر مدلل رسالہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۳۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفی

حضور پر انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ماکان و مایکون ہونے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

ازاحة العیب بسيف الغیب

علم غیب کے موضوع پر مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

انوار الانتباه فی حل نداء یا رسول اللہ یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے جواز پر پرزور دلائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۳ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۵۴۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین

محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۵۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

امور عشرین در عقائد سنین

سنی اور غیر سنی میں امتیاز کرنے والے بیس امور کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۶۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۲

شرح المطالب فی مبحث ابی طالب

ایمان ابو طالب کے بارے میں مفصل بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۶۵۵ پر موجود ہے۔



جلد نمبر ۳۰

صفحات: ۷۷۲

سوالات: ۲۳۳

رسائل: ۹

موضوع: کتاب الشی (حصہ پنجم) تجوید و قرأت رسم القرآن سیرت و فضائل و خصائص سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رسالہ نمبر: ۱

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل الخلق و سید المرسلین ہونے کا قرآن و حدیث سے ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۱۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور آباء و اجداد کے مسلمان ہونے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۲۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تمہید ایمان بآیات قرآن

شان رسالہ بزبان آیات قرآنیہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۳۰۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الامن والعلیٰ لنا عتی المصطفیٰ بدافع البلاء

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکل کشا حاجت روا اور دافع البلاء ہونے کا مدلل ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۳۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

منية اللبيب ان التشريع بيد الحبيب

ادکام تشریعیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختار ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۵۰۰ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

منبه المنية لوصول الحبيب الى العرض والرؤية

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عرش تک جانے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۶۳۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

صلوات الصفاء في نور المصطفى

نور انیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۶۵۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

نفی الفیء عن استنار بنوره کل شئی

مسئلہ نور و سایہ کا روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۶ھ بمطابق ۱۸۸۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۷۱۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

صمر التمام في نفی الظل عن سيد الانام

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کی نفی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۹ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں لکھا جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۷۳۷ پر موجود ہے۔

تعارف امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت، تعلیم

یہ وہ ماحول تھا کہ ۱۰ شوال/۱۳ جون ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء کو بریلی شریف، یوپی، انڈیا میں امام احمد رضا قادری بریلوی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد غزالی زماں مولانا نقی علی خاں اور جد امجد مولانا رضا علی خاں قدس سرہما اپنے دور کے اکابر علماء اور اولیاء سے تھے۔ آپ کے آباء واجداد قندھار، افغانستان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور پھر بریلی میں قیام پذیر ہو گئے۔

فاضل بریلوی قدس سرہ نے تمام مرآتِ علوم و فنون اپنے والد ماجد سے پڑھ کر تقریباً چودہ سال کی عمر میں سند فضیلت حاصل کی اور مسند تدریس و افتاء گوزینت بخشی، والد ماجد کے علاوہ حضرت شاہ آل رسول مارہروی علامہ احمد بن زینی دحلان، مفتی مکہ مکرمہ علامہ عبدالرحمن مکی، علامہ حسین بن صالح مکی اور حضرت مولانا شاہ ابوالحسن احمد نوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی استفادہ کیا۔ امام احمد رضا بریلوی نے کچھ علوم تو اپنے زمانے کے تبحر علماء سے پڑھے، باقی علوم خداداد قابلیت کی بناء پر مطالعہ کے ذریعے حاصل کیے اور نہ صرف پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں محیر العقول مہارت کی، بلکہ ہر فن میں تصانیف بھی یادگار چھوڑیں۔ امام احمد رضا بریلوی ۱۳ رمضان المبارک ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء کو پونے چودہ سال کی عمر میں علوم دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے۔ اسی دن رضاعت کے ایک سوال کا جواب لکھ کر والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا، جو بالکل صحیح تھا۔ اسی دن سے فتویٰ نویسی کا کام آپ کے سپرد کر دیا گیا، اس دن سے آخر عمر تک مسلسل فتویٰ نویسی کا فریضہ انجام دیتے رہے اور فتاویٰ رضویہ کی ضخیم بارہ جلدوں کا گراں قدر سرمایہ اُسٹ مسلمہ کو دے گئے۔ رد المحتار، علامہ شامی پر پانچ جلدوں میں حاشیہ لکھا، قرآن پاک کا مقبول اٹام ترجمہ لکھا جو ”کنز الایمان“ کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے خلاف لب کشائی کرنے پر بھرپور تنقید کی۔ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح (اللہ تعالیٰ جھوٹ ایسے قبیح عیب سے پاک ہے) کے علاوہ امکان کذب کے رو پر پانچ رسالے لکھے۔ اللہ تعالیٰ کو جسم ماننے والوں کے رد میں رسالہ مبارکہ قوارع القہار علی الجسمۃ العجائز تحریر کیا۔ دین اسلام کے مخالف، قدیم فلاسفہ کے عقائد پر رد کرتے ہوئے مبسوط رسالہ الکلمۃ المہمۃ رقم فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام، اہل بیت عظام، ائمہ دین، مجتہدین اور اولیاء کاملین کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا سخت محاسبہ کیا۔ قادیان میں انگریز کے کاشتہ پودے کی بیج کنی کی اور اس کے خلاف متعدد رسائل لکھے مثلاً:

(۲) قہر الدیان علی مرتد بقادیان

(۳) الببین معنی ختم النبیین

(۴) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(۵) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

امام احمد رضا نے اس دور میں پائی جانے والی بدعتوں کے خلاف جہاد کیا، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کے تار و پود نکھیر کر رکھ دیئے۔ مختصر یہ کہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر ہر محاذ پر جہاد کیا اور تمام عمر اس کام میں صرف کر دی۔

عقبرۃ فقیہ

امام رضا بریلوی مروجہ علوم دینیہ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، تاریخ، سیرت، معانی، بیان، بدیع، عروض، ریاضی، توحید، منطق، فلسفہ وغیرہ کے یکتائے زمانہ فاضل تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ طب، علم جفر، تفسیر زیجات، جبر و مقابلہ، لوگارٹم، جیومیٹری، مثلث کروئی وغیرہ علوم میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے، یہ علوم وہ ہیں جن سے عام طور پر علماء تعلق ہی نہیں رکھتے، انہوں نے پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا اور ہر فن میں قیمتی تحقیقات کا اضافہ کیا، عرض یہ کہ ایک فقیہ کے لیے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب امام احمد رضا بریلوی کو حاصل تھے۔

علوم قرآن

انہوں نے قرآن کریم کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا، قرآن فہمی کے لیے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے ان پر انہیں گہرا عبور حاصل تھا۔ شان نزول، ناسخ و منسوخ، تفسیر بالحدیث، تفسیر صحابہ اور استنباط احکام کے اصول سے پوری طرح باخبر تھے۔ یہی سبب ہے کہ اگر قرآن مجید کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر مطالعہ کیا جائے تو ہر انصاف پسند کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امام احمد رضا کا ترجمہ کنزالایمان سب سے بہتر ترجمہ ہے جس میں شان الوہیت کا احترام بھی ملحوظ ہے اور عظمت نبوت و رسالت کا تقدس بھی پیش نظر ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہونے کے باوجود عموماً مسائل پر مجتہدانہ انداز میں گفتگو کرتے ہیں، پہلے قرآن پاک سے پھر حدیث شریف سے، پھر سلف صالحین سے اور اس کے بعد فقہاء متاخرین کے ارشادات سے استدلال اور استناد کرتے ہیں۔

قرآن کریم سے اچھوتا استدلال

حضرت علامہ مولانا محمد وصی احمد محدث سورتی نے ایک استفتاء بھجوا یا جس میں سوال تھا کہ کیا مشرقی افق سے سیاہی کے بلند ہونے پر مغرب کا وقت ہوگا۔ امام احمد رضا نے جواب دیا کہ سورج کی ٹکلیہ کے شرعی غروب سے بہت پہلے ہی سیاہی مشرق افق سے کئی گز بلند ہو جاتی ہے، اس مسئلے پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس پر عیان و بیان و برہان سب شاہد عادل ہیں..... الحمد للہ! عجائب قرآن منہی نہیں... ایک ذرا غور سے نظر کیجئے تو آیت کریمہ ”تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل“ کے مطالعہ رفیعہ سے اس مطلب کی شعاعیں چمک رہی ہیں۔

رات یعنی سایہ زمین کی سیاہی کو حکیم قدیر غز جلالہ دن میں داخل فرماتا ہے، ہنوز دن باقی ہے کہ سیاہی اٹھائی اور دن کو سوار مذکور میں لاتا ہے، ابھی ظلمتِ شبینہ موجود ہے کہ عروسِ خاور نے نقاب اٹھائی۔ تحریک پاکستان کے قافلہ سالار محدثِ اعظم ہند مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:

”علم قرآن کا اندازہ صرف اعلیٰ حضرت کے اس اردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے۔ اور جس کی کوئی مثال نہیں نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں اور نہ اردو میں اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ نہیں لایا جاسکتا۔ جو بظاہر ترجمہ ہے مگر درحقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں (روح) قرآن ہے۔“

علوم حدیث

امام احمد رضا بریلوی علم حدیث اور اس کے متعلقات پر وسیع اور گہری نظر رکھتے تھے۔ طرق حدیث و مشکلات حدیث ناسخ و منسوخ رائج و مرجوح طرق تطبیق و جوہ استدلال اور اسماء رجال یہ سب امور انہیں مستحضر رہتے تھے۔ محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:

”علم حدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زبرد پڑتی ہے اس کی روایت و درایت کی خامیاں ہر وقت از بر علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی۔ اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح و تعدیل کے جو الفاظ فرمادیتے تھے اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب و تمہید اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا تھا۔ اس کو کہتے ہیں علم رائج اور علم سے لگاؤ کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت۔“

امام احمد رضا بریلوی جس موضوع پر قلم اٹھاتے تھے دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے، وہ کسی بھی مسئلے پر طرہ نظر ڈالنے کی بجائے بحث و تحقیق کی انتہاء کو پہنچتے ہیں۔ مسائل کی تنقیح اور تفصیل پر آتے ہیں تو دریا کی روانی اور سمندر کی وسعت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ زیادہ تر فقہاء کے اقوال مختلفہ میں تطبیق دیتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اختلاف تھا ہی نہیں۔

طرق حدیث

بگاس سے ایک سوال آیا کہ ہمارے علاقے میں ہیضہ، چیچک، قحط سہالی وغیرہ آجائے تو لوگ بلا کے دفع کے لیے چاول، سیبوں وغیرہ جمع کر لیتے ہیں علماء کو بلا کر کھلاتے ہیں اور خود محلے والے بھی کھاتے ہیں کیا یہ طعام ان کے لیے جائز ہے؟ امام احمد رضا بریلوی نے جواب دیا کہ یہ طریقہ اور اہل دعوت کے لیے طعام کا کھانا جائز ہے شریعتِ مطہرہ میں اس کی ہرگز ممانعت

نہیں ہے اس دعوے پر ساٹھ حدیثیں بطور دلیل پیش کیں یہ حدیث بھی پیش کی:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ بلند کرنے والے امور ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

پھر جو اس کی تخریج کی طرف توجہ ہوئی تو فرمایا کہ یہ حدیث مشہور و مستفیض کا ایک حصہ ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت اپنی شان کے مطابق آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ہر چیز مجھ پر منکشف ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور پھر اس حدیث کے نو (۹) حوالے نقل کیا:

(۱) رواہ امام الائمۃ ابو حنیفہ والامام احمد و عبد الرزاق

(۲) احمد و الطبرانی و ابن مردويه

(۳) ابن خزیمہ والدارمی والبخاری و ابو نعیم و ابن بسطہ

(۴) البزار

(۵) والطبرانی

(۶) و ابن قانع

(۷) والدارقطنی و ابو بکر النیسابوری فی التریادات

(۸) و ابو الفرج

(۹) و ابن ابی شیبہ

آخر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کے طرق کی تفصیلات اور کلمات کا اختلاف اپنی بابرکت کتاب "سلسلۃ المصطفیٰ فی المکوت کل الودی" میں بیان کیا ہے۔ قلم برداشتہ کسی حدیث کے اتنے مآخذ کا بیان کر دینا معمولی بات نہیں۔ امام احمد رضا بریلوی نے یہ فتویٰ "رأد القحط والوباء بدعوة الجیران ومواساة الفقراء" کے نام سے ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ میں مکمل کیا۔ امام احمد رضا بریلوی نے تخریج احادیث کے آداب پر ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے "السروض البہیج فی آداب التخریج"۔ مولوی رحمن علی اس رسالہ مبارک کے بارے میں لکھتے ہیں: اگر اس سے پہلے اس فن میں کوئی کتب نہیں ملتی تو مصنف کو اس فن کا موجد کہہ سکتے ہیں۔

فن اسماء الرجال

ایک سوال پیش ہوا کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس موضوع پر غیر مقلدین کے شیخ لکل میں

نذیر حسین دہلوی معیار الحق میں کلام کر چکے تھے۔ اس لیے امام احمد رضا نے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ اور ۱۳۴ صفحات پر مشتمل رسالہ حاجز البحرین تحریر فرمایا۔ رسالہ کیا ہے علم احادیث اور علم اسماء الرجال کا بحر موج ہے اس کا مطالعہ کرتے وقت مقلدین کے شیخ الکمل علم حدیث میں طفل مکتب نظر آتے ہیں۔ آج تک غیر مقلدین کو علم حدیث مدعی ہونے کا باوجود اس کا جواب دینے کی جرأت نہیں ہو سکی۔

امام نسائی، حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا وہ تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے شفق ختم ہونے والی تھی کہ اتر کر نماز مغرب ادا کی پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر نے دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیا بلکہ سورۃ اور عملاً جمع کیں۔ یہ بات میاں صاحب کے موقف کے خلاف تھی۔ انہوں نے اس پر اعتراض کیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطا ہوئی تھی۔ تقریب میں ہے: ”صدوق یخطی“۔

اس اعتراض پر امام احمد رضا نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی:

(۱) یہ تحریف ہے امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا میاں صاحب نے ازراہ چلا کی اسی نام اور اسی جگہ کا ایک راوی متعین کر لیا جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمہ ثقات اور حفاظ اعلام میں سے ہیں ہاں وہ تدریس کرتے ہیں لیکن اس کا کیا نقصان کہ اس جگہ وہ صاف حدیثی نافع فرما رہے ہیں۔

(۲) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہیں تاہم وہ مستحق رد نہیں امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ ان سے روایت کی محدثین کو ان سے حدیث لکھنے کا حکم دیا گیا۔ ابن عدی نے کہا کہ وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

(۳) صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا: ”صدوق یخطی“ کیا آپ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایت کو بھی رد کر دو گے۔

پھر امام احمد رضا نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۱۳۱ ایسے راویوں کے نام گنوا دیئے جن کے بارے میں اسماء رجال کی کتابوں میں ”اخطایا کثیر الخطاء“ کے الفاظ وارد ہیں۔

(۴) حسان بن حسان بصری صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کے بارے میں تقریب میں ہے: ”صدوق یخطی“ ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا۔ ابن مندہ نے انہیں وہم کی بناء پر حسان بصری سمجھ لیا حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں۔ دیکھئے پہلے حسان بصری کو ”صدوق یخطی“ کہنے کے باوجود واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔

مطالبِ حدیث

مرزائیوں نے حدیث شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اس طرح استدلال کیا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنایا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ نبی یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبریں تھیں جن کی عبادت کی جاتی تھی۔ امام احمد رضا حدیث مذکورہ سے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) ”انبیائہم“ میں اضافت استغراق کے لیے نہیں ہے، حتیٰ کہ اس میں یہ معنی ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت یحییٰ علیہ السلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصاریٰ نے مسجد بنا لیا ہو یہ یقیناً غلط ہے۔ اور جب استغراق مراد نہیں تو بعض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو داخل کر لینا باطل ہے۔ یہود و نصاریٰ کا بعض انبیاء کی قبر کو مسجد بنا لینا صدق حدیث کے لیے کافی ہے۔ علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں یہ سوال اٹھایا کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں؟ اُن کے نبی تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے ان کی قبر نہیں ہے اس سوال کا ایک یہ جواب دیا:

”انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداء ہو یا کسی کی پیروی میں یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے ان کی پیروی کی اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبر پر کمرہ کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔“

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی نے دوسرا یہ جواب دیا کہ اس حدیث میں اقتصار واقع ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بناتے تھے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں قبور انبیاء کے بارے میں صرف یہودیوں کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ ان کے انبیاء کا ذکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔“

صحیح بخاری حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں صرف نصاریٰ کا ذکر تھا ان کے ساتھ صرف صالحین کا ذکر ہے انبیاء کرام کا ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

”نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں وہ تصویریں بنا لیتے۔“

اور صحیح مسلم حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہود و نصاریٰ دونوں کا ذکر تھا اس میں انبیاء اور صالحین دونوں کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

”خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے۔“

کسی حدیث کا مطلب اُسی وقت واضح ہوتا ہے جب اس کے متعدد طرق کو جمع کر لیا جائے۔

دین کے اصول و قواعد

ایک تبحرِ فقیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے اصول و فروع کا وسیع علم رکھتا ہو تاکہ کسی نئے مسئلے کا حکم پورے وثوق کے ساتھ بیان کر سکے۔ امام احمد رضا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ دوسری شکر ہڈیوں سے صاف کی جاتی ہے اور صاف کرنے

والے اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ وہ ہڈیاں پاک ہیں یا ناپاک، حلال جانور کی یا حرام کی، شکر کا کیا حکم ہے؟
امام احمد رضا بریلوی نے جواب سے پہلے دس مقدمات بیان کیے جن میں شرعی اصول و ضوابط بیان کیے ان ہی مقدمات میں ایک ضابطہ کلیہ واجبہ الحفظ بیان فرمایا:

فعل فرائض و ترک محرمات کو ارضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان امور میں کسی کی مطلقاً پروا نہ کرے۔ اور اتیان مستحب و ترک غیر اولیٰ پر مدار است خلق و مراعات قلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت و ایذا و وحشت کا باعث ہونے سے بہت بچے۔
اسی طرح جو عادات و رسوم خلق میں جاری ہوں اور شرع مطہر سے ان کی حرمت و شناخت نہ ثابت ہو ان میں ترفع و تنزه کے لیے خلاف و جدائی نہ کرے کہ یہ سب امور اختلاف و موافقت کے معارض اور مراد و محبوب شارع کے منقض ہیں۔
ہاں! وہاں ہوشیار و گوش دار کہ یہ وہ نکتہ جلیلہ و حکمت جلیلہ و کوچہ سلامت و جادہ کرامت ہے جس سے بہت زاہدان خشک و اہل تقشف غافل و جاہل ہوتے ہیں وہ اپنے زعم میں محتاط و دین پرور بنتے ہیں۔ اور فی الواقع مغر حکمت و مقصود شریعت سے دور پڑتے ہیں۔ خبردار و محکم گیر یہ چند سطروں میں علم غزیر و باللہ التوفیق والیہ المصیر۔

عربی لغت

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ طِفْ بے پڑنے کے معنی میں استعمال کیا اور فرمایا:

حتى طف من جوانبها۔

اس پر امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا:

”مجھے یہ فعل اور اس کا مصدر صحاح، مختار، قاموس، تاج العروس، مفردات، نہایہ، درنہیر، مجمع البحار اور مصباح میں نہیں ملے۔ ہاں قاموس میں صرف اتنا ہے کہ ”طف الملوک والاناء وطفه وطفافه“ وہ چیز جو اس برتن کے کناروں کو بھر دے۔“

امام احمد رضا بریلوی کو عربی زبان پر اس قدر عبور تھا کہ ایک نامانوس لفظ دیکھتے ہی اسے غریب سمجھا اور اس کی غرابت پر لغات کی دس مستند کتابوں کا حوالہ پیش کیا۔ ان ماخذ میں عربی لغات بھی ہیں اور لغات حدیث بھی۔

امام احمد رضا بریلوی اپنی اکثر و بیشتر تصنیفات کے خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور درود شریف کے ساتھ ساتھ وہ مسئلہ بھی بیان فرماتے ہیں جسے بعد ازاں تفصیلی دلائل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ اکثر رسائل و تصنیفات کا ایسا حسین نام تجویز فرماتے ہیں جس سے نہ صرف واضح طور پر موضوع کی نشان دہی ہوتی ہے بلکہ حروف ابجد کے حساب سے سال تصنیف بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ دوسرا انگریزی تاجروں کی ایک جماعت کا نام ہے جس نے شاہجہان پور میں شکر کا کارخانہ لگایا تھا اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جہاں کر اس کے کوٹوں سے شکر صاف کرتی تھی۔ (تذکرہ عہد ہند اردو)

علامہ ابن کمال پاشا نے فقہاء کے ساتھ طبقے بیان کیے جن میں سے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے یہ وہ فقہاء ہیں جو اصول و فروع میں اپنے امام کے پابند ہیں اور امام کے غیر منصوص احکام کا استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی کے فتاویٰ اور تحقیقات جلیلہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وہ مجتہدین کے اسی طبقے میں شامل ہیں۔ چنانچہ آپ نے نوٹ کے احکام پر مبنی رسالہ کفل الفقہ الفہم میں لکھ کر عرب و عجم کے علماء کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دیا۔ اسی طرح انگریزوں کی ایک کمپنی دوسرے جانور کی ہڈیاں جلا کر ان کی راکھ سے شکر صاف کرتی تھی یہ ایک نیا مسئلہ تھا۔ جسے آپ نے اصولِ دینیہ کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اسی طرح جنسِ ارض کی تہتر (۷۳) قسمیں علماء متقدمین نے بیان کی تھیں جن میں آپ نے ۱۰۷ چیزوں کا اضافہ کیا اور جن چیزوں سے تہتم نہیں ہو سکتا۔ فقہاء متقدمین نے سینتالیس چیزیں گنوائی تھیں جبکہ آپ نے ان میں تہتر چیزوں کا اضافہ کیا۔ فتاویٰ رضویہ جلد اول کے بارے خود فرماتے ہیں:

”بظاہر اس (پہلی جلد) میں ۱۱۳ فتوے اور ۲۸ رسالے ہیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ ہزار ہا مسائل پر مشتمل ہے جن میں صد ہا وہ ہیں کہ اس کتاب کے سوا کہیں نہ ملیں گے۔“

حکیم محمد سعید بریلوی چیئر مین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان رقمطراز ہیں:

”میرے نزدیک ان کے فتاویٰ کی اہمیت اس لیے نہیں ہے کہ وہ کثیر در کثیر فقہی جزئیات کے مجموعے ہیں۔ بلکہ ان کا خاص امتیاز یہ ہے کہ ان میں تحقیق کا وہ اسلوب و معیار نظر آتا ہے جس کی جھلکیاں ہمیں صرف قدیم فقہاء میں نظر آتی ہیں میرا مطلب ہے کہ قرآنی نصوص اور سننِ نبویہ کی تشریح و تعبیر اور ان سے احکام کے استنباط کے لیے قدیم فقہاء جملہ علوم و وسائل سے کام لیتے تھے اور یہ خصوصیت مولانا کے فتاویٰ میں موجود ہے۔“

علم طب

امام احمد رضا بریلوی وہ بالغ نظر مفتی ہیں جو احکامِ شرعیہ معلوم کرنے کے لیے تمام امکانات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایک ماہر طبیب جب فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرتا ہے تو بیش بہا طبی معلومات دیکھ کر اسے حیرت ہوتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ کسی مفتی کی تصنیف پڑھ رہا ہے یا ماہر طبیب کی۔ چنانچہ جناب حکیم محمد سعید بریلوی لکھتے ہیں:

”فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لیے سائنس اور طب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کس لفظ کی معنویت کی تحقیق کے لیے کن علمی

مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اس لیے ان کے فتاویٰ میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں۔ مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً کیمیا اور علم الاجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں۔ اس سے ان کی دقتِ نظر اور طبی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے تحقیقی اسلوب و معیار سے دین و طب کے باہمی تعلق کی بھی بخوبی

وضاحت ہو جاتی ہے۔

مرجع العلماء

یہ پہلو بھی لائق توجہ ہے کہ عام طور پر مفتیان کرام کی طرف عوام الناس رجوع کرتے ہیں اور احکام شریعہ دریافت کرتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی طرف رجوع کرنے والوں میں بڑی تعداد ان حضرات کی ہے جو بجائے خود مفتی تھے، مصنف تھے، حج تھے یا وکیل تھے۔ مولانا خادم حسین فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے ایک مقالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

امام احمد رضا بریلوی..... بحیثیت مرجع العلماء

اس مقالہ میں انہوں نے فتاویٰ رضویہ کی نو جلدوں (پہلی سے ساتویں اور دسویں گیارھویں جلد) کا مطالعہ پیش کیا ہے۔ ان کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان جلدوں میں چار ہزار پچانوے (۳۰۹۵) استفتاء ہیں جن میں سے تین ہزار چونتیس (۳۰۳۴) عوام الناس کے استفتاء ہیں اور ایک ہزار اکٹھ (۱۰۶۱) استفتاء علماء اور دانشوروں کے پیش کردہ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ استفتاء کرنے والوں میں ایک چوتھائی تعداد علماء اور دانشوروں کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً امام احمد رضا بریلوی جواب دیتے وقت ہاں یا نہیں میں بات نہیں کرتے، بلکہ دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی کی جلالت علمی کا یہ عالم تھا کہ انہیں جو عالم بھی ملا عقیدت و احترام سے ملا اور ہمیشہ کے لیے ان کا مداح بن گیا۔

حضرت علامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی، عظیم محدث اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود امام احمد رضا بریلوی سے اس قدر واہمانہ تعلق رکھتے تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی۔ حضرت علامہ مولانا سراج احمد خانپوری اپنے دور کے جلیل القدر فاضل تھے اور علم میراث میں انہیں تخصص حاصل تھا۔ الزبدۃ السراجیہ لکھتے وقت ذوی الارحام کی صنف رابع کے بارے میں مفتی بہ قول دریافت کرنے کے لیے دیوبند سہارنپور اور دیگر علمی مراکز کی طرف رجوع کیا۔ کہیں سے تسلی بخش جواب نہ آیا۔ پھر انہوں نے وہی سوال بریلی بھجوا دیا۔ ایک ہفتے میں انہیں جواب موصول ہو گیا۔ جسے دیکھ کر ان کا دماغ روشن ہو گیا اور وہ تازیست امام احمد رضا بریلوی کے فضل و کمال اور تبحر علمی کے گمن گاتے رہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی سے شدید اختلاف رکھنے والے بھی ان کی فتاہت اور تبحر علمی کے قائل ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ امام احمد رضا بریلوی نے ندوۃ العلماء کی صلح کلیت کا سخت تعاقب کیا اور رد کیا تھا اس کے باوجود ندوہ کے ناظم اعلیٰ علامہ ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

”ان کے زمانے میں فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر آگاہی میں شاید ہی کوئی ان کا ہم پلہ ہو۔ اس حقیقت پر ان کا فتاویٰ اور ان کی کتاب کفل الشقیہ شاہد ہے جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی۔“

گزشتہ سال مولانا کوثر نیازی ہندوستان گئے تو ندوۃ العلماء لکھنؤ بھی گئے۔ واپسی پر انہوں نے اپنے تاثرات میں ندوہ کے بارے لکھا کہ اس کے ہال میں ہندوستان کے ممتاز علماء کا امتیازی مقام واضح کرنے کے لیے چارٹس آویزاں کیے گئے تھے۔ چنانچہ علم فقہ میں ممتاز شخصیت کی حیثیت سے حضرت مولانا احمد رضا خاں کا نام لکھا ہوا تھا۔ تذکرہ دتارنخ کی کتابوں کا مطالعہ کیے بغیر یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ اس دور میں بڑے بڑے فقہاء ہو گزرے ہیں۔ ان سب میں ممتاز فقیہ کے طور پر امام احمد رضا بریلوی کا نام منتخب کرنا اور وہ بھی ان کے مخالفین کی طرف سے ان کے فضل و کمال کی بہت بڑی دلیل ہے۔

الفصل ما شہدت به الاعداء۔

فضیلت وہ ہے جس کی گواہی مخالفین بھی دیں۔

امام احمد رضا بریلوی میں بہت سی مجتہدانہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اور ان کے بیان و استدلال میں واضح طور پر اجتہاد کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ اس کے باوجود وہ تکبر اور عجب کی زد میں نہیں آتے وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ میں مجتہد ہوں اور براہ راست قرآن و سنت سے استدلال کرتا ہوں بلکہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کی حیثیت سے فتویٰ دیتے ہیں اور مذہب حنفی کی تائید و حمایت میں ہی دلائل فراہم کرتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اپنے فتاویٰ کی حیثیت کا تعین کس انداز میں کرتے ہیں فرماتے ہیں:

”فتویٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقیقیہ (۲) عرفیہ۔ فتوایں حقیقیہ تو یہ ہے کہ تفصیل دلیل کی معرفت کی بناء پر فتویٰ دیا جائے۔ ایسے حضرات کو حضرات فتویٰ کہا جاتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے: فقیہ ابو جعفر اور فقیہ ابو الیث اور ان جیسے دیگر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ فتویٰ دیا۔ فتوایں عرفیہ یہ ہے کہ ایک عالم امام کی تقلید کرتے ہوئے اس کے اقوال بیان کرے اور اسے تفصیل دلیل کا علم نہ ہو جیسے کہ کہا جاتا ہے: ابن نجیم غری طور کی کے فتاویٰ اور فتاویٰ خیر یہ اسی طرح زمانے اور مرتبے میں مؤخر فتاویٰ کو فتاویٰ رضویہ تک گنتے چلے جائے۔ اللہ تعالیٰ اس فتاویٰ کو باعثِ خوشنودی اور پسندیدہ بنائے۔ آمین!

انہوں نے کثیر مقامات پر اکابر فقہاء متقدمین سے اختلاف کیا ہے لیکن کیا مجال کہ ان کی شان میں بے ادبی کا کوئی کلمہ کہہ دیں یا ایسا کلمہ کہہ دیں جو ان کے شایانِ شان نہ ہو۔ وہ اپنی تعقید اور گرفت کو معروضہ یا تطفیل (بچپنے) سے تعبیر کرتے ہیں۔ آج بعض علماء کو اللہ تعالیٰ نے وسعت علمی عطاء فرمائی ہے تو وہ بزرگوں کے بارے میں ایسا لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں جیسے کسی طفل مکتب سے ہم کلام ہوں۔ یہ رد یہ کسی طرح بھی قابلِ تحسین نہیں ہے۔

ذوق شعر و سخن

تحقیقات علمیہ میں امام احمد رضا بریلوی کا بلند ترین مقام تو اہل علم کے نزدیک مسلم ہی ہے شعر و ادب میں بھی وہ قادر الکلام اساتذہ کی صف میں شامل ہیں۔ جامعہ ازہر مصر کے ڈاکٹر محی الدین الوائلی نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ علمی

موشگافیاں کرنے والا محقق نازک خیال ادیب اور شاعر بھی ہو سکتا ہے۔
متنتی ادب عربی کا مسلم اور نامور شاعر ہے وہ کہتا ہے:

اور زہم و سواد اللیل یشفع لی

وانثنیٰ و بیاض الصبح یغری بی

”میں اس خیال میں محبوبوں کی زیارت کرتا ہوں کہ رات کی سیاہی میری سفارش کرتی ہے اور اس حال میں لوث ہوں کہ صبح کی سفیدی میرے خلاف برا بیختہ کرتی ہے۔“

کہتے ہیں: یہ شعر متنتی کے اشعار کا امیر ہے کیونکہ اس کے پہلے مصرعے میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے اور دوسرے مصرعے میں ان کے مقابل پانچ چیزوں کا اسی ترتیب سے ذکر ہے:

پہلا مصرع: (۱) زیارت (۲) سیاہی (۳) رات

(۴) سفارش کرنا (۵) لی (میرے حق میں)

دوسرا مصرع: (۱) واپسی (۲) سفیدی (۳) صبح

(۴) برا بیختہ کرنا (۵) لی (میرے خلاف)

رضا بریلوی کا شعر ملاحظہ ہو کہ معنوی بلندی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ شاعرانہ نقطہ نظر سے کتنا زور دار ہے۔ پہلے مصرعے میں بجائے پانچ کے چھ چیزوں کا ذکر ہے اور ان کے مقابل دوسرے مصرعے میں بھی چھ چیزیں ہی مذکور ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ غزل نہیں بلکہ نعت ہے جہاں قدم قدم پر احتیاط لازم ہے

حسن یوسف پہ کشیں مصر میں انکشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردانِ عرب

مصرع ۱: (۱) حسن (۲) کشیں (غیر اختیاری عمل تھا) (۳) عورتیں (۴) مصر (۵) کشیں سے ایک ہار کا پتہ چلتا ہے۔

مصرع ۲: (۱) نام (۲) سر (۳) کٹاتے (اختیاری عمل ہے) (۴) مرد (۵) عرب (۶) کٹاتے ہیں سے استمرار معلوم

ہوتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اصنافِ شعرو سخن میں حمد باری تعالیٰ نعت اور منقبت کو منتخب کیا۔ قصیدہ معراجیہ قصیدہ نور اور

مقبولیت عامہ حاصل کرنے والا سلام۔ ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ان کی تمام تصنیف کی بنیاد اسلام اور داعی اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری وابستگی پر ہے۔ اسلامیانِ پاک و ہند

کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ بسانے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔

دوقومی نظریہ

۲۰-۱۹۱۹ء میں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات شروع ہوئی۔ پہلی تحریک کا مقصد سلطنت عثمانیہ ترکی کی حفاظت

اور امداد تھا۔

جبکہ دوسری تحریک کا مقصد ہندوستان کی آزادی کے لیے بائیکاٹ کے ذریعے حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالنا بتایا گیا۔ گاندھی کمال عیاری سے دونوں تحریکوں کا قائد اور امام بن گیا۔ حالات اسی نہج پر پہنچ گئے کہ قریب تھا کہ مسلمان اپنا ملی تشخص کھو کر ہندومت میں مدغم ہو جاتے۔ اس ماحول میں امام احمد رضا بریلوی نے الحجۃ المومنینہ اور انفس الفکر ایسے رسائل لکھ کر دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ اور دلائل سے ثابت کیا کہ ہندو نہ تو مسلمان کا خیر خواہ ہے اور نہ ہی وہ مسلمانوں کا امام بن سکتا ہے۔ ان کی دور بین نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ مسلمان انگریزوں کے چنگل سے رہا ہو کر ہندوؤں کے محکوم اور غلام بن کر رہ جائیں گے۔ اس لیے مسلمانوں کو طریقہ استعمال کرنا چاہیے جو دونوں سے گلو خلاصی کرائے۔ یہی وہ دوقومی نظریہ تھا جس کی بناء پر پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ امام احمد رضا بریلوی کے تلامذہ خلفاء اور تمام ہم مسلک علماء و مشائخ نے نظریہ پاکستان کی حمایت کی اور ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں متفقہ طور پر قیام پاکستان یک حق میں قراردادیں پاس کی گئیں اور اپیل کی گئی کہ اپنے اپنے علاقوں میں مسلم لیگ کے نمائندوں کو کامیاب کرایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ حضرات حمایت نہ کرتے تو پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا تھا۔

امام احمد رضا بریلوی کے سیاسی فکر کی بنیاد قرآن و حدیث پر تھی۔ ان کے نزدیک کسی بھی کافر سے محبت کی گنجائش نہیں ہے خواہ وہ ہندو ہو یا انگریز۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

”قرآن عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات قطعاً حرام فرمائی، مجوس ہوں خواہ یہودی و نصاریٰ ہوں خواہ ہنود (ہندو) اور سب سے بدتر مرتد ابن عنود۔“

پنہ عظیم آباد کی ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں متفقہ ہونے والی کانفرنس میں ارشاد فرمایا:

”سب کلمہ گو حق پر ہیں خدا سب سے راضی ہے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے اس کے معاملے کو دیکھ کر خدا کی رضا و ناراضی کا حال کھل سکتا ہے۔ یہ کلمات اور ان کی امثال خرافات کو اہل ندوہ کی جو روداد ہے جو مقال ہے ایسی باتوں سے مالا مال ہے۔ سب صریح و شدید نکال و عظیم وبال موجب غضب ذی الجلال ہے۔“

اسرار شریعت و طریقت کا اُجالا پھیلا کر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء بروز جمعہ عین اسی وقت عبقری اسلام امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی جب مؤذن اذان جمعہ میں کہہ رہا تھا: ”حی علی الفلاح رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً واسکنہ فی اعلیٰ علیین و نفعنا و جمیع المسلمین بعلومہ و معارفہ“۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۲)

”فتاویٰ رضویہ“ کا مختصر تعارف

از مولانا مدثر علی قادری عطاری

بینار قمر رضا تو بلند کافی ہے
تم اس کے ایک ہی زینہ پر چڑھ کے دکھلا دو
”فتاویٰ رضویہ“ تو اک کرامت ہے
ذرا ”عدائق بخشش“ ہی پڑھ کے دکھلا دو

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت عظیم المرتبت عظیم البرکت مولانا الشاہ الحافظ القاری العالم المناظر الفاتح نجدیت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کی ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روزہ شنبہ وقت ظہر بمطابق ۱۳ جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ کو ہوئی۔ اور وصال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعہ دو بج کر اڑیس منٹ دورانِ اذان جمعہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین تھے آپ ایک جید عالم ہی نہیں بلکہ بلند پایہ فطانت و ذہانت رکھنے والے مفتی بھی تھے۔ آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر اپنے وقت کے ممتاز فقیہ علم و عرفان کے بہتے سمندر کفر و ارتداد و الحاد سے اُمت مسلمہ کو بچانے والے کفر کی ظلمتوں کو مٹانے والے بے دینوں کا پردہ چاک کرنے والے صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے اور رکھنے والے تحفہ ناموس رسالت کے لیے اپنی جان کی بھی پروا نہ کرنے والے گنبد خضراء کے نظارے کے لیے بیتاب رہنے والے دیا رب محبوب میں سراپا عشق و محبت بن کر بے قرار رہنے والے ہمیشہ لقائے محبوب کی آرزو میں تڑپنے والے احکامات باری تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل و اکمل طور پر پابندی کرنے والے تھے۔

وہ جس کی نوکِ قلم سے نکل ہوئی ہر بات بلکہ ہر حرف و لفظ ایسا جامع مانع اور موثر تھا کہ جس کا رد کرنا محال تھا۔ جس کے دلائل قاہرہ و باہرہ کامل و اکمل اتم و اثل تھے۔ جن کا انکار کرنا ناممکن تھا ہے اور رہے گا۔ وہ دلائل کے میدان میں شہسوار تھے نہ ان کا کوئی مد مقابل تھا اور نہ ہی برابری کرنے والا ان کا علم سب پر بھاری تھا۔ جس کے بہان و دلائل کو وہ آہن کے مانند تھے جس کے دریائے علم کی گہرائی کو ناپنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن بھی تھا وہ فہم تھے عالم تھے حافظ تھے قاری تھے مفتی تھے۔ محدث مجتہد مستنبط مفسر مناظر مصنف مجدد ماہر فنون ادیب شاعر معلم علماء مفکر ملت اور مدبر تھے۔ آپ کی شخصیت وہ تھی جس کی فکری توانائیوں سے ملت کی تعمیر ہوتی ہے۔ ایک کامل و اکمل اور نہایت ہی پاکیزہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ تاریخ اسے ہر دور میں رجل عظیم بطل جلیل مصلح اُمت بنا کر پیش کرتی رہتی ہے۔ آپ تو دنیا سے چلے گئے مگر آپ کی عطاء کردہ سوچ و فکر موجود ہے۔ اصلاحی کوششیں زندہ و تابندہ ہیں۔ دینی و علمی نگارشات درخشندہ ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنی زندگی کی غرض خود بتائی۔ آپ نے اعلان فرمادیا کہ مجھے غنیمت کاموں سے دلچسپی ہے اور ان کی لگن مجھے عطاء کی گئی ہے:

(۱) تحفظ ناموس رسالت سید المرسلین علیہ السلام کی حمایت کرنا

(۲) ان کے علاوہ دیگر بدعتیوں کی بیخ کنی جو دین کے دعوے دار ہیں حالانکہ مفسد ہیں۔

(۳) حسب استطاعت اور واضح مذہب حنفی کے مطابق فتویٰ نویسی۔

(الاجازۃ الرضویۃ المکتبۃ البیروتیہ ص ۳۷-۳۸)

آپ نے اپنی عظیم تصانیف میں بھی یہی فرمایا کہ فقیر کے سپرد ناموس رسالت کا تحفظ اور خدمت فقہ کی گئی جس کو یہ حسب استطاعت انجام دے رہا ہے۔ آپ نے ان گستاخان بارگاہ رسالت وہابیوں اور دیوبندیوں وغیرہ کے عقائد باطلہ کے رد میں دوسو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ (الدولۃ المکیہ)

اختلافی مسائل میں عقائد اہل سنت کو ثابت کرنے کے لیے اور عقائد باطلہ کے رد میں قرآن کریم احادیث نبویہ اور علماء و صلحاء سے دلائل کے انبار لگا دیے۔ بعض مسائل پر دوسو سے زائد دلیلیں پیش کیں کہ دشمن دین کے فرار کے تمام راستے بند کر دیے۔ امام اہل سنت نے بد مذہبوں کی بے ادبی کے قلعوں اور مراکز پر قرآن و حدیث اور اقوال فقہائے کرام سے عظمت و شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تیر برسائے کہ ان بے ادبوں کے قلعوں اور مراکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ان کے فرار کے تمام راستے بند فرما دیے۔ پھر ان کے تمام اقوال باطلہ اور عقائد ضالہ کی دھجیاں اڑائیں۔ امام اہل سنت نے ان بد مذہبوں کو ایسا رائیگاں کیا تھا کہ بچہ بچہ پہچان گیا تھا کہ یہ تمام باطل پرست اور گمراہ عقیدے سے تعلق رکھنے والے ہیں اور توحید و رسالت کی توہین کرنے والے تھے۔ آپ نے عظیم الہی اور عظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دلائل کے انبار لگاتے ہوئے قدم بڑھایا اور دشمن دین کو لٹکارتے ہوئے فرمایا:

کلک رضا ہے خجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
آپ نے نہایت جرأت و بہادری سے ناموس رسالت کے دشمنوں پر واضح کر دیا کہ ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی اور آپ نے عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

ملکدوں کی کیا مروت کیجئے
مصطفیٰ کے بل پہ طاقت کیجئے

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
پھر دیجئے ہنجر دیو لعین

الغرض! امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اپنے عہد کے عظیم محدث و فقیہ تھے۔ آپ نے انیسویں اور بیسویں صدی میں مسلک جمہور کا اور سوادِ عظیم اہل سنت و جماعت کی لاج رکھ لی۔ حرمین شریفین پاک و ہند بلا واسطہ کے بکثرت علماء و فضلاء نے آپ کی ہمہ گیر علمیت و بصیرت اور بے مثال دینی و ملی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ آپ عہد جدید کے عبقری فقیہ تھے۔ جس پر ان کی

علمی تخلیقات و تحقیقات اور پورا زمانہ شاہد ہیں۔ زمانے نے ان کو جانچا، پرکھا اور پھر آفتاب و ماہتاب بنا دیا ان کی روشنی دور دور تک پھیلی۔ ان کی آواز دور دور تک پہنچی۔ علمائے عرب نے ان کے فضل و کمال کی کھلے دل سے داد دی اور خوب خوب سراہا۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمن دھان لکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الذی شہر له علماء البلد الحرام بانه السيد الفرد الامام. (حسام الحرمین)

ترجمہ: ”وہ جس کے متعلق مکہ معظمہ کے علماء کرام گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سرداروں میں یکتا و یگانہ ہے۔“

شیخ محمد عارف محی الدین ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و کلامہ..... بذل علی کمال علمہ. (محمد مسعود احمد امام احمد رضا اور عالم اسلام ص ۱۳۷)

ترجمہ: ”ان کا کلام ان کے کمال علم پر دلالت کرتا ہے۔“

اسی طرح اور بہت سے علماء پاک و ہند علماء عرب و عرب امارات نے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو داد و تحسین سے نوازا کر اپنی قسمت کو چمکایا۔ اور اس عظیم نعمت عطاء کرنے پر اللہ عز و جل کا شکر ادا کیا۔

امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ایک ایسی ہمہ جہت اور آفاقی شخصیت ہیں کہ انہیں جس رخ سے دیکھئے۔ وہ کامل، مکمل، اکمل، اتم نظر آئیں گے۔ ایسی ہستیاں ایک طویل عرصے بعد وجود میں آتی ہیں اور علم و فضل، زہد و تقویٰ کا روشن مینارہ بن کر ساکنان عالم کے دل و دماغ کو روشن کرتی ہوئی قوم کے درمیان اپنا گہرا نقش چھوڑ کر ابدی نیند سو جاتی ہیں۔ پھر زمانہ ان کے نقوش ہستی کو چومتا ہے اور بکھرے ہوئے ذروں کو اکٹھا کر کے عقیدتوں کا حسین تاج محل سجاتا ہے۔ پھر زمانے کے مقتدر علماء و مفتیان کرام ان کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں۔

تو جیسی ہمہ صفت شخصیت امام احمد رضا کی نظر آتی ہے ویسی کوئی دوسری نہیں آتی۔ وہ کون سے علوم ہیں جن پر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو دسترس تھی۔ آپ نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں ۵۶ علوم و فنون میں نہ صرف یہ کہ مہارت حاصل کی بلکہ ان میں سے ہر ایک پر کوئی نہ کوئی وقیع کتاب تصنیف فرمائی۔ جوان کے عشق رسول، علمی استحضار و وسعت مطالعہ، قوت تخیل، تخلیق فرو احتیاط، وفور معلومات، جودت طبع، بلندی فکر، عمق نگاہی کی اعلیٰ دلیل ہیں۔ جنہیں دیکھ کر آج دنیا کے علم و تحقیق حیرت زدہ و انگشت بدنداں ہے۔ مثلاً:

- | | |
|--------------------------|----------------|
| (۱) علم القرآن | (۲) علم الحدیث |
| (۳) اصول حدیث | (۴) فقہ حنفی |
| (۵) کتب فقہ جملہ مذاہب | (۶) علم معانی |
| (۷) علم تفسیر | (۸) جدول مذہبی |
| (۹) علم العقائد و الکلام | (۱۰) علم الصرف |

(۱۱) علم النجوم	(۱۲) اصول فقہ
(۱۳) علم بیان	(۱۴) علم منطق
(۱۵) علم المناظرہ	(۱۶) علم فلسفہ
(۱۷) تفسیر	(۱۸) علم قرأت
(۱۹) علم ہندسہ	(۲۰) علم حساب
(۲۱) تجوید	(۲۲) تصوف
(۲۳) سلوک	(۲۴) اخلاق
(۲۵) اسماء الرجال	(۲۶) سیر
(۲۷) تہذیب	(۲۸) لغت
(۲۹) ادب مع جملہ فنون	(۳۰) ارشاد طبعی
(۳۱) جبر و مقابلہ	(۳۲) حسابی
(۳۳) لغو غارثات	(۳۴) علم التوقیت
(۳۵) مناظر و مرایا	(۳۶) علم الاکو
(۳۷) زیجات	(۳۸) مثلث کردی
(۳۹) مثلث مسطح	(۴۰) ہیئت جدیدہ
(۴۱) مربعات	(۴۲) جعفر
(۴۳) زائرچہ	(۴۴) نظم عربی
(۴۵) نظم ہندی	(۴۶) نثر عربی
(۴۷) نثر فارسی	(۴۸) نثر ہندی
(۴۹) خط نسخ	(۵۰) خط نستعلیق
(۵۱) تداوت مع تجوید	(۵۲) علم الفرائض
(۵۳) علم معانی	(۵۴) علم صنائع
(۵۵) علم بدائع	(۵۶) شاعری

امام احمد رضا بریلوی کو یہ سب علوم بطور نام نہیں بلکہ بطور مہارت تامہ آتے تھے اور باوجود اتنے علوم کے عاجزی کرتے

ہوئے کہتے ہیں:

شاعر ہوں بقیہ بے مماثل ہوں میں
ہاں یہ کہ نقصان میں کامل ہوں میں

کس منہ سے کہوں رشکِ عنادل ہوں میں
ہٹا کوئی صنعت آتی نہیں مجھے

اور میرے امام کی علمی صلاحیتوں کو دیکھ کر داغِ دہلوی نے کہا تھا:

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہونے کے بٹھا دیئے ہیں

اسی طرح امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے اور اس آیت پاک ”و اما بنعمة ربك فحدث“ پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جاناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں و اصف شاہِ حدی مجھے شوخی طبعِ رضا کی قسم

میں امامِ عشق و محبت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے لیے بس ایک بات کہوں گا بقولِ شاعر:

پاپوش میں لگائی کرنِ آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ پاک کے متعلق مختصر سے تعارف کے بعد آئیے اپنے امام احمد رضا کی فقاہت کے متعلق چند گوشوں کی سیر کرتے اور دیکھتے ہیں کہ ہمارے امام احمد رضا فقاہت میں نہ صرف مہارت بلکہ مہارتِ تامہ اور کامل ترین دسترس رکھتے تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا اپنے عہد کے ایک عظیم فقیہ تھے۔ طبقاتِ فقہاء میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو جو مقام حاصل تھا وہ ان کے معاصرین میں کسی کو حاصل نہیں تھا۔ فقیہ کا ایک امتیاز یہ ہے کہ اس کو آیاتِ قرآنیہ پر اور احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عبورِ کامل ہو۔ امام احمد رضا کی قوتِ حافظہ قرنِ اولیٰ کی یاد دلاتی ہے وہ خود حافظِ قرآن تھے اور معانی و مفہیم سے آشنا تھے۔ ان کا فکر و خیال آیات و احادیث سے آباد تھا۔ حدیث میں ان کے مقام کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو علمائے عرب ان کی شان میں یہ اظہار فرما رہے ہیں:

کیف لا وهو امام المحدثین ۔

ترجمہ: کیوں نہیں وہ تو محدثین کے امام ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بحیثیت فقیہ امام احمد رضا جامع فضائل و کمالات تھے وہ حق پسند بھی تھے اور عدل اور حق گو بھی وہ امین بھی تھے اور مخلص بھی زاہد و عابد بھی اور متقی بھی ایسے صداقت شعار کہ قول و فعل میں تضاد نہیں۔ زمانے کے بنفس شناس تھے اور علوم و فنون کے ماہر وہ ہشیار تھے بے خبر نہ تھے۔ ان کی نظر ہمہ گیر تھی اور ان کا قلم جاں نواز وہ صاحبِ بصیرت تھے۔ ان کی نظر پس منظر پر بھی اور پیش منظر پر بھی رہتی تھی۔ بندگانِ خدا کو مشکل میں نہیں ڈالتے تھے۔ بلکہ خدا عز و جل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ سہولیات کو مد نظر رکھتے تھے۔ تہذیبوں اور تمدنوں کے اتار چڑھاؤ اور رسم و رواج کے نشیب و فراز سے واقف تھے۔ ان کا داغِ روشن ان کا دل منور کتبِ حدیث و فقہ پر گہری نظر تھی۔ تمام مسائلِ شرعیہ مع دلائلِ شرعیہ متحضر تھے۔

متن کی صحت کا خاص اہتمام رکھتے تھے۔ وہ بڑی خوبی سے مضمون کو پھیلاتے تھے پھر سمیٹتے چلے جاتے تھے اور کمال مہارت سے دریا کو کوزے میں بند کرتے تھے۔ میرے امام احمد رضا فتویٰ نویسی بھی کرتے تھے اور فنِ فتویٰ نویسی میں ان کا جواب نہ تھا۔ امام احمد رضا نے ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء کو فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت مل گئی۔ جب ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء میں ان کے والد ماجد مولانا مفتی علی خان کا وصال ہوا تو امام احمد رضا مستقل طور پر مسند افتاء پر فائز ہو گئے۔ مجموعی طور پر ۵۴ سال امام احمد رضا نے فتوے لکھے۔ ان کی سرعتِ تحریر کا عالم یہ تھا کہ مسودات کو چار نقل کرنے والے بیک وقت نقل کرتے جاتے۔ یہ فارغ بھی نہ ہوتے کہ پانچواں صفحہ تیار ہو جاتا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا نے اپنی زندگی میں کتنا کچھ لکھا ہوگا۔ امام احمد رضا کے ہاں دنیا بھر سے استفتاء اس قدر آتے کہ کسی مفتی کے پاس اس قدر فتوے نہ آتے تھے ایک وقت میں پانچ پانچ سو استفتاء جمع ہو جایا کرتے تھے۔ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

”فقیر کے یہاں کے علاوہ..... دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ کے کارِ فتویٰ اس درجے وافر ہیں کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے۔ شہر دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان، بنگال و پنجاب و ملیبار برما دارکان و چین و غزنی و امریکہ و افریقہ حتیٰ کہ سرکارِ حرمین متحرمین سے استفتاء آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ)

امام احمد رضا کی فقہی اور دینی اہمیت تو مسلم ہے، لیکن دوسری کئی حیثیات سے بھی اہم ہے۔ تاریخی، سیاسی، علمی، لسانی، ادبی، عمرانیاتی، اقتصادی، معاشرتی، سوانحی وغیرہ وغیرہ آپ کا مجموعہ فتاویٰ اپنے دامن وسعت میں بہت علوم و فنون سیٹھے ہوئے ہے۔ میرے امام احمد رضا کے فتاویٰ عربی، فارسی، اردو، ہندی میں ہیں اور ہر زبان میں ایسی پیاری تحریر ہے ایسے لگتا ہے جیسے یہ ان کی مادری زبانیں ہیں، کیونکہ مستفتی جس زبان میں سوال کرتا تھا اُس کو اسی زبان میں جواب بھیجا جاتا تھا۔ امام احمد رضا اس کا لحاظ تو رکھتے ہی تھے کہ جس زبان میں استفتاء آئے اُسی زبان میں جواب لکھا جائے، لیکن اس کا اہتمام رکھتے تھے کہ استفتاء منشور آتا تو جواب منشور دیا جاتا اور منظوم آتا تو جواب منظوم دیا جاتا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی فقہی تحقیقات اور فاضلانہ فتویٰ نے بہت سے علماء کو مفتی بنا دیا۔ کوئی امام احمد رضا کے موافق ہو یا مخالف سب آپ کے فتاویٰ سے استفادہ کرتے۔ بعض ان کا حوالہ دیتے اور بعض یہ تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ بہر کیف میرے امام احمد رضا ثواب سے محروم نہیں ہوتے۔ میرے امام احمد رضا نے اپنے فتاویٰ جات کا نام ”العطایہ النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ“ رکھا۔ آپ کا یہ فتاویٰ بلندیوں کی بلندی اور انتہاؤں کی انتہاء کو چھو چکا ہے۔

آئیے فتاویٰ جات تحریر کیے جانے کے حوالے سے کہ کب سے فتاویٰ جاری کرنے والے سے فتویٰ تحریر کر رہے ہیں اور اہل تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں!

فتویٰ کا اصطلاحی معنی شرعی فیصلہ ہے اس لفظ فتویٰ کا مادہ (ف ت و) سے قرآن پاک میں تقریباً اکیس مقامات پر مشتق

الفاظ آئے ہیں، گویا اس کی اصطلاحیں بہت قدیم ہیں۔ احادیث اور آثارِ صحابہ میں بھی بے شمار فتاویٰ نظر آتے ہیں۔

پہلی صدی ہجری میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، کوفہ و شام اور مصر و یمن وغیرہ میں درجنوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منصب افتاء پر فائز تھے جو فتویٰ صادر فرماتے تھے۔ لیکن پہلی صدی کے بعد افتاء نویسی نے باضابطہ ایک دینی فن کی شکل اختیار کر لی، پھر اس کا ایک طویل سلسلہ چل پڑا جو اسلامیانِ عالم کے لیے خصوصاً نعمتِ عظمیٰ اور دیگر اقوام و ملل کے لیے عموماً سنگِ میل ثابت ہوا۔

(فتاویٰ یورپ)

جہاں تک ہندوستان میں فتاویٰ کی تاریخ کا تعلق ہے تو اس کی تاریخ اتنی پرانی ہے، جتنی ہندوستان میں اسلام آنے کی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ہند کی سرزمین مسلمانوں کے قدم سے عہدِ فاروقی میں سرفراز ہو چکی تھی۔ جب سلاطین اسلام نے ہندوستان میں قدم جمائے اور اس کفرستان میں اسلام کی پرچم کشائی ہوئی تو اسلامی احکام اور شرعی قوانین کے نفاذ کے سبب سے مین علماء و فقہاء نے اس فن پر خصوصی توجہ دی۔ بالخصوص سلطان محمود غزنوی، ظہیر الدین محمد بابر، سلطان عالمگیر اورنگ زیب کے عہد میں اس فن نے واقعی ترقی حاصل کی۔ ان سلاطین میں سے بعض نے فتاویٰ کے مجموعے مرتب کروائے۔ اور بعض نے خود کتابیں تصنیف کیں، خود محمود غزنوی نے فقہ پر شاندار کتاب ”الفرید فی الفروع“ تصنیف کی۔ سلاطین کے مرتب کرائے ہوئے مجموعے میں فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ فیروز شاہی، فتاویٰ اکبر شاہی، فتاویٰ عادل شاہی اور فتاویٰ تاجدار خانی جیسے مجموعہ ہائے فتاویٰ سلاطین اسلام کے دور کی عظیم یادگار ہیں۔ اس ذیل میں فتاویٰ عالمگیری کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، کیونکہ اس کی تدوین پر اس زمانے میں سلطان عالمگیر اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے دولاکھ صرف کیے تھے۔ (فتاویٰ ملک العلماء، تلخیص)

فتویٰ نویسی کے ذریعے احکامِ اسلامیہ سے ناواقف افراد کو راہِ عمل کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس طرح مفتی اور مستفتی دونوں اپنے پروردگار کی خوشی حاصل کرتے ہیں، لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ

(۱) افتاء کیا ہے؟

(۲) افتاء کا اہل کون ہے؟

(۳) کیا ہر شخص فتویٰ دے سکتا ہے؟

(۴) مفتی کے اندر کتنی چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

یہ ساری چیزیں ہیں تو طوالتِ طلب، لیکن یہ ہے کہ فتویٰ دینے کے لیے فقہائے شریعت کے نزدیک کچھ اصول ہیں، جن کا جاننا ضروری ہے، کچھ اوصاف ہیں جن کا ہونا ضروری ہے۔ میرے امام احمد رضا نے اپنے رسالہ ”النتہ البتواری فی مصابحۃ عبدالباری“ میں تحریر فرمایا ہے: علومِ اسلامیہ میں سب سے مشکل فن علمِ فقہ ہے کہ فقہ دراصل قرآن و حدیث کی تعلیمات کا انچوڑ ہے۔ جو اصول فقہائے اسلام نے ایک مفتی کے لیے لازم قرار دیے ہیں۔ ان اصولوں پر فتویٰ دینے میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی چند خصوصیات جس میں آپ کو انفرادی و امتیازی حیثیت حاصل ہے:

(۱) حوالہ میں کثرت

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ مفتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس بات کو بطور دلیل پیش کر رہا ہے اس کا حوالہ دے کہ وہ بات کہاں سے منقول کر رہا ہے اس کا حوالہ ضروری ہے۔ اس میں انکل بچو جائز نہیں۔ علامہ خیر الدین رحلی فرماتے ہیں:

فانمروض علی المفتی والقاضی الثبت فی الجواب وعدم المجازلۃ لیہما۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

لا يجوز له ان يفتيه من كتاب ولا من كتابين۔

ترجمہ: مفتی کے لیے جائز نہیں کہ ایک دو کتابوں سے فتویٰ دے۔

فقہائے کرام کے اس قاعدہ کے پیش نظر میرے امام احمد رضا کے فتاویٰ پر اپنی نظریں تو جما کر دیکھیں کہ آپ کے فتاویٰ میں حوالہ ہی نہیں، حوالے ہی نہیں، بلکہ حوالوں کا نہ تھمتا ہوا ایک سیلاب نظر آئے گا، مگر مطالعہ شرط ہے۔ آپ کے فتاویٰ میں اس قدر حوالہ جات ہیں کہ ہر فتویٰ قرآن، حدیث، اجماع، قیاس، فقہائے کرام کے متون، شروح اور ان کے کلیات و جزئیات سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں سے چند مسائل پر دیئے گئے فتاویٰ نمونے کے طور پر پیش ہیں۔

(۱) دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا شرعی حکم میں ۳۶۵ حوالہ جات ہیں اس فتویٰ کا نام ”حاجز البحرین الواقع عن جمع الصلواتین“ ہے۔

(۲) اذان میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھے چومنے کے مسئلے میں ۴۰۵ حوالے ہیں۔ اس فتویٰ کا نام ”منیر

العین فی حکم تقبیل الابھامین“ ہے۔

(۳) اذان برقبر کے جواز پر قرآن و حدیث فقہ و تفسیر سے ۶۲ دلائل بطور حوالہ ہیں اس فتویٰ کا نام ”ایذان الاجری فی اذان القبر“

ہے۔

(۴) تیمم جنس ارض سے کیا مراد ہے؟ اس فتویٰ میں ۲۵۱ دلائل ہیں اس فتویٰ کا نام ”المطر السعید علی نبیہ جنس الصعید“ ہے۔

(۵) سماع موتی کے فتویٰ میں ۵۷۰ دلائل ہیں۔ اس فتویٰ کا نام ”حیات الموات فی بیان سماع الاموات“ ہے۔

(۲) مرجع العلماء

اسی سلسلے میں سب سے پہلے اصولیین کا ایک قاعدہ ملاحظہ فرمائیے۔ اصولیین کہتے ہیں:

”مفتی اگر مجتہد نہ ہو اور اس کو صورتِ مسئلہ میں کوئی روایت، نص، قول یا جزئیات ملے تو وہ اپنے سے بڑے مفتی کی طرف

رجوع کرے۔ اس قاعدے کی روشنی میں اگر اعلیٰ حضرت کو دیکھا جائے تو آپ کا تبحر علمی اور فقہی مہارت سورج کی روشنی کی

طرح چمکتی چمکتی دکھائی دے رہی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ وقت کے بڑے بڑے علماء اور فقہاء مسائل شرعیہ میں آپ کی طرف

رجوع کرتے ہیں۔ استفتاء کرنے والے علماء اور مفتیان کرام کی تعداد ایک ہزار اکٹھ ہے۔ جب انہیں تحقیقی جواب طلب کرنا

ہوتا تو وہ آپ کی طرف رجوع کرتے۔ علامہ امجد علی اعظمی (صدر الشریعہ) علامہ عبدالقادر بدایونی (تاج الفحول) علامہ

حشمت علی (شیر بشیہ اہل سنت) علامہ سید نعیم الدین مراد آباد (صدر الافاضل) علامہ سید محمد کچھوچھوی (محدث اعظم) علامہ ظفر الدین (ملک العلماء) جیسے تبحر علماء آپ کے دارالافتاء کے مستحقین ہیں۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ اعلیٰ حضرت کو فقہ میں کس قدر مہارت حاصل تھی۔

(۳) بے نیازی اور خوفِ خدا

فقہاء کرام کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ مفتی عادل اور ثقف اور بے نیاز ہو اگر وہ بے نیاز نہیں بلکہ محض حرص اور لالچ میں فتویٰ دیتا ہے تو وہ فعل حرام کا مرتکب ہے۔ علامہ خیر الدین رحلی فرماتے ہیں:

ويحرم اتباع النفس والتشخص الميل الى المال الذي هو الداهية الكبرى والمعصية العظمى فان ذلك امر عظيم لا يتجاسر عليه الاكل جاهل شقى. (شرح فتاویٰ رضویہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

لما اخرج العلم من قلوب العلماء قال اطمع.

ترجمہ: علم کو علماء کے دلوں سے کس چیز نے نکال دیا؟ فرمایا: لالچ نے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرجل الفقيه في الدين ان احتج اليه نفعه وان استغنى عنه اغنى نفسه.

ترجمہ: دین کا فقیہ وہ شخص ہے کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو نفع پہنچائے اور اگر ان سے بے پروائی برتی جائے تو

اپنے آپ کو بے نیاز سمجھے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث پاک کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کو دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ آپ کے اندر بے نیازی کا یہ عالم کہ کبھی خلافِ شرع

دنیوی اسباب کے لیے نہ قدم اٹھایا اور نہ قلم لقلب فی الدین اس قدر کہ کسی کی مجال نہیں کہ سامنے کوئی خلافِ شرع گفتگو یا سوال کر دے۔ بے نیازی صبر و تحمل اور بردباری جیسے اوصاف کے حامل کامل تھے۔ مشہور واقعہ ہے کہ نان پارہ کے نواب کی مدحت میں کچھ ہوگ جب غزل لکھوانے کے لیے آپ کی چوکھٹ پر آئے تو آپ نے اس نواب کی مدح میں غزل لکھنے کی بجائے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوب کر ایک نعت لکھ ڈالی اور اس نعت کے مقطع میں لکھتے ہیں:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری کیا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

(حدائق بخشش)

(۳) عرف اور لوگوں کے احوال سے واقف

فقہاء وعدہ و شرح متین فرماتے ہیں کہ ایک مفتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے زمانے کے احوال اور اصطلاحات میں

اچھی طرح واقف ہے۔ فقہاء کا مشہور قول ہے:

من جہل باہل زمانہ فہو جاہل .

المفتی ای الواقع لا بدلہ من معرفۃ احوال الناس .

فقہائے کرام کے اس قاعدے کے تحت اعلیٰ حضرت کو دیکھئے آپ فتویٰ میں صاحب ہدایہ اور صاحب الجوہرۃ النیرۃ کی طرف صورتِ مسئلہ کے ہر ایک گوشے پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہیں۔ پھر ایک گوشے کا شرعی حکم بتاتے ہیں۔

کلی اور مسواک کے فتوے میں تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”بدبودار کثیف بے احتیاطی حقہ پینے والوں کو اس کا خیال ضروری ہے (کہ اچھی طرح کلی اور مسواک کریں) ان سے زیادہ۔

سگریٹ والے کو اس کی بدبو مرکبِ تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیر پا ہے اور اس کا جرم دہاڑتا ہے یہ سب لوگ وہاں کلیاں

کریں کہ منہ بالکل صاف ہو جائے اور یو کا اصلاً نشان نہ رہے۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱)

بلکہ خود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عرف پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مفتی اور حاکم دونوں کو لازم ہے کہ جہاں کی نسبت حکم یا فتویٰ دیں خاص وہاں کے رسم و رواج کا لحاظ کریں۔

دوسرا رواج اگرچہ کیسا ہی عام ہو وہاں کے رہنے والے رواج کا معارج نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۳۵۱)

صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

”علم فقہ میں جو تجر و کمال حضرت ممدوح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو حاصل تھا اس کو عرب و عجم مشارق و مغارب

کے علماء کرام و فقہائے کرام نے گردنیں جھکا کر تسلیم کیا۔ تفصیل ان کے فتاویٰ دیکھنے پر موقوف ہے مگر اجمال کے

ساتھ دو لفظوں میں سمجھئے کہ موجود صدی دنیا بھر میں ایک مفتی تھا جس کی طرف تمام عالم کے حوادث و وقائع استفتاء

کے لیے رجوع کیے جاتے تھے ایک قلم تھا جو دنیا بھر کو فقہ کے فیصلے دے رہا تھا۔ اہل باطل کی تصانیف کا بالغ رد بھی

کرتا تھا اور زمانے بھر کے سوالوں کا جواب بھی دیتا تھا۔ میرے امام احمد رضا نے علم فقہ میں ۳۵۰ سے بھی زائد

کتابیں تحریر فرمائیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور و معروف فتاویٰ رضویہ ہے۔ جو اپنی ضخامت اور تحقیقاتِ انقیہ

کے اعتبار سے فائق ہے۔ آئیے میرے امام احمد رضا کی فقہ میں عمیق نظری کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے۔

امام احمد رضا کی فقہ میں تحقیقِ انیق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اذان دی ہے یا نہیں؟

اس سلسلے میں علمائے کرام کی دو آرائیں ہیں:

(۱) بعض حضرات نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اذان دی ہے کیونکہ امام ترمذی کی روایت سے اسی طرح

ثابت ہے۔

(۲) بعض حضرات نے اس استدلال کو رد کر دیا، کیونکہ اسی طریق سے مسند احمد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی۔

لہذا روایت ترمذی میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اذان کی اسناد ہے وہ مجازی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

”عام طور سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی ہے؟ اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ آقا علیہ السلام نے دوران سفر خود اذان دی اور صحابہ کو نماز پڑھائی۔ اور امام نووی نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے اسے قوی قرار دیا، لیکن اسی طریق سے مسند امام احمد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت ترمذی میں اختصار ہے اور ان کے قول اذان کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔“

اس مقام پر علامہ شامی نے دیگر علمائے کرام کی طرح اس پر اعتماد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان نہیں دی ہے۔

بلکہ ترمذی کی روایت میں مجازی کا حکم ہے، لیکن میرے امام احمد رضا کی تحقیق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں بنفس نفیس اذان دی ہے، کیونکہ تحفہ امام ابن حجر مکی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں اذان دی تھی اور کلمات شہادت یوں تھے: ”اشہد انی رسول اللہ“ اور ابن حجر نے اس کی صحت کی جانب بھی اشارہ کیا ہے اور یہ نص مفسر ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ آپ نے خود اذان نہ دی ہوتی تو ”اشہد انی رسول اللہ“ کی بجائے ”اشہد ان محمداً رسول اللہ“ کے الفاظ وارد ہوتے۔ لہذا ترمذی کی روایت کو مجاز پر محمول کرنا صحیح نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ باب اذان والاقامت)

دیکھا آپ نے میرے امام احمد رضا نے کیسے تحقیقی جوہر دکھائے کہ بصیرت ایمان سے دیکھنے والے جھوم اٹھتے ہیں۔ آئیے مزید دیکھئے کہ میرے امام احمد رضا نے اپنی خداداد علمی لیاقت اور صلاحیتوں کی بدولت مسئلے کی تنقیح و توضیح میں تحقیق کے سبے شمار جواہر لٹا رہے ہیں۔

بنی ہاشم پر اللہ عزوجل نے زکوٰۃ اور صدقہ کا لینا حرام فرمادیا ہے، البتہ اس کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی ہاشم کو مال غنیمت سے پانچواں حصہ ملا کرتا تھا، پھر یہ بھی بند ہو گیا۔ اور صدقات کا لینا جوں کا توں حرام ہی رہا۔ مال غنیمت کے اس پانچویں حصے کے بند ہو جانے کے بعد کچھ فقہاء نے صدقات کو بنی ہاشم کے لیے حلال قرار دیا کہ جس کی وجہ سے صدقات کی حرمت کا حکم تھا۔ اب وہ باقی نہ رہا۔ لہذا تحریم صدقات کا حکم ساقط ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں بھی میرے امام احمد رضا نے بڑی نفیس تحقیق فرمائی ہے۔ جس کے بعد مسئلے میں کسی قسم کی کوئی تشکیک نہیں رہ

جاتی۔ امام احمد رضا نے سب سے پہلے سادات کرام پر زکوٰۃ و صدقات لینے کی حرمت اور اس کی علت بیان فرمائی اور پھر یہ ثابت فرمایا کہ جب تک علت موجود رہے گی اس وقت تک حکم باقی رہے گا۔ المختصر گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ سادات کرام پر صدقات لینا اس لیے حرام ہے کہ وہ مالوں کے میل ہوتے ہیں اور ان کی شان ارفع و اعلیٰ اور عزت و کرامت کی حامل ہے۔ ان کی ستھری و پاک ذات اس سے برتر ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودہ ہو۔ ایسا نہیں کہ انہیں مالی غنیمت سے پانچواں حصہ ملا کرتا تھا۔ اس لیے صدقات حرام کر دیئے گئے تو جب صدقات کے حرام ہونے کا سبب مالوں کا میل کچلا ہوتا ہے تو اب صدقات ہمیشہ کے لیے حرام ہوں گے کیونکہ یہ ایسی علت ہے جو زمانہ کے ہزار بدلنے سے متغیر نہیں ہو سکتی اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ تو حکم بھی لاریب اپنی جگہ پر باقی رہے گا۔ پھر میرے امام احمد رضا نے خمس سے وارد ہونے والے اشکال کو دفع فرمایا۔ اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

کہ بنی ہاشم پر پہلے صدقات حرام ہوئے پھر اللہ عزوجل نے خمس کو ان کے رزق کا ایک ذریعہ بنایا۔ اسی طرح خمس (پانچواں حصہ) کا اثبات صدقات کے حرام ہونے کا سبب ہوا۔ ایسا نہیں کہ خمس کو ثابت کرنے کے بعد صدقات حرام کر دیئے گئے۔ گویا خمس صدقات کا عوض ہوا تو اس مسئلے میں عوض یعنی خمس جب ساقط ہو گیا تو اس کی بنیاد پر معوض ثابت نہ ہوگا کیونکہ معوض کا ثبوت اسی جگہ ہوتا ہے جہاں عوض کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس کا سوال ہوا ہو۔ ورنہ معوض کا زوال اگر کسی ایسی علت سے ہو جو عوض کے علاوہ ہو تو جب تک وہ علت باقی رہے گی معوض ضرور ساقط رہے گا معوض حال ہو چاہے ساقط ہو۔ تو بنی ہاشم کی عزت و حرمت کے سبب جب ان پر صدقات حرام فرما دیئے گئے تو اور اس عوض خمس کا ثبوت ہوا تو اب اس خمس کے ساقط ہو جانے سے صدقات کی حرمت ختم نہیں ہوگی بلکہ وہ اپنے حال پر باقی رہے گی تو اس طرح صدقات کی حرمت ہمیشہ باقی رہے گی۔

میرے امام احمد رضا نے اس مسئلے کو بڑی آسان اور واضح مثال کے ساتھ بیان فرمادیا کہ کسی مریض سے جب وضو کی فرضیت ساقط ہو جائے اور اس کے تیمم لازم ہو تو پاک مٹی نہ ہونے کے وقت تیمم بھی ساقط ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں تیمم کے ساقط ہو جانے سے وضو کی فرضیت نہ لوٹے گی بلکہ اجتماعی طور پر وضو اور تیمم دونوں ساقط ہو جائیں گے۔ اس مسئلے کو امام احمد رضا نے جتنے نفیس اور خوبصورت انداز میں ثابت فرمایا وہ انہیں کے علم و فن کا حصہ ہے۔ اس کا مل تحقیق کے بعد امام احمد رضا کو خود اس کا احساس ہوتا ہے اور آخر میں رقم فرماتے ہیں:

واللہ الحمد ہکذا نبغی التحقیق واللہ سبحانہ ولی التوفیق۔

میرے امام احمد رضا کا اظہار تشکر بھی قابل تحسین ہے اور انیق و عمیق تحقیق کو ہم سراہتے ہیں۔ ہم کیا صدی حاضرہ اور صدی سابقہ کے بڑے بڑے فقہائے کرام و علمائے کرام نے داد دینے کی سعادت حاصل کی۔ میرے امام احمد رضا کے کیا کہنے اور آپ کی تحقیق تو اللہ اللہ!

اللہ اللہ! یہ علو خاص عبدیت رضا!

آئیے ایک اور مسئلہ میں اپنے امام احمد رضا کی تحقیق کو پڑھتے ہیں اور دلوں کی تازگی بڑھاتے ہیں۔

مذہب حنفی میں نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و نامشروع ہے۔ ہاں! اگر ولی کی اجازت کے بغیر کسی اجنبی نے نماز پڑھا دی ہو تو ولی کو اعادہ کا حق حاصل ہے۔ اس پر چند احادیث مبارکہ سے اعتراض واقع ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سیدنا رضی اللہ عنہما کے بارے میں جب وہ بیمار ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ان کا انتقال ہو تو مجھے خبر کرنا۔ شب میں ان کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنا خلاف ادب سمجھا اور انہیں اندھیری رات میں کیڑے مکوڑوں کا بھی خوف ہوا۔ یہ خیال کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دفن کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع نہ کیا۔ صبح جب آقا علیہ السلام کو خبر ہوئی تو آقا علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ مجھے اس کی خبر دینا! تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہمارے دلوں کو یہ گوارا نہ ہوا کہ رات باہر آنے میں زحمت نہ دیں یا آپ کو بیدار دیں۔ پھر صحابہ کرام نے ان کی قبر پر صف لگائی اور حضور نے نماز پڑھائی۔ اسی طرح کے چند واقعات اور مردی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کی تکرار درست ہے۔ ان واقعات کا جواب امام احمد رضا نے بڑی ہی لطیف گفتگو سے دیا جس کے بعد سارے اعتراضات یکسر ختم ہو جاتے ہیں اور شکوک و شبہات کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز جنازہ ایک طرح کی شفاعت ہے اور شفاعت کے مالک ہاؤن الہی صرف اور صرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آقا علیہ السلام کے علاوہ بھی جو شفاعت کرے گا وہ آقا علیہ السلام کی نیابت سے کرے گا۔ آقا علیہ السلام کی شفاعت کے بغیر کرے تو وہ فضولی کا تصرف ہو گا اور فضولی کا تصرف مالک کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ مالک اگر اجازت دے اور اس کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گی۔ اگر مالک خود تصرف کرے تو فضولی کا تصرف باطل ہو گا تو جن واقعات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں پڑھائی تو یہ نماز کی تکرار نہ ہوگی بلکہ نمازِ اول یہی قرار پائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲)

تطبیق بین الاقوال

مختلف اقوال میں تطبیق بڑا اہم اور کٹھن مرحلہ ہے۔ یہ بھی بڑے علم و تجربہ اور وقت نظر کا مقتضی ہے۔ امام احمد رضا کی تصانیف میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ یہاں اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں:

طہارت میں بلا وجہ پانی خرچ کرنے کے بارے میں فقہائے کرام کے درمیان سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ حلبی نے غنیہ میں اور علامہ طحاوی نے شرح درمختار میں بلا وجہ پانی صرف کرنے کو حرام ٹھہرایا۔ مدق علی نے درمختار میں مکروہ تحریمی قرار دیا۔ بحر الرائق میں اس کو مکروہ تنزیہی شمار کیا۔ محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں خلافِ اولیٰ ہونے پر اعتقاد کیا۔ الحاصل اس مسئلے میں فقہائے کرام کے چار اقوال ہیں: حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور خلافِ اولیٰ بظاہر یہ چند مختلف اقوال ہیں لیکن امام احمد رضا نے اپنی خداداد صلاحیت سے تطبیق کی ایسی صورت بیان فرمائی جس سے اختلاف یکسر ختم ہو

جاتا ہے۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ:

- (۱) وضو میں سنت سمجھ کر بلا ضرورت پانی خرچ کیا تو حرام ہے۔
- (۲) بلا اعتقاد سنت و بلا حاجت پانی اس طرح خرچ کیا کہ وہ پانی ضائع ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔
- (۳) نہ تو سنت کا اعتقاد ہو نہ ضیاع ماء کا ارادہ لیکن عادتاً بلا وجہ پانی خرچ کرتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔
- (۴) نہ اعتقاد سنت ہو اور اضاغت ہو نہ ہی بلا ضرورت خرچ کرنے کی عادت ہو بلکہ نادراً بلا ضرورت پانی خرچ ہو جائے تو خلاف اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ باب الفصل)

امام احمد رضا نے یہ تطبیق یوں ہی نہیں کر دی بلکہ اس تطبیق کو دلائل اور فقہاء کی عبارتوں سے روشن بھی فرما دیا ہے۔ اظہار بیان کا وسیلہ زبان ہوتی ہے۔ فقہ اور مفتی کے لیے اظہار و بیان کی قدرت ایک لازمی اور ضروری صفت ہے۔ ورنہ مسائل و مشاغل کی تفہیم آسان نہ ہوگی۔ امام احمد رضا اس میدان کی نہیں بلکہ شہسوار بھی ہیں۔ عربی، فارسی اور اردو پر انہیں جو کامل عبور تھا۔ اس کا ثبوت تو ان تینوں زبانوں میں ان کے شاعرانہ کمالات ہیں۔ جو نعت اور مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف ہیں۔ مگر ”فتاویٰ رضویہ“ میں بھی وہ اظہار و بیان کے وسائل یعنی زبان کے ادبی اسلوب سے قاری کے ذہن کی چٹکیاں لیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ الفاظ کو نئے معنی پہنانا اور مرکبات کلام کو تفسیم کے طور پر یوں استعمال کرنا کہ وہ انگشتی میں گھینہ جڑ دینے کا منظر پیش کرتے ہوئے نظر آئیں۔ یہ صرف قادر الکلام شاعر اور باکمال ادیب ہی کر سکتا ہے۔ دامن اختصار تھامے ہوئے یہاں صرف ”فتاویٰ رضویہ“ کی جلد اول کے دو تمہید عنوانات یعنی ”خطبۃ الکتاب“ اور ”اجلی الالام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام“ کے خطبے کی طرف اشارہ کافی ہوگا۔ خطبۃ الکتاب میں فقہ حنفی کی اہمات الکتاب کے اسماء اور فنی مصطلحات کو بطور تلمیح و براہ صحت استعمال کر کے تطبیق کا جو سماں باندھا، وہ کچھ انہی کا کمال ہے۔ الفاظ پرانے ہیں مگر بطور تلمیح استعمال ہو کر نئے معانی کے لباس بن گئے ہیں۔

الحمد لله هو الفقه الاکبر والجامع الکبیر، لزیادت، قبضه المبسوط، الدور الغرر، به الهدایة ومنه البدایة والیہ النہایة۔

یعنی سب حمد اللہ کے لیے ہے، یہی سب سے بڑی سمجھ اور اضافوں کو یکجا کرنے والی بات ہے۔ اُس کا فیض ہے جو پھیلا ہوا ہے، جیسے چمکتے ہوئے موتی ہوں، اسی ذات سے ہدایت وابستہ ہے، وہی اول اور وہی آخر ہے۔

یہ تو وہ معنی ہیں جو ان پرانے الفاظ کے لباس میں یہاں وارد ہوئے ہیں، مگر ان کے معنی فقہ حنفی کی اہمات الکتاب کے نام ہیں۔ فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ کی تصنیف ہے۔ جامع کبیر، زیادات، فیض، مبسوط، دُرر غرر، ہدایہ اور بدایہ و نہایہ یہ سب کتب فقہ ہیں، مگر امام احمد رضا نے عربی زبان پر عبور تامہ رکھنے اور ان پرانے الفاظ سے دوہرا کام لے کر اپنی مہارت و عبقریت کا ثبوت

دے دیا ہے۔

میرے کے فتاویٰ اپنی عظیم تر افادیت کے ساتھ ساتھ ایک ایسی انفرادیت بھی رکھتے ہیں جو تنوع، ایجاد، جامعیت اور باریک بینی کے علاوہ ایک معنف کے کمال فن، وسعت نظر، علق بصیرت، ظرافت طبع اور جزئیات میں کلیات اور کلیات میں جزئیات کو ایک خاص رنگ میں پیش کرنے کی فقیہانہ مہارت سے قاری کی قوت فیصلہ اور قلب و روح کو متاثر کرتی نظر آتی ہے۔ یہ وہ اعزاز ہے جو فقہائے متاخرین میں کسی کسی کے حصے میں کم آیا، مگر میرے امام احمد رضا کو کثرت سے میسر آیا ہے۔ فقہانہت بھی اور شعر گوئی میں درجہ کامل بھی میرے امام احمد رضا کا کمال علم اور مختلف زبان و ادب اور جس پیرا میں استفتاء ہوا، اسی زبان اور اسی انداز میں جواب عطاء فرمایا، لوگ دنگ رہ گئے۔ ایک صاحب نے منظوم استفتاء کیا تو منظوم ہی میں جواب عطاء فرمایا، استفتاء ہوا۔

گر کسی نے ترجمہ سجدہ کی آیت کا پوچھا، تب بھی کرنا کیا اس شخص پر واجب ہوا؟

جواب عطاء فرمایا: ترجمہ بھی اصل سا ہے، وجہ سجدہ بالیقین۔ فرق یہ ہے کہ فہم معنی اس میں شرط اس میں نہیں، آیت سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا اب زبان سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہو گیا۔

ترجمہ نہ اس زبان کا جانا بھی چاہیے، نظم و معنی دو ہیں، ان میں ایک تو باقی رہے تاکہ من وجہ تو صادق ہو، سنا قرآن کو دور نہ ایک موج ہو، اتھی چھوٹی جھکان کو ہے، یہی مذہب بہ یفتی علیہ الاعمال و شامی از فیض دہن و اللہ اعلم بالارشاد۔

سائنسی نظریات علم الارض

دنیا کے اسلام میں ایسی شخصیتوں کی کمی نہیں، جنہوں نے اپنے علم و فضل اور عقل و بصیرت سے پوری دنیا کو مستفیض فرمایا۔ جامی، رومی، غزالی، رازی وغیرہم یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے علمی کارنامے رہتی دنیا تک یاد کیے جائیں گے، کیونکہ ان میں کوئی نحو صرف کا امام ہے تو کوئی ریاضی و جیت کا، کوئی منطق و فلسفہ کا، بے تاج بادشاہ ہے، تو کوئی علم جغرافیہ کا، لیکن جنت نشاں ملک سرزمین ہند اپنی قسمت پر جتنا ناز کرتے کم ہے۔ میرے امام احمد رضا کو اللہ عز و جل نے ایسے ایسے علمی جواہر عطاء کیے ہیں جس کی بدولت ان کا سر فخر سے ہمیشہ بلند رہے گا۔ وہ کون سا علم و فن ہے جس پر امام احمد رضا کو عبور حاصل نہیں؟ آپ دینی اور دنیوی علوم کا حسین سنگم ہیں۔ اگر آپ نے ایک طرف علوم و فنون دینی میں کام کیا تو دوسری طرف دنیاوی علوم و فنون کے ہر پہلو بلکہ ہر گوشے کو واضح کیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایک بڑی تعداد ہے ایسے علوم و فنون کی جس میں امام احمد رضا کو مکمل مہارت حاصل تھی۔ حیرت انگیز تصویر ہے کہ زمانہ جسے ایک عام سامولانا سمجھتا رہا، آج کے ماہرین اس کی علمی تحریریں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ امام احمد رضا کے دو رسالے ”سفر السفر عن الجفر بالجفر“ اور ”اطالب الاکسیر فی علم التکسیر“ ان دو رسالوں کی تحریروں کو آج دنیا سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ یہ علوم تقریباً معدوم ہو گئے ہیں۔ امام احمد رضا کو سائنس میں کتنی مہارت حاصل تھی؟ ان کے

سائنسی نخیلات کی حد کیا تھی؟ ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی بجائے اگر میں یوں کہوں کہ امام احمد رضا ماضی قریب کے سائنس دانوں کے شہنشاہ تھے تو غلط نہ ہوگا کیونکہ آپ کی سائنسی تحقیق اور تحریریں ماضی اور حال کے تمام سائنس دانوں کے لیے ایک کھلا ہوا چیلنج ہیں۔ یہ جملے حقیقت اور حقیقت پر مبنی ہیں نہ کہ عقیدت پر مبنی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جس شعبہ میں امام احمد رضا کی علمی خدمات سے لوگوں کو واسطہ پڑا اس شعبہ میں امام احمد رضا کی شخصیت نکھر کر سامنے آئی اور جس سے واسطہ نہیں پڑا وہ ابھی تک پردہ خفا میں ہے انہی میں ایک سائنس بھی ہے۔ سائنس دراصل اشیاء کے حقائق دریافت کرنے کا نام ہے مگر امام احمد رضا کے سائنسی نظریات ”شتر بے مہار“ کی طرح بے لگام نہیں بلکہ آپ کے نظریات صرف اسلامی نظریات کے محور پر گردش کرتے ہیں۔ یہ اس ایمان و یقین کی بنیاد پر ہے جو اسلامی نظریات کے سلسلے میں آپ کو تھا۔

امام احمد رضا سے جب بھی کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو آپ اس سوال کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس مسئلے سے متعلق جنسی اصلاحی سائنسی علمی اور فنی توجیہات ممکن ہوتیں آپ وہ بھی تحریر فرماتے۔ مثلاً تیمم ایک شرعی مسئلہ ہے اسے عبادت کے باب میں بڑی اہمیت اس لیے حاصل ہے کہ یہ مخصوص حالات میں وضو کا نعم البدل ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

”اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ (النساء: ۴۳)“

صدر الافاضل اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد و ریت پتھر وغیرہ ان سب سے تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو۔“

لیکن پاک ہونا چیزوں کا شرط ہے۔ واضح ہو کہ مٹی کا تعلق علم الارض سے ہے جو کہ سائنس کا بہت ہی اہم شعبہ ہے۔ مٹی کی متعدد اجناس واقسام ہیں ظاہر ہے اس فن کا ماہر ہی اس کی تمام اقسام سے واقف ہو سکتا ہے۔

مگر حیرت ہوتی ہے کہ امام احمد رضا اس موضوع پر ایسی ماہرانہ نظر رکھتے ہیں جیسے کہ علم الارض کے ماہر ہیں۔ حالانکہ یہ علم آپ نے کسی استاد یا یونیورسٹی سے نہیں پڑھا۔ مگر موضوع پر ایسی تحقیق و تدقیق پیش فرمائی کہ بڑے بڑے سائنسدانوں کی گردنیں خم ہو گئیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۱ میں آپ نے ایک رسالہ بعنوان ”المطر السعید علی بنت جنس الصعید“ تحریر فرمایا جس میں آپ کے ماہر ارضیات ہونے کی جولانیاں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس رسالے میں آپ نے پتھروں کے بارے میں علمی تحقیق فرمائی ہے کہ سائنس دان انگشت بدنداں ہیں۔ علم ارضیات کے متعلق تو آپ کی تحقیقات اجتہادی درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب آپ سے تیمم کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے اس کے جواب میں ایک تفصیلی رسالہ بنام ”حسن التعلیم لبیان حد التیمم“ تحریر فرمایا۔ اور ایسا مدلل جواب تحریر فرمایا کہ عقل انسانی حیران رہ گئی۔ ایوان سائنس میں ہلچل مچ گئی۔ امام احمد رضا مغربی سائنسدانوں کے بارے لکھتے ہیں کہ یورپ والوں کو طریقہ

استدلال نہیں آتا انہیں اثبات دعویٰ کی تمیز ہی نہیں ان اوہام جن کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں یہ علتیں رکھتے ہیں۔

حیرت ناک بات یہ ہے کہ ان پر کام کرنے والے حضرات کسی مخصوص طبقہ علم سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ایک طرف تو علم اور راسخین فی العلم کی کثیر تعداد ہے تو دوسری طرف صوفیہ اور زاہدین کا ایک طبقہ ہے۔ جدید و قدیم ماہرین کی ایک جماعت ہے تو ریاضی اور علم ہیئت کے محققین کی ایک جماعت ہے ناقدین شعر و ادب کا ایک گروہ ہے تو آشنایان رموز و معروف کا ایک طبقہ ہے۔ دنیا کے تمام بڑے انسانوں کی طرح اگر ان کے مداحین کی عظیم جماعت ہے تو ناقدین کا بھی ایک طبقہ ہے۔ لیکن امر واقع ہے کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود بھی ہر قاری یہی محسوس کرتا ہے کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

میرے امام احمد رضا کی حیات کا گوشہ ایک جہان دیگر ہے جس کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لیے الحمد للہ اس وقت دنیا کے چار براعظموں ایشیاء امریکہ یورپ اور فریقہ کے ۹ ملکوں ۲۸ یونیورسٹیوں میں آپ کی مذہبی ادبی فقہی اور طبی خدمات پر کام ہو رہا ہے۔

پاکستان کی نو ہندوستان کی نو برطانیہ کی ۳ امریکہ دو افریقہ ہالینڈ سعودی عرب اور افغانستان وغیرہ کی ایک یونیورسٹی میں امام احمد رضا پر مختلف موضوعات کے تحت محققین تحقیق فرما رہے ہیں۔ اور کتنے ہی افراد P.H.D ڈاکٹریٹ کی سند فراغت حاصل کر چکے ہیں اور کتنے ہی لوگ ایم فل اور ایم۔ اے کے مقالات تحریر کر چکے ہیں۔ (ماہنامہ یغان معرفت آندر پردیش شمارہ ۲ مئی ۲۰۰۰ء)

آخر میں میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ میرے امام احمد رضا کی ذات مبارکہ لا جواب دے نظیر ہے۔ اور آپ کے قلمی و علمی جواہر پاروں میں صرف اور صرف ”العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ“ بھی لا جواب دے نظیر ہے۔ یہ ایک فقہی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اس میں زندگی کے تمام شعبہ جات کے متعلق خواہ وہ اسلامی ہوں یا دنیاوی تفصیلی و تحقیقی و اصلاحی اور فعلی و قولی ہر قسم کا مواد موجود ہے۔ آخر میں تمام عقیدتوں اور محبتوں کے محور اپنے امام احمد رضا کو سلام پیش کروں گا اور دو شعروں پر کلام ختم کروں گا۔ ایک شعر تو خود میرے امام نے اپنے متعلق تحدیثِ نعمت تحریر فرمایا:

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جنان کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں

نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

اور دوسرے شعر میں شاعر نے کیا خوب کہا:

گونج گونج اٹھے نغماتِ رضا سے بوستان

کیوں نہ ہو کس نچول کی مدحت میں و امتقار ہے

وضو کا بیان

سوال ۱: وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ بعد وضو منہ کپڑے سے پونچھنا نہیں چاہیے اس میں ثواب وضو کا جاتا رہتا ہے؟ بیوقوف تو جروا

الجواب: اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرمائے! وضو کا ثواب جاتا رہتا محض غلط ہے ہاں بہتر ہے کہ بے ضرورت نہ پونچھے امراء و مشکبرین کی طرح اس کی عادت نہ ڈالے اور پونچھے تو بے ضرورت بالکل خشک نہ کر لے قدرے نم باقی رہنے دے کہ حدیث میں آیا ہے:

ان الوضوء یوزن رواہ الترمذی .

یہ پانی روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ (سنن ترمذی ابواب الطہارۃ ج ۱)

اور ابن عساکر نے تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے بدن پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو زیہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

اقول (میں کہتا ہوں یعنی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ) آب وضو کے وزن کیے جانے سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اسے پونچھنا مکروہ ہے جیسا کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں لکھا کہ اس کام کو جس نے مکروہ کہا ہے اسی وجہ سے مکروہ کہا ہے کہ فرمایا گیا ہے: یہ پانی روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ مذکورہ بالا حدیث ابو ہریرہ سے یہ استدلال رد ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں وزن کیے جانے کی صراحت کے ساتھ کراہت کی نفی اور اس کے صرف مستحب ہونے پر نص موجود ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ ترک مستحب کراہت تنزیہ کا موجب نہیں۔ جیسا کہ محقق بحر اور علامہ شامی وغیرہا نے اس کی تحقیق فرمائی ہے۔ اس کے سوا اس کی ممانعت یا کراہت کے بارے میں اصلاً کوئی حدیث نہیں بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد حدیثوں میں اس کا فعل مروی ہوا۔ جامع ترمذی میں أم المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصديق رضی اللہ عنہا سے ہے:

قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ یحشف بها بعد الوضوء :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اس سے اعضائے منور صاف فرماتے۔

فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے:

”وضو غسل کرنے والے کے لیے رومال سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ ایسا کرتے تھے۔ بعض نے اسے مکروہ کہا ہے اور بعض نے وضو کرنے والے کے لیے مکروہ کہا ہے، غسل والے کے لیے نہیں اور صحیح وہی ہے جو ہم نے کہا، مگر چاہیے کہ اس میں مبالغہ نہ کرے اور پانی بالکل خشک نہ کرے، اعضاء پر کچھ اثر باقی رہنے دے۔“

تنبیہ

علماء میں مشہور ہے کہ اپنے دامن آئچل سے بدن نہ پونچھنا چاہیے اور اسے بعض سلف سے نقل کرتے ہیں اور رد المحتار میں فرمایا: دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا کرتا ہے۔

ارشاد الساری باب المضمضہ والاستنشق فی الجملۃ میں ہے:

”ذخائر میں ہے: اور جب (بدن) خشک کرے تو اوٹی یہ ہے کہ دامن لباس کے کنارے اور ان کے مثل سے نہ پونچھے۔“

اقول (میں کہتا ہوں) یعنی امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ (یہ اہل تجربہ کی ارشادی باتیں ہیں، کوئی شرعی ممانعت نہیں۔ جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ کی حدیثیں گزریں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشہ جامہ مبارک سے چہرہ اقدس کا پانی صاف فرمایا۔

فقہ ابواللیث نے شرح جامع صغیر میں فرمایا ہے کہ فقہ ابو جعفر فرماتے تھے:

”یہ (یعنی اپنے بدن یا منہ کو اپنے دامن سے صاف کرنا) مکروہ اسی صورت میں ہے جب وہ نفیس قسم کا ہو، کیوں کہ اسی میں فخر و تکبر ہوتا ہے اگر وہ کپڑا عمدہ قسم کا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں کوئی تکبر نہیں ہوتا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۱۳)

سوال ۲: تانبے کے برتن میں کھانا پینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ شرع محمدی فعل بست و شتم در بیان مکروہات وضو میں ہے۔

تیرے تانبے کے برتن سے اگر

ہے وضو ناقص کرے گا جو بشر

نہ یہ معلوم ہوا کہ تانبے کے برتن سے کیوں وضو ناقص ہے، آج کل بہت شخص تانبے کے برتن کوٹے سے وضو کرتے ہیں۔

کیا ان سب کا وضو ناقص ہوتا ہے؟ بینوا تو جروا (بیان کروا جردیئے جاؤ گے)

الجواب: تانے کے برتن سے وضو کرنا اس میں کھانا پینا سب بلا کراہت جائز ہے۔ وضو میں کچھ نقصان نہیں آتا ہاں قلعی کے بعد چاہیے بے قلعی برتن میں کھانا پینا مکروہ ہے کہ جسمانی ضرر کا باعث ہے اور مٹی کا برتن تانے سے افضل ہے۔ علماء نے وضو کے آداب و مستحباب سے شمار فرمایا کہ مٹی کے برتن سے ہو اور اس میں کھانا پینا بھی تو اضعاف سے قریب تر ہے۔ رد المحتار میں اختیار شرح مختار سے ہے:

”کھانے پینے کے برتن مٹی کے ہونا افضل ہے کہ اس میں نہ اسراف ہے نہ اترا تا۔ اور حدیث میں ہے: جو اپنے گھر کے برتن مٹی کے رکھے فرشتے اس کی زیارت کریں اور تانے اور رائگ کے بھی جائز ہیں۔“ (جلد ۱ ص ۳۳۶)

سوال ۳: وضو کے دوران اگر رتخ خارج ہو جائے تو کیا دوبارہ وضو کرے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر درمیان وضو کرنے کے رتخ خارج ہو جائے یعنی دو عضو یا تین عضو دھو لیے ہیں اور ایک یا دو باقی ہیں تو اس شخص کو از سر نو وضو کرنا چاہیے یا جو عضو باقی رہا ہے صرف اسی کو دھولینا کافی ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب: از سر نو وضو کرے اُتے اعضاء کا غسل باطل ہو گیا۔ مسئلہ بدیہہ ہے کہ ہے ناقض کامل ناقض بدرجہ اولیٰ ہے۔ معہذا جزئیہ کی طرف تصریح ہے۔

رد مختار میں ہے:

”صحیح طہارت کی شرط یہ ہے کہ طہارت کے اہل سے اس کی جگہ واقع ہو اور کوئی مانع طہارت نہ ہو۔“

رد المحتار میں ہے:

”عبادت شرح: کوئی مانع طہارت نہ ہو“ اس طرح کہ درمیان طہارت کو ناقض نہ پیدا ہو۔ یہ اس کے لیے ہے جو اسی ناقض کے عذر میں مبتلا نہ ہو۔“ (ج ۱ ص ۳۳۷)

سوال ۴: زکام سے وضو نہیں ٹوٹتا

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زکام جاری ہونے سے وضو جاتا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا (بیان کیجئے اجر لیجئے)

الجواب: زکام جتنا بھی جاری ہو اس سے وضو نہیں جاتا کہ محض بلغمی رطوبات طاہرہ ہیں جن میں آمیزش خون یا ریم کا اصل احتمال نہیں۔

اقول ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بلغم کی تے کسی قدر کثیر ہونا ناقض وضو نہیں۔

نور الایضاح و مراقی الفلاح میں ہے:

”دس چیزیں ناقض وضو نہیں ہیں ان میں سے ایک بلغم کی قے ہے اگرچہ زیادہ ہو اس لیے کہ نجاست اس کے اندر نہیں جاتی اور وہ خود پاک ہے۔“

یہ تصریحات جلیلہ ہیں کہ بلغم جو دماغ سے اترے بالا جماع ناقض وضو نہیں اور ظاہر ہے کہ زکام کی رطوبتیں دماغ ہی سے نازل ہیں تو ان سے نقض وضو کا قول نہیں ہو سکتا۔ حکم مسئلہ تو اسی قدر بے واضح ہے۔ مگر یہاں علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شبہ عارض ہوا جس کا منشاء یہ ہے کہ ہمارے علماء نے فرمایا: جو سائل چیز بدن سے بوجہ علت خارج ہونا نقض وضو ہے مثلاً آنکھیں دکھتی ہیں یا جسے ڈھلکے کا عارضہ ہو یا آنکھ کا ناف وغیرہا میں دانایا ناسور یا کوئی مرض ہو ان وجوہ سے جو آنسو پانی ہے وضو کا ناقض ہوگا۔ (ج ۱ ص ۳۴۷)

سوال ۵: ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنے گھٹنے کھل جانے یا اپنا یا پر اپنا ستر بلا قصد یا بالقصد دیکھنے یا دوڑنے یا بلندی پر سے کودنے یا گرنے سے وضو جاتا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا

الجواب: ان میں سے کسی بات سے وضو نہیں جاتا ستر کھلنے یا دیکھنے سے وضو جانا کہ عوام کی زبان زد ہے محض بے اصل ہے۔ علماء نے ستر عورت کو آداب وضو سے گنا اگر کشف سے وضو جاتا تو فرائض وضو سے ہوتا۔ (ج ۱ ص ۴۷۰)

سوال ۶: نیند سے کب وضو ٹوٹتا ہے کب نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کس طرح کے سونے سے وضو جاتا ہے اس میں قول متفق کیا ہے۔ بینوا تو جروا (بیان فرمائیے اجر پائیے)

الجواب: امام المذقین سیدی علاء الدین دمشقی حنفی و علامہ جلیل ابوالاخلاص حسن شربہالی و محقق باغ النظر سیدی ابراہیم حلبی و دیگر اکابر اعلام رحمۃ اللہ علیہم نے در مختار و نور الایضاح وغنیہ و صغریٰ وغیرہا میں بعد احاطہ اقوال جو اس باب میں قول متفق فہیم مستفید من اتقی السمع وھو شہید کے لیے افادہ فرمایا اس کا حاصل و عطر محاصل یہ ہے کہ نیند و شرطوں سے ناقض وضو ہوتی ہے

اول یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمنے نہ ہوں۔

دوسرے یہ کہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائے گا اور ایک بھی کم ہے تو نہیں مثلاً:

(۱) دونوں سرین زمین پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے کرسی کی نشست اور ریل کی تپائی بھی اسی میں داخل

ہے۔

(۲) دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہیں جیسے عربی میں احتباء کہتے ہیں خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر ہوں اگرچہ سر گھٹنوں پر رکھا ہو۔

(۳) دوزانو سپدھا بیٹھا ہو۔

(۴) چار زانو پالتی مارے۔

یہ صورتیں خواہ زمین پر ہوں یا تحت یا چار پائی پر یا کشتی یا شہد ف یا شہری یا گاڑی کے کھولے میں۔

(۵) گھوڑے یا بچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہے۔

(۶) نگلی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا یا راستہ ہموار ہے۔

ظاہر ہے کہ ان سب صورتوں میں وضو نہ جائے گا اگرچہ کتنا ہی غافل ہو جائے اگرچہ سر بھی قدرے جھک گیا ہو نہ اتنا کہ سرین نہ جسے رہیں اگرچہ دیوار وغیرہ کسی چیز پر ایسا تکیہ لگائے ہو کہ وہ شے ہٹالی جائے تو یہ گر پڑے۔ یہی ہمارے امام کا اصل مذہب و ظاہر الروایۃ و مفتی بہ و صحیح و معتد ہے۔ اگرچہ ہدایہ و شرح وقایہ میں حالت تکیہ کو ناقض وضو لکھا۔

(۸) کھڑے کھڑے سو گیا۔

(۹) رکوع کی صورت پر۔

(۱۰) سجدہ مسنونہ مرداں کی شکل پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیوں زمین سے جدا ہوں اگرچہ یہ قیام و بیعت رکوع و سجود غیر نماز میں ہو اگرچہ سجدہ کی اصلاً نیت بھی نہ ہو ظاہر ہے کہ یہ تینوں صورتیں غافل ہو کر سونے کی مانع ہیں تو ان میں بھی وضو نہ جائے گا۔

(۱۱) اکڑوں بیٹھے سویا۔

(۱۲) چپت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر۔

(۱۵) ایک کہنی پر تکیہ لگا کر۔

(۱۶) بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں۔

(۱۷) نگلی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

اقول (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) فقیر گمان کرتا ہے کہ کاٹھی بھی نگلی پیٹھ کی مثل ہے اور وہ یورپین وضع کی کاٹھیاں جن کے وسط میں اسی لیے خلا رکھتے ہیں مانع حدیث نہیں ہو سکتیں اگرچہ راہ ہموار ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۸) دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جتنے نہ رہے ہوں۔

(۱۹) اسی طرح اگر چار زانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔

(۲۰) سجدہ غیر مسنونہ کے ظہور پر جنہیں طرح عورتیں گھڑی بن کر سجدہ کرتی ہیں۔ اگرچہ خود نماز یا کسی سجدہ بشروع یعنی سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر میں ہو۔ ان دس صورتوں میں دونوں شرطیں جمع ہونے کے سبب وضو جائز رہے گا اور جب اصل مناط بتا دیا گیا تو زیادہ تفصیل ضرور کی حاجت نہیں۔ ان دونوں شرطوں کو غور کر لیں جہاں مجتمع ہیں وضو نہ رہے گا ورنہ ہے۔ (ج ۱ ص ۲۸۸)

☆ وضو سے متعلق فتاویٰ فتاویٰ رضویہ سے اہم مسائل

مسئلہ ۱:

اگر وضو کرنے کے بعد اعضاء نہ پونچھنے سے ضرر (نقصان) ثابت ہو تو پونچھنا واجب تک ہو سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۱۸)

مسئلہ نمبر ۲:

وضو کا پانی روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ ۳:

وضو یا غسل میں پانی سے ہاتھ نہ جھکنے بہتر ہے مگر منع نہیں اور اس بارے میں جو حدیث آئی کہ ”وہ شیطان کا پکھا ہے“ ضعیف ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ ۴:

کھانے کے بعد کاغذ سے ہاتھ پونچھنا نہ چاہیے۔ (ایضاً)

مسئلہ ۵:

کھانے کے بعد اپنے عمامہ وغیرہ لباس سے ہاتھ پونچھنا منع ہے۔ مصنف کے نزدیک یہ ممانعت اس وقت ہے کہ ابھی ہاتھ نہ دھوئے ہوں یا دھونے کے بعد بھی چکنائی یا بوی باقی ہو جس سے کپڑا خراب ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ ۶:

وضو کرتے میں کوئی ناقض وضو واقع ہو تو سرے سے وضو کرے۔ (ایضاً)

مسئلہ ۷:

پانی چلو میں لیا اور ابھی استعمال نہ کیا تھا کہ حدث واقع ہوا۔ بعض کے نزدیک اس پانی کو وضو میں استعمال کر سکتا ہے اور مصنف (یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کی تحقیق کہ یہ خلاف صحیح ہے وہ چلو وضو میں کام نہیں دے سکتا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۸

صحیح یہ ہے کہ جس بدن پر حدث ہو پانی کا اسے چھو کر اس سے جدا ہونا ہی اس کے مستعمل کر دینے کو بس ہے۔ خود صاحب حدث کا پانی ڈالنا یا اس کی نیت یا اس بدن سے جدا ہو کر دوسرے بدن یا کپڑے یا زمین پر ٹھہر جانا کچھ شرط نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۹

زکام کتنا ہی ہے وضو نہیں جاتا۔ (ایضاً صفحہ ۳۳۷)

مسئلہ: ۱۰

بلغم کی قے کتنی ہی کثیر ہو وضو نہ جائے گا۔ (ایضاً صفحہ ۳۳۸)

مسئلہ: ۱۱

آنکھیں دکھنے یا ڈھلکے میں جو آنسو ہے یا آنکھ کان چھاتی ناف وغیرہ سے دانے ناسور خواہ کسی مرض کے سبب پانی بہے وضو جاتا رہے گا۔ (ایضاً صفحہ ۳۳۹)

مسئلہ: ۱۲

بدن مکلف سے جو چیز نکلے اور وضو نہ جائے وہ ناپاک نہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ جو ناپاک نہ ہو اس سے وضو نہ جائے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۱)

مسئلہ: ۱۳

صحیح یہ ہے کہ رتج جو انسان سے خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۱۴

صحیح یہ ہے کہ آب جنی پاک ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۲)

مسئلہ: ۱۵

یہ کلیہ ہے کہ جو رطوبت بدن سے بہے اگر نجس نہیں تو ناقض وضو بھی نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۲)

مسئلہ: ۱۶

شراب کی قے بھی اگر منہ بھر نہ ہو تو ناقض وضو نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۵)

مسئلہ: ۱۷

میت کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے ناپاک ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۱۸

تحقیق یہ ہے کہ (آنکھ میں) درود مرض سے جو کچھ ہے اس وقت ناقض ہے کہ اس میں آمیزش خون وغیرہ نجاسات کا احتمال ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۶)

مسئلہ: ۱۹

ناف سے زرد پانی بہہ کر نکلے وضو جائز ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۷)

مسئلہ: ۲۰

اندھے کی آنکھ سے جو پانی بہے ناپاک و ناقض وضو ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۸)

مسئلہ: ۲۱

جسے ناک سے خون آتا ہو اسی حالت میں اسے زکام ہو اور ریزش سرخی لیے نکلے اگرچہ اس وقت خون بہنا معلوم نہ ہو اس کی یہ ریزش بھی ناقض وضو ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۵)

مسئلہ: ۲۲

جو چیز عادتاً بدن سے بہا کرتی ہو اور اس سے وضو نہ جاتا ہو جیسے آنسو، پسینہ، دودھ، بلغم، ناک کی ریزش، وہ اگرچہ کتنی ہی کثرت سے نکلے ناقض وضو نہیں، اگرچہ اس کی کثرت بجائے خود ایک مرض گنی جاتی ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۷)

مسئلہ: ۲۳

خارش وغیرہ کے دانوں پر خالی چپک ہے، کپڑا اس سے بار بار لگ کر بہت جگہ میں بھر گیا، ناپاک نہ ہوا نہ وضو کیا۔

(ایضاً صفحہ ۳۷۰)

مسئلہ: ۲۴

سوئی چھ کر خواہ کسی طرح خون کی بوند ابھری اور بولا سا ہو کر رہ گئی، ڈھلکی نہیں تو فتویٰ اس پر ہے کہ وہ پاک ہے، وضو نہ جائے گا۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۱)

مسئلہ: ۲۵

خون ابھرا اس پر مٹی ڈال دی، پھر ابھرا پھر ڈالی وضو نہ رہا، جبکہ ایک جلے میں اتنا ابھرا کہ مل کر بہہ جاتا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۲۶

ایک جلے میں متفرق طور پر جتنا خون ابھرا یہ جمع ہو کر بہہ جاتا یا نہیں، اس کا مدار اندازے پر ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۲)

مسئلہ: ۲۷

خون یا پیپ آنکھ میں بہا، مگر آنکھ سے باہر نہ گیا تو وضو نہ جائے گا، اسے کپڑے سے پونچھ کر پانی میں ڈال دیں تو ناپاک نہ ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۲۸

ناک کے سخت بانے میں خون بہا اور نرم حصے میں نہ آیا تو مشہور تر یہ ہے کہ وضو نہ جائے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۲۹

زخم پر پٹی بندھی ہے اس میں خون وغیرہ لگ گیا۔ اگر اس قابل تھا کہ بندش نہ ہوتی تو بہہ جاتا تو وضو گیا اور نہ نہیں نہ پٹی ناپاک۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۳)

مسئلہ: ۳۰

قطرہ اترایا خون وغیرہ ذکر کے اندر بہا جب تک اس کے سوراخ سے باہر نہ آئے وضو نہ جائے گا اور پیشاب کا صرف سوراخ کے منہ پر چمکنا کافی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۴)

مسئلہ: ۳۱

فقط اتنی بات کہ مثلاً ناک یا دانت سے انگلی پر خون لگ آیا دوبارہ دیکھا پھر اثر پایا وضو جانے کو کافی نہیں جب تک اس میں خود بہنے کی قوت مظنون نہ ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۷)

مسئلہ: ۳۲

تے اگر منہ بھر کر ہونا قضا وضو ہے پھر اگر چند بار میں تھوڑی تھوڑی آئے کہ سب ملانے سے منہ بھر ہو جائے تو اگر ایک ہی متلی سے آئی ہے وضو جاتا رہے گا۔ اگرچہ مختلف جلسوں میں آئی ہو اور اگر متلی ختم گئی تھی پھر دوسری متلی سے اور آئی تو ملائی نہ جائے گی اگرچہ ایک ہی مجلس میں آئی ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۸۹)

مسئلہ: ۳۳

جو تک یا بڑکلی بدن کو لپٹی اگر اتنا خون چوس لیا کہ خود نکلتا تو بہہ جاتا تو وضو جاتا رہے گا اور تھوڑا چوسا یا چوٹی کھلی تھی تو وضو نہ جائے گا یوں ہی کھٹل یا مچھر کے کانٹے سے وضو نہیں جاتا۔ (ایضاً صفحہ ۳۲۹)

مسئلہ: ۳۴

وضو کا ادب یہ ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا کر ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی ستر ہو لینا چاہیے کہ

پانی کا وہ چار بچ انچ لبا کیڑا جسے فاسد خون نکالنے کے لیے آدمی کے جسم پر لگاتے ہیں۔

بلا ضرورت برہنگی منع ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۷۰)

مسئلہ: ۳۵

کتنی ہی بلندی پر سے گر پڑے وضو نہ جائے گا، مگر یہ کہ خون وغیرہ کچھ خارج ہو یا بے ہوش ہو جائے۔ (ایضاً صفحہ ۴۷۲)

مسئلہ: ۳۶

بوجھ اٹھانے یا گر پڑنے یا کسی وجہ سے منی بے شہوت اپنے محل سے جدا ہو کر نکل گئی وضو واجب ہوگا، غسل نہیں۔

(ایضاً صفحہ ۴۷۳)

مسئلہ: ۳۷

پھر یا بالکل اچھی ہو گئی، اس کا مردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے نہانے میں اس میں پانی بھر گیا، پھر دبا کر نکال دیا وضو نہ جائے گا، نہ وہ پانی ناپاک ہوا۔ (ایضاً صفحہ ۴۷۴)

مسئلہ: ۳۸

پھڑیا میں اگر ابھی خون وغیرہ رطوبت باقی ہے نہانے کا پانی اس میں بھرا اور بہہ کر نکلا وضو جاتا رہے گا کہ وہ پانی نجس ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ ۴۷۶)

مسئلہ: ۳۹

پانی پیا اور معدے میں اتر گیا اور معاً (فورا) قے ہو کر ویسا ہی صاف نثر پانی نکل گیا وضو جاتا رہا جبکہ منہ بھر کر ہوا اور وہ پانی بھرتا پاک ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۴۰

بچے نے دودھ پیا اور معدے تک پہنچا ہی تھا کہ فوراً ذال دیا، وہ دودھ نجس ہے جبکہ منہ بھر کر ہو، روپے بھر جگہ سے زیادہ جس چیز پر لگ جائے گا ناپاک کر دے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۴۱

پانی پیا اور ابھی سینے ہی تک پہنچا تھا کہ اچھو سے نکل گیا وہ ناپاک نہیں، نہ اس سے وضو جائے، یونہی دودھ۔ (ایضاً صفحہ ۴۷۷)

مسئلہ: ۴۲

اگر دیوار وغیرہ سے تکیہ لگائے ہے اور اتنا غافل ہو گیا کہ وہ شے ہٹالی جائے تو گر پڑے گا۔ فتویٰ اس پر ہے کہ یوں بھی وضو نہ جائے گا جبکہ دونوں سرین خوب جھے ہوں۔ (ایضاً صفحہ ۴۸۹)

مسئلہ: ۴۳

قیام قعود رکوع سجود نماز کی کیسی ہی حالت پر سو جائے وضو نہ جائے گا مگر قعود میں وہی شرط ہے کہ دونوں سرین جمع ہوں اور سجود کی شکل وہ ہو جو مردوں کے لیے سنت ہے کہ بازو پہلوؤں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے الگ۔ (ایضاً صفحہ ۴۸۹)

مسئلہ: ۴۴

بیٹھے بیٹھے نیند کے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا اگرچہ کبھی ایک سرین اٹھ جاتا ہو۔ (ایضاً صفحہ ۴۹۱)

مسئلہ: ۴۵

نیند خود ناقض وضو نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ سوتے میں خروج ریح کا ظن غالب ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۷۲)

مسئلہ: ۴۶

انبیاء کرام علیہم السلام کا وضو سونے سے نہیں جاتا کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل کبھی نہیں سوتا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۴۷

جنون سے وضو جاتا رہتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۷۹)

مسئلہ: ۴۸

نماز جنازہ کے سوا اور نماز میں بالغ آدمی جاگتے میں ایسا ہنسے کہ اوروں تک ہنسی کی آواز پہنچے تو وضو بھی جاتا رہے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۴۹

جس عورت کے دونوں مسلک پردہ پھٹ کر ایک ہو گئے اسے جو ریح آئے احتیاطاً وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہے کہ ریح فرج سے آئی ہو۔ (صفحہ ۷۴۹)

☆ وضو کے واجب و مندوب واجب کا سبب معلوم ہے کہ اس چیز کا ارادہ جو بغیر اس کے حلال نہ ہو جیسے نماز یا سجدہ یا مصحف کریم ؑ کو ہاتھ لگانا۔

اور مندوب کے اسباب کثیر ہیں ازاں جملہ:

(۱) قہقہہ سے ہنسا

(۲) غیبت کرنا

(۳) چغلی کھانا

(۴) کسی کو گالی دینا

(۵) کوئی فحش لفظ زبان سے نکالنا

(۶) جھوٹی بات صادر ہونا

(۷) حمد و نعت و منقبت و نصیحت کے علاوہ کوئی دنیوی شعر پڑھنا

(۸) غصہ آنا

(۹) غیر عورت کے حسن پر نظر

(۱۰) کسی کافر سے بدن چھو جانا اگرچہ کلمہ پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو جیسے قادیانی۔ (ایضاً صفحہ ۹۶۳)

☆ وضو میں اسراف سے بچنے کے طریقے

وضو میں پانی زیادہ نہ خرچ ہونے کے لیے چند امور کا لحاظ رکھیں:

(۱) وضو دیکھ دیکھ کر ہوشیاری و احتیاط کے ساتھ کریں، عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ وضو بہت جلد کرنا چاہیے اور اسی معنی پر کہتے ہیں کہ وضو نو جوان کا سا اور نماز بوڑھوں کی سی نہ غلط ہے۔ بلکہ وضو میں درنگ و ترک عجلت مطلوب ہے۔

(۲) بعض لوگ چلو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ ابل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہیے۔

(۳) ہر چلو بھرا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کام کے لیے ہیں اس کا اندازہ رکھیں مثلاً ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چلو کیا ضرور نصف بھی کافی ہے بلکہ بھرا چلو کلی کے لیے بھی درکار نہیں۔

(۴) لوٹے کی ٹونٹی متوسط معتدل چاہیے نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر دے نہ فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرائے۔ اس کا فرق یوں معلوم ہو سکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وضو کیجئے تو بہت خرچ ہوگا یونہی فراخ ٹونٹی سے بہانا زیادہ خرچ کا باعث ہے اگر لوٹا ایسا ہو تو احتیاط کرے پوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔

(۵) بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پورا قابو نہ ہونے کے باعث پانی بے احتیاط گرے گا۔

(۶) اعضاء دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر دے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا بہت کام دیتا ہے خصوصاً موسم سرما میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضاء میں خشکی ہوتی ہے بہتی دھار نہچ میں جگہ خالی چھوڑ جاتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

(۷) کلائیوں پر بال ہوں تو تر شوار دیں کہ اُن کو ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور تراشٹ مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضاء میں یہی سنت سے ثابت اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

(۸) دست و پا پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا گٹوں کے اوپر تک علی الاطلاق اتار دیں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی روانی میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرر گرے گا۔

(۹) بعض لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناخن سے کہنی یا گٹے تک بہاتے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کے لیے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی۔ ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار کہنی یا گٹے تک لا کر دھار روک لیں اور رکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اجراء کریں کہ سنت یہی ہے کہ ناخن سے کہنیوں یا گٹوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔

(۱۰) قول جامع یہ ہے کہ سلیقہ سے کام لے سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

”سلیقہ سے اٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی بر تو تو بہت بھی کفایت نہیں کرتا“۔ (ج ۱ ص ۱۰۳۳)

حدیث: بسم اللہ سے وضو شروع کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بسم اللہ کہہ کے وضو کیا تو اس کا سارا جسم پاک ہوگا اور جس نے وضو کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو صرف وضو کی جگہ ہی پاک ہوگی۔ (ج ۲ ص ۹۴)

مسئلہ:

وضو کی پہلی تری سے مسح جائز ہے کسی شخص نے وضو کیا پھر ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی تھی اس سے موزے پر مسح کر لیا تو جائز ہے اور اگر سر پر مسح کیا اور مسح کے بعد ہاتھ پر جو تری رہ گئی تھی اس سے موزے پر مسح کیا تو جائز نہیں کیونکہ اس نے مستعمل (استعمال شدہ) تری سے موزے پر مسح کیا بخلاف اول کے۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۲)

مسئلہ:

کسی شخص نے ایسے حوض میں وضو کیا جس کا پانی منجمد ہو چکا تھا اگر منجمد پانی ایسا ہے کہ ہلانے سے با آسانی ٹوٹ جاتا ہے تو (وضو) جائز ہے اور اگر اس کے بڑے بڑے ٹکڑے ہوں کہ ہلانے سے نہ ٹپس تو جائز نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۹۰)

مسئلہ: دھوپ سے گرم پانی سے وضو کرنا کیسا؟

دھوپ کے گرم پانی کا سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے برتن سے جسم پر پہنچانا گرم وقت میں اور گرم علاقہ میں بلا ٹھنڈا کیے ممنوع ہے۔ (صفحہ ۳۶۶)

مسئلہ: پینے کی سبیل سے وضو کرنا کیسا؟

سبیل جو پینے کے لیے لگائی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس سے وضو غسل اگر چہ صحیح ہو جائیں گے جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کے سوا اور پانی نہ ملے اور اسے وضو یا غسل کی حاجت ہے تو تیمم کرے اس سے طہارت نہیں کر سکتا۔ (صفحہ ۳۸۱)

مسئلہ:

وضو میں مسح سر کا بہترین طریقہ سر کا استیعاب^۱ سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ہتھیلیاں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تر کرے اور ہر ہتھیلی کی تین انگلیوں کا پیٹ سر کے اگلے حصے پر رکھے اور شہادت کی انگلیوں اور انگوٹھوں کو الگ کیے رہے اور شہادت کی انگلیوں کو سر کے پچھلے حصے تک کھینچ لائے پھر دونوں کروٹوں کا ہتھیلیوں سے مسح کرے اور کانوں کے اوپری حصہ کا انگوٹھوں کے پیٹ سے اور کانوں کے اندرونی حصہ کا شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرے تاکہ اس کا مسح ایسی تری سے جو مستعمل نہ ہوئی۔ (ج ۳ ص ۷۳۰)

مسئلہ: وضو میں ناخن بھر جگہ خشک رہنے کا حکم

ہمارے ائمہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک ایک طہارت میں پانی اور مٹی جمع نہیں ہو سکتے مثلاً محدث کے پاس اتنا پانی ہے کہ ہاتھ منہ دھو لے یا جنب کے پاس اتنا کہ وضو کرے یا سارا بدن دھو لے۔ مگر چند انگل جگہ رہ جائے تو اسے حکم ہے کہ صرف تیمم کرے۔ ان مواضع میں پانی خرچ کرنے کی اصلاً حاجت نہیں کہ جب تک ناخن بھر جگہ رہ جائے گی حدت و جنابت بدستور رہیں گے۔ ان میں ذرہ بھر بھی کم نہ ہوگا کہ ہر حدت چھوٹا یا بڑا آتا ہے تو ایک ساتھ اور جاتا ہے تو ایک ساتھ۔ اس میں حصے نہیں کہ بعض بدن کو حدت یا جنابت اب لاحق ہو بعض کو پھر یا بعض بدن سے اب دور ہو جائے اور بعض سے کچھ دیر میں اور جب بعد صرف بھی حدت بدستور تو پانی کا خرچ کیا ضروریوں ہی اگر محدث کے اکثر اعضائے وضو یا جنب کا اکثر بدن مجروح ہو تیمم کریں یہ نہیں کہ جتنا بدن صحیح ہے اتنا دھوئیں اور باقی کے لیے تیمم۔ (ج ۲ ص ۱۹۱)

مسئلہ: مسجد میں وضو کرنا کیسا؟

مسجد میں وضو کرنا اصلہ جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے بنوایا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنیٰ قرار پائے گا۔ (ج ۸ ص ۵۰۲)

مسئلہ: دوران وضو سلام کا جواب دینا کیسا؟

وضو میں (سلام کا) جواب دے اور وظیفہ و تلاوت میں جواب نہ دینے کا اختیار رکھتا ہے کہ اس حال میں اس پر سلام مکروہ ہے۔ (ج ۲۲ ص ۵۶۹)

غسل کے مسائل

سوال ۷: فرائض غسل کو ادا کرنے کا طریقہ

فرائض غسل جنابت جو تین ہیں ان میں کلی کرنے ناک میں پانی چڑھانے اور پورے بدن پر پانی پہنچانے سے کیسا پانی پہنچانا مراد ہے؟ بینواتو جروا

الجواب: (۱) مضمضہ (کلی کرنا)

سارے دہن کا مع اس کے ہر گوشے پر زے کنج کے حلق کی حد تک دھلنا۔

(۲) استنشاق (ناک میں پانی چڑھانا)

ناک کے دونوں نٹھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا۔

(۳) اسالة الباء علی ظاہر البدن (پانی کا تمام ظاہر بدن پر پہنچانا)

سر کے بالوں سے تلووں سے نیچے تک جسم کے ہر پرزے روٹکنے کی بیرونی سطح پر پانی کا تقاطر کے ساتھ بہہ جانا سوا اس موضع (جگہ) یا حالت کے جس میں حرج ہو۔ (ج ۱ ص ۵۹۱)

☆ ضروریات غسل مطلقاً

ظاہر ہے کہ وضو میں جس جس عضو کا دھونا فرض ہے غسل میں بھی فرض ہے تو یہ سب چیزیں یہاں بھی معتبر اور ان کے علاوہ یہ اور زائد۔

(۱) سر کے بال کہ گندھے ہوئے ہوں ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا۔

(۲) کانوں میں بالی پتے وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا غسل میں وہی حکم ہے جو ناک میں بلاک وغیرہ کے چھید کا غسل و وضو دونوں میں تھا۔

(۳) بھوؤں کے نیچے کی کھال اگرچہ بال کیسے ہی گھنے ہوں۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اُس کے سوراخ کا منہ۔

(۵) کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) استنشاق (کلی کرنا) بمعنی مذکور۔

(۷) مضمرہ (ناک میں پانی چڑھانا) بطرز مسطور۔

(۸) داڑھوں کے پیچھے۔

(۹) دانتوں کی کھڑکیوں میں جو سخت چیز ہو وہ پہلے جدا کر لیں۔

(۱۰) جو تاریخیں وغیرہ جو بے ایذا چھوٹ سکے چھڑانا۔

(۱۱) تھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ ڈھلے گا۔

(۱۲) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ ڈھلے گی۔

(۱۳) بازو کا ہر پہلو۔

(۱۴) پیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۵) پیٹ وغیرہ کی پٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۶) ناف انگلی ڈال کر جبکہ بغیر اس کے پانی بہنے میں شک ہے۔

(۱۷) جسم کا کوئی روٹکا کھڑا نہ رہ جائے۔

(۱۸) ران اور پیروں کا جوڑ کھول کر دھوئیں۔

(۱۹) دونوں سرین ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۲۰) ران اور پنڈلی کا جوڑ جبکہ بیٹھ کر نہائیں۔

(۲۱) رانوں کی گولائی۔

(۲۲) پنڈلیوں کی کروٹیں۔

☆ احتیاطیں خاص ہمدان :

(۲۳) گندھے ہوئے بال کھول کر جڑ سے نوک تک دھوئے۔

(۲۴) مونچھوں کے نیچے کی کھال اگر چہ گھنی ہوں۔

(۲۵) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک۔

(۲۶) ذکر و انشین کے ملنے کی سطحیں کہ بے جدا کیے نہ ڈھلے گی۔

(۲۷) انشین کی سطح زیریں جوڑ تک۔

(۲۸) انشین کے نیچے کی جگہ جڑ تک۔

(۲۹) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو بہت علماء کے نزدیک اس پر فرض ہے کہ کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھول کر دھوئے۔

(۳۰) اس قول پر اس کھال کے اندر بھی پانی پہنچنا فرض ہوگا بے چڑھائے اس میں پانی ڈالے کہ چڑھنے کے بعد بند ہو جائے

گی۔

☆ احتیاطیں خاص بزناں (عورتوں کی غسل میں احتیاطیں)

(۳۱) گندی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنی، چوٹی کھولنی ضرور نہیں۔ لیکن جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی۔

(۳۲) ڈھلکی ہوئی پستان اٹھا کر دھونی۔

(۳۳) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر۔

(۳۴) فرج خارج کے چاروں لبوں کی جیبیں جڑ تک۔

(۳۵) گوشت پارہ بالا کا ہر پرت کہ کھولے سے کھل سکے گا۔

(۳۶) گوشت پارہ زیریں کی سطح زیریں۔

(۳۷) اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرض فرج خارج کے ہر گوشے پُر زے کینچا کا خیال لازم ہے۔ ہاں فرج داخل کے اندر

انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں بہتر ہے۔ (صفحہ ۶۰۲)

☆ اُن چیزوں کا بیان جو غسل میں معاف ہیں

(۱) آنکھوں کے ڈھیلے۔
تمام ظاہر بدن ہر ذرہ ہر روگٹے پر سر سے پاؤں تک پانی بہنا فرض ہے، ورنہ غسل نہ ہوگا، مگر مواضع حرج معاف ہیں۔ مثلاً:

(۲) عورت کے گندھے ہوئے بال۔

(۳) ناک، کان، زوروں کے وہ سوراخ جو بند ہو گئے۔

(۴) ناخنوں کا حشفہ جبکہ کھال چڑھانے میں تکلیف ہو۔

(۵) اس حالت میں اس کھال کی اندرونی سطح جہاں تک پانی بے کھولے نہ پہنچے کھولنے میں مشقت ہو۔

(۶) بکھی یا مچھر کی بیٹ جو بدن پر ہو اس کے نیچے۔

(۷) عورت کے ہاتھ پاؤں میں اگر کہیں مہندی کا جرم لگا رہ گیا۔

(۸) دانتوں کا جما ہوا چونا۔

(۹) بستی کی ریختیں

(۱۰) بدن کا میل

(۱۱) ناخنوں میں بھری ہوئی یا بدن پر لگی ہوئی مٹی۔

(۱۲) جو بال خود گرہ کھا کر رہ گیا ہو اگرچہ مرد کا۔

(۱۳) پلک یا کولے میں سرمہ کا جرم۔

(۱۴) کاتب کے انگوٹھے پر روشنائی۔

(۱۵) رنگ ریز کے ناخن پر رنگ کا جرم۔

(۱۶) نان بائی یا پکانے والی عورت کے ناخن میں آٹا، علیٰ خلاف فیہ۔

(۱۷) کھانے کے ریزے کہ دانت کی جڑ یا جوف میں رہ گئے۔

(۱۸) اقوال (میں کہتا ہوں، یعنی امام اہل سنت رضی اللہ عنہ) ہلتا ہوا دانت اگر تار سے جکڑا ہے، معافی ہونی چاہیے اگر چہ پانی

تار کے نیچے نہ رہے کہ بار بار کھولنا ضرر (نقصان) دے گا، نہ اس سے ہر وقت بندش ہو سکے گی۔

(۱۹) یونہی اگر اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے مثلاً برادہ آہن و مقناطیس وغیرہ سے جمایا گیا ہے، جسے ہوئے چونے کی مثل اس کی

بھی معافی چاہیے۔

(۲۰) پٹی کہ زخم پر ہوا اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے۔

(۲۱) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اس پر پانی بہنے سے ضرر ہوگا۔ (صفحہ ۶۰۶)

سوال ۸: جنابت میں اگر غسل نقصان دیتا ہو تو کیا کرے؟

ایک بیمار کو نہانے کی حاجت ہے اور پانی نقصان دیتا ہے تو اس کے غسل و نماز میں کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر اسے صرف سرد ہونا مضر (نقصان دہ) ہو تو سر کا مسح کرے باقی بدن دھوئے اور اگر ٹھنڈے پانی سے نہانا

- نقصان کرتا ہو تو گرم یا گنگنے سے نہائے، اگر ٹل سکے ورنہ تیمم کر لے یا سر پر مسح کرے اور بدن دھولے، جیسا اس کے حال مرض کا

تقاضا ہو اور اگر ٹھنڈے وقت نہانا نقصان دیتا ہے تو اس وقت تیمم یا بدستور سر کا مسح اور باقی بدن کا غسل کرے، پھر جب گرم وقت

آئے نہائے۔ غرض جہاں تک ضرر ہو اسی کا اتباع کرے اس سے آگے نہ بڑھے، جب کسی طرح نہ نہا سکے تو جب تک یہ حالت

رہے تیمم کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۶۱۷)

☆ غسل سے متعلق مسائل ”فتاویٰ رضویہ“ میں

مسئلہ ۱:

دانتوں کی جڑ یا کھڑکی میں سخت چیز جمی ہو تو چھڑا کر کلی کرنا لازم ورنہ غسل نہ اترے گا۔ (صفحہ ۵۹۳)

مسئلہ ۲:

وضو و غسل میں غرغره سنت ہے، مگر روزہ دار کو مکروہ۔ (صفحہ ۵۹۳)

۱۔ جسم

مسئلہ: ۳

منہ کے ہر ذرہ پر حلق تک پانی بہنا اور دونوں نتھنوں میں ناک کی ہڈی شروع ہونے تک پانی چڑھنا غسل میں فرض اور وضو میں سنت مؤکدہ ہے۔ (صفحہ ۵۹۵)

مسئلہ: ۴

سنت مؤکدہ کے ترک کی عادت سے گنہگار و مستحق عذاب ہوتا ہے۔ (صفحہ ۵۹۶)

مسئلہ: ۵

وضو و غسل میں سنت ہے کہ ناک کی جڑ تک پانی چڑھائے مگر روزه دار اس سے بچے۔ ہاں تمام نرم بانسے تک چڑھانا اسے بھی ضروری ہے۔ (صفحہ ۵۹۶)

مسئلہ: ۶

مواضع احتیاط (احتیاط کی جگہوں) میں پانی پہنچنے کا ظن غالب کافی ہے یعنی دل کو اطمینان ہو کہ ضرور پہنچ گیا۔ مگر یہ اطمینان نہ بے پرواہوں کا کافی ہے جو دیدہ و دانستہ بے احتیاطی کر رہے ہیں نہ وہی دوسرے زدہ کا اطمینان ضرور جسے آنکھوں دیکھ کر بھی یقین آنا مشکل بلکہ متدین محتاط کا اطمینان چاہیے۔ (صفحہ ۶۰۶)

مسئلہ: ۷

جب بدن کے بعض حصے پر پانی ضرور دیتا ہو بعض پر نہیں تو اکثر کا اعتبار ہے۔ (صفحہ ۶۱۲)

سوال ۹: احتلام کے بارے میں مسائل

اگر کوئی شخص سوتے سے جگا اور تری کپڑے یا بدن پر پائی یا خواب دیکھا اور تری نہ پائی تو اس پر نہانا واجب ہوا یا نہیں؟

بینوا تو جروا

الجواب: یہاں چھ صورتیں ہیں:

(۱) تری کپڑے یا بدن کسی پر نہ دیکھی۔

(۲) دیکھی اور یقین ہے کہ یہ منی یا ندی نہیں بلکہ ودی یا بول یا پسینہ یا کچھ اور ہے۔ ان دونوں صورتوں میں مطلقاً جماع و غسل اصدا

نہیں۔ اگر خواب میں مجامعت (جماع) اور اس کی لذت اور انزال تک یاد ہو۔

غنیہ میں ہے۔ کسی کو خواب دیکھنا یاد آیا اور تری نہ پائی تو بالا جماع اس پر غسل نہیں۔

(۳) ثابت ہو کہ یہ تری منی ہے اس میں بالاتفاق نہانا واجب ہے اگرچہ خواب وغیرہ اصلاً یاد نہ ہو۔

ردالمحتار میں ہے: بالاتفاق غسل واجب ہے مطلقاً جب یقین ہو کہ یہ تری منی ہے۔
اب رہیں تین صورتیں:

(۴) اس تری کے منی ہونے کا احتمال ہو۔

(۵) مذی ہونے کا علم ہو۔

(۶) منی نہ ہونا تو معلوم مگر مذی ہونے کا احتمال ہو۔ پس اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے تو ان تینوں صورتوں بھی بالاتفاق نہانا واجب ہے۔ (ج ۱ صفحہ ۶۲۳)

☆ احتلام سے متعلق اہم معلومات

مسئلہ ۱:

انزال ہوا اور نہالیا اس کے بعد پھر منی نکلی دوبارہ نہانا واجب ہوگا اگرچہ اس بار بے شہوت نکلی ہو مگر یہ کہ پیشاب کر چکا یا سولیا یا زیادہ چل لیا اس کے بعد منی بے شہوت نکلی تو غسل کا اعادہ نہیں۔ (صفحہ ۶۸۴)

مسئلہ ۲:

رات کو احتلام ہوا جاگا تو تری نہ پائی وضو کر کے نماز پڑھ لی اس کے بعد منی باہر آئی تو غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز صحیح ہوگئی۔ (صفحہ ۶۸۶)

مسئلہ ۳:

جاگا احتلام خوب یاد ہے مگر تری نہیں پھر مذی نکلی غسل نہ ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ ۴:

منی اپنے محل یعنی مرد کو پشت عورت کے سینہ سے جدا ہوتے وقت شہوت چاہیے پھر اگرچہ بلا شہوت نکلے غسل واجب ہو جائے گا۔ مثلاً احتلام ہوا یا نظریاً فکر یا کسی اور طریق سوائے ادخال سے منی شہوت اتری۔ اس نے عضو کو مضبوط تھم لیا نہ نکلنے دی یہاں تک کہ شہوت جاتی رہی۔ یا بعض لوگ سانس اوپر چڑھا کر اترتی ہوئی منی کو روک لیتے ہیں یا بعض میں ضعف شہوت کے سبب منی خیال بدلنے یا کروٹ لینے یا اٹھ بیٹھنے یا پشت پر پانی کا چھینٹا دے لینے سے رک جاتی ہے۔

غرض کسی طرح شہوت کے وقت اترتی ہوئی منی کو روک لیا یا خود رک گئی اور پھر جب شہوت جاتی رہی نکلی تو امام اعظم اور امام محمد (علیہم الرحمہ) کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا کہ اترتے وقت شہوت تھی اگرچہ نکلتے وقت نہ تھی۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ ہوگا کہ ان کے نزدیک نکلتے وقت بھی شہوت شرط ہے ہاں جب تک نکلتے نہیں غسل بالاتفاق واجب نہ ہوگا کہ

نکالنا ضرور شرط ہے۔ (صفحہ ۶۸۹)

مسئلہ: ۵

زوج کی منی اگر عورت کی فرج سے لکے تو اس (عورت) پر وضو واجب ہوگا اس کے سبب غسل نہ ہوگا۔ (صفحہ ۷۰۶)

مسئلہ: ۶

چوٹ لگنے یا گرنے یا بوجھ اٹھانے سے منی بے شہوت نکل جائے تو غسل (واجب) نہ ہوگا صرف وضو آئے گا۔ (صفحہ ۷۱۴)

مسئلہ: ۷

بچہ بالکل صاف پیدا ہوا جس کے ساتھ خون کا اصلاً نشان نہیں نہ بعد کو خون آیا پھر بھی زچہ (عورت) پر احتیاطاً غسل واجب ہے۔ (صفحہ ۷۵۰)

سوال ۱۰: غسل کی نیت نہ کرنا کیسا؟

غسل کی نیت کرنی چاہیے یا نہیں اور غسل کی نیت کیا ہے؟
الجواب: غسل میں نیت سنت ہے اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہو جانے اور نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں۔

سوال ۱۱: ننگے نہانا کیسا؟

کیا کوئی شخص برہنہ غسل کر سکتا ہے کہ نہیں؟ کیا اس طرح غسل ہو جاتا ہے؟
الجواب: برہنہ (ننگے) غسل کرنے سے بھی غسل ہو جاتا ہے اس میں کچھ حرج نہیں اگر مکان پر دے کا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۱۲: زانی کا ذبیحہ کھانا کیسا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے اس پر زید کہتا ہے کہ کیسے جائز ہو زانی پر غسل چالیس روز تک نہیں اترتا ہے کیا زید کا قول سچا ہے اور زانی کا غسل اترتا ہے یا نہیں؟

الجواب: زید نے محض غلط کہا زانی کے ظاہر بدن کی طہارت اول ہی بار نہانے سے فوراً ہو جائے گی۔ ہاں قلب کی طہارت تو بہت سے ہوگی۔ اس میں چالیس دن کی حد باندھنی غلط ہے چالیس برس تو بہت نہ کرے تو چالیس برس طہارت باطن نہ ہوگی اور غسل نہ اترنے کو ذبیحہ ناجائز ہونے سے کیا علاقہ! طہارت شرط ذبح نہیں جنب کے ہاتھ کا بھی ذبیحہ درست ہے۔ بلکہ وہ جن

کا غسل فی الواقع کبھی نہیں اترتا، یعنی کافر ان کتابی ان کے ہاتھ کا ذبیحہ سب کتابوں بلکہ خود قرآن عظیم میں حلال فرمایا ہے۔

سوال ۱۳: نماز کے دوران اگر حیض آ گیا تو کیا کرے؟
اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے کہ رسالہ ”طہارت کبریٰ“ میں لکھا ہے: کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو اور نماز کے دوران اسے حیض آ جائے تو وہ نماز توڑ دے پھر اگر وہ فرض نماز ہے تو حصول طہارت کے بعد اس کی قضاء واجب نہ ہوگی اور اگر نفل نماز ہو تو واجب ہوگی؟ بینوا تو جروا

الجواب: اس رسالے میں اگرچہ بہت جگہ غلطی واقع ہوئی ہے تاہم یہ مسئلہ صحیح لکھا گیا ہے۔ اسی کی مثل البحر الرائق، درمختار اور ان کے علاوہ عمدہ کتب میں منقول ہے۔ اس کا سبب جو اس وقت خیال میں آ رہا ہے یہ ہے کہ نماز اگرچہ نفل ہو شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ اگر تکمیل سے پہلے کوئی فساد ظاہر ہو تو قضاء لازم ہوگی، لیکن یہ حکم اس نماز کا ہے جسے قصد شروع کیا ہو لہذا اگر کوئی شخص نماز ظہر ادا کر کے بھول گیا ہو پھر اس کی نیت کر لی لیکن فارغ ہونے سے پہلے یاد آ گیا اور اسی حالت میں نماز توڑ دی تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، کیونکہ یہ شروع کرنا غلط بنیاد پر تھا اسی طرح جب عورت کو حیض آیا تو اس وقت کی نماز اس پر فرض نہ تھی۔ اس نے فرض خیال کرتے ہوئے شروع کر دی تھی تو یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ ہمارے نزدیک آخر وقت کا اعتبار ہے۔ جسے فقہاء کرام نے بیان فرمایا لہذا قضاء لازم نہیں ہوگی۔ بخلاف نفل کے کہ وہ نہ تو واجب سمجھ کر شروع کیے اور نہ ہی آخر وقت میں حیض کا شروع نفل پڑھنے سے مانع ہے۔ لہذا نوافل کا شروع کرنا صحیح تھا جب فاسد ہو گئے تو قضاء واجب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے۔ (ج ۴ ص ۳۵۰)

سوال ۱۴: حیض والی عورت کا مسئلہ

ایک عورت کو آٹھ دن سے کم حیض ہوتا ہے سپیدی آ جانے کے بعد بے نہائے اس سے صحبت کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

بینوا تو جروا

الجواب: جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن سے کم میں ختم ہو جائے۔ اس میں دو صورتیں ہیں۔ یا تو عورت کی عادت سے بھی کم میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دنوں آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہ گزرے اور خون بند ہو گیا، جب تو اس سے صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ نہائے اور اگر عادت سے کم نہیں، مثلاً پہلے مہینے سات دن آیا تھا اب بھی سات یا آٹھ روز آ کر ختم ہو یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو اس سے صحبت جائز ہونے کے لیے دو باتوں سے ایک بات ضرور ہے یا تو عورت نہائے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے خالی تیمم کافی نہیں۔ یا طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نماز فرض فرض ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سرسے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھیں۔ اس صورت میں

بے طہارت بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (ج ۳ ص ۳۵۱)

سوال ۱۵: حالت حیض میں عورت سے نفع لینا کیسا؟

ایام حیض میں اپنی عورت سے ران یا پیٹ پر یا کسی اور مقام پر فراغت حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا
الجواب: پیٹ پر جائز اور ران پر ناجائز ہے۔ کلیہ یہ ہے کہ حالت حیض و نفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز۔ یہاں تک کہ سحلیٰ ڈکر کر کے انزال کرنا۔ (ج ۳ ص ۳۵۲)

سوال ۱۶: نفاس والی عورت کا اہم مسئلہ

نفاس کی اکثر مدت چالیس روز ہے کمتر کی حد نہیں اگر نفاس کا پانی ہشت روز میں بند ہوا اور نماز اور روزہ اور وحی کے بعد پانی پھر آیا اس میں کیا حکم ہے؟

الجواب: پانی کوئی چیز نہیں وہ تو رطوبت ہے نفاس میں خون ہوتا ہے چالیس دن کے دن جب خون عود کرے شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے گنے جائیں گے جو دن بیچ میں خالی رہ گئے وہ بھی نفاس ہی میں شمار ہوں گے مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا عورت بکمان طہارت غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی۔ چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دو منٹ باقی تھے پھر خون آ گیا تو یہ سارا چلہ نفاس میں ٹھہرے گا نمازیں بیگار گئیں فرض یا واجب روزے یا ان کی قضاء نمازیں جتنی پڑھی ہوں انہیں پھر پھیرے۔ (ج ۳ ص ۳۵۳)

سوال ۱۷: حیض والی عورت کے ہاتھ کا کھانا کیسا ہے؟

حیض والی عورت کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اسے اپنے ساتھ کھلانا جائز ہے کہ نہیں؟ اور اگر وہ حیض کے دوران مرجائے تو کیا کریں؟

الجواب: اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز۔ ان باتوں سے احتراز یہود و مجوس کا مسئلہ ہے۔ (اگر حیض میں) مرجائے تو اس کے لیے ایک ہی غسل کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۳۵۴)

سوال ۱۸: حالت حیض میں ہمبستری کرنے کا کفارہ

کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض یا نفاس میں صحبت کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

الجواب: اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پر ہے تو نصف دینار اور دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور دس درہم

دوروں پر تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ (ج ۳ ص ۲۵۵)

سوال ۱۹: حالت جنابت میں کھانا کھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں؟

بیّنوا تو جروا

الجواب: نہ اور بغیر اس کے مکروہ اور افضل تو یہ ہے کہ غسل ہی کرے ورنہ وضو کہ جہاں جنب ہوتا ہے ملائکہ رحمت اس

مکان میں نہیں آتے۔ (ج ۱ ص ۱۰۷)

سوال ۲۰: حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ بیّنوا تو جروا

الجواب: حرام ہے مگر بضرورت شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رتی اندر رکھا ہے اور یہ اس کے سوا کوئی

سامان نہیں کر سکتا نہ کوئی اندر سے لانے والا ہے یا کسی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں۔ ایسی حالتوں میں تیمم کر کے جاسکتا ہے۔ صورت اولیٰ میں صرف اتنی دیر کے لیے کہ ڈول رتی لے آئے اور صورت ثانیہ

میں جب تک وہ خوف باقی رہے۔ (ج ۱ ص ۱۰۷)

سوال ۲۱: بکب اور محدث کو قرآن پاک چھونا حرام ہے

ترجمے والے یا تفسیر والے قرآن پاک کو جنب یا محدث چھوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: محدث کو مصحف (قرآن پاک) چھونا مطلقاً حرام ہے خواہ اس میں صرف نظم قرآن پاک مکتوب ہو یا اس

کے ساتھ ترجمہ و تفسیر و رسم خط و غیر با بھی کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف زائل نہ ہوگا۔ آخر اسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا۔ ترجمہ

یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ نہ زوائد (ترجمہ و تفسیر) قرآن پاک کے توابع ہیں۔ اور مصحف شریف سے جدا نہیں لہذا

حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو چھونا بھی ناجائز ہوا بلکہ پٹھوں کو بھی بلکہ چولی پر سے بھی بلکہ ترجمے کا چھونا خود ہی ممنوع ہے۔

اگرچہ قرآن مجید سے جدا لکھا ہو۔ (ج ۱ ص ۱۰۷)

سوال ۲۲: بکب کا قرآن پاک پر پڑھنا کیسا؟

جنب کو کلام اللہ شریف کی پوری آیت پڑھنی ناجائز ہے یا آیت سے کم بھی؟ مثلاً کسی کام کے لیے ”حسبنا اللہ ونعم

الوکیل“ یا کسی تکلیف پر ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کہہ سکتا ہے کہ یہ پوری آیتیں نہیں آیتوں کے ٹکڑے ہیں یا اس قدر

کی بھی اجازت نہیں؟ بیّنوا تو جروا

الجواب: یہ معلوم رہے کہ قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثناء و مناجات و دعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو جیسے آیت

الکریٰ بلکہ متعدد آیات کا ملہ جیسے سورہ حشر کی اخیر تین آیتیں ”هو الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشہادۃ“ سے آخر سورت تک بلکہ پوری سورت جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفاس کو جائز ہے۔ اسی لیے کھانے یا سبق کے ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک و استفادہ ہے نہ کہ تلاوت تو ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ اور ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا نہ بہ نیت قرآن پڑھے جاتے ہیں۔ اگرچہ پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا جس طرح کسی چیز کے گننے پر ”عسی ربنا ان یدلنا خیر امنہا انا الی ربنا راغبون“ کہنا۔ ہاں آیہ الکریٰ یا سورہ فاتحہ اور ان کے مثل قرأت کے سننے والا جسے قرآن سمجھے اُن عوام کے سامنے جن کو اس کا جنب ہونا معلوم ہو یا وہ بہ نیت ثناء و دعا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحال جنابت تلاوت جائز نہ سمجھ لیں یا اس کا عدم جواز جانتے ہوں تو اس پر گناہ کی تہمت نہ رکھیں۔ (ج ۱ ص ۱۰۷۷)

مسئلہ
صحیح یہ ہے کہ بہ نیت قرآن ایک حرف کی بھی جنب و حائض کو اجازت نہیں۔ (صفحہ ۱۰۸۲)

مسئلہ
جنب کو وہ آیات ثناء بہ نیت ثناء پڑھنا حرام ہے جن میں رب عزوجل نے اپنے لیے متکلم کی ضمیریں ذکر فرمائیں۔ (صفحہ ۱۱۱۳)

مسئلہ
جن آیات دعا و ثناء کے اوّل میں قل ہے اُن میں جنب یہ لفظ چھوڑ کر بہ نیت دعا پڑھے ورنہ جائز نہیں۔ (صفحہ ۱۱۱۳)

مسئلہ
اُسے (جنبی کو) حروف مقطعات والی دعا کی بھی اجازت نہیں۔ (صفحہ ۱۱۱۳)

مسئلہ
جن آیات میں خالص دعا و ثناء نہیں انہیں جنب یا حائض بہ نیت عمل بھی نہیں پڑھ سکتے۔ (ایضاً)

مسئلہ
دم کرنے کے لیے بھی جنب وہی خالص آیات دعا و ثناء بے نیت قرآن خاص بہ نیت دعا و ثناء ہی پڑھ سکتا ہے۔ (صفحہ ۱۱۱۵)

مسئلہ
آیات دعا و ثناء کو بہ نیت دعا و ثناء پڑھنے کی اجازت ہے لکھنے کی اجازت نہ ہونی چاہیے اگرچہ دعائی کی نیت کر لے تو

جنب وہ تعویذ کسی نیت سے نہ لکھے جس میں آیات قرآنیہ ہوں۔ (منہج ۱۱۱۸)

فائدہ ضروریہ

تلاوت قرآن و قرأت حدیث کے سوا اپنی طرف سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام خواہ کسی نبی کو معصیت (گناہ) کی طرف منسوب کرنا سخت حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۱۱۹)

مسئلہ

زن حائضہ کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کرے۔ (ج ۱ ص ۴۲۲)

نجاستوں کا بیان

سوال ۲۳: جنابت میں پسینے کا حکم

حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں؟ بینوا تو جردا

الجواب: نہیں جناب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن پاک ہے۔

در مختار میں ہے:

”آدمی کا جھوٹا مطلقاً پاک ہے چاہے جنبی ہو چاہے کافر ہو اور پسینے کا حکم جھوٹے جیسا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

(ج ۳ ص ۳۸۰)

سوال ۲۴: چھپکلی اگر سرکہ میں گر جائے تو کیا کریں؟

سرکہ میں چھپکلی گری پڑی تھی پھر زندہ ہی باہر نکل گئی۔ اس صورت میں سرکہ کھانا کیسا؟ اور اگر اندر ہی مر گئی تو سرکہ کس طرح

پاک ہوگا؟

الجواب: جبکہ وہ زندہ نکل آئی سرکہ پاک ہے پھر اگر اس کا منہ سرکہ میں نہ ڈوبا بلکہ تیرتی ہی رہی تو اس سرکہ کا کھانا

نکروہ تک نہیں اور ڈوب گئی تو غنی کے لیے کراہت تنزیہی اور فقیر کے لیے اس قدر بھی نہیں (یعنی کراہت فقیر کے لیے ہے ہی نہیں)۔

ہاں اگر مر جائے تو سرکہ نا پاک ہو گیا اور اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوسرا سرکہ صاف محفوظ کسی لوٹے میں لے کر

اس گھڑے میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ یہ منہ بھر کر ابل جائے اور باہر نکلتا شروع ہو جب زمین پر کچھ دور بہہ جائے موقوف

کریں سارا گھڑا صاف و نظیف ہو جائے گا اور انسب یہ ہے کہ اس قدر ڈالیں جس میں سرکہ گھڑے سے ابل کر بقدر دو ڈیڑھ

ہاتھ طول کے بہہ جائے۔

دودھ پانی سرکہ تیل رقیق گھی اور ایسی ہی بہتی چیز جو نا پاک ہو جائے دودھ ہو تو پاک دودھ اور پانی ہو تو پاک پانی و علیٰ

هذا القیاس ہر شے اپنی ہی جنس کے ساتھ ملا کر بطور مذکور بہادیں یا دھاریں ملا کر برتن میں لے لیں سب پاک ہو جائے گا۔

(ج ۳ ص ۳۸۳)

سوال ۲۵: مرغی کی قے کے حکم

مرغی کی قے پاک ہے یا ناپاک؟ اور جس شے کی بیٹ پلید ہے کیا اس کی قے بھی پلید ہے؟

الجواب: ہر جانور کی قے اس کی بیٹ کا حکم رکھتی ہے یعنی جس کی بیٹ پاک ہے جیسے چڑیا یا کبوتر اس کی قے بھی پاک ہے اور جس کی نجاست خفیفہ ہے جیسے باز یا کوا اس کی قے بھی نجاست خفیفہ اور جس کی نجاست غلیظہ ہے جیسے بطن یا مرغی اس کی قے بھی نجاست غلیظہ۔ (ج ۳ ص ۳۹۰)

سوال ۲۶: جوتے پر اگر پیشاب گر گیا تو پاک کیسے کریں؟

جوتے پر پیشاب پڑ گیا اور اس پر خاک جم کر تدار ہو گیا تو رگڑنے سے پاک ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب: جوتے پر اگر پیشاب پڑ گیا اور اس پر خاک جم گئی تو ایسے ملنے سے جس سے اس کا اثر زائل ہو جائے پاک ہو جائے گا ورنہ بغیر دھونے کے پاک نہ ہوگا۔ (ج ۳ ص ۳۹۵)

سوال ۲۷: کھانے میں اگر میٹنی نکلے تو کیا حکم ہے؟

اگر پکی ہوئی کھجڑی یا چاول میں یا چونے میں چوہے کی میٹنی نکلے تو کیا حکم ہے؟

الجواب: چوہے کی میٹنی اگر چاول، کھجڑی، روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکلے تو اسے پھینک کر وہ اشیاء کھالی جائیں بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آ گیا ہو اور اگر چونے میں نکلے اور وہ چوٹا جما ہوا ہو تو اس کے قریب کا پھینک کر باقی کھالیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۳۹۸)

سوال ۲۸: اگر نجاست ایک کپڑے سے دوسرے میں سرایت کر گئی تو کیا حکم؟

اگر کپڑا بقدر درہم کے یا اس سے کم پیشاب سے پلید ہو گیا اور پھر وہ کپڑا تہہ توڑ کر سب میں اثر پلیدی کر گیا تو وہ کپڑا پاک رہے گا یا نہیں؟

الجواب: جب کپڑے کو نجاست پہنچے اور ایک تہہ سے دوسری تہہ میں سرایت کرے تو ہر تہہ کی نجاست جدا شمار میں آئے گی اگر سب مل کر قدر درہم سے زائد ہو نماز فاسد ہو خواہ وہ تہیں ایک ہی کپڑے کی ہوں جیسے دو ہرے لباس یا چند کپڑے تہہ بہ تہہ بدن پر ہوں۔ (ج ۳ ص ۵۵۵)

سوال ۲۹: چھوٹے بچے کا پیشاب پاک یا ناپاک؟

شیر خوار بچے کا پیشاب پاک یا ناپاک؟

الجواب: آدمی کا بچہ اگر چہ ایک دن کا ہو اس کا پیشاب ناپاک ہے اگر چہ لڑکا ہو۔ (ج ۳ ص ۵۵۶)

سوال ۳۰: حلوائیوں کی کڑائیاں

حلوائیوں کی کڑائیوں کو کتے چاٹتے ہیں، انہی کڑائیوں میں وہ شیرینی بناتے ہیں اور دودھ گرم کرتے ہیں، ان کے یہاں کی شیرینی یا دودھ لے کر کھانا پینا درست ہے یا کہ نہیں؟

الجواب: طہارت و نجاست ظاہری میں شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ احتمال سے نجاست ثابت نہیں ہوتی، جس خاص شے کی نجاست معلوم ہو وہی خاص نجس و حرام ہے و بس۔ (ج ۳ ص ۵۵۸)

سوال ۳۱: برتن صاف کرنے کا طریقہ

اگر مٹی کے برتن پیالے یا کونڈے وغیرہ میں نجاست غلیظہ مثل پاخانہ و پیشاب لگ جائے اور اس کو پانی سے دھو کر پاک کریں اور دھوپ میں خشک کر دیں، اسی طرح تین مرتبہ پاک کر دیا جائے تو وہ عند الشرع پاک قابل استعمال رہا یا نجس ہے؟

الجواب: ہاں پاک ہو گیا، مٹی کا برتن چکنا استعالی جس کے مسام بند ہو گئے ہوں، جیسے ہانڈی، وہ تو تانبے کے برتن کی طرح صرف تین بار دھو ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے اور جو ایسا نہ وہ جیسے پانی کے گھڑبے وغیرہ اُن کو ایک بار دھو کر چھوڑ دیں کہ پھر بوند نہ ٹپکے اور تری نہ رہے دوبارہ دھوئیں اور اسی طرح چھوڑ دیں۔ سہ بارہ (تیسری بار) ایسا ہی کریں، پاک ہو جائے گا، چینی کا برتن جس میں بال ہو وہ بھی یوں ہی خشک کر کے تین بار دھویا جائے گا اور ثابت ہو تو صرف تین بار دھو دینا کافی ہے، مگر نجاست اگر جرم دار ہے تو اس کا جرم چھڑا دینا بہر حال لازم ہے، خشک کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنی تری نہ رہے کہ ہاتھ لگانے سے ہاتھ بھیگ جائے، خالی نم یا سیل کا رہنا مضائقہ نہیں، نہ اس کے لیے دھوپ یا سایہ شرط۔ (ج ۳ ص ۵۵۸)

سوال ۳۲: پیشاب کی چھینٹوں کا حکم

اگر کپڑوں پر بیلوں کے پیشاب گویا وغیرہ کی چھینٹیں پڑی ہیں اور کپڑے بدلنے کی فرصت نہیں ہے، نماز ایسی حالت میں ہوگی یا نہیں؟

الجواب: اگر چھینٹیں چہارم کپڑے سے کم پر پڑی ہیں، نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور کھیت سے فرصت نہ ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۶۳)

سوال ۳۳: گھی کو پاک کرنے کا طریقہ

گھی گرم تھا، اس میں مرغی کا بچہ گرا اور فوراً مر گیا، گھی کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: گھی نا پاک ہو گیا، بے پاک کیے اس کا کھانا حرام ہے، پاک کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اتنا ہی پانی اس میں ملا کر جنبش دیتے رہیں، یہاں تک کہ سب گھی اوپر آ جائے تو اسے اتار لیں۔

اور دوسرا پانی اسی قدر ملا کر یونہی کریں، پھر اتار کر تیسرے پانی سے اسی طرح دھوئیں اور اگر گھی سرد ہو کر جم گیا ہو تو اس کے

برابر پانی ملا کر جوش دیں یہاں تک کہ گھی اوپر آ جائے تو اتار لیں۔

دوم: ناپاک گھی جس برتن میں ہے اگر جننے کی طرف مائل ہو گیا ہو آگ پر پگھلا لیں اور ویسا ہی پگھلا ہوا پاک گھی اُس برتن میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ گھی سے بھر کر اُبل جائے سب گھی پاک ہو جائے گا۔

سوم: دوسرا گھی پاک لیں اور مثلاً تخت پر بیٹھ کر نیچے ایک خالی برتن رکھیں اور پرنالے کی مثل کسی چیز میں وہ پاک گھی ڈالیں اس کے بعد یہ ناپاک گھی اسی پرنالے میں ڈالیں۔ یوں کہ دونوں کی دھاریں ایک ہو کر پرنالے سے برتن میں گریں۔ اسی طرح پاک و ناپاک گھی ملا کر ڈالیں یہاں تک کہ سب ناپاک گھی پاک گھی سے ایک دھار ہو کر برتن میں پہنچ جائے سب پاک ہو گیا۔ پہلے طریقہ میں پانی سے گھی کو تین بار دھونے میں گھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور دوسرے طریقہ میں اُبل کر تھوڑا گھی ضائع ہو جائے گا۔ تیسرا طریقہ بالکل صاف ہے مگر اس میں احتیاط بہت درکار ہے کہ برتن میں ناپاک گھی کی کوئی بوند نہ پاک گھی سے پہلے نہ بعد کو گرے پرنالے میں بہاتے وقت اُس کی کوئی چھینٹ اڑ کر پاک گھی سے جدا برتن میں گرے ورنہ جتنا برتن میں پہنچا یا اب پہنچے گا سب ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۶۳-۵۶۴)

سوال ۳۴: بچے نے اگر زمین پر پیشاب کر دیا تو پاک کرنے کا طریقہ

بچے زمین پر پیشاب پاخانہ کرتے تھے اس پر راب گر گئی وہ سب آڑے میں اس کی کانچی پڑی کھاجر کے سوار پڑا وہ کچی شکر پاک ہوئی یا پاک کر پاک یا کس طرح پاک ہو؟

الجواب: جب بچے زمین پر پاخانہ پھرتے ہیں وہ اٹھا دیا جاتا ہے زمین کھرچ دی جاتی ہے پیشاب کرتے ہیں وہ خشک ہو جاتا ہے اُس کا اثر زائل ہو جاتا ہے زمین پاک ہو جاتی ہے شبہ اور وہم پالنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۶۷)

سوال ۳۵: کتے کا جھوٹا کیسے پاک کریں؟

کھانے کے پاس کتا کھڑا اور کھانے میں کچھ نشانات بھی تھے پر کسی نے کتے کو کھانے میں منہ ڈالتے نہیں دیکھا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب: جبکہ اس طرف برتن خالی ہونے اور کھانا گرنے کی اور کوئی وجہ ظاہر نہ ہو اور کتا موجود ہو تو ضرور اس نے کھایا اور کھانا ناپاک ہو گیا۔ اگر تر مثل شیر (دودھ) و شوربا ہے تو سب اور خشک مثل برنج ہے تو جہاں منہ لگا ہے وہاں سے اتار کر پھینک دیں باقی پاک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۶۸)

سوال ۳۶: نطفہ پاک ہے یا ناپاک؟

وہ نطفہ جو آدی کی پیدائش کا قرار پاتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب: منی مطلق ناپاک ہے، سوا ان پاک نطفوں کے جن سے تخلیق حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوئی اور خود انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نطفے کے کہ ان کا پیشاب بھی پاک ہے، یونہی تمام فضلات۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۷۰)

نجاست کے بارے مسائل

مسئلہ:

سوئی کی نوک کے برابر باریک باریک بند کیاں نجس پانی یا پیشاب کی کپڑے یا بدن پر پڑ گئیں، معاف رہیں گی۔ اگر چہ جمع کرنے سے روپے بھر سے زائد جگہ میں ہو جائیں، مگر پانی پہنچا اور نہ بہا، یا غیر جاری پانی میں وہ کپڑا گر گیا تو نجس ہو جائے گا اور اب اس کی نجاست سے کپڑا بھی ناپاک ٹھہرے گا۔ (صفحہ ۶۸۹)

مسئلہ:

کپڑا ناپاک ہو گیا اور جگہ یاد نہ رہی، کہیں سے پاک کر لیا جائے پاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بعد کو یاد آیا کہ ناپاک دوسری طرف تھی تو پھر پاک کرنا ہوگا اور جو نمازیں پڑھی ہیں، پھیری جائیں گی۔ (صفحہ ۶۹۰)

مسئلہ:

جو جانور بہتا خون نہ رکھتا ہو پانی اس کے مرجانے سے ناپاک نہ ہوگا، اگر چہ ریزہ ریزہ ہو جائے، ہاں جب اس کے اجزا جدا کرنا ممکن نہ رہے گا تو اسے پینا یا اس کا شوربا بنانا حرام ہو جائے گا، صرف دو جانوروں میں یہ بھی حلال رہے گا، بڑی اور وہ مچھلی کہ خود مر کر نہ اتر آئی ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ:

گوشت کا خون کہ رگوں کا خون نکل جانے کے بعد خود گوشت میں باقی رہتا ہے، پاک ہے اور حلال جانور ہو تو حلال بھی ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

دودھ، گھی، تیل، روغن، زیتون سے دھونا نجاست کو پاک نہیں کرتا۔ (صفحہ ۶۹۱)

مسئلہ:

رحم کی رطوبت پاک ہے۔ (صفحہ ۶۹۲)

مسئلہ:

زمین خشک ہونے سے نجاست بالکل صاف نہیں ہو جاتی، خفیف نجاست باقی رہتی ہے، جو غیر تیمم مثل نماز وغیرہ میں عفو

ہے۔ (صفحہ ۶۹۳)

مسئلہ:

نجاست غیر مرئیہ مثلاً پیشاب وغیرہ میں تین بار دھونے اور ہر بار اتنا نچوڑنے کا حکم ہے کہ بوند نہ ٹپکے اب اگر ایک کپڑا زید نے نچوڑا کہ اس کے نچوڑنے سے اب اس میں سے بوند نہ ٹپک سکی۔ لیکن عمرو کہ زید سے زیادہ قوی ہے۔ اگر نچوڑتا تو ابھی اور ٹپکتی اس صورت میں وہ کپڑا زید کے حق میں پاک ہو گیا۔ اسے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے مگر عمرو کے حق میں ناپاک ہے اسے جائز نہیں۔ (صفحہ ۶۹۳)

مسئلہ:

نجاست حکمیہ نجاست حقیقیہ سے سخت تر ہے نجاست حقیقیہ اگر غلیظ ہو تو درہم بھر اور خفیفہ ہو تو ربع ثوب سے کم معاف ہے اور حکمیہ کا ذرہ بھی معاف نہیں۔ (صفحہ ۶۹۴)

مسئلہ:

گو بر وغیرہ نجاسات جب جل کر بالکل راکھ ہو جائیں جس میں اصلاً جان نہ رہے تو وہ راکھ پاک ہے۔ (صفحہ ۶۹۵)

استنجاء کا بیان

سوال ۳۷: وضو کے پانی سے استنجاء کرنا کیسا؟

ایک شخص نے لوٹے سے وضو کیا اس میں پانی بچ رہا اس بچے ہوئے پانی سے چھوٹا بڑا استنجاء یا وضو کرنا کیسا ہے اور اسے پھینک دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: پھینک دینا تو تصبیح مال (مال کو ضائع کرنا) ہے کہ شرع میں قطعاً ممنوع اور وضو کرنا بے شک جائز۔ مگر یہ کہ اس میں ماء مستعمل اس قدر گر گیا ہو کہ غیر مستعمل پر غالب ہو گیا۔ رہا استنجاء جواز میں تو اس کے بھی شبہ نہیں نہ کسی کتاب میں اس کی ممانعت نظر فقیر سے گزری۔ ہاں اس قدر ہے کہ بقیہ وضو کے لیے شرعاً عظمت و احترام ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرما کر بقیہ آب کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ اس کا پینا ستر مرض سے شفا ہے تو وہ ان امور میں آب زمزم سے مشابہت رکھتا ہے ایسے پانی سے استنجاء مناسب نہیں۔ (ج ۳ ص ۵۷۵)

سوال ۳۸: داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا کیسا؟

ایک شخص کے ہاتھ کو چوٹ لگی ہے کیا وہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کر سکتا ہے اور ایسا شخص نماز پڑھ سکتا اور امت کروا سکتا ہے؟

الجواب: داہنے ہاتھ سے استنجاء اگرچہ ممنوع و گناہ ہے۔ صحیح حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہیں فرمائی ہے مگر جب عذر ہے تو کچھ مواخذہ نہیں۔

فان الضرورات تبیح المحظورات۔

ضرورتیں منوعات کو جائز کر دیتی ہیں۔

مگر حالت عذر ہمیشہ مستثنیٰ ہوتی ہے اور ترک سنت صحیح نماز میں خلل انداز نہیں۔ پس صورت مستفسرہ میں بلا تاویل نہ اس شخص کی اپنی نماز میں حرج نہ امامت میں نقصان البتہ اگر نجاست مخرج کے علاوہ قدر درہم سے زیادہ ہو تو اس وقت پانی سے دھوئے بغیر طہارت نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں اگر پانی پر کسی طرح کسی ہاتھ سے قدرت نہ پائے تو اس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر امامت نہیں کر سکتا۔ (ج ۳ ص ۵۷۷)

سوال ۳۹: استنجاء کس چیز سے کیا جائے؟

اگر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجاء نہیں کرتے بلکہ صرف پانی پر اکتفاء کرتے ہیں ایسا کرنا کیسا اور ایسے شخص کا

امامت کرنا کیسا؟

الجواب: کلوخ و آب میں جمع افضل ہے، نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ (بہتر) جمع ہے پھر تنہا آب پھر تنہا کلوخ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا نماز و امامت میں کوئی حرج نہیں۔ (ج ۲ ص ۵۸۳)

سوال ۴۰: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا؟

رشید گنگوہی کا ایک مرید کہتا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔ وہ حدیث سے ثابت ہے جو حکم ہو حدیث وفقہ سے بیان فرمائیں؟

الجواب: اقول (میں کہتا ہوں) کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار حرج ہیں:

اول: بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا، جسم و لباس بلا ضرورت شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ بحر الرائق میں بدائع سے ہے:

”پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔“

دوم: ان چھینٹوں کے سبب عذاب قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے۔“ (الدارقطنی ج ۱ باب نجاسة البول)

سوم: برہنہ پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعث بے پردگی ہوگا بیٹھنے میں رانوں اور زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعث لعنت الہی ہے۔ حدیث میں ہے:

”جو دیکھے اس پر بھی لعنت اور جو دکھائے اس پر بھی لعنت۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۰)

چہارم: یہ نصاریٰ سے تشبہ (مشابہت) اور ان کی سبب مذمومہ میں اُن کا اتباع ہے۔ آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اس کی یہی علت اور یہ موجب عذاب و عقوبت ہے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

”شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔“ (القرآن الحکیم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو شخص جس قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۲)

ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔“ (سنن ابن ماجہ ص ۱۷۷)

سوال ۴۱: عورت استنجاء کس سے کرے؟

عورت بعد پیشاب کلوخ لے یا صرف پانی سے استنجاء کرے؟

الجواب: دونوں کا جمع کرنا افضل ہے اور اس کے حق میں کلوخ سے کپڑا بہتر ہے۔ (ج ۳ ص ۵۹۸)

سوال ۴۲: پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا کیسا؟

بعد پیشاب حالت کلوخ میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا کلوخ کرتے ہوئے کو سلام کرنا کیسا؟

الجواب: نہ اس پر سلام کیا جائے نہ وہ سلام کرے اور نہ جواب دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۹۹)

سوال ۴۳: کاغذ سے استنجاء کرنا کیسا؟

بعد فراغت جائے ضرور کے کاغذ سے استنجاء پاک کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ زید کہتا ہے کہ ریل گاڑی میں درست ہے؟

الجواب: کاغذ سے استنجاء کرنا مکروہ و ممنوع و سبب نصاریٰ ہے کاغذ کی تعظیم کا حکم ہے اور لکھا ہوا ہو تو بدرجہ اولیٰ۔

درمختار میں ہے:

مکروہ تحریمہ بشیء محترم۔

کسی قابل احترام چیز کے ساتھ (استنجاء) مکروہ تحریمی ہے۔

اور ریل کاغذ صرف زید ہی کو لاحق ہوتا ہے اور مسلمانوں کو کیوں نہیں ہوتا، کیا ڈھیلے یا پرانا کپڑا نہیں رکھ سکتے۔ ہاں سبب

نصاریٰ کا اجاع منظور ہو تو یہ قلب کا مرض ہے دوا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۹۹)

سوال ۴۴: استنجاء کرتے وقت کعبہ شریف کو منہ یا پیٹھ کرنا گناہ ہے

استنجاء کرتے وقت منہ کدھر ہونا چاہیے؟

الجواب: پیشاب کے وقت منہ نہ قبلہ کو ہونا جائز ہے نہ پشت جو لوگ ایسا کریں خطا کار ہیں۔ (ج ۳ ص ۶۰۱)

سوال ۴۵: پانچخانہ میں تھوکرنا منع ہے

پانچخانہ میں تھوکرنا کیسا ہے کیا اس کی ممانعت ہے کہ وہاں نہ تھوکرے؟

الجواب: ہاں پانچخانے میں تھوکنے کی ممانعت ہے کہ مسلمان کا منہ قرآن عظیم کا راستہ ہے وہ اس سے ذکر الہی کرتا ہے تو

اس کا لعاب ناپاک جگہ ڈالنا بے جا ہے۔ (ج ۳ ص ۶۰۵)

سوال ۴۶: پختہ اینٹ سے استنجاء کرنا کیسا؟

پختہ اینٹ سے استنجاء صاف کرنا کیسا؟ اور کیا اینٹ کے جس ٹکڑے سے استنجاء کیا اس کے سوکھ جانے کے بعد اسی ٹکڑے

سے استنجاء کر سکتے ہیں؟

الجواب: پختہ اینٹ سے استنجاء منع و مکروہ ہے اور اس میں اندیشہ مرض بھی ہے۔ جس ڈھیلے وغیرہ سے چھوٹا استنجاء کیا

گیا ہو بعد خشکی دوبارہ کام میں لاسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۶۰۷)

☆ استنجاء کے مسائل ”فتاویٰ رضویہ“ سے

مسئلہ:

بڑے استنجاء میں سنت یہ ہے کہ خوب پاؤں پھیلا کر بیٹھے اور سانس سے نیچے کوزہ وردے کہ جتنا حصہ مخرج کا ظاہر ہو سکے ظاہر ہو کہ سب نجاست دھل جائے۔ (ج ۳ ص ۶۹۵)

مسئلہ:

یہ مسنون طریقہ ہے کہ بڑے استنجاء میں مذکور ہوا۔ روزہ دار کے لیے نہیں وہ ایسا نہ کرے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

استنجاء سے پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا سنت ہے۔ اگرچہ سوتے سے نہ اٹھا ہوں ہاں سوتے سے اٹھ اور بدن پر کوئی نجاست تھی تو زیادہ تاکید یہاں تک کہ سنت مؤکدہ ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

پانی سے استنجنے کے بعد کپڑے سے خوب صاف کر لینا مستحب ہے کپڑا نہ ہو تو بار بار بائیں ہاتھ سے یہاں تک کہ خشک ہو جائے۔ (ج ۱ ص ۳۳۰)

مسئلہ:

نجاست اگر مخرج کی اندرونی سطح تک آ جائے وضو نہ جائے گا جب تک کنارے پر ظاہر نہ ہو۔ (ملفوظ ۳۲۶)

تیمم کے مسائل

تیمم کے مسائل ضروریہ ”فتاویٰ رضویہ“ سے

مسئلہ:

تیمم کی ضرب کی اور ابھی منہ یا ہاتھ پر نہ ملنے پایا تھا کہ حدث واقع ہوا تو از سر نو ضرب کرے۔ (ج ۴ ص ۶۵۴، فوائد جیلہ)

مسئلہ:

اگر تیمم میں دو انگلیوں سے مسح کیا تیمم نہ ہوگا اس میں تین انگلیاں ضروری ہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر خاک میں ہیضہ تیمم ٹوٹا اور غبار منہ اور دونوں ہاتھوں کو بالاستیعاب پہنچ گیا، تیمم ہو گیا۔ (صفحہ ۶۵۵)

مسئلہ:

سفر میں اگر صحیح اندیشہ ہو کہ پانی جو ساتھ ہے اس سے وضو یا غسل کرے تو آپ یا دوسرا مسلمان یا اپنا خواہ اس کا چ نور یہاں تک کہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیسا رہ جائے گا یا آٹا گوندھنے یا اتنی نجاست پاک کرنے کو جس سے نماز جائز ہو جائے پانی نہ ملے گا تو سب صورتوں میں تیمم کرے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

نماز جنازہ قائم ہوئی، بعض کا پانی موجود ہے، تندرست ہیں۔ مگر وضو کریں تو نماز جنازہ فوت ہو، تیمم کر کے شامل ہو سکتے ہیں، مگر اس تیمم سے نہ دوسری نماز پڑھ سکتے ہیں نہ قرآن مجید چھو سکتے ہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

زمین پر نجاست پڑ کر خشک ہو گئی کہ اس کا رنگ دیو وغیرہ کوئی اثر اصلاً نہ رہا۔ نماز کے حق میں پاک ہو گئی، مگر اس سے تیمم نہیں ہو سکتا، جب تک دھو کر پاک نہ کر لی جائے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

ہتھیلیاں کہ نیت کے ساتھ جنس زمین سے ملائی گئیں ان کے بعد جنس زمین کی اصلاً حاجت نہیں رہتی، بلکہ حکم ہے کہ

ہتھیلیاں زمین پر مار کر جھاڑ لیں کہ جو گرد و غبار لگا بھی ہو جھڑ جائے ترے صاف ہاتھ منہ اور ہاتھوں پر پھیرے جائیں۔ (ایضاً) مسئلہ:

تیمم کے لیے ہاتھ جنس ارض پر رکھے تو سنت یہ ہے کہ ہاتھ اس پر ملے آگے بڑھائے پھر اپنی طرف لائے۔ (صفحہ ۶۵۶)

مسئلہ:

جائز ہے کہ دوسرے سے کہے کہ مجھے تیمم کرا دے وہ اپنے ہاتھ جنس زمین پر مار کر اس کے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرے اس صورت میں اس کہنے والے کی نیت شرط ہوگی جس سے کہا اس کی نیت کا اعتبار نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

آندھی چلی غبار چہرے اور ہاتھوں پر پڑ گیا اگر تیمم کی نیت سے اس غبار پڑے ہونے کی حالت میں چہرے اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیرے تیمم ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جس کے ہاتھ شل ہوں وہ ہاتھوں کو زمین پر رگڑے اور منہ کو دیوار پر یوں بقدر امکان بجا لائے جتنا حصہ ہاتھ یا منہ کا جنس ارض پر مسح سے باقی رہ جائے معاف کیا جائے گا۔ اسی قدر سے اس کا تیمم صحیح ہو جائے گا۔ (صفحہ ۶۵۷)

مسئلہ:

جس طرح وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا سنت ہے تیمم میں تکرار سنت نہیں بلکہ ایک ایک بار منہ اور ہاتھوں کا مسح سنت ہے۔ (صفحہ ۶۵۸)

مسئلہ:

سنت یہ ہے کہ جنس زمین پر ضرب ہتھیلیوں سے ہو نہ صرف پشت دست سے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جب منہ اور ہاتھوں کا وضو میں دھونا فرض ہے تیمم میں اتنوں کا مسح فرض ہے اگر ان میں کوئی ذرہ مسح سے رہ جائے تیمم نہ ہوگا۔ لہذا کف دست زمین پر مارے اور مسح کرنے میں پشت دست پر ہاتھ نہ پھیرا تیمم نہ ہوا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جس طرح با وضو کو دوبارہ وضو کرنا ثواب ہے تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم کرنا کچھ ثواب نہیں بلکہ عبث اور مکروہ ہے۔

مسئلہ: تیمم میں کسی عضو پر مکرر (تکرار کے ساتھ) مسح کرنا بالاجماع مکروہ ہے، یعنی ضرب جدید اور ضرب واحد سے بھی عبث ہے۔

اقول: مگر جبکہ استیعاب میں شبہ ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ: تیمم میں ہاتھوں کے مسح کا بہتر طریقہ ذخیرہ و کافیٰ میں یہ فرمایا کہ بائیں ہتھیلی اپنے داہنے دست پشت پر رکھے اور انگلیوں اور کلمے کی انگلی چھوڑ کر باقی تین انگلیوں سے کلائی کی پشت پر کہیوں کے اوپر تک مسح کرے نیچے سے پھر ان دو انگلیوں سے کلائی کے پیٹ کا مسح کرے اوپر سے نیچے اترتا ہوا پھر یوں ہی بائیں ہاتھ پر۔ (ایضاً)

مسئلہ: اگر خود اپنے شہر میں پانی میل بھر دور ہو، تیمم کر سکتا ہے۔ (صفحہ ۶۶۰)

مسئلہ: وضو یا غسل میں پانی سے نرا اندیشہ کافی نہیں، نہ کسی ڈاکٹر یا فاسق یا ناقص طبیب کا کہنا کافی، بلکہ تین دلائل شرعیہ سے ایک کا ہونا ضروری یا تو ظاہر واضح روشن علامت یا صحیح تجربہ یا طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کا بیان۔ (صفحہ ۶۶۱)

مسئلہ: کیسی ہی سخت سردی ہو اس کے سبب وضو کی جگہ تندرست کو تیمم جائز نہیں، مگر جبکہ انہیں تین دلائل شرعیہ (جو ابھی پچھلے مسئلے میں مذکور ہوئے) میں کسی دلیل سے ثابت ہو کہ وضو کیا تو بیمار ہو جائے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: جو تیمم تنگی وقت کے لیے کیا ہو اس سے دوسری عبادت کہ بے طہارت جائز نہیں کہ یہ اس ضرورت کے لیے تھا، جہاں ضرورت نہیں اس کے لیے وہ تیمم بھی باطل۔ (ایضاً)

مسئلہ: تیمم کے لیے پانی معدوم ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے پاس نہ ہو اور اس تک پہنچنے میں حرج و ضرر (نقصان) ہو۔

(ایضاً)

مسئلہ:

پانی اگر آنکھوں کے سامنے موجود ہے مگر اس تک پہنچ نہیں سکتا تو وہ پانی معدوم ہی ٹھہرے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر پانی معلوم تھا اور یہ سمجھا کہ خرچ ہو گیا، تیمم سے نماز پڑھ لی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ پانی باقی تھا، بالاتفاق نماز نہیں ہوئی، وضو کر کے پھر پڑھے، اگرچہ قضاء۔ (صفحہ ۶۶۳)

مسئلہ:

تیمم والے کے پیچھے پانی سے طہارت والا نماز پڑھ سکتا ہے، مگر افضل عکس ہے، جبکہ وہ لائق امامت ہو۔ (صفحہ ۶۶۵)

مسئلہ:

پانی موجود اور استعمال پر قدرت ہو تو سوا اس عبادت فرض یا واجب یا سبب مؤکدہ کے جو بلا عوض فوت ہو باقی کسی شے کے لیے تیمم جائز نہیں، اگر کرے گا تیمم لغو محض ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

پانی نہ ہونے کی حالت میں جواز تیمم کے لیے دو میں سے ایک شرط ہے، یا تو مطلق تطہیر یا رفع حدث کہ یہ نیت تو عام رہا ہے، یا مطلقاً کسی عبادت کی نیت اگرچہ نہ مقصودہ ہو نہ مشروط۔ (صفحہ ۶۶۶)

مسئلہ:

پانی ہوتے ہوئے صرف اسی عبادت مؤکدہ کے لیے تیمم جائز ہے جو پانی سے طہارت کرنے سے بلا بدل فوت ہوتی ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ:

بے وضو شخص جسے نہانا نہیں (یعنی غسل فرض نہیں) مسجد میں ذکر الہی کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے اور پانی نہیں تو بہتر ہے کہ تیمم کرے، مگر اس تیمم سے نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً)

مسئلہ:

پانی ہوتے ہوئے مس مصحف (قرآن کریم کو چھونے کے لیے) یا تلاوت کے لیے تیمم کیا تو لغو و باطل ہوگا، نہ اس سے مصحف شریف کا چھونا حلال ہو سکے گا نہ جنب کی تلاوت۔ (صفحہ ۶۶۶)

مسئلہ:

پانی ہوتے ہوئے صرف تنگی وقت کے باعث تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے تیمم لغو و باطل ہے اس سے یہ نمازیں جائز نہ وہ سکیں گی۔ (صفحہ ۶۶۷)

مسئلہ:

تیمم وضو غسل ہر طہارت غیر معذور کے لیے اس وقت ہونے کا مکمل ہے جب وہ چیزیں کہ طہارت کے منافی ہیں جیسے حیض و نفاس، حدث و خون وغیرہ منقطع ہوئیں۔ حدث باقی ہونے کی حالت میں طہارت فضول و لغو ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر ضرب میں پوری ہتھیلیاں جنس ارض سے مس نہ کریں تو واجب ہے کہ ہتھیلیوں کی باقی جگہ پر بھی ہاتھ پھیرے اور اگر باقی حصہ متعین نہیں تو کلائیوں کے ساتھ ساری ہتھیلیوں پر ہاتھ پھیرے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ (صفحہ ۶۶۸)

مسئلہ:

تیمم کی شرط یہ ہے کہ جس چیز پر تیمم کرے نہ اس وقت اس کی ناپاکی معلوم ہو نہ بعد کو ثابت ہو۔ (صفحہ ۶۶۹)

مسئلہ:

کسی شے پر تیمم کیا بعد کو کسی مسلمان ثقہ عادل نے خبر دی کہ وہ شے نجس تھی یا کسی مستور یا فاسق نے خبر دی اور اس کے دل پر اس (خبر) کا صدق جما تو وہ تیمم صحیح نہ ہوا۔ اس سے نماز پڑھی ہو تو پھیرے اور دل پر نہ جما تو اس کا لحاظ ضرور نہیں اور اگر کسی کافر نے خبر دی اگرچہ کلمہ گو ہو تو وہ مطلقاً مردود ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

دوسرے سے اپنا تیمم کرانا بلا ضرورت مکروہ ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر تیمم میں حصول طہارت یا رفع حدث یا جواز نماز کی نیت نہ کی بلکہ صرف اتنی کہ میں تیمم کرتا ہوں یا میں نے تیمم کی نیت کی تو تیمم نہ ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

لازم ہے کہ انگلیوں، چھلے انگلیوں، کلائیوں کے گہنے کو اتار کر تیمم کیا جائے یا نہیں ہٹا ہٹا کر مسح کریں۔ (صفحہ ۶۷۰)

مسئلہ:

آدمی نے جہاں سے تیمم کیا اگر ہزار بار وہیں سے تیمم کرے یا جہاں سے ایک شخص نے تیمم کیا اگر ہزاروں آدمی خاص اسی جگہ سے تیمم کریں کچھ حرج نہیں کہ جنس ارض تیمم سے مستعمل نہیں ہوتی۔ (ایضاً)

مسئلہ:

ایک عضو کو ایک ہی ضرب سے مسح کرے، عضو واحد کے لیے متعدد ضربیں بالاجماع مکروہ ہیں۔ (صفحہ ۶۷)

مسئلہ:

کسی دیوار پر تیمم دیوار میں کوئی تصرف نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

تیمم سے نماز پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ دوسرے کے پاس پانی موجود تھا نماز ہو گئی اگر وہ اب پانی دے گا، مندرہ کے لیے تیمم ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

نماز میں پانی پایا، تیمم ٹوٹ گیا نماز جاتی رہی اگر التحیات کے بعد سلام سے پہلے پائے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

سوا آدمی تیمم سے نماز پڑھ رہے ہیں ایک شخص پانی لایا اور خاص ایک سے کہا کہ یہ پانی لے تو اسی کی (نماز) گئی اور ان کی ہو گئی۔ ہاں! اگر وہ ام ہے تو سب کی گئی اور اگر یوں کہا کہ جس کے جی میں آئے یہ پانی لے سب کی گئی۔ (ایضاً)

مسئلہ:

نماز میں معلوم ہوا یا یاد آیا کہ دوسرے کے پاس پانی ہے اگر ظن غالب ہو کہ مانگے سے دے دے گا نیت توڑ کے ورنہ جائز نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر گن غائب ہو کہ مانگے سے (پانی) دے دے گا تو نیت توڑنا واجب ہے۔ (صفحہ ۶۷)

مسئلہ:

تیمم سے نماز نمازِ کامل ہے۔ تیمم بھی ہمارے نزدیک طہارتِ کاملہ ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر ظن غالب ہو کہ پانی یہاں کہیں قریب ایک میل سے کم فاصلے پر ہے تو تلاش کرنا واجب ہے اور شک ہو تو مستحب ورنہ مستحب بھی نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جس چیز کے ہوتے ہوئے یتیم نہ ہو سکتا ہو یتیم کی حالت میں جب وہ شے پائی جائے گی اسے توڑ دے گی۔ (صفحہ ۶۷۳)

مسئلہ:

بتانے والا موجود تھا اور اس نے نہ پوچھا اور نماز پڑھ لی پھر دریافت کیا اور اس نے پانی قریب بتایا نماز نہ ہوئی۔ (صفحہ ۶۷۴)

مسئلہ:

اول وقت ہے اور پانی ایک میل ہے اور امید واثق ہے کہ اوسط وقت میں وہاں تک پہنچ جائے گا جب بھی اس پر تاخیر واجب نہیں۔ جائز ہے کہ ابھی یتیم سے پڑھ لے ہاں تاخیر مستحب ہے جبکہ جانے کہ پانی ملے اور طہارت کرنے میں وقت مکروہ نہ آجائے گا۔ (صفحہ ۶۷۵)

مسئلہ:

پانی دیکھا اور نہ مانگا نہ نماز سے پہلے نہ بعد اور اسے وقت نکل جانے کے بعد اس کی حاجت پر اطلاع ہوئی اور پانی لایا نمازیں پھیرنا چاہیے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جسے نہانے کی حاجت ہو اور اس کے ساتھ کوئی حدیث موجب وضو بھی ہو مثلاً سویا پھر احتلام ہوا یا انزال کے بعد پیشاب کیا اور حالت یہ ہو کہ نہا نہیں سکتا اور وضو کر سکتا ہے۔ اور پانی صرف وضو کے لائق موجود ہے یا نہا نامضر ہے۔ وضو میں ضرر نہیں یا صبح کو اتنے تنگ وقت میں اٹھا کہ فقط وضو کر کے نماز مل جائے گی نہانے سے نہ ملے گی تو ان سب صورتوں میں حکم ہے کہ وضو اصلاً نہ کرے یتیم کرے وہی جنابت و حدیث کے لیے کافی ہو جائے گا۔ (صفحہ ۶۸۱)

مسئلہ:

بر حدیث چھوٹا ہو یا بڑا آتا ہے تو ایک ساتھ جاتا ہے تو ایک ساتھ اس میں ٹکڑے نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اکثر اعضاء وضو خمی ہیں صرف یتیم کرے یونہی نہانے میں اکثر بدن پر پانی نہیں ڈال سکتا۔ تو جتنے پر ڈال سکتا ہے اس

پر بھی نہ ڈالے فقط تیمم کرے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

وضو کیا یا نہ کیا اور کچھ جگہ باقی رہ گئی اور پانی ختم ہو چکا تیمم کرے۔ یہ تیمم ہی اس کی طہارت ہوگا جتنا بدن دھویا تھا بیکار ہو گیا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

نہانے میں کچھ جگہ رہ گئی اور پانی نہ رہا تیمم کرے۔ اس کے بعد اگر حدث ہو تو اس کے لیے دوسرا تیمم کرے جیسے نہانے کے بعد حدث واقع ہو تو پھر وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ (صفحہ ۶۸۲)

مسئلہ:

پانی مطہر مقتصر ہے یعنی جتنی جگہ گزرے گا اسی قدر کو پاک کرنے کا مگر مٹی مطہر شامل ہے کہ تیمم میں ہاتھ صرف چہرہ و ہر دوست پر گزرنے سے سارا بدن پاک ہو جاتا ہے۔ (صفحہ ۶۸۳)

مسئلہ:

جنب کو حدث بھی ہو اور نہانا معمر ہو وضو معمر نہ ہو تو صرف تیمم کافی ہے لیکن اگر تیمم کر لیا پھر حدث ہوا تو وضو ضرور ہوگا۔ (صفحہ ۶۸۵)

مسئلہ:

حدث ہو یا جنابت یا دونوں ایک تیمم ان میں سے جس کی نیت سے چاہے کرے کافی ہے کچھ تخصیص ضرور نہیں کہ حدث یا منفرع کرتا ہو یا اکبر۔ (ایضاً)

مسئلہ:

سفر میں ہے وضو کی حاجت اور کپڑے پر بقدر مانع نماز کوئی نجاست ہے اور پانی اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے چاہے نجاست دھو لے۔ اس پر لازم ہے کہ نجاست دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

وضو کرنا ہے اور جنابت کا کوئی حصہ باقی ہے وہ بھی دھونا ہے اور پانی ایک ہی کے قابل ہے۔ جنابت کا حصہ دھوئے اور لازم ہے کہ حدث کے لیے تیمم اس کے بعد کرے۔ پہلے کر لیا تو جائز نہ ہوگا۔ پانی خرچ ہونے کے بعد دوبارہ کرے۔ (ج ۳ ص ۶۸۶)

کتاب الصلوٰۃ

سوال ۴۷: کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی؟

نماز پنجگانہ میں کون سی نماز سب سے پہلے کس نبی نے پڑھی؟ اور کیا نماز پنجگانہ اس امت کا خاصہ ہے؟
الجواب: نماز پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ اس نے اپنے کرم عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی، ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔ بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی وہ بھی صرف چار رکعتیں دو صبح دو شام وہ بھی ان سے نہ تھیں۔
 طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام عبید اللہ بن محمد ابن عائشہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا:
 ”سب سے پہلے عشاء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۳)
 ایک قول یہ بھی ہے کہ (بعض علماء فرماتے ہیں:) فجر آدم ظہر ابراہیم عصر سلیمان مغرب عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی اور عشاء خاص اس امت کو ملی۔ (ایضاً)

سوال ۴۸: ہم میں اور مشرکوں میں فرق نماز کا

اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس نے نماز کو چھوڑا اس میں اور شرک میں کچھ فرق نہیں۔ اگر یہ بات سچ تو اکثر لوگ بے نماز تو لوگ شرک میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: بلاشبہ حدیث میں آیا ہے کہ ہم میں اور مشرکوں میں فرق نماز کا ہے اس میں شک نہیں کہ جو نماز کا تارک (ترک کرنے والا) ہے وہ مشرکوں کے فعل میں ان کا شریک ہے پھر اگر دل سے بھی نماز کو فرض نہ جانے یا ہلکا سمجھے جب تو سچا مشرک پورا کافر ہے ورنہ اس کا یہ کام کافروں مشرکوں کا سا ہے۔ اگرچہ وہ ھیت کافر مشرک نہ ٹھہرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۵ ص ۱۰۸)

سوال ۴۹: ایک وقت کی نماز قضاء کرنے والا بھی فاسق

ایک وقت کی نماز قضاء کرنے سے بھی آدمی فاسق کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں! جو ایک وقت کی نماز بھی قصد ابلاغ شرعی دیدہ و دانستہ قضاء کرے فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق جہنم ہے۔
 والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۱۰)

سوال ۵۰: نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ کرنا کیسا؟

کیا یہ تجویز ٹھیک ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس کو ھٹھ پانی نہ دیا جائے اور جتنے وقت کی نماز نہ پڑھے ایک پیسہ جرمانہ ہونا

چاہیے؟

الجواب: گھٹ پانی نہ دینے کی تجویز ٹھیک ہے اور مالی جرمانہ جائز نہیں۔ (ج ۵ ص ۱۱۱)

سوال ۵۱: چلتی ریل میں نماز پڑھنا کیسا؟

جہاز پر یا چلتی ریل گاڑی میں نماز کی بابت کیا حکم ہے؟ اگر سنت و فرض و نفل ادا کیے جائیں تو ہوتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: چلتے جہاز خواہ لنگر کیے ہوئے ہو اور کنارے سے میلوں دور ہو اس پر نماز جائز ہے اور ناؤ اگر کنارے پر ٹھہری ہے اور جہاز کی طرح زمین پر نہیں بلکہ پانی پر ہے۔ اور یہ اتر کر کنارے پر نماز پڑھ سکتا ہے تو ٹھہری ہوئی ناؤ میں بھی فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں نہ ہو سکیں گے اور چلتی ہوئی میں بدرجہ اولیٰ نہ ہوں گے۔ جیسے سیر دریا کے بحرے کنارے کنارے جاتے ہیں اور انہیں روک کر زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر اتر کر کنارے پر نماز نہ پڑھ سکتا اپنی ذاتی معذوری سے ہے تو ہر نماز ہو جائے گی اور اگر کسی کی ممانعت کے سبب ہے تو پڑھ لے اور پھر پھیرے۔ یہی حکم ریل گاڑی میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سب صبح کے سوا سب سنت و نفل جائز ہیں مگر فرض و وتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہو سکتیں۔ اہتمام کرے کہ ٹھہری میں پڑھے اور دیکھے کہ وقت جاتا ہے پڑھ لے اور جب ٹھہرے پھر پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۱۳)

سوال ۵۲: نماز میں سستی کرنا کیسا؟

کوئی شخص اگر ایک نماز میں وقت سے تاخیر کرے یعنی سستی کرے اگرچہ بعد میں ادا کرے تو اس کو دوزخ میں اتار ہن پڑے گا کہ ستر ہزار سالوں کی نماز اس دوران قضاء کی جاسکے۔ کیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: عذر شرعی کے بغیر اتنی تاخیر کہ وہ چلا جائے اور قضاء کرنی پڑے۔ بے شک حرام فسق اور کبیرہ گناہ ہے اس کو عذاب دینا یا بخش دینا اللہ کی مشیت کے سپرد ہے اور کوئی مسلمان دوزخ میں دنیا کی عمر یعنی سات ہزار سال سے زیادہ نہیں رہے گا۔ (ج ۵ ص ۱۱۵)

سوال ۵۳: سوتے کو نماز کے لیے جگانا کیسا؟

نماز کے لیے سوتے آدمی کو جگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ضرور (جائز) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۱۵)

سوال ۵۴: بے نمازی سے تعلقات رکھنا کیسا؟

یہاں ایک مولوی صاحب آئے اور یہ بیان کیا کہ بے نمازی کے ہمراہ کھانا کھانا اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا نیز وہ بیمار ہو جائے تو اس کے گھر جانا بہت بڑا ثواب ہے۔ بعض علماء اس سے اجتناب اور اس پر کفر اور قید کا فتویٰ دیتے ہیں، محض غلطی پر ہیں؟

الجواب: بے نمازی کو ہمارے امام (امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے کافر نہ کہا، مگر بہت صبیحہ کرام و تابعین و نظام و

ائمہ اعلام نے اس کی تکفیر کی اور جو صحیح حدیث میں ارشاد ہے: ”جس نے قصد نماز ترک کی وہ علانیہ کافر ہو گیا“۔ جو ائمہ اس کی تکفیر کرتے ہیں اُن کے نزدیک اُس کی عبادت کو جانا بھی ناجائز ہوگا۔ اُس کے جنازہ کی نماز بھی ناجائز ہوگی۔ ہمارے امام کہ تکفیر نہیں فرماتے۔ اُن کے نزدیک بھی اُسے (بے نمازی کو) ضرب شدید و قید مدید (لمبی قید) کا حکم ہے۔ جس کا اختیار سلطان اسلام کو ہے اور کسی کی عبادت کو جانا واجب نہیں۔ یہ نظر جزا اگر بے نماز کی عبادت کو نہ جائیں تو کوئی الزام نہیں۔ ہاں جبکہ ہمارے نزدیک وہ کافر نہیں۔ فقط فاسق و فاجر مرتکب کبائر (کبیرہ گناہ کرنے والا) ہے تو اس کے جنازہ کی نماز ضرور ہے پھر بھی علماء و پیشوایان قوم اگر اوروں کی عبرت کے لیے اُس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور بعض عوام سے پڑھوا دیں تو یہ بھی مستحسن (اچھا) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۲۰)

سوال ۵۵: زوال کا وقت کون سا ہے؟

دن میں جس وقت میں نماز منع ہے اسے زوال کا وقت کہتے ہیں یہ کہنا کیسا ہے؟
الجواب: زوال تو سورج ڈھلنے کو کہتے ہیں یہ وقت وہ ہے کہ ممانعت کا وقت نکل گیا اور جواز کا آیا تو وقت ممانعت کو زوال کہنا صریح مسامحت (غلطی) ہے اور غایت تاویل مجاز مجاورت (اس کو زوال کہنے کی انتہائی تاویل یہ ہے کہ قربت کی وجہ سے ممانعت کے وقت کو زوال کہہ دیا جاتا ہے) بلکہ اسے وقت استواء کہنا چاہیے یعنی نصف النہار کا وقت۔ (ج ۵ ص ۱۲۶)

سوال ۵۶: ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور ان میں سے مفتی بہ قول کس کا ہے؟

الجواب: حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب تک سایہ ظنِ اصلی کے علاوہ دو مثل نہ ہو جائے وقت عصر نہیں آتا۔ اور صاحبین کے نزدیک ایک ہی مثل کے بعد آ جاتا ہے۔ (ج ۵ ص ۱۳۲)

سوال ۵۷: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترجیح حاصل

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو صاحبین کے قول پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟

الجواب: یہ مذہب مہذب و جوہ کثیرہ (کئی وجوہات سے) مذہب صاحبین پر مرجع ہوا۔

اولاً یہی مذہب امام ہے اور مذہب امام اعظم پر عمل واجب جب تک کوئی ضرورت اس کے خلاف پر باعث نہ ہو۔

ثانیاً اسی پر متون مذہب ہیں اور متون کے حضور اور کتابیں مقبول نہیں ہوتیں۔

ثالثاً اسی پر عامہ شروع ہیں اور شروع فتاویٰ پر مقدم۔

رابعاً اجلہ اکابر ائمہ تصحیح و فتویٰ مثل امام قاضی خان و امام برہان الدین صاحب ہدایہ و امام ملک العلماء مسعود کاشانی صاحب

بدائع وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسی کی ترجیح و ترجیح فرمائی اور جلالت شان معین (تصحیح کرنے والوں کی شان و عظمت) باعث ترجیح ہے۔

خاصاً: اسی میں احتیاط ہے کہ مثل ثانی میں عصر پڑھی تو ایک مذہب جلیل پر فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوا۔ پڑھی ہے پڑھی برابر رہی اور بعد مثل ثانی پڑھی تو بالاتفاق صحیح و کامل ادا ہوئی۔

سابعاً: رہیں حدیثیں بعض صاحبوں نے گمان کیا کہ احادیث مذہب صاحبین میں نص ہیں۔ بخلاف مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہم حالانکہ حق یہ ہے کہ صحاح احادیث دونوں جانب موجود ہرگز کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ مذہب صاحبین پر کوئی حدیث صحیح صریح سالم عن المعارض ناطق (دلالت کر رہی) ہے۔ جسے دعویٰ ہو پیش کرے اور بامداد روح پر فتوح حضرت سیدنا امام رضی اللہ عنہ (امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کی امداد سے) اس فقیر سے جواب لے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یا تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ حدیث جس سے مخالف نے اسناد کیا صحیح نہ تھی یا صحیح تھی تو مذہب صاحبین میں صریح نہ تھی یا یہ بھی سہی تو اس کا معارض صحیح موجود ہے۔ اور فقیر ان شاء اللہ ثابت کر دے گا کہ اس تعارض میں احادیث مذہب صاحبین کو منسوخ ماننا ہی مقتضائے اصول ہے۔ اور اگر نہ مانیں تاہم تعارض قائم ہو کر ساقط ہوگا۔ اور پھر وہی مذہب امام ربک ثبوت پائے گا کہ جب بوجہ تعارض مثل ثانی میں شک واقع ہوا کہ یہ وقت ظہر ہے یا وقت عصر اور اس سے پہلے وقت ظہر بالیقین ثابت تھا تو شک کے سبب خارج نہ ہوگا۔ اور وقت عصر بالیقین نہ تھا۔ تو شک کے سبب داخل نہ ہوگا۔ والحمد للہ رب العلمین! (ج ۵ ص ۱۳۵)

سوال ۵۸: عصر کا مستحب وقت

عصر کی ادائیگی کا مستحب وقت کون سا ہے؟

الجواب: نماز عصر میں اُبر کے دن تو جلدی چاہیے نہ اتنی کہ وقت سے مشتر ہو جائے باقی ہمیشہ اس میں تاخیر مستحب ہے۔ اسی واسطے اس کا نام عصر رکھا گیا۔ ”لا یُہا عصر“ (یعنی وہ نہ چڑھے وقت پڑھی جاتی ہے)۔ حاکم و دارقطنی نے زیاد بن عبد اللہ نخعی سے روایت کی:

ہم امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ مسجد جامع میں بیٹھے تھے مؤذن نے آ کر عرض کی: یا امیر المؤمنین! نماز۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو اور بیٹھ گیا دیر کے بعد پھر حاضر ہوا اور نماز کے لیے عرض کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا:

هذا الکلب یعلمنا السنۃ۔

یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔

پھر اٹھ کر ہمیں نماز عصر پڑھائی جب ہم نماز پڑھ کر وہاں آئے جہاں مسجد میں پہلے بیٹھے تھے۔

مجثونا للربک لنزول الشمس للغروب شرھا۔

ہم زانوؤں پر کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے کہ وہ غروب کے لیے نیچے اتر گیا تھا۔

یعنی دیواریں اس زمانے میں نیچی نیچی ہوتیں آفتاب ڈھلک گیا تھا۔ بیٹھنے سے نظر نہ آیا دیوار کے نیچے اتر چکا تھا۔
گھٹنوں پر کھڑے ہونے سے نظر نہ آیا۔

مگر ہرگز ہرگز اتنی تاخیر جائز نہیں کہ آفتاب کا قرص (سورج کا آلہ) خنجر ہو جائے۔ اس پر بے تکلف نگاہ ٹھہرنے لگے
یعنی جبکہ غبار کثیر یا ابر رقیق وغیرہ حائل نہ ہو کہ ایسے حائل کے سبب تو ٹھیک دوپہر کے آفتاب پر نگاہ بے تکلف جمتی ہے۔ اس کا
انتہار نہیں بلکہ صاف شفاف مطلع میں۔ (ج ۵ ص ۱۳۶)

سوال ۵۹: سنتوں کے اوقات

سنت قبلیہ (فرضوں سے پہلے کی سنتوں) اور سنت بعدیہ (فرضوں کے بعد کی سنتوں) کا اولی وقت کون سا ہے؟
الجواب: سنت قبلیہ میں اولی اول وقت ہے بشرطیکہ فرض و سنت کے درمیان کلام یا کوئی فعل منافی نماز نہ کرے اور
سنت بعدیہ میں مستحب فرضوں سے اتصال ہے مگر یہ کہ مکان پر آ کر پڑھے۔ تو فعل (جدائی) میں حرج نہیں لیکن اجنبی افعال
سے فعل نہ چاہیے۔ یہ فعل سنت قبلیہ و بعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقط اور انہیں طریقہ مسنونہ سے خارج کرتا ہے۔ (ج ۵ ص ۱۳۹)

سوال ۶۰: پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات

پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات کون سے ہیں؟

الجواب: فرض فجر و عصر و عشاء میں مطلقاً اور ظہر میں بموسم گر ماتا تاخیر مستحب ہے اور مغرب میں تعیل (جلدی کرنا مستحب
ہے) تاخیر کے یہ معنی کہ وقت مکروہ کے دو حصے کر کے پہلا نصف چھوڑ دیں دوسرے نصف میں نماز پڑھیں۔ (ج ۵ ص ۱۳۹)

سوال ۶۱: تنگ وقت نماز پڑھنے والے کون؟

تنگ وقت نماز ادا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ذیل فرماتا ہے اور آپ خود تنگ وقت ادا فرماتے ہیں اس کی تفصیل بیان
فرمائیے؟

الجواب: تنگ وقت نماز ادا کرنے پر قرآن عظیم میں ذیل کہیں نہ فرمایا۔ ساحون کے لیے ذیل آیا ہے جو وقت کھو کر
نماز پڑھتے ہیں۔ حدیث میں اس آیت کی یہی تفسیر فرمائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عز و جل قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

”خرابی ہے اُن نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔“

فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔ (اسن الکبریٰ للبیہقی ج ۲)

(امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) فقیر کے یہاں بجز اللہ نماز تنگ وقت نہیں ہوتی بلکہ مطابق مذہب خفی ہوتی

ہے۔ عوام بیچارے اپنی نادانگی سے غلط سمجھتے ہیں۔ مذہب حنفی میں سوا مغرب اور جاڑوں کی ظہر کے سب نمازوں میں تاخیر افضل ہے۔ اُس حد تک کہ وقت کراہت نہ آنے پائے اور وہ عصر میں اس وقت آتا ہے جب قرص آفتاب پر بے تکلف نگاہ جمنے لگے اور تجربے سے ثابت ہے کہ یہ بیس منٹ دن رہے (جب سورج ڈوبنے میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں تب) ہوتا ہے اس سے پہلے پہلے جو نماز عصر اس کے وقت کا نصف اول گزار کر نصف آخر میں ہو وہ وقت مستحب ہے کہ یہ پانچ بج کر پچاس منٹ سے چھ بج کر چالیس منٹ تک نماز عصر پڑھیں۔ اور عشاء میں وقت کراہت آدھی رات کے بعد ہے۔ یہ حالتیں بحمد اللہ تعالیٰ میرے یہاں نہیں مجھے پابندی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے احکام کی ہے نہ جاہلوں کے خیالات وادہام کی۔ (ج ۵ ص ۴۸)

سوال ۶۲: نمازوں کے اوقات کب تک رہتے ہیں؟

وقت ظہر کا عصر کا مغرب و عشاء و فجر کا کب تک رہتا ہے خصوصاً مغرب کا وقت کب تک رہتا ہے؟

الجواب: وقت ظہر کا اس وقت تک رہتا ہے کہ سایہ سوا سایہ اصلی کے جو اُس روز ٹھیک دوپہر کو پڑا ہو دوشل ہو جائے اور عصر کا وقت غروب آفتاب تک یعنی جب سورج کی کوئی کرن بالائے افق نہ رہے اور اس کا وقت مستحب جب تک ہے کہ آفتاب کے قرص پر نظر اچھی طرح نہ جے۔ جب بغیر کسی عارض بخار یا غبار وغیرہ کے نگاہ قرص آفتاب پر جمنے لگی وقت کراہت آگیا اور یہ وقت فقیر کے تجربہ سے اس وقت آتا ہے جب سورج ڈوبنے میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں۔ مغرب کا وقت سپیدی ڈوبنے تک ہے یعنی چوڑی سپیدی کہ جنوباً شمالاً پھیلی ہوتی اور بعد سرخی غائب ہونے کے تا دیر باقی رہتی ہے۔ جب وہ نہ رہی وقت مغرب گیا اور عشاء آئی دراز سپیدی کہ صبح کاذب کی طرح شرقاً غرباً ہوتی ہے معتبر نہیں۔ اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ بعد غروب آفتاب ہوتا ہے۔ آخر مارچ و آخر ستمبر میں اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے آخر جون میں اور موسم سرما میں بڑھ کر ایک گھنٹا چوبیس منٹ ہوتا ہے آخر دسمبر میں اور اس کا وقت مستحب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں۔ اتنی دیر کرنی کہ چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مگر وہ ہے۔ عشاء کا وقت طلوع فجر صادق تک ہے اور وقت مستحب آدھی رات سے پہلے پہلے۔ یہ تمام اوقات درجات شمس و درجات عرض البلاد کے اختلاف سے مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے ان وقت معین بتانا ممکن نہیں۔ مغرب کو سائل نے بالخصوص دریافت کیا تھا اُس کے یہ وہ قریب تخمینہ کہ ان شہروں میں ہے۔ گزارش ہوا یہی تخمینہ مقدار صبح صادق کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۵۳)

سوال ۶۳: دو نمازوں کا جمع کرنا کیسا؟

دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت۔ ظہرین عرفہ (عرفہ ظہر و عصر) و عشاءین

مزدلفہ (مزدلفہ کی مغرب و عشاء) کے سوا۔ دو نمازوں کا قصد ایک وقت میں جمع کرنا، سفر، حضر، ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ (ج ۵ ص ۱۵۹)

سوال ۶۴: اگر نماز فجر میں دن نکل آیا

امام ناپینانے صبح کی نماز پڑھاتے وقت ایسی بڑی سورت پڑھی کہ جب سورت شروع کی تھی اُس وقت سورج نہیں نکلا تھا اور جب سلام پھیرا تو سورج نکل آیا یہ نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز فجر میں اگر قعدہ سے پہلے آفتاب نکل آیا، یعنی ہنوز اتنی دیر جس میں التحیات پڑھ لی جائے نہ بیٹھنے پایا کہ سورج کی کرن چمکی تو بالاتفاق جاتی رہی۔ اور اگر تحریمہ نماز سے باہر آنے کے بعد نکلا تو بالاتفاق ہو گئی، مثلاً جب تک پہلی بار لفظ السلام کہا تھا سورج نہ نکلا تھا۔ السلام کہتے ہی فوراً چمک آیا کہ علیکم ورحمۃ اللہ سورج نکلنے میں کہا تو نماز صحیح ہو گئی کہ فقط السلام کہنا تحریمہ نماز سے باہر کر دیتا ہے۔

الامن علیہ سہو بشرط ان یاتی بالسجود۔

مگر جس پر سجدہ سہو ہو بشرطیکہ سجدہ کرے۔

اور اگر طلوع شمس دونوں امر کے بیچ میں ہوا، یعنی قعدہ بقدر تشہد کر چکا اور ہنوز (ابھی) تحریمہ نماز میں تھا کہ آفتاب طالع (طلوع) ہوا تو ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک جاتی رہی، یعنی یہ فرض نفل ہو کر رہ گئے۔ فرضوں کی قضاء ذمہ کر رہی۔

(ج ۵ ص ۳۱۳)

سوال ۶۵: فجر قضاء ہو جائے تو کب پڑھے؟

طلوع آفتاب ہونے کے کتنی دیر کے بعد نماز قضاء پڑھنے کا حکم ہے اور وہ شخص جس نے کہ سنتیں فجر کی نہ پڑھی ہوں اور دس بارہ منٹ طلوع میں باقی ہوں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح پر ظہر کی سنت بے پڑھے امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: طلوع کے بعد کم از کم بیس منٹ کا انتظار واجب ہے دس بارہ منٹ میں سنتیں اور فرض دونوں ہو سکتے ہیں۔ سنتیں پڑھ کر نماز پڑھاتے اگر وقت بقدر فرض کے ہی باقی ہے تو آپ ہی سنتیں چھوڑے گا پھر اگر جماعت میں، اگر کسی نے سنتیں نہ پڑھیں وہی امامت کرے گا اور اگر وقت میں وسعت ہے تو سنت قبلہ کا ترک گناہ ہے اور اُس کی مامت مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۲۵)

سوال ۶۶: نماز عشاء میں نصف رات سے زائد تاخیر کرنا کیسا؟

ایک مولوی صاحب مولود شریف عشاء سے لے کر ایک بجے تک پڑھتے اور نماز عشاء بعد مولود شریف کے ایک بجے کے

بعد پڑھتے ہیں بغیر عذر کے فقط.....؟

الجواب: جائز ہے مگر جب عصر میں وقت کراہت آ جائے تو قضاء بھی جائز نہیں اور سجدہ مکروہ اگرچہ سہو یا تلاوت کا ہو اور سجدہ شکر تو بعد نماز فجر و عصر مطلقاً مکروہ۔ (ج ۵ ص ۳۳۰)

سوال ۱۷: نماز فجر میں اگر طلوع آفتاب ہو جائے

زید نے نماز فجر طلوع آفتاب سے پہلے شروع کی اور اس کے نماز پڑھنے میں آفتاب نکل آیا تو وہ نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز فجر میں سلام سے پہلے اگر ایک ذرہ سا کنارہ طلوع ہوا نماز نہ ہوگی۔ (ج ۵ ص ۳۳۱)

سوال ۱۸: نماز مغرب غروب آفتاب سے ذرہ پہلے پڑھنا کیسا؟

نماز مغرب غروب آفتاب سے پہلے شروع کی اور نماز پڑھتے ہی آفتاب غروب ہو گیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اگر ایک نقطہ بھر کنارہ شمس کو باقی ہے اور اس نے مغرب کی تکبیر تحریرہ کی نماز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۵ ص ۳۳۱)

سوال ۱۹: جمعہ کا وقت کون سا ہے؟

جمعہ کا وقت سردیوں اور گرمیوں میں کتنے بجے ہوتا ہے؟

الجواب: جمعہ اور ظہر کا ایک ہی وقت ہے۔ سایہ جب تک سایہ اصلی کے سوا دوشل کو پہنچے جمعہ و ظہر دونوں کا وقت باقی

رہتا ہے۔ (ج ۵ ص ۳۳۲)

سوال ۲۰: شرابی کے پاس نماز پڑھنا کیسا؟

جس مکان میں کوئی شخص شراب پئے اس میں نماز پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: اگر وہ شخص اس وقت شراب پینے میں مشغول نہیں نہ وہاں شراب کی نجاست ہے تو ایسے وقت وہاں نماز پڑھ

لینے میں حرج نہیں اور اگر بالفعل وہ شراب پی رہا ہے تو بلا ضرورت وہاں نماز نہ پڑھے کہ شراب خور پر حکم احادیث صحیحہ لعنت

الہی اترتی ہے اور محل نزول لعنت میں نماز پڑھنی نہ چاہیے۔ (ج ۵ ص ۳۳۵)

سوال ۲۱: چار پائی پر کوئی بیٹھا ہو اور پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

جائے نماز برابر کسی شخص کی چار پائی کے بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر کوئی شخص چار پائی پر بیٹھا خواہ لیٹا ہے اور اس طرف اس کی پیٹھ ہے تو اس کے پیچھے جا نماز بچھا کر نماز

پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر اس طرف پیٹھ کیے سو رہا ہے جب بھی مضائقہ نہیں مگر سوتے کے پیچھے پڑھنے سے احتراز

مناسب ہے دو وجہ سے: ایک یہ کہ کیا معلوم اس کے نماز پڑھنے میں وہ اس طرف کروٹ لے لے اور ادھر اس کا منہ ہو جائے دوسرے

محمتمل (احتمال) ہے کہ سوتے میں اس سے کوئی چیز ایسی صادر ہو جس سے نماز میں اسے ہلکی آ جانے کا اندیشہ ہو۔ (ج ۵ ص ۳۳۶)

سوال ۷۶: چار پائی پر نماز پڑھنا کیسا؟

چار پائی پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ جو مشہور ہے کہ اگلی امتوں میں کچھ لوگ چار پائی پر نماز پڑھنے کا سبب بن رہے گئے یہ بات ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب: اصل ان مسائل میں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ سجدہ میں سرای پر مستقر ہو جائے یعنی اس کا دینا ایک حد پر ٹھہر جائے کہ پھر کسی قدر مبالغہ کریں اس سے زائد نہ دے ایسی چیز پر نماز جائز ہے خواہ وہ چار پائی ہو یا زمین پر رکھا ہوا گاڑی کا کھٹولایا کوئی شے اور یہ جو جاہلوں میں بلکہ عورتوں میں مشہور ہے کہ اگلی امتوں میں کچھ لوگ چار پائی پر نماز پڑھنے سے منع ہو گئے محض غلط و باطل ہے۔ (ج ۵ ص ۳۶۶)

سوال ۷۷: قبرستان میں نماز پڑھنا کیسا؟

قبرستان میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس مسئلے میں تحقیق یہ ہے کہ نماز قبر پر مطلقاً مکروہ و ممنوع ہے بلکہ قبر پر پاؤں رکھنا ہی جائز نہیں۔ عالمگیری میں ہے کہ:

”قبروں پر پاؤں رکھنے سے گناہگار ہوتا ہے کیونکہ قبر کی چھت میت کا حق ہے۔“

اور قبر کی طرف بھی نماز مکروہ و ممنوع ہے جبکہ ستر نہ ہو اور صحرا یا مسجد کبیر میں قبر موضع سجود میں ہو یعنی اتنے فاصلے پر جبکہ یہ خاشعین کی سی نماز پڑھے اور اپنی نگاہ خاص موضع سجود (سجدہ کرنے کی جگہ) پر جمی رکھے تو اسی پر نظر پڑے کہ نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جس محل خاص پر اسے جمایا جائے اس سے کچھ دور آگے بڑھتی ہے۔ مذہب اصح (صحیح ترین مذہب) میں بحالت مذکورہ جہاں تک نگاہ پہنچے سب موضع سجود ہے۔ اور اگر قبر داسنے بائیں یا پیچھے ہے تو اصلاً موجب کراہت نہیں بلکہ اگر مزار استیاء و کرم ہوں اور ان کی ارواح طیبہ سے استمداد کے لیے ان کی قبور کزیمہ کے پاس داسنے یا بائیں نماز پڑھے تو اور زیادہ موجب برکت ہے۔ (ج ۵ ص ۳۷۷)

باب الاذان والاقامة

سوال ۷۸: تحویب جائز ہے

اذان کے بعد صلوٰۃ کہن جس طرح یہاں رمضان مبارک میں معمول ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اسے فقہ میں تحویب کہتے ہیں، یعنی مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دے کر پھر دوبارہ اطلاع دینا، از ۵۰ شہروں کے عرف پر ہے، جہاں جس طرح اطلاع مکرر رائج ہو وہی تحویب ہے۔ خواہ عام طور پر ہو جیسے ”صلوٰۃ“ کہی جاتی ہے یا خاص طریقہ پر، مثلاً کسی سے کہنا: اذان ہو گئی، یا جماعت کھڑی ہوتی ہے، یا امام آگئے، یا کوئی قول یا فعل ایسا جس میں دوبارہ اطلاع دینا ہو وہ سب تحویب ہے اور اس کا اور صلوٰۃ کا ایک حکم ہے، یعنی جائز۔

اور ماہ مبارک رمضان سے اُس کی تخصیص بے جا نہیں کہ لوگ افطار کے بعد کھانے پینے میں مشغول اور نفس آرام کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لہذا تنبیہ بعد تنبیہ مناسب ہوئی، جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان فجر میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ مقرر کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ (ج ۵ ص ۳۶۱، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱)

سوال ۷۹: مسجد میں اذان دینا کیسا؟

آپ نے فرمایا تھا کہ مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے، اس کا لوگوں نے کتاب سے ثبوت چاہا ہے؟

الجواب: فتاویٰ امام اجل قاضی خاں و فتاویٰ خلاصہ و بحر الرائق شرح کنز الدقائق و شرح نقایہ للعلامة عبد العلی البرجندی و فتاویٰ عالمگیریہ و حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح و فتح القدیر شرح ہدایہ وغیرہا میں اس کی منع و کراہت کی تصریح فرمائی۔ امام اجل کمال الدین محمد بن الہمام فرماتے ہیں:

الاقامة فی المسجد ولا بد منه اما الاذان فعلى المثلثة فان لم تكن ففى فناء المسجد وقالوا
الا يؤذن فى المسجد .

”تکبیر مسجد کے اندر کہی جائے اور اس کے بغیر کوئی اور صورت نہیں، البتہ اذان منارہ پردی جائے، اگر وہ نہ وہ تو فناء مسجد میں دینی چاہیے اور فقہاء نے بیان کیا ہے کہ مسجد میں اذان نہ دی جائے۔“ (ج ۵ ص ۳۶۳)

سوال ۸۰: مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا کیسا؟

مؤذن کی بغیر اجازت دوسرا شخص اقامت کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز نہیں ہاں خلاف اولیٰ ہے اگر مؤذن حاضر ہو اور اسے گراں گزرے ورنہ اتنا بھی نہیں (یعنی خلاف اولیٰ بھی نہیں)۔ (ج ۵ ص ۳۶۶)

سوال ۸۱: جمعہ کی اذان ثانی کا جواب دینا کیسا؟

خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب دینا اور جب وہ خطبوں کے درمیان جلسہ کرے مقتدیوں کو دعا کرنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہرگز نہ چاہیے یہی احوط (احتیاط کے زیادہ نزدیک) ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

”اذان کا جواب اُس وقت مکروہ ہے۔“

ہاں ایہ جواب اذان یا دعا اگر صرف دل سے کریں زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو کوئی خرج نہیں اور امام یعنی خطیب تو اگر زبان سے بھی جواب اذان دے یا دعا کرے بلاشبہ جائز ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے: یہ دونوں امور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ (ج ۵ ص ۳۶۸)

سوال ۸۲: بارش کے لیے اذان دینا کیسا؟

بارش کے لیے اذان دینی درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔

اذلا حظر من الشرع۔

اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

اذان ذکر الہی ہے اور بارش رحمت الہی اور ذکر الہی باعث نزول رحمت الہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۷۰)

سوال ۸۳: میت کو دفن کے بعد اذان دینا کیسا؟

بعد دفن میت قبر پر اذان جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ ایذا ان الاجر فی اذان القبر لکھا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۵ ص ۳۷۰)

سوال ۸۴: بے وضو کا اذان دینا کیسا؟

بے وضو اذان کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: جائز ہے بایں معنی کہ اذان ہو جائے گی مگر چاہیے نہیں۔ حدیث میں اس سے ممانعت آئی ہے۔ وہذا علامہ

شرنبلالی نے نظر بحدیث کراہت اختیار فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۷۳)

سوال ۸۵: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خود اذان دی؟

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اذان دی ہے یا نہیں؟ اگرچہ تمام عمر میں ایک دفعہ ہو؟
الجواب: درمختار میں فرمایا: اور انصیاء میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بنفس نفیس اذان دی، تکبیر کہی اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ (ج ۵ ص ۳۷۳)

سوال ۸۶: جمعہ کی اذانِ اول سن کر مسجد میں نہ آنا کیسا؟

مسجدوں میں لوگوں نے بعد اذان صلوٰۃ کا سلسلہ شروع کیا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور جمعہ میں کون سی اذان کے بعد مسجد میں آنا ضروری ہے؟

الجواب: صلوٰۃ جائز ہے مگر جمعہ کے دن اذانِ اول سن کر نہ آنا حرام ہے۔ (ج ۵ ص ۳۷۸)

سوال ۸۷: فجر کی نماز کے لیے گھروں میں جا کر لوگوں کو اٹھانا کیسا؟

اگر نمازیوں کو نماز کے وقت سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ پہلے ان کی اجازت سے یا بغیر اجازت اُن کے مکانوں پر جا کر فجر کی نماز کے واسطے تاکید جگا دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نماز کے لیے جگانا موجبِ ثواب ہے مگر وقت سے اتنا پہلے جگانے کی کیا حاجت ہے۔ البتہ ایسے وقت جگائے کہ استنجاء و وضو سے فارغ ہو کر سنتیں پڑھے اور تکبیر ادائی میں شامل ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۷۸)

سوال ۸۸: کھڑے ہو کر تکبیر سننا کیسا؟

تکبیر کھڑے ہو کر سننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ علماء حکم فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہے وہ اس کے تمام تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ تکبیر ”حی علی الفلاح“ تک پہنچے اُس وقت کھڑا ہو۔ (ج ۵ ص ۳۸۰)

سوال ۸۹: اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا؟

ایک شخص اقامت سے پہلے درود شریف پڑھتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: درود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے فصل چاہیے یا درود شریف کی آواز آواز اقامت سے ایسی جدا ہو کہ امتیاز رہے۔ اور عوام کو درود شریف جزء اقامت معلوم نہ ہو۔ (ج ۵ ص ۳۸۶)

سوال ۹۰: وقت سے پہلے اذان دینا کیسا؟

اگر صبح کی اذان لوگوں کو سحری کے وقت کے اختتام سے آگاہی کے واسطے صبح صادق نکلنے سے آٹھ یا دس منٹ پہلے دے

دی جایا کرے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب: اذان وقت سے پہلے دینی مطلقاً ناجائز و ممنوع ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے: ”قبل از وقت اذان نہ دی جائے اور اگر دے دی جائے تو وقت کے اندر پھر لوٹائی جائے۔“ (ج ۵ ص ۳۸۶)

سوال ۹۱: ایک وقت کی نماز کے لیے دو مرتبہ اذان دینا کیسا؟

اذان ہو چکی تھی ایک شخص نے لاعلمی میں اذان شروع کی کسی نے اسے روکا کہ اذان تو ہو چکی اب وہ درمیان اذان میں تھا تو فوراً رک جائے یا پھر پوری اذان دے؟

الجواب: اگر مسجد، مسجد محلہ ہے جہاں کے لیے امام و جماعت متعین ہے اور جماعت اولیٰ ہو چکی اور اب کچھ لوگ جماعت کو آئے اور ان کو اذان کی خبر نہ تھی اور شروع کی اور اطلاع ہوئی تو معاً (فورا) رک جائے اور اگر مسجد عام ہے مثلاً مسجد بازار و سراؤ و اسٹیشن و جامع تو ہرگز نہ رکے اذان پوری کرے، ممانعت جہالت ہے۔ اور اگر مسجد محلہ ہے یا عام ہے اور جماعت اولیٰ ابھی نہ ہوئی تو اختیار ہے چاہے رک جائے یا پوری کرے اور اتمام (اذان کو مکمل پڑھنا) اولیٰ ہے۔ (ج ۵ ص ۳۹۶)

سوال ۹۲: اقامت کس طرف کہی جائے؟

اقامت امام کے دائیں جانب کہی جائے یا بائیں جانب اس میں کوئی فضیلت داہنے بائیں کی ہے یا نہیں؟

الجواب: اقامت امام کی محاذات میں کہی جائے یہی سنت ہے۔ وہاں جگہ نہ ملے تو داہنی طرف لفضل الیمین عن الشمال (کیونکہ دائیں جانب کو بائیں پر فضیلت ہے) ورنہ بائیں طرف لحصول المقصود بکل حال (کیونکہ مقصود ہر حال میں حاصل ہوتا ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۹۷)

سوال ۹۳: جمعہ کی اذان ثانی کہاں کہی جائے؟

جمعہ کی اذان ثانی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ اذان مسجد سے باہر دروازے پر ہوتی تھی اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لیے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔ (ج ۵ ص ۳۹۷)

سوال ۹۴: تکبیر میں دائیں بائیں رخ کرنا کیسا؟

اذان میں ”حی علی الصلوٰۃ“ حی علی الفلاح کے وقت مؤذن دائیں بائیں رخ کرتا ہے آیا اقامت میں بھی دائیں بائیں رخ کرنا سنت ہے یا نہیں؟

الجواب: علماء نے اقامت میں بھی دائیں بائیں منہ پھیرنے کا حکم دیا ہے اور بعض نے اسے اس صورت کے ساتھ

خاص کیا ہے کہ کچھ لوگ ادھر ادھر منظر اقامت ہوں۔ درمختار میں ہے:
و یلفت فیہ و کذا فیہا مطلقاً۔

اذان میں منہ پھیر لے اور اسی طرح تکبیر میں بھی ہر حال میں۔ (ج ۵ ص ۴۱۲)

سوال ۹۵: انگوٹھے چومنا کیسا؟

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر ہاتھ چوم کر آنکھوں پر لگانا کیسا ہے؟

الجواب: جائز بلکہ مستحب ہے جبکہ کوئی ممانعت شرعی نہ ہو۔ مثلاً حالت خطبہ میں یا جس وقت قرآن مجید سن رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے۔ ایسی حالتوں میں اجازت نہیں باقی سب اوقات میں جائز بلکہ مستحب ہے۔ جبکہ بہ نیت محبت و تعظیم ہو اور تفصیل ہمارے رسالہ منیر العین میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۴۱۲)

سوال ۹۶: انگوٹھے چومنا ثواب کا کام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف ہم پڑھتے ہیں ایک شخص کہتا ہے کہ جو انگوٹھے نہ چومے وہ مردود و ملعون ہے یہ کلمات کہنا کیسا؟ اور کیا انگوٹھے نہ چومنے سے گناہ ہوتا ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس اذان میں سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے اچھا ہے ثواب ہے مگر فرض واجب نہیں کہ نہ کرنے سے گناہ ہو اور صرف اس قدر پر (انگوٹھے نہ چومنے پر) مردود و ملعون کہنا سخت باطل و مردود ہے۔ ہاں جو بر بنائے وہابیت اسے برا جان کر نہ چومے تو وہابی ضرور مردود و ملعون ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۴۱۷)

سوال ۹۷: مسجد میں بلا اذان کے نماز پڑھنا کیسا؟

مسجد میں بلا اذان نماز درست ہے یا نہیں؟ اور تکب وقت کی وجہ سے صرف تکبیر جماعت کے لیے کافی ہے یا نہیں؟
الجواب: بلا اذان جماعت اولیٰ مکروہ و خلاف سنت ہے ہاں وقت ایسا تکب ہو گیا ہو کہ اذان کی گنجائش نہ ہو تو مجبوراً نہ خود ہی چھوڑی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۴۱۹)

سوال ۹۸: اذان سنت یا واجب؟

اذان سنت ہے یا واجب؟

الجواب: جمعہ و جماعت و ہجگانہ کے لیے اذان سنت مؤکدہ و شعار اسلام و قریب بواجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۵ ص ۴۲۰)

سوال ۹۹: نابالغ کا اذان دینا کیسا؟

اذان نابالغ دے تو جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: نابالغ اگر عاقل ہے اور اس کی اذان اذان سمجھی جائے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۴۲۰)

سوال ۱۰۰: اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنا کیسا؟

بعد اذان کے اور جماعت سے ذرا قبل ”الصلوة والسلام عليك يا رسول الله۔ الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله“ پڑھنا باواز بلند چاہیے یا نہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے اذان کی حیثیت گھٹتی ہے کوئی ضرورت نہیں؟

الجواب: پڑھنا چاہیے اور صلوٰۃ و سلام سے اذان کی حیثیت بڑھتی ہے کہ وہ اعلام کے لیے تھی اور یہ اسی کی ترقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۴۲۱)

سوال ۱۰۱: وہابی کی اذان کا جواب دینا کیسا؟

ایک وہابی نے سنیوں کی مسجد میں اذان دی تو کیا اس کی اذان کا جواب دیا جائے گا اور سنی اس کی اذان پر اکتفاء کر سکتا ہے؟

الجواب: اسم جلالت پر کلمہ تعظیم اور تمام رسالت پر درود شریف پڑھیں گے اگرچہ یہ اسمائے طیبہ کسی کی زبان سے ادا ہوں مگر وہابی کی اذان اذان میں شمار نہیں جواب کی حاجت نہیں اور اہل سنت کو اس پر اکتفاء کی اجازت نہیں بلکہ ضرور دوبارہ اذان کہیں۔ درمختار میں ہے:

ويعاد اذان كافر وفاسق۔

کافر اور فاسق کی اذان لوٹائی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۴۲۱)

سوال ۱۰۲: دفن کے وقت اذان کہنا کیسا؟

دفن کے وقت جو قبر پر اذان کہی جاتی ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت لکھا ہے۔

امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں:

”جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس پر حاضر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی میں تیرا رب ہوں اس لیے حکم آیا کہ میت کے لیے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔“

(نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث رسول)

صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا اذن المؤذن ادبر الشيطان وله حصاص۔

جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوزناں بھاگتا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے واضح ہے کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں آیا کہ جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا اور جب ثابت ہو لیا کہ (وقتِ دفن شیطان کا آنا) وہ وقت عیذا باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور اس میں حکم آیا کہ اس کے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشادِ شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن وحدیث مالا مال۔ (ج ۵ ص ۶۵۳)

سوال ۱۰۳: نماز میں کپڑے سے بدن نظر آنا کیسا؟

تہبند اگر ایسے باریک کپڑے کا ہے کہ اس میں سے بدن کی سرخی یا سیاہی نمایاں ہے تو اس تہبند سے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے: چھپانے والی چیز وہ ہے جو اپنے اندر کی چیز کو ظاہر نہ کرے۔ ردالمحتار میں ہے: پس طور کہ اس سے جسم کا رنگ دکھائی نہ دے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا وہ دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے مفسدہ نماز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۹)

سوال ۱۰۴: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

مرد اور عورت نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں گے؟

الجواب: ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ مرد ناف کے نیچے اور عورت سینہ پر ہاتھ باندھے اور یہ بھی فرمایا: عورت اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے جیسا کہ جم غفیر نے تصریح کی ہے۔ اور علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ میں اس مسئلہ پر اتفاق علماء کی تصریح کی ہے اور اگر کوئی حدیث اس کے موافق نہیں ملتی تو اس کی مخالفت میں بھی وارد نہیں۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو دلیل پیش کرے۔ اسی لیے محقق حلبی نے حلیہ میں فرمایا: ہم نے جو یہ کہا کہ عورت اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر باندھے یہ اس لیے کہ عورت کے لیے اس میں زیادہ ستر ہے لہذا یہ اس کے حق میں اولیٰ ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ عورت کے حق میں جتنے بھی امور جائز ہیں ان میں سے اسی کو اختیار کرنا بہتر ہے جو سب سے زیادہ ستر کا سبب ہو خصوصاً حالت نماز میں زیادہ خیال رکھنا چاہیے یہ تو وہ ہے جو ظاہر نظر میں آیا ہے۔

اقول (میں کہتا ہوں): اللہ کی توفیق سے کہ اس مسئلہ پر ایک حدیث جید الاسناد پیش کروں۔ اس کی تقریر یوں ہے کہ حضور علیہ السلام سے ہاتھ باندھنے کی دو صورتیں مروی ہیں: ایک صورت زیر ناف کی ہے اور اس بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں۔ سب سے اہم روایت وہ ہے جسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا کہ ہمیں وکیع نے موسیٰ بن عمیر سے علقمہ بن وائل بن حجر نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے دورانِ نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں

ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھتے دیکھا ہے۔ دوسری صورت سینے پر ہاتھ باندھنے کی ہے۔ اس بارے میں ابن خزیمہ اپنی صحیح میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت لائے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھنے کا شرف پایا تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے چونکہ ان کی تاریخ کا علم نہیں کہ کون سی روایت پہلے کی ہے اور کون سی بعد کی۔ اور دونوں روایات ثابت و مقبول ہیں تو لاجرم دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح ہوگی۔ جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر خیر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم و معروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہذا امام محقق علی الاطلاق نے فتح میں فرمایا ہے: قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے اور قیام میں تعظیماً ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی معروف ہے۔ (ج ۶ ص ۱۴۳)

سوال ۱۰۵: التحیات میں انگلی کا اشارہ کرنا کیسا؟

انکشت شہادت سے التحیات میں اشارہ کیا ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار تھا بارے زیادہ سخت ہے۔
یعنی میں تحنہ کے حوالے سے ہے کہ اشارہ کرنا مستحب ہے۔ اور محیط میں ہے کہ سنت ہے۔ (ج ۶ ص ۱۴۹)

سوال ۱۰۶: رفع یدین منع ہے

رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا نہیں؟ اور کیا تو کب تک کیا؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین فرمایا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا خلاف ثابت ہے نہ احادیث میں اس کی مدیت مذکور۔ ہاں حدیثیں اس کے فعل و ترک دونوں میں وارد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔ صحیح مسلم میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑے کی ڈمیں ہیں قرار سے رہو نماز میں۔

(ج ۶ ص ۱۵۳)

سوال ۱۰۷: نماز میں دونوں پاؤں کا فاصلہ

شفعیہ ایک ہاتھ کے فرق سے نماز میں پاؤں کشادہ کرتے ہیں اور مذہب حنفیہ میں چار انگشت (انگل) کے فاصلہ پر ایک

پاؤں سے دوسرا پاؤں رکھتے ہیں کس طرح کرنا چاہیے؟

الجواب: چارہی انگل کا فاصلہ رکھنا چاہیے یہی ادب اور یہی سنت ہے۔ اور یہی ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

رد المحتار میں ہے کہ دونوں قدموں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کی مقدار فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ خشوع کے زیادہ نزدیک ہے۔

اور امام علامہ جلال الدین یوسف اردوبیلی شافعی نے بھی کتاب الانوار کہ اجل معتمدات مذہب شافعی سے ہے۔ اسی چار انگل نعل کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔

جن شافعیہ نے ایسا کیا غالباً کوئی عذر ہوگا یا شاید ناواقف کی بناء پر کہ مکہ معظمہ کا ہر تنفس تو عالم نہیں۔ اعتبار اقوال و افعال علماء کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۱۵۵)

سوال ۱۰۸: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں رکوع کا طریقہ

نفل نماز بیٹھ کر ادا کرے تو رکوع کس طرح ادا کریں یعنی سرین اٹھے یا نہیں؟

الجواب: رکوع میں قدر واجب تو اسی قدر ہے کہ سر جھکائے اور پیٹھ کر قدر خم دے مگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کا درجہ کمال و طریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اس قدر کہ لیے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں تو قدر اعتدال سے جس قدر زائد ہوگا وہ عبث و بیجا میں داخل ہوگا۔ (ج ۶ ص ۱۵۷)

سوال ۱۰۹: بیمار قیام پر قدرت نہ پائے تو کیا کرے؟

ایک شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا مگر اتنی طاقت ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہی ہو کر باندھ لے اور باقی نماز بیٹھ کر ادا کرے ایسا کرنا کیسا؟

الجواب: صورت مستفسرہ میں بے شک اس پر لازم ہے کہ تحریمہ کھڑے ہو کر باندھے جب قدرت نہ رہے بیٹھ جائے یہی صحیح ہے۔

بلکہ ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا خلاف اصلاً منقول نہیں۔ تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

”اگر نمازی قیام پر قدرے قادر ہو اگر وہ عصا یا دیوار کے ذریعے ہو تو اس پر حسب طاقت قیام کرنا لازم ہے خواہ وہ

ایک آیت یا تکبیر کی مقدار ہو مختار مذہب یہی ہے کیونکہ بعض کا کل کے ساتھ اعتبار کیا جاتا ہے۔“

فقیر غفر اللہ لہ کو اللہ تعالیٰ تحقیق حق القاء کرے۔ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ تحریمہ کے لیے قیام شرط ہے اگر بیٹھ کر بلکہ ات

جھکا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچیں تحریمہ باندھے ہرگز صحیح نہ ہوگی اور تحریمہ شرط نماز ہے کہ بے اس کے نماز باطل تو جبکہ تحریمہ

کے لیے قیام کر سکتا ہے اور نہ کیا۔ شرط تحریر فوت ہوئی تو تحریر صحیح نہ ہوئی تو نماز ادا نہ ہوئی۔

اذافات الشرط فات المشروط .

جب شرط فوت ہوگئی تو مشروط از خود فوت ہو جائے گا۔

آج کل بہت جہال ذرا سی بے طاقتی مرض یا کبر سن میں سرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں حالانکہ اولاً ان میں بہت ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کر سکتے ہیں اور اس ادا سے نہ ان کا مرض بڑھے نہ کوئی نیا مرض لاحق ہو نہ گر پڑنے کی حالت ہو نہ دوران سہر وغیرہ کوئی سخت الم شدید ہو۔ صرف ایک گونہ مشقت و تکلیف ہے جس سے بچنے کو صراحۃً نمازیں کھوتے ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے بحیلہ ضعف و مرض فرض بیٹھ کر پڑھے اور وہی (لوگ) باتوں میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اتنی دیر میں دس بارہ رکعت ادا کر لیتے ایسی حالت میں ہرگز قعود کی اجازت نہیں بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام سے ادا کریں۔

کافی شرح دانی میں ہے:

ان لحقه نوع مشقة لم یجز ترك القيام .

اگر ادنیٰ مشقت لاحق ہو تو ترک قیام جائز نہ ہوگا۔ (ج ۶ ص ۱۵۷)

سوال ۱۱۰: نماز میں سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا؟

الحمد للہ کے بعد جو سورت پڑھی جائے اس پر بھی بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہمارے علماء محققین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سب معتمدہ میں روشن تصریحیں فرما رہے ہیں کہ ابتدائے سورت پر بھی بسم اللہ شریف پڑھنی مطلقاً مستحب و مستحسن ہے خواہ نماز برز یہ ہو یا جہر یہ اور صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کا ناجائز ہونا درکنار ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ عنہم میں کوئی اس کی کراہت کا بھی قائل نہیں بلکہ سب ائمہ کرام بالاتفاق اسے خوب و بہتر جانتے ہیں۔ (ج ۶ ص ۱۶۲)

سوال ۱۱۱: نماز میں دونوں سجدے فرض یا ایک؟

نماز میں دونوں سجدے فرض ہیں یا ایک فرض اور دوسرا واجب؟

الجواب: باجماع امت دونوں سجدے فرض ہیں اصلاً اس میں کسی عالم کا خلاف نہیں کہ قوی و راجح بتایا جائے اس کا منکر

اجماع امت کا منکر ہے۔ (ج ۶ ص ۱۷۱)

سوال ۱۱۲: مقتدی ثناء ختم نہ کرنے پایا کہ امام نے قرأت شروع کی تو کیا کرے؟

مقتدی ”سبحانک اللہم“ ختم نہ کرنے پایا تھا کہ امام نے قرأت شروع کی اس کو نا تمام چھوڑ کر خاموش ہو جانا پڑے یا

نور اُختم کر کے خاموش ہو جانا چاہیے؟
الجواب: ”سبحنک اللہم“ اسی وقت پڑھ سکتے ہیں کہ امام قرأت باواز شروع نہ کرے جب قرأت جہری شروع کر دی اب خاموش رہنا اور سننا فرض ہے۔ (ج ۶ ص ۱۸۲)

سوال ۱۱۳: جلسہ میں دعا پڑھنا کیسا؟

دونوں سجدوں کے درمیان دعا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟
الجواب: ”اللہم اغفر لی“ کہنا امام مقتدی و منفرد سب کو مستحب ہے اور زیادہ طول دعا سب کو مکروہ ہاں منفرد کو نوافل میں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۱۸۲)

سوال ۱۱۴: امام کے پیچھے مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا کیسا؟

امام کے پیچھے مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے یا نہ پڑھے؟
الجواب: مقتدی کو قرآن مجید پڑھنا مطلقاً جائز نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:
 وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (القرآن الکریم)
 اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الما جعل الامام لیوم بہ فاذا کبر فکبروا اذا قراء فانصتوا۔ (معنف ابن ابی شیبہ ج ۲)
 امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب تکبیر کہے تم تکبیر کہو جب قرأت کرے تو خاموش رہو۔
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 ”مجھے ثنا ہے کہ جو امام کے پیچھے پڑھے اس کے منہ میں آگ ہو۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”قدرت پاتا تو اس کی (امام کے پیچھے پڑھنے والے کی) زبان کاٹ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!“ (ج ۶ ص ۱۸۳)

سوال ۱۱۵: آمین اونچی آواز میں کہنا کیسا؟

آمین باواز بلند کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: آمین باواز بلند کہنا نماز میں مکروہ و خلاف سنت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً۔ (القرآن)

”تم اپنے رب کو عاجزی اور تواضع سے آہستہ آہستہ پکارو۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

وإذا قال ولا الضالین فقولوا آمین فان الامام یقولها واللہ تعالیٰ اعلم۔ (سنن النسائی ج ۱)

جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ امام اسے کہہ رہا ہے۔ (ج ۶ ص ۱۸۲)

سوال ۱۱۶: تراویح میں رکعت ہیں

بجائے بیس رکعت تراویح کے آٹھ رکعت پڑھے تو درست ہے؟

الجواب: تراویح میں رکعت سنت مؤکدہ ہیں سنت مؤکدہ کا ترک بد ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين عفوا علیہا بالنواجذ۔ (سنن ابوداؤد ج ۲)

تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے اسے اپنی ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو۔
دوسری حدیث میں ہے:

انه سیحدث بعدی اشیاء وان من احبها الی لما احدث عمر۔ (کنز العمال ج ۱۲)

میرے بعد بہت سی اشیاء ایجاد ہوں گی ان میں سے مجھے وہ سب سے زیادہ پسند ہیں جو عمر ایجاد کریں گے۔

(ج ۶ ص ۱۸۵)

سوال ۱۱۷: وتر تین ہی ہیں

بجائے تین وتر کے ایک وتر پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: ایک رکعت وتر خواہ نفل باطل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل تین رکعت وتر ہے۔

وانما یؤخذ بالآخر فهو الاخر من فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمر کے اعمال پر عمل کیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی ہے۔

(ج ۶ ص ۱۸۵)

سوال ۱۱۸: ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہنے کا طریقہ

”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

الجواب: سنت یہ ہے کہ ”سمع اللہ“ کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور ”حمدہ“ کی ہسیدھا ہونے

کے ساتھ ختم اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔ (ج ۶ ص ۱۸۷)

سوال ۱۱۹: تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ

التحیات میں انگلی سے اشارہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب: التحیات میں انگلی کا اشارہ سنت ہے جب اشہد پر پہنچے چھنگلیا اور اس کے برابر کی انگلی کی گردہ باندھے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنائے اور ”لا“ پر کلے کی انگلی اٹھائے اور ”آلا“ پر گرا کر ہاتھ کھول دے۔

(ج ۶ ص ۱۹۰)

سوال ۱۲۰: جمعہ کی نیت کس طرح کریں؟

جمعہ کے فرض کی نیت کس طرح کرنا چاہیے اور جمعہ کے بعد کتنی رکعت پڑھنی چاہیے؟

الجواب: اتنی نیت کافی ہے کہ آ کے فرض جمعہ اور چاہے تو دو رکعت بھی کہے اور بعضے یہ بھی بڑھاتے ہیں کہ واسطے ساقط کرنے ظہر کے اس میں بھی نہ حرج نہ حاجت فرض جمعہ کے بعد چھ رکعت سنت پڑھیں چار پھر دو۔ اور ان میں سنت بعد جمعہ کی نیت کریں اور پہلی چار میں قبل جمعہ کی۔ بعد کی (چھ) سنتیں پڑھ کر دو یا جتنے چاہے نفل پڑھیں ان سے زائد عام لوگوں کو حاجت نہیں۔ (ج ۶ ص ۱۹۱)

سوال ۱۲۱: مقتدی آخری قعدہ میں کیا پڑھے؟

مقتدی کو آخری رکعت کے قعدہ میں کیا پڑھنا چاہیے؟

الجواب: التحیات درود دعا اگر اسے اول (شروع) سے نماز ملی ہو اور اگر کسی رکعت کے پڑھنے کے بعد شامل ہوا تو امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں التحیات ٹھہر ٹھہر کر اس قدر ترتیل کے ساتھ پڑھے کہ اس کی التحیات امام کے سلام کے وقت ختم ہو اور اگر یہ التحیات پڑھ چکا ہو اور امام نے ابھی سلام نہ پھیرا تو پچھلے دونوں کلمہ شہادت بار بار پڑھتا رہے یہاں تک کہ امام سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۱۹۳)

سوال ۱۲۲: نماز کے بعد دعا مانگنا کیسا؟

فریضہ نمازوں کے بعد دعا مانگ کر ہاتھوں کو چہرے پر ملتے ہوئے چوم لینا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور بعد دعا ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا یہ بھی سنت سے ثابت ہے مگر چومنا کہیں ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۰۲)

سوال ۱۲۳: عمامہ کی فضیلت

عمامہ کی فضیلت پر کچھ ارشاد فرمادیں؟

الجواب: حدیث اول: بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے

ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۲)

حدیث دوم: ایک نماز نفل ہو یا فرض، عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر (برابر)۔ (مرقات بحوالہ ابن عساکر ج ۸)

حدیث سوم: عمامہ میں نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲) (ج ۶ ص ۲۰۴)

سوال ۱۲۴: فرض نماز کے بعد امام کیا کرے؟

بعد سلام امام کو بیچ وقتہ نماز میں دامن بائیں پھر کر دعا مانگنا چاہیے یا صرف فجر و عصر میں؟

الجواب: کسی نماز میں امام کو ہرگز نہ چاہیے کہ زونقبلہ بیٹھا رہے۔ انصراف (پھرنا) مطلقاً ضرور ہے۔ (ج ۶ ص ۲۰۴)

سوال ۱۲۵: جائے نماز کا نماز کے بعد طے کر دینا کیسا؟

اکثر دیہات میں نماز پڑھ کر جب اٹھتے ہیں، کونا مصلیٰ کا اُٹ دیتے ہیں اس کا شرعاً ثبوت ہے کہ نہیں؟

الجواب: ابن عساکر نے تاریخ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”شیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا کام راست ہو جائے کہ

شیطان تہہ کیے کپڑے کو نہیں پہنچتا“۔ (کنز العمال ج ۱۵)

ابن ابی الدنیہ نے قیس ابن ابی حازم سے روایت کی فرمایا:

”جہاں کوئی بچھوٹا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے“۔ (ابن ابی الدنیا)

ان احادیث سے اُس کی اصل نکل سکتی ہے اور پورا پلیٹ دینا بہتر ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

سوال ۱۲۶: بغیر شملہ کے عمامہ باندھنا کیسا؟

کیا بغیر شملہ کے عمامہ باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: مرقاۃ میں فرمایا: کتب میر میں روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عمامہ کا شملہ دونوں

کاندھوں کے درمیان چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان امور میں سے ہر ایک کو بجا مانا سنت ہے۔ (ج ۶ ص ۲۰۹)

سوال ۱۲۷: ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کی بجائے صرف صلعم لکھنا کیسا؟

نام پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے پورا درود شریف ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کے صرف صلعم یا ص لکھنا کیسا

ہے؟

الجواب: نام پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جاتا ہے۔ یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے کوئی صلعم لکھتا ہے تو کوئی ص اور یہ سب بیہودہ و مکروہ و سخت ناپسند و موجب محرومی شدید ہے۔ اس سے بہت سخت احتراز چاہیے۔

اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہر جگہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو۔ علماء نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ بعض کتابوں میں بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔ علامہ طحطاوی حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں:

”صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ص وغیرہ اور رضی اللہ عنہ کی جگہ رض لکھنا مکروہ ہے بلکہ اسے کامل طور پر لکھا پڑھا جائے۔“

(ج ۶ ص ۳۳۱)

سوال ۱۲۸: کیا ہر بار صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں؟

کلمہ طیبہ جب ورد کر کہ پڑھا جائے تو کیا نام نامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر بار درود پڑھنا چاہیے یا ایک مرتبہ جبکہ جلسہ ختم کرے؟

الجواب: نام پاک حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف جلسوں میں جتنی بار لے یا سنے ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہوگا اور سخت سخت وعیدوں میں گرفتار ہاں اس میں اختلاف ہے کہ ایک ہی جلسہ میں چند بار نام پاک لیا یا سنا ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بات مستحب ہے۔

بہت علماء قول اول کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار درود شریف بھی پڑھنا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار ہوا۔

دیگر علماء نے بنظر آسانی امت قول دوم اختیار کیا ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار درود ادا ہے واجب کے لیے کفایت کرے گا زیادہ کے ترک سے گنہگار نہ ہوگا مگر ثواب عظیم و فضل جسیم سے بے شک محروم رہا۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ ہر بار صلی اللہ علیہ وسلم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بالاتفاق بڑی بڑی رحمتیں برکتیں ہیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فضل سے محرومی اور ایک مذہب قوی پر گناہ و معصیت عاقل کا کام نہیں کہ اسے ترک کرے۔ وباللہ التوفیق! (ج ۶ ص ۲۲۳)

سوال ۱۲۹: وظیفہ پڑھنا اور نماز نہ پڑھنا کیسا؟

ایک شخص وظیفہ پڑھتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: جو وظیفہ پڑھے اور نماز نہ پڑھے فاسق و فاجر و مرتکب کبائر ہے۔ اس کا وظیفہ اس کے منہ پر مارا جائے گا۔

ایسوں ہی کو حدیث میں فرمایا:

کم من قاری یقرآن والقرآن یلعنه . (الدغل للعہدی ج ۱)
 ”بہترے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے۔“ (ج ۶ ص ۲۲۳)

سوال ۱۳۰: اونچی آواز میں درود شریف پڑھنا کیسا؟

درود شریف بالجہر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: درود شریف ذکر ہے اور ذکر بالجہر جائز ہے جبکہ نہ ریا ہو نہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کی ایذا نہ کسی اور مصلحت شرعیہ کا خلاف۔ (ج ۶ ص ۲۳۳)

سوال ۱۳۱: نماز کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرنا کیسا؟

ایک شخص ہر نماز کے بعد کلمہ طیبہ کلمہ توحید اور کلمہ شہادت باواز بلند حاضرین جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے یہ فعل اس کا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے مگر حاضرین کو ان کی خوشی پر رکھا جائے مجبور نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۳۷)

سوال ۱۳۲: بے ترتیب قرآن مجید پڑھنا کیسا؟

تلاوت کلام مجید مصلیٰ (نمازی) یا غیر مصلیٰ پر بالترتیب پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب؟ اور امام نماز میں بے ترتیب سورہ پڑھے تو اس پر کیا حکم ہے؟

الجواب: نماز ہو یا تلاوت بطریق معبود ہو۔ دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر عکس کر لے گا تو گنہگار ہوگا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل اُٹھ دے۔ ہاں اگر خارج نماز ہے کہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں وہ پڑھ لی اور یہ اس سے اوپر کی تھی تو اس میں حرج نہیں۔ یا مثلاً حدیث میں شب کے وقت چار سورتیں پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے یسین شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صبح کو بخش ہوا اُٹھے گا۔ سورہ دخان شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صبح اس حالت میں اُٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوں گے۔ سورہ واقعہ شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا محتاجی اس کے پاس نہ آئے گی۔ سورہ تبارک الذی شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

ان صورتوں کی ترتیب یہی ہے مگر اس غرض کے لیے پڑھنے والا چار صورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے اسے اختیار ہے جس کو چاہے پہلے پڑھے جسے چاہے پیچھے پڑھے۔

امام نے سورتیں بے ترتیبی کے ساتھ سہوا پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصدا پڑھیں تو گنہگار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۳۹)

سوال ۱۳۳: سہری نماز میں اگر امام قرأت جہری شروع کر دے کیا حکم ہے؟

امام یا منفرد تیسری یا چوتھی رکعت میں کچھ قرأت جہری سے پڑھ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے جیسے ظہر و عصر کی سب رکعات اور عشاء کی پچھلی دو اور مغرب کی تیسری اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قرأت ادا ہو سکے (اور وہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر آواز پڑھا جائے گا تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اگر بلا عذر شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً آواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے۔ اور اگر اس مقدار سے کم مثلاً ایک آدھ کلمہ آواز بلند نکل جائے تو مذہب راجح میں کچھ حرج نہیں۔ یہ حکم امام کا ہے اور منفرد کے لیے بھی زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ اس فعل سے عدا اپنے اور سہو واقع ہو تو سجدہ کرے۔

(ج ۶ ص ۲۵۱)

سوال ۱۳۴: ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھنا کیسا؟

نماز فرض ہو یا نفل ہر رکعت میں ایک ہی سورت کا تکرار کرنا کیسا ہے؟

الجواب: بغیر ضرورت فرائض میں مکروہ تنزیہی ہے پس پہلی رکعت میں سورۃ الناس عدا نہیں پڑھنی چاہیے تاکہ تکرار کی ضرورت نہ پڑ جائے اگر سہو یا عدا پڑھ چکا تو اب دوسری رکعت میں بھی وہی سورت یعنی سورۃ الناس دوبارہ پڑھے کیونکہ ترتیب بدل کر پڑھنا تکرار سے بھی سخت ہے۔ بخلاف ختم قرآن کی صورت کے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الناس تک پڑھنا اور دوسری رکعت میں الم تا مفلحون پڑھنا جائز اور درست ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منزل میں اترنے والا اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن شریف ختم کرے فوراً شروع کرے اور یوں ہی کرتا رہے) جیسا کہ نہر اور ردالمحتار میں ہے۔

میں کہتا ہوں: اس سے مراد یہ ہے کہ ختم قرآن کی صورت میں یہ عکس اور ترتیب کا بدلنا نہیں بلکہ قرآن کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے جیسا کہ لفظ حال و مرتحل بھی اس پر دلیل ہے۔ فافہم واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۶۷)

سوال ۱۳۵: رکعتوں میں قرأت کتنی کریں؟

رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کرنا کیسا ہے؟

الجواب: فرائض کی دوسری رکعت کو پہلی پر لمبا کرنا (پہلی سے زیادہ دوسری میں پڑھنا) بالاتفاق مکروہ ہے۔ اور اصح (صحیح ترین) قول کے مطابق نوافل میں بھی مکروہ ہے اس کے برعکس قرأت کرنا نوافل میں کراہت نہیں رکھتا۔ اور نماز فجر (کی رکعت اولیٰ) میں بھی بالاتفاق اور بالاطلاق جائز ہے یعنی جس طرح بھی ہو طویل کرے کوئی حرج نہیں تہائی کی مقدار مستحب ہے اور بعض نصف مقدار تک کا قول بھی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ لمبا کرنا جائز ہونے کے باوجود خلاف اولیٰ

ہے۔ (ج ۶ ص ۲۷۱)

سوال ۱۳۶: ضاد کو ظا پڑھنا کیسا؟

اگر کوئی شخص ضاد کو مشتبہ بظاء پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: یہ حرف دشوار ترین حرف ہے اور ان کی اولاً خصوصاً عجم پر کہ ان کی زبان کا حرف نہیں سخت مشکل مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا مخرج صحیح سے ادا کرنا سیکھیں اور کوشش کریں کہ ٹھیک ادا ہو۔ اپنی طرف سے نہ ظاد کا قصد کریں نہ دوا کا کہ دونوں محض غلط ہیں اور جب اس نے حسب وسع و طاقت جہد کیا اور صرف صحیح ادا کرنے کا قصد کیا پھر کچھ نکلے اس پر کچھ مواخذہ نہیں:

لا یكلف الله نفساً الا وسعها۔

”اللہ تعالیٰ کسی ذی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں ٹھہراتا۔“

اور ائمہ متقدمین بھی علی الاطلاق (نماز کے لیے) حکم فساد نہیں دیتے۔ (ج ۶ ص ۲۷۱)

سوال ۱۳۷: قصد اُضاد کو ظا پڑھنا کیسا؟

اگر کوئی شخص قصد اُضاد کو ظا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

الجواب: ض ظ ذ ز معجیات سب حروف متباہتہ متغائرہ ہیں۔ ان میں کسی کو دوسرے سے تلاوت قرآن میں قصد ابدلنا اس کی جگہ اُسے پڑھنا نماز میں ہو خواہ بیرون نماز حرام قطعی و گناہ عظیم افتراء علی اللہ و تحریف قرآن کریم ہے۔ یہاں تک کہ امام اجل ابو بکر بن محمد بن الفضل فضلی دامام برہان الدین محمود صاحب صاحب ذخیرہ وغیرہ و علامہ علی قاری مکی رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ جو قصد اُضاد کی جگہ ظا پڑھے کافر ہے۔

محیط برہانی میں ہے:

”امام فضلی سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے ضاد کی جگہ ظا یا ظا کی جگہ ضاد پڑھا تو فرمایا: اس کی

امامت جائز نہیں اور اگر اس نے قصد ایسا کیا تو یہ کفر ہے۔“ (ج ۶ ص ۳۰۵)

سوال ۱۳۸: تجویر کا انکار کرنا کیسا؟

اکثر جہلاء کو قواعد تجوید سے انکار ہے اور ناحق جانتے ہیں کیا حکم ہے؟

الجواب: تجوید بعض قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس و الجن علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام و اجماع تام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المستدام حق و واجب اور علم دین شرع الہی ہے:

قال الله تعالى ورتل القرآن ترتیلاً :

”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔“

اسے (تجوید کو) مطلقاً ناحق بتانا کلمہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

ہاں جو اپنی ناواقفی سے کسی قاعدے پر انکار کرے وہ اس کا جہل ہے۔ اسے آگاہ و متنبہ کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۶ ص ۳۲۲)

سوال ۱۳۹: کیا صرف الحمد شریف سے نماز ہو جائے گی؟

ایک شخص نے نماز پڑھی اور ”الحمد لله رب العلمین“ کہہ کر بھول گیا رکوع دہرود کیا آخر میں سجدہ سہو کیا کیا نماز ہو گی یا نہیں؟

الجواب: قرآن مجید کی ایک آیت سورہ فاتحہ سے ہو خواہ کسی صورت سے پڑھنا فرض ہے نہ خاص فاتحہ کی تخصیص ہے نہ کسی سورت کی۔ جو فقط ”الحمد لله رب العلمین“ کہہ کر بھول گیا اور رکوع کر دیا نماز کا فرض ساقط ہو جائے گا مگر ناقص ہوئی کہ واجب ترک ہوا۔ الحمد شریف تمام و کمال پڑھنا ایک واجب ہے اور اس کے سوا کسی دوسری سورت سے ایک آیت بڑی یا تین آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر الحمد للہ بھولا تھا اور واجب اول کے ادا کرنے سے باز رکھا گیا تو واجب دوم کے ادا سے عاجز نہ تھا فقط ایک ہی آیت پر قناعت کر کے رکوع کر دینے میں قصد ادا واجب ترک ہوا اور جو واجب قصداً چھوڑا جائے سجدہ سہو اس کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ تو واجب ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ ہاں! اگر ایسا بھولا کہ نہ بقیہ فاتحہ یاد آتا ہے اور نہ قرآن عظیم سے کہیں کی آیتیں اور ناچار رکوع کر دیا اور سجدے میں جانے تک فاتحہ و آیات یاد نہ آئیں تو اب سجدہ سہو کافی ہے اور اگر سجدہ میں جانے سے پہلے رکوع میں خواہ قومہ بعد الرکوع میں یاد آجائیں تو واجب ہے کہ قرأت پوری کرے اور رکوع کا پھر اعادہ کرے اگر قرأت پوری نہ کی تو اب پھر قصد ترک واجب ہوگا اور نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر قرأت بعد الرکوع پوری کر لی اور رکوع دوبارہ نہ کیا تو نماز ہی جاتی رہی کہ فرض ترک ہوا۔ (ج ۶ ص ۳۲۹)

سوال ۱۴۰: کھڑا ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کو جانا کیسا؟

امام صاحب قعدہ اولیٰ میں بیٹھنا بھول گئے اور مقتدی نے دو مرتبہ امام کے کھڑے ہونے سے پیشتر التحیات لٹکھا۔ لیکن امام صاحب نے قرأت کی رکوع کیا اور سجدہ سہو بھی کیا۔ اس صورت میں مقتدی اور امام کی نماز میں نقصان آیا یا نہیں؟

الجواب: جبکہ امام پہلا قعدہ بھول کر اٹھنے کو ہوا اور ابھی سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا تو مقتدی کے بتانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بتانا ہی چاہیے۔ ہاں! اگر پہلا قعدہ چھوڑ کر امام پورا کھڑا ہو جائے تو اس کے بعد اسے بتانا جائز نہیں اگر مقتدی بتائے گا تو اس کی نماز جاتی رہے گی اور اگر امام اس کے بتانے پر عمل کرے گا تو سب کی جائے گی کہ پورا کھڑا ہو جانے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لیے ٹوٹا حرام ہے۔ اب مقتدی کا بتانا محض بیجا بلکہ حرام کی طرف بلانا اور بلا ضرورت کلام ہوا اور وہ مفسد نماز ہے۔ قرأت میں صحیح

لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے نماز فرض ہو خواہ نفل امام تین آیات سے زائد پڑھ چکا ہو۔ خواہ کم تو اس صورت میں لقمہ دینے سے مقتدی کی نماز میں کچھ نقصان نہیں۔ ہاں! اگر وہ غلطی کہ امام نے کی بغیر معنی مفسد نماز تھی اور مقتدی نے بتایا اور اس نے نہ لیا اسی طرح غلط پڑھ کر آگے چل دیا تو امام کی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سے سب مقتدیوں کی بھی گئی اور اگر غلطی مفسد نماز نہ تھی تو سب کی نماز ہوگئی، اگرچہ امام غلطی پر قائم رہا اور لقمہ نہ لیا۔ اور امام نے صحیح پڑھا مقتدی کو دھوکا ہوا کہ اس نے غلط بتایا تو اس مقتدی کی نماز ہر طرح جاتی رہی۔ پھر اگر امام نے نہ لیا تو امام اور دیگر مقتدیوں کی نماز صحیح رہی اور اگر لے لیا تو سب کی گئی۔ (ج ۶ ص ۳۳۰)

سوال ۱۴۱: نماز میں دو ہی رکعت میں قرأت

فرضوں کی دو رکعت خالی اور دو رکعت بھری پڑھی جاتی ہیں اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری اس کی وجہ؟
الجواب: نماز میں صرف دو ہی رکعت میں تلاوت قرآن مجید ضروری ہے سنت و نفل کی ہر دو رکعت نماز جداگانہ ہے۔ لہذا ہر دو رکعت میں قرأت لازم ہو کر چاروں بھری ہو گئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۳۳۲)

سوال ۱۴۲: نماز میں پوری "بسم اللہ" کب پڑھنی چاہیے؟

ہر نماز میں کتنی مرتبہ اور کس کس مقام پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے؟
الجواب: سورہ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سنت ہے اور اس کے بعد اگر کوئی سورت اوّل سے پڑھے تو اس پر بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور کچھ آیتیں کہیں اور سے پڑھے تو اس پر کہنا مستحب نہیں اور قیام کے سوا رکوع و سجود و قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیہ قرآنی ہے اور نماز میں قیام کے سوا اور جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔ (ج ۶ ص ۳۳۹)

سوال ۱۴۳: جمعہ کی نماز کے لیے شہر شرط

جمعہ کی ادا کے لیے شہر شرط ہے یا نہیں؟

الجواب: جمعہ کے لیے ہمارے ائمہ رضی اللہ عنہم کے اتفاق و اجماع سے شہر شرط ہے۔ شہر کی صحیح تعریف مذہب حنفی میں یہ ہے جو خود امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی: وہ آبادی جس میں متعدد محلے اور دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو اس کے متعلق دیہات ہوں۔ اور اس میں کوئی حاکم یا اختیار ایسا ہو کہ اپنی شان اور اپنے یا دوسروں کے علم کے ذریعہ سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ (ج ۶ ص ۳۵۲)

امامت کا بیان

سوال ۱۴۴: نابینا شخص کا امامت کرنا کیسا؟

ایک نابینا شخص جو حافظ و قاری ہے اور مسائل نماز روزہ سے بھی واقف ہے اور اس جیسا محلے میں کوئی شخص نہیں اس نابینا کا امامت کرنا کیسا؟

الجواب: ہر جماعت میں سب سے زیادہ مستحق عبادت وہی ہے جو ان سب سے زیادہ مسائل نماز و طہارت جانتا ہے۔ اگرچہ اور مسائل میں بہ نسبت دوسروں کے کم علم ہو مگر شرط یہ ہے کہ حروف اتنے صحیح ادا کرے کہ نماز میں فساد نہ آنے پائے اور فاسق و بد مذہب نہ ہو۔ جو شخص ان صفات کا جامع ہو اس کی امامت افضل اگرچہ اندھا ہو کہ زیادت علم کے باعث کراہت نابینائی زائل ہو جاتی ہے۔ ہاں فاسق و بد مذہب کی امامت بہر حال مکروہ اگرچہ سب حاضرین سے زیادہ علم رکھتے ہوں۔ یوں ہی اگر حرف ایسے غلط ادا کیے کہ نماز گئی تو امامت جائز ہی نہیں اگرچہ عالم ہی ہو۔ (ج ۶ ص ۳۸۱)

سوال ۱۴۵: سودخور کا امامت کرنا کیسا؟

سودخور کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے اور اسے امام مقرر کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: سودخور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز ناقص و مکروہ اگر پڑھ لی تو پھیری جائے اگرچہ مدت گزر چکی ہو۔ ولہذا اسے ہرگز امام نہ کیا جائے جہاں امامت کرتا ہو بشرط قدرت معزول کر کے امام متقی صحیح العقیدہ صحیح القراءۃ مقرر کریں اگر قدرت نہ پائیں تو جمعہ کے لیے دوسری مسجد میں جائیں یوں ہی ہنچگانہ (نماز) میں خواہ اپنی دوسری جماعت یہیں کریں۔ صغیری میں ہے:

یکرہ تقدیم الفاسق کراہۃ تحریم .

فاسق کی تقدیم (یعنی امامت) مکروہ تحریمی ہے۔ (ج ۶ ص ۳۹۰)

سوال ۱۴۶: توبہ کے بعد امامت جائز

زید حافظ قرآن ہے مگر نوکری خانساں (بیرا) گیری کرتا ہے اب اس نوکری سے اس نے توبہ کی تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں جبکہ لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے کراہت محسوس کرتے ہیں؟

الجواب: اگر صرف اس وجہ سے کراہت کرتے ہیں کہ اس نے وہ نوکری کی تھی اگرچہ اب توبہ کر لی تو اُن کی کراہت بیجا ہے کہ کوئی گناہ بعد توبہ باقی نہیں رہتا۔ حدیث میں ہے: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

النائب من الذنب كمن لا ذنب له۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۲۳)

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (ج ۶ ص ۳۹۷)

سوال ۱۴۷: روزہ چھوڑنے والے کی امامت

ایک شخص مولوی حافظ ہو کر روزہ نہ رکھے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جو بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھے فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہہ تو اگر دوسرے شخص متقی کے پیچھے نماز مل سکے تو اس کے پیچھے نہ پڑھے یہاں تک کہ جمعہ بھی۔ کیونکہ ایسی صورت میں دوسری مسجد کی طرف منتقل ہونا جائز ہے ورنہ پڑھ لے کیونکہ اقتداء تنہا نماز ادا کرنے سے اولیٰ ہے اور پڑھ کر پھیر لے۔

کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک اس میں کراہت تحریمی ہے۔ (ج ۶ ص ۴۰۷)

سوال ۱۴۸: وہابی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کسی مسجد کا امام وہابی المذہب ہو تو اس کی اقتداء کرنا بہتر ہے یا اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھنا؟

الجواب: ان دیار میں وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اسمعیل کے پیرو اور اُس کی کتاب ”تقویۃ الایمان“ کے معتقد ہیں یہ لوگ مثل شیعہ خارجی معتزلہ وغیرہم اہل سنت و جماعت کے مخالف مذہب ہیں۔ ان میں جس شخص کی بدعت حد کفر تک نہ ہو یہ اُس وقت تھا اب کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریات دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اُس میں اُن کے موافق یا کم از کم ان کے حامی یا انہیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ سب صریح کفر ہیں تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد۔

نسأل الله العفو والعافية۔

ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

نماز اس کے پیچھے مکروہہ تحریمی ہے اور جو اس حد تک پہنچ گئی تو اقتداء اس کی اصلاً صحیح نہیں۔ (ج ۶ ص ۴۳۹)

سوال ۱۴۹: توتلے کا امامت کرنا کیسا؟

توتلے کے پیچھے نماز کیسی ہے؟

الجواب: مذہب صحیح میں غیر توتلے کی نماز اس کے پیچھے باطل ہے۔ خیر یہ میں ہے:

امامة الاثنع بالفصیح فاسدة فی الراجح الصحیح ۔

تو تلے کی امامت فصیح (غیر تو تلے) کے لیے رائج اور صحیح قول کے مطابق فاسد ہے۔ (ج ۶ ص ۴۵۲)

سوال ۱۵۰: رشوت خور کا امامت کرنا کیسا؟

جو شخص رشوت لیتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور جو شخص اپنی زوجہ کو باہر نکلنے سے منع نہیں کرتا اور پردہ نہیں کراتا اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: رشوت لینا حرام ہے اور رشوت لینے والے کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے اور اگر عورت بے ستر نکلتی ہے جیسے بلاد ہند (ہند کے شہروں کے) ننگے کپڑے اور شوہر اس کا باوصف اطلاع و قدرت باز نہیں رکھتا تو فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ و در نہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۴۵۵)

سوال ۱۵۱: عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟

عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ ایک ہی مصلے پر فرض نماز پڑھنا بایں صورت کہ خاوند امام ہو اور عورت مقتدی کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب: اگر عورت اس قدر پیچھے کھڑی ہے کہ اس کی ساق مرد کی ساق یا کسی عضو کے محاذی نہیں تو اقتداء صحیح ہے اور دونوں کی نماز ہو جائے گی اور اگر برابر ہے کہ نہ بیچ میں کوئی حائل ہے نہ کوئی اتنا فاصلہ جس میں ایک آدمی کھڑا ہو سکے اور عورت کی ساق مرد کی ساق (یا کسی عضو کے محاذی) برابر ہے تو اس صورت میں اگر مرد نے اس کی امامت کی نیت نہ کی تو مرد کی نماز صحیح ہے اور عورت کی فاسد اور اگر مرد نے وقت تحریم نیت امامت زن (عورت) کی تھی تو دونوں کی گئی۔ (ج ۶ ص ۴۹۲)

سوال ۱۵۲: امامت کے ناقابل کون کون سے اشخاص؟

وہ کون کون شخص ہیں مسلمانوں میں جن کے پیچھے نماز درست نہیں؟

الجواب: بہت لوگ ہیں ازاں بجملہ غیر مقلدین اور رافضی اور وہ وہابی جن کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہے۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الصلوة خلف اهل الاهواء لا تجوز ۔

اہل ہواء کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

جو قرآن مجید ایسا غلط پڑھتا ہو جس سے فساد معنی ہو جس کی طہارت صحیح نہ ہو اگرچہ مجبوری کی وجہ سے مثلاً جیسے معاذ اللہ سلس البول (پیشاب کے قطروں کا آنا) یا ہر وقت ریح خارج ہونے کا عارضہ ہے۔ یا زخم یا پھوڑے سے خون یا زرد آب بہتا ہے۔ اسی طرح وہ شافعی المذہب مثلاً جس نے اپنے طور پر طہارت صحیحہ کی مگر مذہب حنفی میں صحیح نہ ہوئی۔ مثلاً سر کے صرف

ایک بال کا مسح کر لیا یا فصد لگوا کر وضو کا اعادہ نہ کیا کہ حنفی کی نماز اس کے پیچھے نہ ہوگی ان کے سوا اور بکثرت صورتیں ہیں کہ کتب مذہب میں اس کی تفصیل ہے۔ (ج ۶ ص ۳۹۵)۔

سوال ۱۵۳: امام کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کا نماز پڑھانا کیسا؟

جس مسجد میں امام مقررہ وجود ہو اس کی بغیر اجازت دوسرا شخص نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: بے اس کی اجازت کے دوسرے کو امامت نہ چاہیے جبکہ وہ امام معین صالح امامت ہو یعنی سنی صحیح العقیدہ کہ قرآن عظیم صحیح پڑھے اور اس کا فسق ظاہر نہ ہو۔ (ج ۶ ص ۵۰۳)

سوال ۱۵۴: خوبصورت لڑکوں سے دوستیاں کرنے والے کا امامت کرنا کیسا؟

ایک شخص امامت کرتا ہے اور اس مرد (بے ریش) لڑکوں سے محبت رکھتا ہے ایک لڑکا ضرور رکھتا ہے جب اسے چھوڑ دیتا ہے تو دوسرا تجویز کر لیتا ہے۔ خلوت میں بھی وہ لڑکے اس کے پاس بیٹھتے ہیں بعض وقت انہیں پیار کرتے بھی دیکھا گیا ہے ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟

الجواب: ایسے شخص کو کہ متہم (تہمت والا) ہے امام بنانا نہ چاہیے۔

لان التهمة توجب تقليل الجماعة وهو عكس مقصود الشريعة .

کیونکہ تہمت جماعت کی قلت کا سبب ہے اور وہ مقصود شریعت کے خلاف ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ دوسرے شخص سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق و غیر متہم کو کہ قرآن عظیم صحیح پڑھتا ہو اور نماز و طہارت کے مسائل سے آگاہی رکھتا ہو امام مقرر کریں اور یہ شخص کہ کسی طرح اس عادت سے باز نہیں آتا امامت سے جدا کر دیا جائے نہ مسجد میں سکونت کرے۔

لان الخلوة القبيحة بالامرء اخبث من الخلوة بالاجنبية فينزه المسجد عنه .

کیونکہ بے ریش لڑکے کے ساتھ خلوت قبیحہ اجنبیہ خاتون سے بھی بدتر ہے لہذا اس سے مسجد کو پاک کرنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۰۴)

سوال ۵۵: جھوٹے شخص کی امامت جائز نہیں

پیش امام نے اپنے نفس کے واسطے جھوٹ بولا اور کہا کہ میرے گھر کو آگ لگ گئی تو اس سے پیش امام کی امامت میں فرق تو نہیں آیا؟

الجواب: اگر اس نے جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکا دیا ان سے کچھ مال وصول کیا تو وہ فاسق ہے امامت سے معزول کیا جائے اور اگر مراد یہ نہیں تو مراد واضح کی جائے کہ اس کا جواب دیا جائے۔ ایسے گول الفاظ سوال میں لکھنا نادانی ہے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم! (ج ۶ ص ۵۱۲)

سوال ۱۵۶: زانی کو امام بنانا جائز ہے

زانی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زانی فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز منع ہے اُسے امام بنانا گناہ ہے اس کے پیچھے جو نمازیں پڑھی ہوں اُن

کا پھیرنا واجب ہے۔ (ج ۶ ص ۵۲۳)

سوال ۱۵۷: نابالغ کا امامت کرنا کیسا؟

زید وہابیہ عقیدہ رکھتا ہے اس کا لڑکا نابالغ تقریباً ۱۲ سال کا ہے اور وہ ہمیں مجبور کرتا ہے جبکہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں کہ

میرا لڑکا تراویح پڑھائے اس کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا؟

الجواب: اس لڑکے کے پیچھے تراویح وغیرہ کوئی نماز جائز نہیں کہ صحیح مذہب میں نابالغ بالغوں کی امامت کسی نماز میں

نہیں کر سکتا اور اگر وہ عقیدہ بھی وہابیہ رکھتا ہو جیسا کہ ظاہر یہی ہے تو وہابی کے پیچھے دیے بھی نماز ناجائز محض ہے اگرچہ بالغ ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۳۵)

سوال ۱۵۸: امام اگر غنی ہونے کے باوجود صدقہ فطر لیتا ہو

ایک شخص جو مسجد کا امام ہے صدقہ فطر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ خود صاحب زکوٰۃ ہے اگر اسے نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے ایسی

جگہ نماز ترک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غنی کو صدقہ فطر لینا حرام ہے اگر امام غنی ہے اور صدقہ فطر لیا کرتا ہے یہاں تک کہ ملنے میں دیر سے ناراض

ہوتا ہے تو وہ فاسق معلن ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اگر اُسے معزول نہ کر سکیں تو وہاں ترک جماعت کا یہ عذر صحیح

ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۴۲)

سوال ۱۵۹: جو قرآن غلط پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں

دائم المریض اور جس کے وضو کا بھی کافی طور سے احتمال ہو اور اسے قرآن مجید بھی ٹھیک نہ پڑھنا آتا ہو غلط پڑھتا ہو تو

ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے اجتناب کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: اگر قرآن مجید ایسا غلط پڑھتا ہے جس سے نماز فاسد ہوتی ہے مثلاً اے یات طٹس ص یا ح ہ یا ز ذ ظ

ض میں فرق نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے اور اس صورت میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا ترک جماعت نہیں کہ وہ

جماعت کیا نماز ہی نہیں یونہی اگر اس کا وضو مشکوک رہتا ہے جب بھی اس کے پیچھے نہ پڑھنے میں مواخذہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۶ ص ۵۴۳)

سوال ۱۶۰: ایک مشیت سے کم داڑھی والے کا امامت کرنا کیسا؟

جو شخص داڑھی اپنی مقدار شرع سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ تر شواتا ہے اُس کا امامت کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟
الجواب: وہ فاسق معلن ہے اور اسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی بھی مکروہ تحریمی۔ غتہ میں ہے:
 لو قدموا فاسقا یا ثمون۔

اگر لوگوں نے فاسق کو مقدم کیا تو وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔ (ج ۶ ص ۵۳۳)

سوال ۱۶۱: ایک وقت کی نماز چھوڑنے والے کی امامت کرنا کیسا؟

ایک وقت کی نماز جس شخص کی قضا ہوگئی ہو اس کے پیچھے نماز امامت درست ہوگی یا نہیں؟
الجواب: بلا قصد جس کی نماز قضا ہو جائے اُس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں۔ (ج ۶ ص ۵۳۳)

سوال ۱۶۲: ایسے شخص کا امامت کرنا کیسا جس سے مقتدی ناخوش ہوں؟

ایک شخص حافظ قرآن ہے وہ جبراً امامت کروانا چاہتا ہے حالانکہ جماعت مسلمین اس کی غلط باتوں کی وجہ سے اسے ناخوش ہیں ایسے شخص کا امامت کرنا کیسا؟

الجواب: جس سے مقتدی اُس کے عیب کی وجہ سے ناراض ہوں اُس کی نماز قبول نہیں۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:
 ثلاثة لا ترفع صلاتهم فوق اذانهم شبرا وعد منهم من امر قوما وهم له كارهون (سنن ابن ماجہ ص ۶۹)
 تین شخصوں کی نماز اُن کے کانوں سے ہالشت بھر بھی اونچی نہیں ہوتی یعنی بارگاہ عزت تک رسائی تو بڑی چیز ہے۔ ایک وہ جو کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اُس سے ناراض ہوں یعنی اس میں کسی قصور شرعی کے سبب۔ (ج ۶ ص ۵۵۰)

سوال ۱۶۳: عقیدہ چھپانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

جس امام کو اس کے عقائد پوچھے جائیں اور وہ نہ بتائے تو اس کی اقتداء جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: اپنا عقیدہ و مذہب دریافت کرنے پر نہ بتانے سے ظاہر یہی ہے کہ اُس میں کچھ فساد ہے ورنہ دین بھی کچھ چھپانے کی چیز ہے اُس کی اقتداء ہرگز نہ کی جائے کہ بطلان نماز کا (نماز کے باطل ہونے کا) احتمال قوی ہے۔ اور نماز اعظم فرائض اسام سے ہے اُس کے لیے سخت احتیاط مطلوب یہاں تک کہ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا:
 ”جب کسی ایک وجہ پر نماز فساد ہو اور متعدد وجوہ کی بناء پر درست تو فساد نماز کا حکم ہوگا“۔ (ج ۶ ص ۵۷۵)

سوال ۱۶۴: منافق کا امامت کرنا کیسا؟

زید باطنی غیر مقلد ہو اور اہل سنت کے دکھانے کو کہے کہ میں حنفی مذہب رکھتا ہوں اور اس پر یہ بھی ساتھ فخر کے کہے تو وہ

امامت کے لائق ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر مقلد کی امامت باطل ہے اور اس کے پیچھے نماز محض ناجائز اور جب اس کا غیر مقدم ہونا ثابت و تحقیق ہے تو اس کا براہِ تقیہ (یعنی جھوٹ) اپنے آپ کو حنفی کہنا کچھ مفید نہیں۔ (ج ۶ ص ۵۸۸)

سوال ۱۶۵: جماعت کھڑی ہے اور امام کے عقیدے کا پتہ نہیں تو کیا کریں؟

کسی مسجد میں جماعت تیار ہے لیکن اتنا وقت نہیں کہ دریافت کیا جائے کہ امام سنی ہے یا وہابی تو جماعت سے نماز پڑھنا چاہیے یا اپنی علیحدہ؟

الجواب: جبکہ شبہ کی کوئی وجہ قوی نہ ہو جماعت سے پڑھے پھر اگر تحقیق ہو کہ امام وہابی تھا نماز پھیر لے (یعنی دوبارہ پڑھے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۹۶)

سوال ۱۶۶: کسی فاسق کے پیچھے نماز نہ ہوگی؟

فاسق کی تعریف کیا ہے؟ فاسق و فاجر میں کوئی فرق ہے؟ فاسق کے پیچھے نماز کیسی ہے؟ فاسق معلن کب کہا جائے گا اور اس کے پیچھے نماز کیسی ہے؟ اسے ایسے جان کر امام بنانے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب: فاسق وہ کہ کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور وہی فاجر ہے اور کبھی فاجر خاص زانی کو کہتے ہیں۔ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے پھر اگر معلن نہ ہو یعنی وہ گناہ چھپ کر کرتا ہو معروف و مشہور نہ ہو تو کراہت تنزیہی ہے یعنی خلافِ ادلی اور اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی ہو تو پھیرنی واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۰۱)

سوال ۱۶۷: گالی دینے والے کو امام بنانا کیسا؟

عمر و بہت مسخر ہے اور بہت فحش گالی کے ساتھ مذاق کرتا رہتا ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۰۳)

سوال ۱۶۸: امام اور ایک مقتدی نماز پڑھتے ہوں.....

امام اور ایک مقتدی نماز پڑھتے ہوں دوسرا مقتدی آگیا تو امام کو وہیں رہنا چاہیے یا آگے چلا جائے یا نہیں (اور آگے بڑھنے کی جگہ ہو)؟

الجواب: اگر پہلا مقتدی مسئلہ دان ہے اور اسے پیچھے ہٹنے کی جگہ ہے تو وہ ہٹ آئے دوسرا مقتدی اس کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر یہ مسئلہ دان نہیں یا اسے پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں تو امام آگے بڑھ جائے اور اگر امام کو بھی آگے بڑھنے کی جگہ نہیں تو دوسرا مقتدی بائیں ہاتھ کو کھڑا ہو جائے مگر اب تیسرا مقتدی آکر نہ ملے ورنہ سب کی نماز مکروہ تحریمی اور سب کو اس کا پھیرنا

واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۱۱)

سوال ۱۶۹: بد مذہبوں سے میل جول رکھنے والے کی امامت کرنا کیسا؟

زید بد مذہبوں کے ہاں اعلانیہ کھاتا ہے بد مذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خود سنی ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

الجواب: اس صورت میں وہ فاسق معین ہے اور امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۲۵)

سوال ۱۷۰: وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں

اگر استاد وہابی ہو تو شکر و اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ اپنا استاد ہو بلکہ اسے استاد بتانا ہی اس کے حق میں زہر قاتل سے بدتر

ہے فوراً پرہیز کرے کہ صحبت بد آدمی کو بد بنا دیتی ہے نہ کہ بد کی تعلیم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (صحیح مسلم ج ۱)

اُن سے دور رہو اور اُن کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(ج ۶ ص ۶۳۳)

سوال ۱۷۱: نماز کی پڑھائی لینا کیسا؟

نماز کی پڑھائی معین کر کے لینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے مگر بچتا بہتر ہے اللہ کے واسطے پڑھائے اور نمازی اسے حاجت مند دیکھ کر اللہ کے لیے اس کی

اعتانت کریں یہ صاف کر یا جائے کہ امامت کی اجرت کچھ نہ لی دی جائے گی۔ یوں بلاذ غدر حلال طیب ہے۔

لان النفسی الصریح بزیل حکم دلالة الحال فان الصریح یفوق الدلالة کما فی قاضی خان۔

کیونکہ صراحت غلطی دلالت حال کو زائل کر دیتی ہے کیونکہ صراحت دلالت پر فوقیت رکھتی ہے قاضی خان میں اسی

طرح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۳۹)

لہذا کبر! جو بد مذہبوں سے تعلقات کو بڑھاتا ہے ان کی مجلسوں میں جاٹا ہے وہ قس ہے اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ وہ امامت کے لائق نہیں

۲ پڑے جو خود بد مذہب ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسے جائز ہوگا!

جماعت کا بیان

سوال ۱۷۲: امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا ایک اہم مسئلہ

اگر صفِ اول کے مقتدی امام کے ایسے متصل کھڑے ہوں کہ ان کے پنجے امام کی ایڑی کے برابر ہوں یا ایک باشت امام کی ایڑی کے پیچھے ہوں اس غرض سے کہ دوسری صف بھی مسجد کے اندر ہو جائے حالانکہ صحن میں جگہ ہے اور صفِ اول کا کوئی مقتدی امام کے پیچھے نہ ہو اس صورت میں کراہت ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کیسی کراہت ہوگی؟

الجواب: صورتِ مستفسرہ (پوچھی گئی صورت) میں بے شک کراہت تحریمی ہوگی اور ایسے امر کے مرتکب آثم و گنہگار کہ امام کا صف پر مقدم ہونا سنتِ دائمہ ہے۔ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مواظبت فرمائی۔ مواظبت (بیشکی) دائمہ دلیل وجوب ہے اور ترک واجب مکروہ تحریمی اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب گناہ۔

امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

مقتضى فعله صلى الله عليه وسلم مقتدى كثير التقدم على الكثير من غير ترك الوجوب .
مقتدى كثير هونى كى صورت مى حضور عليه السلام كا هميشه آگے كھڑے هونا اور كېھى ترك نه فرمانا وجوب كا تقاضا كرتا هے۔ (فتح القدیر) (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۴۰)

سوال ۱۷۳: نمازی کے آگے سے گزرتا کیسا؟

نمازی کے آگے سے گزرتا کیسا ہے؟

الجواب: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا“۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

اور فرماتے ہیں:

”اگر تم میں سے کوئی جان لے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے پر کیا گناہ ہوتا ہے؟ تو وہ اس ایک قدم چلنے سے سو سال تک کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے گا“۔ (سنن ابن ماجہ) (ج ۷ ص ۴۷)

سوال ۱۷۴: تشہد میں ملنے والے کا جمعہ ہوگا یا نہیں؟

نماز جمعہ میں اگر کوئی شخص تشہد میں شریک ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: سلام سے پہلے جو شریک ہو گیا اسے جمعہ مل گیا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۵۲)

سوال ۱۷۵: مقتدی کے لیے التحیات پوری پڑھنی واجب ہے

اگر مقتدی ابھی التحیات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا یا سلام پھیر دیا تو مقتدی التحیات پوری کر لے یا اتنی ہی پڑھ کر چھوڑ دے؟

الجواب: ہر صورت میں پوری کر لے اگرچہ اس میں کتنی ہی دیر ہو جائے۔

لان التشہد واجب والواجب لا یترک لسنة والمسئلہ منصوص علیہا فی الخانیۃ فی کتب العلماء۔

تشہد واجب ہے اور واجب کو کسی سنت کی وجہ سے ترک نہیں کہا جاسکتا اس مسئلہ پر خانہ اور دیگر علماء کی کتب میں نص موجود ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۵۲)

سوال ۱۷۶: تارک الجماعت کون؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تارک الجماعت کس کو کہتے ہیں؟

الجواب: تارک جماعت وہ کہ بے کسی عذر شرعی قابل قبول کے قصداً جماعت میں حاضر نہ ہو نہ مہمب صحیح معتمد پر اگر ایک بار بھی بالقصد ایسا کیا گزرا ہو۔ تارک واجب ہوا مستحق عذاب ہوا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! اور اگر عادی ہو کہ بار بار حاضر نہیں ہوتا اگرچہ بار بار حاضر بھی ہوتا ہے تو بلاشبہ فاسق فاجر مردود الشہادۃ ہے۔

فان الصغیرۃ بعد الاصرار تصیہ کبیرۃ۔

صغیرہ اصرار کی بناء پر کبیرہ ہو جاتا ہے۔ (ج ۷ ص ۱۳۱)

سوال ۱۷۷: فجر میں اگر دیر سے اٹھا اور غسل فرض تھا.....

ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے اگر غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضاء ہوئی جاتی ہے تو ایسے وقت اسے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب: تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور غسل کر کے پھر اعادہ کرے (یعنی دوبارہ پڑھے)۔ (ج ۷ ص ۹۲)

سوال ۱۷۸: مسبوق تکبیر تحریمہ کیسے کہے؟

جبکہ امام رکوع میں ہے اور ایک شخص ایک تکبیر کہہ کر شامل جماعت ہو گیا تو یہ تکبیر تحریمہ ہوئی یا مسنونہ اس صورت میں

نماز اس مقتدی کی ہوگی یا نہیں؟

الجواب: اگر اس نے تکبیر تحریمہ کہی، یعنی سیدھے کھڑے ہوئے، تکبیر کہی کہ ہاتھ پھیلائے زانو تک نہ جائے تو نماز ہو گئی اور اگر تکبیر انتقال کہی، یعنی جھکتے ہوئے تکبیر کہی تو نماز نہ ہوگی اسے دو تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ تکبیر تحریمہ اور تکبیر انتقال پہلی تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں اور دوسری تکبیر انتقال رکوع کو جاتے ہوئے۔ (ج ۷ ص ۱۹۲)

سوال ۱۷۹: جماعت میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

ایک جماعت میں چار صفیں ہیں، صفِ اول میں مقتدی یا امام کا وضو جاتا رہا تب وہ مقتدی یا امام باہر کس طرح آ سکتا ہے کیونکہ درمیان میں تین صفیں ہیں جو شانہ سے شانہ ملائے ہیں اور مقتدی کی جو جگہ خالی ہے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب: مقتدی جس طرح جگہ پائے چلا جائے، یونہی امام دوسرے کو خلیفہ بنا کر اب صفوں کا سامنا سامنا نہیں کہ امام کا سترہ سب کا سترہ ہے اور مقتدی کی جو جگہ خالی رہی کوئی نیا آنے والا اسے بھر دے یا یونہی رہنے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۷ ص ۱۹۷)

سوال ۱۸۰: ایک وقت میں ایک مسجد میں دو جماعتیں بلا وجہ کروانا کیسا؟

کیا ایک مسجد میں ایک ہی وقت فرض کی دو جماعتیں کروانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ایک مسجد میں ایک فرض کی دو جماعتیں ایک ساتھ قصداً کرنا بلا وجہ شرعی ناجائز و ممنوع ہے۔ (ج ۷ ص ۱۹۸)

سوال ۱۸۱: بد مذہبوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے اپنی جماعت کروانا کیسا؟

ایک طرف دیوبندی جماعت کروارہے ہیں اس صورت میں سنی اپنی علیحدہ جماعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: عین اُن کی جماعت ہونے کی حالت میں سنی اپنی جماعت کر سکتے ہیں کہ نہ اُن کی جماعت، جماعت ہے نہ اُن کی نماز نماز۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۹۸)

سوال ۱۸۲: جماعت کے لیے تعین وقت کرنا کیسا؟

جماعت کے لیے تعین وقت گھڑی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۹۹)

سوال ۱۸۳: امام کے لیے مقتدی کا انتظار کرنا کیسا؟

اگر کوئی مقتدی سنتِ مستحب نماز پڑھتا ہو تو اس کی سنت ختم ہونے تک امام کو انتظار کرنا چاہیے یا نہیں۔ سنتِ مؤکدہ کی تعریف کیا ہے؟

الجواب: انتظار کر سکتا ہے اگر وقت میں وسعت ہو اور اوروں پر گرانی نہ ہو۔ سنتِ مؤکدہ وہ امر دینی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا، مگر نادرا آیا کبھی ترک نہ فرمایا، مگر اتفاق سے کسی نے ترک کیا تو اس پر انکار بھی نہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۲۰۰)

سوال ۱۸۴: چند افراد کا ہے جماعت نماز پڑھنا کیسا، جبکہ جماعت ہو چکی ہو؟

ایک مسجد میں ایک ہی وقت دو تین آدمیوں کا فردا فردا فرض پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: اگر ان میں کوئی شرعی حیثیت سے قابلِ امامت ہو اور دانستہ (جان بوجھ کر) بلا وجہ شرعی ترک جماعت کریں تو گنہگار ہوں گے اگرچہ نماز ہو جائے گی اور نادانستہ ہو یعنی ایک شخص فرض پڑھ رہا ہے دوسرا آیا اسے معلوم نہیں کہ یہ فرض پڑھ رہا ہے اس نے بھی فرض کی نیت الگ باندھ لی اسی طرح تیسرا آیا اس نے بھی فرض کی نیت باندھ لی یا ان میں کوئی قابلِ امامت نہیں تو حرج نہیں۔ (ج ۷ ص ۲۰۴)

سوال ۱۸۵: مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا کیسا؟

امام کے انتظار میں وقت میں تاخیر کرنا مقتدیوں کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: وقتِ کراہت تک انتظار امام میں ہرگز تاخیر نہ کریں ہاں وقتِ مستحب تک انتظار باعثِ زیادتِ اجر و تحصیلِ انضیت ہے۔ پھر اگر وقت طویل ہے اور آخر وقتِ مستحب تک حاضرین پر شاق نہ ہوگی کہ سب اس پر راضی ہیں تو جہاں تک تاخیر ہوا اتنا ہی ثواب ہے کہ سارا وقت اُن کا نماز ہی میں لکھا جائے گا۔ (ج ۷ ص ۲۰۵)

سوال ۱۸۶: بھوک کی حالت میں جبکہ کھانا حاضر ہو، ترک جماعت کرنا کیسا؟

کھانا تیار ہے اور جماعت بھی تیار ہے تو اول کھانا کھائے یا نماز پڑھ لے؟

الجواب: جماعت تیار ہے اور کھانا سامنے آیا اور وقت تنگ نہ ہو جائے گا اور پہلے جماعت کے سبب دل کھانے میں لگا رہے یہ کھانا سرد ہو کر بے مزہ ہو جائے گا یا اس کے دانت کمزور ہیں، روٹی ٹھنڈی ہو کر نہ چبائی جائے گی تو اجازت ہے کہ پہلے کھانا کھالے اور اگر کھانے میں کوئی خرابی یا دقت نہ آئے گی نہ اسے ایسی بھوک ہے تو جماعت نہ کھوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۷ ص ۲۲۹)

سوال ۱۸۷: جس کو مغرب کی پہلی رکعت ملی وہ باقی کیسے ادا کرے؟

ایک شخص نماز مغرب کو آیا جبکہ دو رکعت نماز ہو چکی تھی باقی ایک اسے ملی تو اپنی بقیہ نماز کیسے ادا کرے؟

الجواب: قراءۃ کے حق میں وہ اپنی ابتداء نماز اور تشہد کے حق میں آخر نماز تصور کرنے فجر کے علاوہ ایک رکعت پانے والے دو رکعتوں کو فاتحہ اور سورت کے ساتھ ادا کر لے اور ان کے درمیان قعدہ بھی کرے اور چار رکعتی نماز میں چوتھی رکعت کو صرف فاتحہ کے ساتھ ادا کرے اور اس سے پہلے قعدہ نہ کرے۔

خلاصہ و ہندیہ میں ہے:

لو ادرك ركعة من المغرب قضی ركعتین وفصل بقعدة فتكون بثلاث قعدات .
اگر کسی نے مغرب کی ایک رکعت پائی تو وہ باقی ماندہ دو بجالائے اور ان کے درمیان قعدہ کے ساتھ فاصلہ کر لے تو یہاں تین قعدے ہو جائیں گے۔

یہاں تک کہ غنیہ شرح منیہ میں فرمایا: اگر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ نہ کیا تو قیاس یہ ہے کہ نماز ناجائز ہو یعنی ترک واجب کے سبب ناقص و واجب الاعداء البتہ استحساناً حکم جواز و عدم وجوب اعادہ دیا گیا کہ یہ رکعت من وجہ پہلی بھی ہے۔ (ج ۷ ص ۲۳۲)
سوال ۱۸۸: جس کی ظہر کی تین رکعتیں رہ گئی وہ کیسے ادا کرے؟

نماز ظہر کی جماعت کھڑی ہے میں نے وضو کیا تب تک تین رکعتیں خلاص ہو گئیں چوتھی میں جا ملا اب میں تین رکعت کس ترتیب سے ادا کروں؟

الجواب: سلام امام کے بعد کھڑے ہو کر ”مبحنك اللهم..... الخ“ پہلے اگر نہ پڑھا تھا تو اب پڑھے ورنہ اعوذ باللہ سے شروع کرے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے بیٹھ کر التحیات پڑھے پھر کھڑا ہو کر الحمد و سورت پڑھے اور رکوع و سجدہ کر کے بغیر بیٹھے کھڑا ہو جائے اور چوتھی رکعت میں فقط الحمد پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے التحیات پڑھے اور نماز تمام کرے۔
(ج ۷ ص ۲۲۵)

سوال ۱۸۹: مسبوق کا امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنا کیسا؟

کیا مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کر سکتا ہے اس کی نماز پر کوئی اثر تو نہ پڑے گا؟
الجواب: ضرور مل جائے ہر حال میں اقتداء درست و صحیح ہے۔ (ج ۷ ص ۲۳۶)

سوال ۱۹۰: نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ ہے

نمازی کے آگے سے نکلنے والا گنہگار ہوتا ہے اور اس کی نماز میں تو کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ہے اور نمازی کے آگے سے کس قدر دور تک گزر جانا چاہیے؟

الجواب: نماز میں کوئی خلل نہیں آتا نکلنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو تو دیوار قبہ تک نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو۔ اور صحرا اور بڑی مسجد میں پڑھتا ہو تو صرف موضع سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں اس سے باہر نکل سکتا ہے۔ موضع سجود کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جب قیام میں اہل خشوع و خضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر جمائے یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہوگی تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے جہاں تک آگے بڑھ کر جائے وہ سب موضع میں ہے اس کے اندر نکلنا حرام ہے اور اس سے باہر جائز۔ (ج ۷ ص ۲۵۲)

سوال ۱۹۱: جماعت میں مقتدی کے بھول جانے پر سجدہ سہو نہیں

امام جماعت میں اگر واجب ترک کرے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر مقتدی سے واجب چھوٹا تو کیا حکم ہے؟

الجواب: درمختار میں ہے:

سجود السہو یجب علی مقتد بسہو امامہ لا بسہوہ اصلاً۔ (ملخصاً)

امام کے بھول جانے کی وجہ سے مقتدی پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے مگر مقتدی کے بھولنے کی وجہ سے سجدہ لازم نہیں

ہوتا نہ مقتدی پر نہ امام پر۔ (ج ۷ ص ۲۷۸)

سوال ۱۹۲: عادت کوئی بات منہ سے نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

امام نے ”یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ پڑھی مقتدی کے منہ سے عادت صلی اللہ علیہ وسلم نکل

گیا نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اس میں جواب امام مقصود نہیں ہوتا بلکہ امثال امر الہی لہذا فساد نماز نہیں۔ (ج ۷ ص ۲۷۹)

مکروہاتِ نماز کا بیان

سوال ۱۹۳: امام کا دوستوں کے درمیان کھڑے ہونا کیسا؟

امام کا دوستوں کے بیچ میں اور مقتدیوں سے تین گروہ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟
الجواب: امام کا دوستوں کے بیچ میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اسی طرح امام کا تمام مقتدیوں سے بلند جگہ میں ہونا بھی مکروہ۔
 سنن ابی داؤد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 اذا امر الرجل القوم فلا يقم في مكان ارفع من مقامهم او نحو ذلك۔ (سنن ابی داؤد ج ۱)
 یعنی جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو اُن کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔ (ج ۷ ص ۲۹۱)

سوال ۱۹۴: نماز میں دونوں ہاتھوں سے دونوں پانچوں کو گھٹنوں سے اٹھانا کیسا؟

بعض شخص نماز میں رکوع کے بعد سجدہ کو جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے دونوں پانچوں کو گھٹنوں سے اوپر کوچڑھا لیا کرتے ہیں اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: مکروہ ہے۔ (ج ۷ ص ۲۹۶)

سوال ۱۹۵: آستین اوپر چڑھا کر نماز پڑھنا کیسا؟

ہاتھوں کی کہنی کھول کر آستین اوپر کوچڑھا کر نماز پڑھنے میں کس قدر نقصان ہے؟ مکروہ ہے یا نہیں؟
الجواب: نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اگر نہ پھیرے گا گنہگار رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۲۹۶)

سوال ۱۹۶: نماز میں ٹوپی اٹھانا کیسا؟

نماز میں اگر ٹوپی گر جائے تو اٹھانا چاہیے یا نہیں؟
الجواب: اٹھالینا افضل ہے جبکہ بار بار نہ گرے اور اگر تذلل و انکسار کی نیت سے سر بر ہنہ رہنا چاہے تو نہ اٹھانا افضل۔
 (ج ۷ ص ۲۹۷)

سوال ۱۹۷: پتلون میں نماز پڑھنا کیسا؟

پتلون پہن کر نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب: پتلون پہننا مکروہ اور مکروہ کپڑے میں نماز بھی مکروہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۰۰)

سوال ۱۹۸: ریٹھی کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

مرد کو ریٹھی کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: فی الواقع ریٹھی کپڑا پہن کر نماز مرد کے لیے مکروہ تحریمی ہے کہ اسے اتار کر پھر پڑھنا واجب۔ (ج ۷ ص ۳۰۶)

سوال ۱۹۹: اُلٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

ایک شخص نے غلطی سے کپڑا اُلٹا پہن کر نماز ادا کی؟ نماز ہوئی یا نہیں؟ مکروہ تحریمی واجب الاعادة ہوگی یا فاسد؟

الجواب: واجب الاعادة مکروہ تحریمی ایک چیز ہے کپڑا اُلٹا پہننا، اوڑھنا خلاف معتاد میں داخل ہے اور خلاف معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جاسکے ضرور مکروہ ہے کہ دربار عزت احق بآداب و تعظیم ہے۔ ہاں اگر قصد ایسا کیا یوں کہ نماز کو مکمل بے پرواہی جانا اور اس کا ادب و اجلال ہلکا مانا تو کراہت و حرمت درکنار معاذ اللہ! اسلام ہی نہ رہے گا۔

كما قالوا في الصلوة حاسر الرأس اذا كان لانشهانة .

جیسا کہ علماء نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سستی دکاہلی کی وجہ سے ننگے سر نماز ادا کرتا ہے۔ والعیاذ باللہ! واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۶۰)

سوال ۲۰۰: نماز میں اگر خارش ہو تو کیا کرے؟

حالت نماز میں کسی مقام پر کھجلی (خارش) چلے تو کھجاوے یا نہیں؟ اور اگر کھجاوے تو کتنی مرتبہ؟

الجواب: ضبط کرے اور نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشاں ہو تو کھجا لے مگر ایک رکن مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے دو بار تک اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۸۴)

سوال ۲۰۱: نماز کی حالت میں کسی تصویر کا جیب میں ہونا کیسا؟

کسی چیز کی صورت (تصویر) اگر جیب میں رکھی ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و ناپسند ہے جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو، روپے اشرفی میں ضرورت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۸۵)

سوال ۲۰۲: فجر کی سنتیں رہ گئیں تو کب پڑھے؟

ایک شخص نے فوت جماعت کے خوف سے سنتیں فجر کی ترک کیں اور جماعت میں شامل ہو گیا اب وہ ان سنتوں کو فرضوں کے بعد سورج نکلنے سے پیشتر پڑھے یا بعد؟

الجواب: جبکہ فرض فجر پڑھ چکا تو سنتیں سورج بلند ہونے سے پہلے ہرگز نہ پڑھے۔ ہمارے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر اجماع ہے بلکہ پڑھے تو سورج بلند ہونے کے بعد دوپہر سے پہلے پڑھ لے نہ اس کے بعد پڑھے نہ اس سے پہلے۔
(ج ۷ ص ۴۴۴)

سوال ۲۰۳: فرض اور سنتوں کے درمیان کلام کرنا کیسا؟

امام نے ظہر کے وقت چار رکعت نماز سنت ادا کرنے کے بعد کلام دینا کیا بعد اس کے نماز پڑھائی اس سے فرض یا سنت کے ثواب میں نقصان آوے گا یا نہیں؟

الجواب: فرض میں نقصان کی کوئی وجہ نہیں کہ سنتیں باطل نہ ہوں گی ہاں اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ (ج ۷ ص ۴۴۸)

سوال ۲۰۴: تراویح میں پورا قرآن پڑھنا سنت مؤکدہ ہے

تراویح میں پورا قرآن مجید پڑھنا سنت مؤکدہ ہے یا مستحب وغیرہ؟

الجواب: تراویح میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنت مؤکدہ ہے۔ (ج ۷ ص ۴۵۸)

سوال ۲۰۵: رمضان میں وتر پڑھنے کا طریقہ

زید نے فرض عشاء تنہا ادا کیا اور تراویح جماعت سے اب وتر جماعت سے ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جس نے فرض تنہا پڑھے وتر کی جماعت میں شریک نہ ہوگا۔ (ج ۷ ص ۴۶۷)

سوال ۲۰۶: رمضان میں وتر کی جماعت اگر رہ جائے؟

وتروں کے مسبوق کو اپنے فوت شدہ رکعت میں قنوت پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: مسبوق کی اگر وتر کی تینوں رکعتیں فوت ہوئیں اخیر میں قنوت پڑھے اور اگر ایک رکعت بھی ملی ہے۔ اگرچہ

تیسری کے زکوع ہی میں شامل ہو تو اب باقی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ (ج ۷ ص ۴۸۴)

سوال ۲۰۷: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟

ایک شخص نے وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی بجائے تین بار قل ھو اللہ شریف پڑھ لیا نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز صحیح ہو جانے میں تو کلام نہیں نہ یہ سجدہ سہو کا محل کہ سہو کوئی واجب ترک نہ ہو دعائے قنوت اگر یاد نہیں تو

یاد کرنا چاہیے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو: ”اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة

حسنة وقنا عذاب النار“ پڑھ لیا کرے یہ بھی یاد نہ ہو تو ”اللھم اغفر لی“ تین بار کہہ لیا کرے یہ بھی نہ آتا ہو تو صرف یا

رب تین بار کہے واجب ادا ہو جائے گا۔ رہا یہ کہ قل ھو اللہ شریف پڑھنے سے بھی یہ واجب ادا ہوا کہ نہیں اتنے دنوں کے وتر کا

اعادہ لازم ہو۔ ظاہر یہ ہے کہ ادا ہو گیا کہ وہ ثناء ہے اور ہر ثناء دعا ہے۔ (ج ۷ ص ۴۸۵)

سوال ۲۰۸: فساد کو مسجد میں آنے سے روکنا جائز ہے

ایک شخص جو انتشار پھیلاتا ہے اور لوگوں کو بہت تنگ کرتا ہے اسے مسجد میں داخلہ سے روکا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: جو شخص سو فی ہو کہ نمازیوں کو تکلیف دیتا ہے، بڑا بھلا کہتا ہے، شریعہ اس سے اندیشہ رہتا ہے۔ ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے منع کرنا جائز ہے اور اگر بد مذہب، گمراہ، وہابی یا رافضی یا غیر مقلد یا نیچری، یا تفضیلی، وغیرہ باہر اور مسجد میں آکر نمازیوں کو بہکا تا ہے، اپنے مذہب ناپاک کی طرف بلاتا ہے تو اسے منع کرنا اور مسجد میں نہ آنے دینا ضرور واجب ہے۔

اور جو فتنہ کا سبب بنے، خود حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے، حدیث پاک کا مفہوم ہے:

”فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے جو اس کو جگائے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“

سوال ۲۰۹: مسجد کے بارے سوالات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل ذیل میں:

- (۱) صحن مسجد خارج مسجد ہے یا داخل مسجد ہے؟
- (۲) اذان ثانی جمعہ جو مسجد میں پڑھی جائے تو داخل مسجد قمرار پائے گی یا نہ؟
- (۳) کوئی شخص باوجود داخل مسجد ہونے کے صحن مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو مسجد کا پورا ثواب ملے گا یا کم؟
- (۴) جنازہ مسجد میں یا صحن مسجد میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحن مسجد جزو مسجد ہے اس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے۔ پٹے ہوئے درجے کو مسجد شتوی کہتے ہیں، یعنی

۱۔ یہ فرقہ نیچر کی طرف منسوب ہے، یعنی طبیعت ان کا عقیدہ ہے کہ کوئی چیز مقفائے طبیعت کے خلاف، کسی طرح، کسی صورت، کسی حالت، کسی وجہ سے نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ لوگ معجزات کے قائل نہیں کہ یہ خلاف نیچر، خلاف فطرت ہے۔ اس فرقہ کے بانی کا نام سر سید احمد خان دہلوی مسکن اعلیٰ گڑھی مدفنا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلد دوم)

۲۔ تفصیلیہ بھی، ایک شاخ شیعہ کی ہے اور یہ لوگ مولائے کائنات کو دوسرے صحابہ کرام حتیٰ کہ خلفائے ثلاثہ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلد دوم)

۳۔ جو شخص مذہب حق، اہلسنت و جماعت سے انحراف کرے اور اس کے پیروکار مسلمانوں کو بڑا بھلا کہے، حالانکہ یہی گروہ سواد اعظم ہے، جس کا خود ان معترضین کو اعتراف ہے، در سواد اعظم کی پیروی کا حکم حدیث میں واضح موجود ہے، تو گو یہ چھوٹے چھوٹے فرقے سواد اعظم گروہ کی مخالفت کر کے حدیث کی مخالفت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنا مذہب بنا لیا ہے، جس کی بنیاد ہی گستاخی اور توہین رسول پر ہے، تو وہ مذہب ناپاک ہی ہوگا۔

شرک ٹھہرے جس مذہب میں تعظیم حبیب اس مذہب پر لعنت کیجیے

۴۔ تاکہ فتنہ پیدا نہ ہو اور مسلمان ان کی صحبت سے بچتے رہیں، یہ تو ایسے ہیں کہ

آنکھ سے جل صاف چرائیں یاں وہ چور بلا کے ہیں حیر گھری تا کی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

موسم سرما کی مسجد اور صحن کو مسجد صلیبی یعنی موسم گرما کی مسجد۔ اذان مسجد میں منع ہے نہ دالان میں اجازت ہے نہ صحن میں مسجد و صحن مسجد میں جنازے کے لیے اجازت نہیں۔ هو الصحيح (یہی صحیح ہے) صحن کسی حکم میں مسجد سے جدا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (فتاویٰ رضویہ (جدید) ج ۸ ص ۷۳)

سوال ۲۱۰: مسجد میں کھانا پینا کیسا؟

وہ لوگ جن کے پاس رہتے سونے کو مکان ہیں وہ مسجد میں کسی وقت سو سکتے ہیں یا نہیں؟
الجواب: صحیح و معتمد یہ ہے کہ مسجد میں کھانا پینا سونا سوا معتکف کے کسی کو جائز نہیں۔ مسافر یا حضری اگر چاہتا ہے تو اعتکاف کی نیت کیا دشوار ہے اور اس کے لیے نہ روزہ شرط نہ کوئی مدت مقرر ہے۔ اعتکاف نفل ایک ساعت کا ہو سکتا ہے مسجد کو گھر بنانا کسی کے لیے جائز نہیں وہ لوگ بھی بہ نیت اعتکاف رہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۹۵)

سوال ۲۱۱: مسجد میں سونا کیسا؟

ایک شخص پچھری میں ملازم ہے ضرورت کے وقت رات و دن میں مسجد میں قیام کر کے سوتا ہے اسے منع کیا پروہ کہتا ہے کہ میں میت اعتکاف کر لیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں؟
الجواب: اگر واقعی وہ ہر بار نیت اعتکاف کرنا اور کچھ دیر ذکر الہی کر کے کھانا سوتا ہے تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۹۶)

سوال ۲۱۲: نمازی کے پاس ذکر آہستہ کریں

نماز پڑھنے والے اور سونے والے کے پاس جہر سے قرآن پاک دو وظائف پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟
الجواب: جہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا سوتا ہو کہ باواز پڑھنے سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آئے گا وہاں قرآن مجید و وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے مسجد میں جب اکیلا تھا اور باواز پڑھ رہا تھا جس وقت کوئی شخص نماز کے لیے آئے فوراً آہستہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۰۰)

سوال ۲۱۳: مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنا کیسا؟

جہاں جمعہ ہوتا ہو وہاں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کہنے کو بعض لوگ عدم سنت کہتے ہیں سنت ہونے کی دلیل چاہتے ہیں؟
الجواب: واعظ کا کرسی پر مسجد میں بیٹھنا جائز ہے جبکہ نماز اور نمازیوں کا حرج نہ ہو۔ ایک آدھ بار حدیث سے یہ ثابت ہے مگر ایک آدھ بار سے فعل سنت نہیں بن جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۰۸)

سوال ۲۱۴: مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیسا؟

مساجد میں معاملات دنیا کی باتیں کرنے والوں پر کیا ممانعت ہے اور بروز حشر کیا مواخذہ ہوگا؟

الجواب: دنیا کی باتوں کے لیے مسجد میں جا کر بیٹھنا حرام ہے۔ اشیاء و نظائر میں فتح القدیر سے نقل فرمایا: ”مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسا کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔“

یہ مباح باتوں کا حکم ہے پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اس کا کیا ذکر ہے۔ دونوں سخت حرام و در حرام موجب عذابِ شدید ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۱۲)

سوال ۲۱۵: سنتیں پڑھتے ہوئے فرض شروع ہو گئے تو کیا کرے؟

ایک شخص نے چار رکعت نماز سنت یا نفل کی نیت کر کے شروع کی ابھی دوسری رکعت کی طرف اٹھا تھا کہ نماز فرض کی شروع ہو گئی اب یہ شخص چار رکعت پوری کرے یا دو پر اکتفاء کرے دو چھوڑ دے؟

الجواب: نفل ادا کرنے والا نمازی ثناء سے تشہد کے آخر تک جو پہلی دو رکعت میں ہے ابھی تیسری رکعت کی طرف اس نے قیام نہیں کیا تھا کہ جماعت فرض کھڑی ہو گئی تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ انہیں دو رکعت پر اکتفاء کرے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔ پھر فرائض کے بعد ان پہلی چار سنتوں کو قضاء کر لے۔ (ج ۸ ص ۱۲۹)

سوال ۲۱۶: فجر میں امام کو تشہد میں پائے تو سنت فجر پڑھے یا جماعت میں ملے

نماز فجر کا وضو کیا تو امام کو تشہد میں پایا اب اگر سنتیں پڑھتا ہے تو جماعت جاتی ہے اس صورت میں سنتیں پڑھے یا قعدہ میں مل جائے۔

الجواب: اس صورت میں بالاتفاق جماعت میں شریک ہو جائے کہ جماعت میں ملنا سنتیں پڑھنے سے اہم و آکد ہے جب یہ جانے کہ سنتیں پڑھوں گا تو جماعت ہو چکے گی۔ بالاتفاق جماعت میں مل جانے کا حکم ہے اگرچہ امام ابھی رکعتِ ثانیہ کے شروع میں ہو قعدہ تو ختم نماز ہے اس میں کیونکر امید ہو سکتی ہے کہ امام کے سلام سے پہلے یہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں مل سکے گا۔ (ج ۸ ص ۱۳۶)

سوال ۲۱۷: سنتیں فجر کی اگر چھوٹ جائیں تو کیا کرے؟

اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ ان کو ادا کیسے کرے گا؟

الجواب: سنتوں کو قضا کرنا چاہیے تو بعد بلندی آفتاب کرے فرضوں کے بعد طلوع (آفتاب) سے پہلے (فجر کی سنتیں پڑھنا) جائز نہیں۔ (ج ۸ ص ۱۳۸)

سوال ۲۱۸: جمعہ کی جماعت سے پہلے کی چار سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو کیا کریں؟

سین اربعہ جو بروز جمعہ قبل از خطبہ پڑھی جاتی ہیں اگر وہ کسی عذر سے ترک ہو جائیں تو بعد خطبہ اور فرضوں کے ان کی ادا ہے یا نہیں؟

الجواب: ہے اور سنتوں ہی کی نیت کرے وہ سنت ہی واقع ہوں گی۔

ذریعہ میں ہے کہ بخلاف ظہر کی سنتوں کے اور اسی طرح جمعہ کی سنتوں کے اگر ایک رکعت کے نوت ہونے کا خطرہ ہے تو سنتیں چھوڑ کر امام کی اقتداء کرے پھر ان کو وقت ظہر میں ادا کرے۔
ہاں اگر وقت ظہر نکل گیا تو قضاء نہیں۔

لما قدمنا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۵۲)

سوال ۲۱۹: اگر الحمد شریف پڑھ کر سو چتر ہا تو؟

ایک شخص الحمد شریف پڑھ کر سو چتر ہا کہ کیا پڑھوں اور اس میں کچھ دیر لگ گئی تو کیا حکم ہے؟
الجواب: اگر بقدر ادائے رکن ای مع سہ کما فی الغنیۃ (یعنی سنت کے مطابق جیسے غنیہ میں ہے) یعنی مثلاً جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا اتنے وقت تک سو چتر ہا تو سجدہ سہولازم ہے ورنہ نہیں۔ (ج ۸ ص ۱۷۷)

سوال ۲۲۰: قعدہ اولیٰ سے بھول کر کھڑا ہوا تو کیا کرے؟

ایک شخص نماز فرض یا وتر میں پہلا قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا یا کھڑا ہونے لگا تو اس صورت میں کیا حکم ہے لوٹ آئے یا نہ لوٹے؟ اور اگر کھڑا ہو گیا یا کھڑا ہونے کے قریب تھا اس کے بعد لوٹ آیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اگر ہو جائے گی تو سجدہ سہولازم واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: اگر ابھی قعود سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن هنوز (ابھی) سیدھا نہ ہونے پایا جب تو بالاقلاق لوٹ آئے اور مذہب اصح میں (صحیح ترین مذہب میں) اس پر سجدہ سہولازم نہیں اور اگر قیام سے قریب ہو گیا یعنی بدن کا نصف زیریں سیدھا اور پیٹھ میں خم باقی ہے تو بھی مذہب اصح و ارجح میں پلٹ آنے ہی کا حکم ہے۔ مگر اب اس پر سجدہ سہولازم واجب اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو پلٹنے کا اصدا حکم نہیں بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہولازم کر لے پھر بھی اگر پلٹ آیا بہت بُرا کیا گناہگار ہوا۔ یہاں تک کہ حکم ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور اگر امام ایسا کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کریں کھڑے رہیں یہاں تک کہ وہ پھر قیام میں آئے۔ مگر مذہب اصح میں نمازیوں بھی نہ جائے گی صرف سجدہ سہولازم رہے گا۔ (ج ۸ ص ۱۸۱)

سوال ۲۲۱: قعدہ اخیرہ کے بعد اگر کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

قعدہ اخیرہ کے بعد گمان ہوا کہ یہ قعدہ اولیٰ تھا کھڑا ہو گیا اور قبل سجدہ کے یاد آ گیا تو اب عود (یعنی واپس پلٹنا) کر کے دوبارہ التحیات پڑھ کر سجدہ سہولازم میں جائے یا ویسے ہی سجدہ کو چلا جائے؟

الجواب: عود کر کے بیٹھنا چاہیے اور معاً (فورا) سجدہ سہولازم چلا جائے دوبارہ التحیات نہ پڑھے۔ (ج ۸ ص ۱۸۲)

سوال ۲۲۲: امام پر سجدہ سہونہ تھا پھر بھی کیا تو کیا حکم ہے؟

کوئی امام بھول کر سجدہ سہو کر لے تو اس صورت میں نماز امام و مقتدیان اور بعد سجدہ سہو کے جو مقتدی ملے ان سب کی نماز کیسی ہوگی؟ اور حقیقت میں سہو نہیں تھا؟

الجواب: امام و مقتدیان سابق کی نماز ہوگئی جو مقتدی اس سجدہ سہو میں جانے کے بعد ملے ان کی نماز نہیں ہوئی کہ جب واقع میں سہونہ تھا۔ دین اسلام کہ امام نے پھر اتم نماز کا موجب ہوا یہ سجدہ بلا سبب لغو تھا تو اس سے تحریمہ نماز کی طرف عود نہ ہوا اور مقتدیان مابعد (جو مقتدی نماز میں بعد کو ملے) کو کسی جزء امام میں شرکت امام نہ ملی لہذا ان کی نماز نہ ہوئی ولہذا اگر سجدہ سہو میں مسبوق اتباع امام کرے۔ بعد کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ بے سبب تھا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کہ ظاہر ہوا کہ محل انفراد میں اقتداء کیا تھا۔ ہاں اگر معلوم نہ ہوا تو اس کے لیے حکم فساد نہیں کہ وہ حال نماز کو صلاح و صواب پر حمل کرنا ہی چاہیے۔ (ج ۸ ص ۱۸۵)

سوال ۲۲۳: قعدہ اولیٰ میں کتنا درود پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا؟

چار رکعت نماز میں درمیانی قعدے میں تشہد کے بعد سہو سے ”اللہم صل.....“ کہاں تک پڑھے کہ سجدہ سہو واجب ہو جائے گا؟

الجواب: ”اللہم صل علی محمد و بہ بختی“ ”اللہم صل علی محمد“ تک اور اسی پر ہی فتویٰ ہے۔ (ج ۸ ص ۱۹۱)

سوال ۲۲۴: مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا کیسا؟

جماعت میں سجدہ سہو کے قبل کا سلام اس شخص کو جس کی ایک دو رکعت باقی ہے اور اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ سلام اختتام نماز کا ہے یا سجدہ سہو کا ہے چاہیے یا نہیں؟

الجواب: جائز نہیں اور اگر قصد پھیرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔
لو قوعہ خلال صلوتہ۔

کیونکہ یہ سلام نماز کے درمیان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۹۱)

سوال ۲۲۵: نماز میں شک کی وجہ سے سجدہ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

قعدہ اول میں شک ہوا مگر یقین نہیں اور سجدہ سہو کا کیا اب نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۹۲)

سوال ۲۲۶: فرض کی آخری دو رکعتوں میں قصد یا سہو اسورت کا ملانا کیسا؟

ایک شخص نماز فرض پڑھتا ہے اور اس نے سہو کچھلی دو رکعت میں بھی الحمد کے بعد سورت پڑھی اب اس کی نماز فرض ہوئی

یا سنت؟ اور اگر وہ سجدہ سہو کر لیتا تو کیا اس کی فرض نماز ہو جاتی یا نہیں؟

الجواب: (اس کی نماز) فرض ہوئی اور نماز میں کچھ خلل نہ آیا نہ اس پر سجدہ سہو تھا بلکہ اگر قصد ابھی فرض کی پچھلی (یعنی آخری) رکعتوں میں سورت ملائی تو کچھ مضائقہ نہیں صرف خلافِ اولیٰ ہے بلکہ بعض ائمہ نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔ فقیر کے نزدیک ظاہر ایہ استحباب تھا پڑھنے والے کے حق میں ہے۔ امام کے لیے ضرور مکروہ ہے بلکہ متنبیوں پر گراں گزرے تو حرام (ہے)۔ (ج ۸ ص ۱۹۲)

سوال ۲۲۷: سجدہ سہو واجب ہو تو سلام ایک طرف پھیرنا چاہیے یا دونوں طرف؟

امام کے ساتھ یا اکیلا بعد التحیات کے سجدہ سہو کا ایک سلام بعد کرنا چاہیے یا کہ دونوں طرف سلام پھیر کے؟
الجواب: ایک سلام کے بعد چاہیے دوسرا سلام پھیرنا منع ہے یہاں تک کہ اگر قصد دونوں طرف پھیر دے گا سجدہ سہو نہ ہو سکے گا اور نماز پھیرنا واجب رہے گا۔ (ج ۸ ص ۱۹۶)

سوال ۲۲۸: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہ ملائی تو کیا کرے؟

نمازی کسی رکعت میں صرف الحمد پڑھے اور سہو اسورت نہ ملائے اور پھر سہو کا سجدہ کر لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟
الجواب: جو سورت ملانا بھول گیا اگر اسے رکوع میں یاد آیا تو فوراً کھڑے ہو کر سورت پڑھے پھر رکوع دوبارہ کرے پھر نماز تمام کر کے سجدہ سہو کر لے اور اگر رکوع کے بعد سجدہ میں یاد آیا تو صرف اخیر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی اور پھیرنی نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۹۶)

سوال ۲۲۹: امام کے ساتھ لاحق بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

اگر امام پر سہو واجب ہو تو امام کے ساتھ لاحق کو سجدہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور جو مصلیٰ بعد اس سجدہ سہو امام کے ساتھ شریک ہوئے اُن کی نماز کا بنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے مگر امام کے ساتھ نہ کرے بلکہ نماز پوری کر کے ہاں اگر سلام امام سے پہلے فوت شدہ نماز پوری کر کے پھر شامل ہو گیا کہ امام کے ساتھ سلام پھیرا تو امام کے ساتھ ہی سجدہ سہو کرے ورنہ بعد اتمام۔ اگر قبل اتمام کے سجدہ سہو کر لے گا نماز تو نہ جائے گی مگر یہ سجدہ بیکار جائے گا اور خلاف مرتکب ہوگا اور بعد اتمام پھر سجدہ سہو کرنا ہوگا (اور) جو مصلیٰ سجدہ سہو کے بعد قعدہ میں شریک امام ہوئے شریک جماعت ہو گئے اُن کی بناء صحیح ہے باتفاق ائمہ۔ (ج ۸ ص ۲۰۱)

سوال ۲۳۰: نماز وتر کے رکوع میں دعائے قنوت پڑھنا یاد آیا تو کیا کرے؟

وتر میں قبل دعائے قنوت کے سہو رکوع کیا اور دو ایک تسبیح بھی پڑھ چکا۔ اب خیال ہوا کہ کھڑے ہو کر قنوت پڑھی تو اس

صورت میں سجدہ سہولاً لازم ہے یا نہیں؟

الجواب: تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ نہ پڑھنے پایا ہو اسے قنوت پڑھنے کے لیے رکوع چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر قنوت کے لیے قیام کی طرف عود کیا گناہ کیا۔ پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اس پر سجدہ سہو نہیں۔ (ج ۸ ص ۲۱۲)

سوال ۲۳۱: قعدہ اولیٰ بھول جائے تو کیا کرے؟

امام چار رکعت فرض پڑھا رہا تھا کہ قعدہ اولیٰ میں بیٹھنا بھول گیا اور اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو گیا بعد کو مقتدی نے بتایا تو بیٹھ کر اس نے التیمات پڑھی اور آخر میں سجدہ سہو کیا آیا مقتدی اور امام کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اگر امام ابھی سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مقتدی نے بتایا اور وہ بیٹھ گیا تو سب کی نماز ہو گئی اور سجدہ سہو کی حاجت نہ تھی اور اگر امام پورا کھڑا ہو گیا تھا اس کے بعد مقتدی نے بتایا تو مقتدی کی نماز اسی وقت جاتی رہی۔ اور جب اس کے کہنے سے امام لوٹا تو اس کی بھی گئی اور سب کی گئی۔ اور اگر مقتدی نے اس وقت بتایا تھا کہ امام ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں پورا سیدھا کھڑا ہو گیا اس کے بعد لوٹا تو مذہب اصح (یعنی صحیح ترین مذہب) میں نماز ہو تو سب کی گئی۔ مگر مخالفت حکم کے سبب مکروہ ہوئی کہ سیدھا کھڑا ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لیے لوٹنا جائز نہیں نماز کا اعادہ کریں خصوصاً ایک مذہب قوی پر نماز ہوئی ہی نہیں تو اعادہ فرض ہے اسی کی امام زیلیعی نے تصریح کی ہے اور یہی مشاہیر (مشہور کی جمع) کتب میں ہے۔ (ج ۸ ص ۲۱۳)

سوال ۲۳۲: اگر کسی نے دو کی بجائے تین سجدے کر لیے تو کیا کرے؟

ایک امام نے رکعت ثانیہ میں سہو سے تین سجدے کیے اور اس کو ظن غالب دو سجدوں کا ہی تھا مقتدی ان بہت تھے یعنی تین صف میں سے ہر صف میں ۱۲۶۲۵ اشخاص تھے کسی نے امام کو یاد نہ دلایا نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: فرض ادا ہو گیا واجب ترک ہوا۔ سجدہ سہولاً لازم تھا نمازیں پھیریں اتنے آدمی ایسی کثیر جماعت نہیں جس کے سبب سجدہ سہو ساقط ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۱۵)

سوال ۲۳۳: ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کی جگہ اگر ”اللہ اکبر“ نکل جائے؟

جماعت میں امام نے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا اور سجدہ سہو نہیں کیا کیا نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز ہو گئی اور سجدہ سہو کی اصلاً حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۱۶)

سوال ۲۳۴: قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

امام وتر پڑھا رہا تھا کہ تیسری رکعت میں بغیر قنوت پڑھے تکبیر قنوت کہہ کر رکوع میں گیا اور مقتدی ان کی تکبیر کہنے سے واپس ہو کر قنوت پڑھا اور پھر دوبارہ رکوع کیا اور آخر میں سجدہ سہو کیا نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: جو شخص قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے اسے جائز نہیں کہ پھر قنوت کی طرف پلٹے بلکہ حکم ہے کہ نماز ختم کر

کے اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔ پھر اگر کسی نے اس حکم کا خلاف کیا تو بعض ائمہ کے نزدیک اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اصح (یعنی صحیح ترین) یہ ہے کہ بُرا کیا گناہ گار ہوا مگر نماز نہ جائے گی۔

بہر حال اس عود کو جائز کوئی نہیں بتاتا تو جن مقتدیوں نے اسے اس عود نا جائز کی طرف بلانے کے لیے تکبیر کی ان کی نماز فاسد ہوئی۔ امام ان کے کہنے کی بناء پر نہ لوٹتا نہ اُن کے بتائے سے انہیں یاد آتا۔ بلکہ اسے خود ہی یاد آیا اور لوٹا، اگرچہ اس کا یاد کرنا اور اُن کا تکبیر کہنا برابر واقع ہوتا تو اس صورت میں مذہب اصح پر امام اور باقی مقتدیوں کی نماز ہو جاتی، یعنی واجب اتر جاتا، اگرچہ اس کرہ سے تحریم کے باعث اعادہ واجب ہوتا اب کہ وہ ان مقتدیوں کے بتانے سے پلٹا اور یہ نماز سے خارج تھے تو خود اس کی بھی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سب کی (نماز) گئی۔

لأنه امثل امرهم أو تذكر بتكبيرهم فعاد برأى نفسه فقد تعلم ممن هو خارج الصلوة كما افاده في الجرح .

کیونکہ اس نے اُن کی بات مانی یا اسے ان کی تکبیر سے یاد دہانی ہوئی اور وہ اپنی رائے سے لوٹا تو اب اس نے نماز سے خارج آدمی سے سیکھایا جاتا ہے جیسا کہ بحر میں اس کا افادہ کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۱۹)

سوال ۲۳۵: سجدہ تلاوت کس پر واجب؟

سجدہ تلاوت کس شخص پر واجب اور کس پر نہیں؟

الجواب: خانیہ میں ہے:

سجدة التلاوة تجب على من تجب عليه الصلوة اذا قرأ آية السجدة او سمعها .

ترجمہ: سجدہ تلاوت اس شخص پر واجب ہوتا ہے جس پر نماز واجب ہے جبکہ اس نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی۔

(ج ۸ ص ۲۲۳)

سوال ۲۳۶: سجدہ تلاوت میں جلدی کرنی چاہیے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سجدات کلام اللہ شریف وقت تلاوت معاً (فوراً) ادا کرے یا جس وقت

چاہے؟

الجواب: سجدہ صلوٰتیہ (جو سجدہ نماز میں ہی واجب ہوا) جس کا ادا کرنا نماز میں واجب ہو اس کا وجوب علی الفور ہے

یہاں تک کہ دو تین آیت سے زیادہ تاخیر گناہ ہے اور غیر صلوٰتیہ میں بھی افضل واسلم یہی ہے کہ فوراً ادا کرے جبکہ کوئی عذر نہ ہو کہ اٹھار کھنے میں بھول پڑتی ہے۔

وفي التأخير افات .

دیر کرنے میں آفات ہیں۔

والہذا علماء نے اس (غیر نماز کے سجدہ) کی تاخیر کو مکروہ تنزیہی فرمایا، مگر ناجائز نہیں۔ (ج ۸ ص ۲۲۲)

سوال ۲۳۷: مسافر کا جان بوجھ کر قصر نماز چھوڑنا کیسا؟

اگر کوئی شخص جس پر نماز قصر ہو وہ سفر میں اگر دیدہ و دانستہ بہ نیت زیادہ ثواب پوری نماز پڑھے گا تو گناہگار ہوگا یا نہیں؟

الجواب: بے شک گناہگار و مستحق عذاب ہوگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

صدقة تصرف بها عليكم فاقبلوا صدقته . واللہ تعالیٰ اعلم! (سنن ابی داؤد ج ۱)

یہ قصر صدقہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے اس کے صدقہ کو قبول کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۶۸)

سوال ۲۳۸: دیہات میں جمعہ پڑھنا کیسا؟

دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دیہات میں جمعہ ناجائز ہے اگر پڑھیں گے تو گناہگار ہوں گے اور ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ (ج ۸ ص ۲۷۳)

سوال ۲۳۹: جمعہ میں کتنے افراد کا ہونا ضروری ہے؟

جمعہ کی نماز میں امام کے علاوہ کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے؟

الجواب: ہمارے امام رضی اللہ عنہ کے نزدیک صحیح نماز جمعہ کے لیے امام کے سوا تین مرد عاقل بالغ درکار ہیں اس

سے کم میں جائز نہیں۔ زیادہ کی ضرورت نہیں۔

فی التنویر والجماعة اقلها ثلثة رجال سوى الامام .

تنویر میں ہے: جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۳۰۰)

سوال ۲۴۰: جمعہ کی اذان ثانی کا جواب نہ دینا چاہیے

خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب دینا اور جب دو خطبوں کے درمیان جلسہ کرے

(خطیب) تو مقتدیوں کو دعا کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہرگز نہ چاہیے یہی احوط ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

اجابة الاذان مکروهة نهر الفائق .

ترجمہ: اس وقت اذان کا جواب دینا مکروہ ہے۔ نہر الفائق

ہاں یہ جواب اذان یا دعا اگر صرف دل سے کریں زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور امام یعنی خطیب تو اگر

زبان سے بھی جواب دے یاد عا کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (ج ۸ ص ۳۰۰)

سوال ۲۲۱: نماز غیر خطیب کا پڑھانا کیسا؟

نابالغ کا خطبہ جمعہ پڑھنا اور نماز غیر خطیب کا پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر خطیب کا نماز پڑھانا اولیٰ (بہتر) نہیں۔

اور اگر نابالغ خطبہ پڑھے اور نابالغ نماز پڑھائے تو اس میں اختلاف ہے۔ عالمگیری میں ہے:

ناقلًا عن الزاہدی .

زاہدی سے منقول ہے۔

خطیب کا صالح امامت جمعہ ہونا شرط ٹھہرایا اور نابالغ صالح امامت نہیں تو اس کا خطبہ پڑھنا جائز اور فرض اس سے ساقط

نہ ہوگا۔

”الاشباہ میں ہے کہ اگر (نابالغ نے) بادشاہ کی اجازت سے خطبہ دیا اور نابالغ نے نماز پڑھادی تو جائز ہے۔ بہر حال ”صونا

عن الخلاف“ (اختلاف سے بچنے کی خاطر) نابالغ کا خطبہ پڑھنا مناسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۳۰۱)

سوال ۲۲۲: جمعہ کب فرض ہوا؟

جمعہ کس سال فرض ہوا؟

الجواب: جمہور کے نزدیک صحیح مشہور یہی ہے کہ ہجرت کے پہلے سال فرض ہوا۔

شرح المواہب للورقانی میں ہے کہ آیت (جمعہ) مدنی ہے جو دال (دلالت کرتی) ہے کہ جمعہ کی فرضیت مدینہ منورہ علیٰ

صاحبھا الصلوٰۃ میں ہوئی اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ (ج ۸ ص ۳۱۲)

سوال ۲۲۳: جمعہ میں نمازی کثرت سے ہوں تو سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے

نماز عیدین یا جمعہ میں آدمیوں کی کثرت سے سجدہ سہو امام کو ترک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں علمائے کرام نے بحالت کثرت جماعت جبکہ سجدہ سہو کے باعث مقتدیوں کے خبط و افتن کا اندیشہ ہو

اس کے ترک کی اجازت دی بلکہ اسی کو اولیٰ قرار دیا۔ (ج ۸ ص ۳۱۲)

سوال ۲۲۴: جمعہ کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں؟

جمعہ کی نماز میں جو اخیر میں دو رکعت ظہر کی سنت پڑھتے ہیں اس کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب: جمعہ کے بعد ظہر کی سنت کا کوئی محل ہی نہیں نہ ضرورت بمعنی وجوب سنن میں محتمل۔ ہاں جمعہ کی سنت

بعد یہ میں اختلاف ہے۔ اصل مذہب میں چار ہیں ”وعلیہ المتون“ (متون میں اس بات کا تذکرہ ہے) واحوط و

افضل چھ ہیں۔

امام ابو یوسف کا یہی قول ہے اور اسی پر اکثر مشائخ کا عمل ہے۔ (ج ۸ ص ۳۲۶)

سوال ۲۲۵: خطبہ جمعہ میں اردو کے اشعار پڑھنا خلاف سنت

خطبہ کے درمیان اردو کے اشعار پڑھنا کیسا؟ اور کیا خطبہ عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: خطبہ میں کوئی شعر اردو فارسی نہ پڑھنا چاہیے نہ خطبہ عربی کے سوا کسی زبان میں پڑھا جائے کہ یہ سنت متواتر کے خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۳۲۲)

سوال ۲۲۶: منبر کتنی سیڑھی کا ہو؟

منبر کتنی سیڑھی کا ہونا چاہیے اور کس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہیے اور منبر کس زمانہ سے شروع ہوا ہے؟

الجواب: منبر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوایا اور اس پر خطبہ فرمایا۔

بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منبر اقدس کے تین زینے تھے علاوہ اوپر کے تختے کے جس پر بیٹھتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم درجہ بالا پر فرمایا کرتے۔ صدیق رضی اللہ عنہ نے دوسرے پر پڑھا فاروق رضی اللہ عنہ نے تیسرے پر جب زمانہ ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا آیا پھر اول (درجہ) پر خطبہ فرمایا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: اگر دوسرے پر پڑھتا تو لوگ گمان کرتے کہ میں صدیق کا ہمسر ہوں اور تیسرے پر وہم ہوتا کہ فاروق کے برابر ہوں لہذا وہاں جہاں یہ احتمال متصور ہی نہیں اصل سنت اول درجہ پر قیام ہے۔ (ج ۸ ص ۳۲۳)

سوال ۲۲۷: خطبہ جمعہ کے وقت کچھ نہ پڑھنا چاہیے

جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہے اس وقت کوئی وظیفہ پڑھنا یا نوافل پڑھنا یا فجر کی قضاء کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس وقت وظیفہ مطلقاً ناجائز ہے اور نوافل بھی اگر پڑھے گا گنہگار ہوگا اگرچہ نماز ہو جائے گی۔ رہی قضاء اگر صاحب ترتیب نہیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے ورنہ (اگر صاحب ترتیب ہے تو) وہ ضرور پہلے قضاء ادا کرے اور جہاں تک دوری ممکن ہو اختیار کرے کہ صورت مخالفت سے بچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!۔ (ج ۸ ص ۳۲۴)

سوال ۲۲۸: خطبہ جمعہ میں انگوٹھے بھی نہ چومے نہ درود پڑھے

خطبہ جمعہ میں جب نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آوے اس وقت سامعین کو درود شریف پڑھنا کیسا ہے چاہیے یا نہیں؟

الجواب: خطبے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر دل میں درود پڑھیں زبان سے سکوت فرض ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم!۔ (ج ۸ ص ۳۲۵)

سوال ۲۴۹: جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد میں نہیں دینی چاہیے

جمعہ کے دن اذانِ ثانی امام کے قریب مسجد میں جو دی جاتی ہے یہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟
الجواب: علمائے کرام نے کبراہت لکھی اور اسے مطلق رکھا اور مطلق کبراہت غالباً کبراہت تحریم پر محمول ہوتی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دروازہ مسجد میں ہوا کرتی اور کبھی نہ حضور سے منقول نہ خلفائے راشدین سے کہ مسجد کے اندر اذان کہلوائی ہو اور عادت کر یہ تھی کہ مکروہ تنزیہی کو بیانِ جواز کے لیے کبھی اختیار فرماتے پھر (مسجد میں اذان دینا) اس میں ترکِ ادب بارگاہِ الہی ہے۔ والعلم بالحق عند اللہ۔ (ج ۸ ص ۴۰۲)

سوال ۲۵۰: فنائے مسجد میں اذان جائز ہے

کیا فنائے مسجد میں بھی اذان نہیں دے سکتے؟

الجواب: فنائے مسجد میں اذان جائز ہے۔ (ج ۸ ص ۴۰۲)

سوال ۲۵۱: کھڑے ہو کر خطبہ سننا کیسا؟

کیا خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر سننا جائز ہے؟

الجواب: خطبہ سننے کی حالت میں حرکت منع ہے اور خطبہ بلا ضرورت کھڑے ہو کر سننا خلاف سنت ہے۔ عوام میں یہ معمول ہے کہ خطیب آخر خطبہ میں ان لفظوں پر پہنچتا ہے: "ولقد اللہ تعالیٰ اعلیٰ" تو اس کے سنتے ہی نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ حرام ہے کہ ہنوز (ابھی) ختم نہ ہوا چند الفاظ باقی ہیں اور خطبہ کی حالت میں کوئی عمل حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۴۴۱)

سوال ۲۵۲: جمعہ بغیر خطبہ کے پڑھنا کیسا؟

کیا بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب: نماز جمعہ بے خطبہ باطل ہے خطبہ مختصر کافی ہے ایسا شخص امام جمعہ نہیں ہو سکتا جو خطبہ نہ پڑھ سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۴۴۶)

سوال ۲۵۳: خطبہ و قرأت کتنی ہونی چاہیے؟

خطبہ دراز یا قرأت طویل کا پڑھنا کوئی فضل رکھتا ہے یا نقصان؟

الجواب: قرأت بقدر سنت سے زائد نہ ہو اور اتنی زیادت کہ کسی مقتدی کو ثقیل ہو حرام ہے اور خطبہ کی نسبت ارشاد فرمایا کہ آدمی کی فقہیت کی نشانی ہے کہ اس کا خطبہ کوتاہ ہو اور نماز متوسط زیادہ طویل خطبہ خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۴۵۴)

سوال ۲۵۴: سنتوں کی نیت میں کیا کہیں؟

قبل اور بعد سنتوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا کیسا ہے؟

الجواب: سنتیں جمعہ کی ہوں یا اور وقت کی ان سنتوں میں نام اقدس کی طرف اضافت کہ حضور کی سنت ہے اس میں

کوئی حرج نہیں۔ اس سے وہابیہ منع کرتے ہیں جو نام اقدس سے جلتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۳۵۴)

سوال ۲۵۵: اپنے گھر میں باجماعت جمعہ پڑھنا کیسا؟

کچھ لوگوں نے اپنے گھروں سے متصل جگہ بنا رکھی ہوتی ہے جہاں وہ نماز پڑھتے ہیں اور لوگ بھی آ جاتے ہیں اور کبھی اس

جگہ کو ہٹا بھی دیا جاتا ہے یہاں پر جمعہ کی نماز باجماعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: یہ مکانات مساجد البیوت کہلاتے ہیں یہ حقیقت مسجد نہیں ہوتے نہ ان کے لیے حکم مسجد ہے مگر جمعہ کے لیے

مسجد شرط نہیں مکان میں بھی ہو سکتا ہے جبکہ شرائط جمعہ پائے جائیں اور اذن عام دے دیا جائے لوگوں کو اطلاع عام ہو کہ

یہاں جمعہ ہوگا اور کسی کے آنے کی ممانعت نہ ہو۔ کافی امام نسفی میں ہے:

”اگر سلطان چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز جمعہ ادا کر لے تو اگر اس نے دروازہ کھلا رکھا تو لوگوں کو اذن عام تھا تو

جائز ہے۔“

تو اگر یہ صورت تھی وہ لوگ مصیب ہوئے ہاں اگر وہاں مسجد جمعہ موجود تھی اس (مسجد) میں نماز نہ ہوئی اور گھر میں قائم کی

کراہت ہوئی اور اگر کوئی شرط جمعہ مفقود تھی مثلاً وہ جگہ مصر (یعنی شہر) دفنائے مصر نہ تھی یا امام امام جمعہ نہ تھا یا بعض نمازیوں

کو بلا وجہ شرعی وہاں نماز کے آنے سے ممانعت تھی یا نمازیوں میں وہاں اقامت جمعہ مشہور نہ تھی بطور خود ان لوگوں نے پڑھ لی

اور عام اطلاع نہ ہوئی اگرچہ لوگوں نے اور مسجدوں میں پڑھی تو ان صورتوں میں ان کی (جنہوں نے نماز اپنے مکان میں

باجماعت قائم کی) نماز نہ ہوئی۔ (ج ۸ ص ۳۶۰)

سوال ۲۵۶: دو خطبوں کے درمیان دعا مانگنا کیسا ہے؟

جمعہ کے دن بین الخطبتین (دو خطبوں کے درمیان) ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دعا مانگی جاتی ہے بعض لوگ اسے مکروہ شدید و

حرام و بدعت سیدہ و شرک قرار دے کر اس فعل سے منع کرتے ہیں اس صورت میں کیا کرنا چاہیے کہ یہ دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: امام کے لیے اس دعا کے جواز میں اصلاً کلام نہیں جس کے لیے نہی شارع نہ ہو، ہی سند کافی، ممنوع وہی

ہے جسے خدا و رسول منع فرمائیں۔ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم بے ان کی نہی کے ہرگز کوئی شے ممنوع نہیں ہو سکتی خصوصاً دعا سی

چیز جس کی طرف خود قرآن عظیم نے بکمال ترغیب و تاکید علی الاطلاق بے تحدید و تعلید بلایا اور احادیث شریفہ نے اسے عبادت و

مغز عبادت فرمایا۔ پھر یہاں صحیح حدیث کا فحوی الخطاب اس کی دلیل پر دلیل صواب کہ خود حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عین خطبہ میں دست مبارک بلند فرما کر ایک جمعہ کو مینہ برسنے اور دوسرے کو مدینہ منورہ پر سے کھل جانے کی دعا مانگنا۔ صحیح بخاری و مسلم وغیرہا میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مروی حالانکہ وہ قطع خطبہ کو مستلزم تو ہیں لکھنؤ بدترجہ اولیٰ جواز ثابت لاجرم۔

ہمائے کرام نے شروح حدیث وغیرہ کتب میں صاف اس کا جواب افادہ فرمایا۔ مولانا علی قاری مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث ”یخطب ثم یجلس فلا یتکلم“ (امام خطبہ پڑھے پھر بلا گفتگو بیٹھ جائے) فرماتے ہیں:

”یہ گفتگو کرے یعنی بیٹھنے کی حالت میں آہستہ ذکر یا قراءۃ کے علاوہ قرأت نہ کرے قرأت اولیٰ ہے کیونکہ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے کی حالت میں کتاب اللہ کی تلاوت فرماتے تھے۔“

امام شوکانی نے نیل الاوطار شرح مشقی الاخبار میں نقل کیا اور مقرر و مسلم رکھا:

”یہاں انہوں نے شیواں قول شمار کر کے ہوئے کہا کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اسے طہی نے نقل کیا“

پھر کہا کہ ابن منیر نے کہا: تمام اقوال احسن ہیں۔ ساعت قبولیت تو ایک ہی ہے اسے وہی پائے گا جو تمام وقت دعا میں رہے گا۔“

یہ حکم امام کا ہے رہے مقتدی ان کے بارے میں ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف امام ثانی عالم ربانی قاضی الشرق والغرب حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک انہیں (یعنی مقتدیوں کو) بحالت خطبہ سکوت واجب قبل شروع و بعد ختم و بین الخطبتین دعا وغیرہ کا کلام دینی کی اجازت دیتے ہیں۔ اور امام الائمہ مالک لازمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ خروج امام سے ختم نماز تک عند التحقیق دینی و دنیوی ہر طرح کے کلام یہاں تک کہ امر بالمعروف و جواب سلام بلکہ مخل استماع ہر قسم کے کام سے منع فرماتے ہیں اگرچہ کلام آہستہ ہو اگرچہ خطیب سے دور بیٹھا ہو کہ خطبہ سننے میں نہ آتا ہو۔ امام ثالث محرر المذہب محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ بین الخطبتین میں امام اعظم اور قبل و بعد میں امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں۔

بالجملہ مقتدیوں کا یہ فعل علی الاختلاف ممنوع مگر مسلمانوں کو بلا وجہ مشرک بدعتی کہنا بالاجماع حرام قطعی تو یہ حضرات مانعین خود اپنی خبر لیں اور امام کے لیے تو اس کے جواز میں اصلاً کلام نہیں۔ ہاں خوف مفسدۃ اعتقاد عوام ہو تو التزام نہ کرے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں اکثر سکوت کرتا اور کبھی (سورۃ) اخلاص کبھی درود پڑھتا ہے اور رفع یدین کبھی نہیں کرتا کہ مقتدی دیکھ کر خود بھی مشغول بدعائے ہوں مگر مجاز اللہ ایسا ناپاک تشدد شرع کبھی روا نہیں فرماتی۔ مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے۔ آمین واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم! (ج ۸ ص ۲۸۵)

سوال ۲۵۷: نماز عیدین میدان میں ادا کی جائے

زید کہتا ہے کہ نماز عیدین صحرا میں پڑھنی چاہیے لیکن شہر میں بھی جائز ہے اور اگر اس نے مسجد میں بھی پڑھی تو نماز تو ادا ہو جائے گی لیکن یہ ترک سنت سے ادا ہوگی ثواب سنت سے محروم رہے گا کیا یہ قول صحیح ہے؟

الجواب: قول زید صحیح ہے عامہ کتب مذہب متون و شروح و فتاویٰ میں تصریح ہے کہ نماز عیدین بیرون شہر مصلیٰ یعنی عید گاہ میں پڑھنی مندوب ہے، مستحب ہے، افضل ہے، مسنون ہے، فرض نہیں کہ شہر میں ادائی نہ ہو کہ شہر میں پڑھنا مطلقاً گناہ ہو (ایسا نہیں)۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں علامہ ابن ملک سے ہے:

الافضل اداؤها فی الصحراء فی سائر البلدان و فی مکة خلاف .
تمام شہروں میں میدان میں عید ادا کرنا افضل ہے، لیکن مکہ میں اختلاف ہے۔
فتاویٰ ظہیریہ وغیرہ میں ہے:

الخروج اليها سنة .

عید گاہ کی طرف نکلنا سنت ہے۔

شرح نقایہ قہستانی میں ہے:

الخروج اليه يندب وان كان الجامع يسعهم فالخروج ليس بواجب .

عید گاہ کی طرف نکلنا مندوب ہے، اگر جامع مسجد میں لوگوں کی گنجائش ہو البتہ نکلنا واجب نہیں۔ (ج ۸ ص ۵۶۲)

سوال ۲۵۸: نماز عید نہ پڑھنا گناہ ہے

اگر کوئی شخص فرصت ہونے کے باوجود نماز عید نہ پڑھے تو اس کا کیا کیا جائے؟

الجواب: نماز عید شہروں میں ہر مرد آزاد تندرست عاقل بالغ قادر پر واجب ہے۔ قادر کے یہ معنی کہ نہ اندھا ہو نہ لولا

ہو نہ لنگا نہ قیدی نہ کسی ایسے مریض کا تیماردار ہو کہ یہ اسے چھوڑ کر گھر سے جائے تو مریض ضائع رہ جائے نہ ایسا بوڑھا کہ چل پھر نہ سکے نہ اسے نماز کو جانے میں حاکم یا چور یا دشمن کی طرف سے جان یا مال یا عزت کا سچا خوف ہو۔ نہ اس وقت میں (یعنی سخت بارش) یا برف یا کیچڑ یا سردی اس شدت سے ہو کہ نماز کو جانا سخت مشقت کا موجب ہو۔

تو (جو) شخص شہر میں ان صفات کا جامع اور موانع سے خالی ہو اور وہاں اقامت نماز عید بروجہ شرعی ہو پھر نہ پڑھے تو گنہ گار اور شرعاً مستحق سزا و تعزیر ہوگا۔

لارتكابه معصية لاحد فيها .

کیونکہ یہ ایسی معصیت کا ارتکاب ہے جس میں حد نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۵۷۰)

سوال ۲۵۹: نماز عیدین کو مؤخر کرنا کیسا؟

اگر بلا عذر نماز عید روزِ اول نہ پڑھیں تو روزِ دوم مع الکرہت جائز ہوگی یا نہیں؟ جیسا کہ بعض خطیبوں میں لکھا ہے یا اصلاً صحیح نہ ہوگی؟

الجواب: نماز عید الفطر میں بوجہ عذر ایک دن کی تاخیر روارکھی ہے وہاں شرط عذر نفی کراہت کے لیے نہیں بلکہ اصل صحت کے لیے ہے یعنی اگر بلا عذر روزِ اول نہ پڑھے تو روزِ دوم اصلاً صحیح نہیں اسے نماز عید الاضحیٰ سے اشتباہ گزرا کہ وہاں دو روز کی تاخیر بوجہ عذر بلا کراہت اور بلا عذر بوجہ کراہت روا (یعنی جائز) ہے۔ (ج ۸ ص ۵۷۲)

سوال ۲۶۰: عید گاہ میں مسجد کا سامان لے جانا جائز نہیں

عید گاہ میں مسجد کے بستر (دری وغیرہ) لے جانا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: عید گاہ میں مسجد کا مال لے جانا ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۵۸۳)

باب الجنائز

سوال ۲۶۱: جنازہ کو اٹھانے کا طریقہ

جنازے اٹھانے میں کس طرف سے سبقت کی جائے؟

الجواب: جنازہ کو یوں لے چلیں کہ سر ہانا آگے کی جانب ہو اور پہلے سر ہانے کا داہنا پاؤں اپنے داہنے شانے پر لے پھر پائنتی کا داہنا پھر سر ہانے کا بائیں پھر پائنتی کا بائیں اور ہر بار کم از کم دس قدم چلے یہ ایک دور ہو اس پر چالیس گناہ کبیرہ معاف ہونے کی بشارت ہے حسب طاقت و حالت جتنے دورے ممکن ہو کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۸۱)

سوال ۲۶۲: پہلے دن میت والوں کو کھانا کھلانا چاہیے

کیا میت والے گھر روٹی پکانا منع ہے؟

الجواب: موت کی پریشانی کے سبب وہ لوگ پکاتے نہیں ہیں پکانا کوئی شرعاً منع نہیں یہ سنت ہے کہ پہلے دن صرف گھر والوں کے لیے کھانا بھیجا جائے اور انہیں باصرار کھلایا جائے نہ دوسرے دن بھیجیں نہ گھر سے (جو لوگ گھر موجود ہیں ان سے) زیادہ آدمیوں کے لیے بھیجیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۹۰)

سوال ۲۶۳: میت کے بال کاٹنا کیسا؟

مرنے کے بعد مردے کے بال کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے:

”میت کے بالوں میں کٹکھانا کیا جائے یعنی یہ مکروہ تحریمی ہے اور اس کے ناخن نہ تراشے جائیں مگر وہ جو ٹوٹا ہوا ہے نہ ہی بال تراشے جائیں نہ ختنہ کیا جائے۔“ (ج ۹ ص ۹۲)

سوال ۲۶۴: شوہر کا اپنی مرحوم بیوی کو غسل دینا جائز نہیں؟

عورت مر جائے تو شوہر کو اسے غسل دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

”خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا۔“ (ج ۹ ص ۹۲)

سوال ۲۶۵: جنب مر جائے تو اسے کتنے غسل دیئے جائیں؟

کوئی سستی ناپاکی کی حالت میں مر جائے تو اسے کتنے غسل دیئے جائیں؟ ایک یا دو؟ اور کیا ناک میں پانی جڑھایا جائے اور کلی کیسے کروائی جائے؟

الجواب: غسل ایک دیا جائے گا اور میت کے ناک اور منہ میں پانی نہیں ڈالتے۔ (ج ۹ ص ۹۸)

سوال ۲۶۶: مرد و عورت کے لیے کفن کے کتنے کپڑے ہونے چاہئیں؟

مرد اور عورت کو کفن میں کتنے کتنے کپڑے دینے چاہئیں اور میت نابالغ کو کتنا کفن دینا لازمی ہے؟

الجواب: سنت مرد کے لیے تین کپڑے ہیں ایک تہبند کہ سر سے پاؤں تک ہو اور کفن گردن کی جڑ سے پاؤں تک اور چادر کہ اس کے قد سے سر اور پاؤں دونوں طرف اتنی زیادہ ہو جسے لپیٹ کر باندھ سکیں پہلے چادر بچھائیں اس پر تہبند پھر میت مغسول کا بدن ایک کپڑے سے صاف کریں پھر اس پر رکھ کر کفنی بچھا کر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف لپیٹیں تاکہ داہنا حصہ بائیں کے اوپر رہے پھر اسی طرح چادر لپیٹ کر اوپر نیچے دونوں جانب باندھ دیں۔

اور عورت کے لیے پانچ کپڑے سنت ہیں تین یہی (مرد جیسے) مگر مرد و عورت کے لیے کفنی میں اتنا فرق ہے کہ مرد کی قمیص عرض میں موٹڈھوں کی طرف چیرنا چاہیے اور عورت کا طول میں سینے کی جانب چوتھے اوڑھنی جس کا طول ڈیڑھ گز یعنی تین ہاتھ ہو پانچواں سینہ بند کہ پستان سے ناف بلکہ افضل یہ ہے کہ رانوں تک ہو پہلے چادر اور اس پر تہبند بدستور بچھا کر کفنی پہنا کر تہبند پر لٹائیں اور اس کے بال دو حصے کر کے بالائے سینہ کفنی کے اوپر لا کر رکھیں اس کے اوپر اوڑھنی سر سے اوڑھا کر بغیر لپیٹے منہ پر ڈال دیں پھر تہبند اور اس چادر کو بدستور لپیٹیں اور چادر اسی طرح دونوں سمت باندھ دیں ان سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ناف یا ران تک باندھیں یہ کفن سنت ہے اور کافی اس قدر ہے کہ مرد کے لیے دو کپڑے ہوں تہبند اور چادر۔ اور عورت کے لیے تین کفنی و چادر یا تہبند و چادر اور تیسرے اوڑھنی اسے کفن کفایت کہتے ہیں۔

نابالغ اگر حد شہوت کو پہنچ گیا ہے جب تو اس کا کفن جوان مرد و عورت کی مثل ہے اور یہ حکم حد شہوت کو پہنچنا پسر میں بارہ اور دختر میں نو برس کی عمر کے بعد نہیں رکنا۔ اور ممکن ہے کبھی اس سے پہلے بھی حاصل ہو جائے جبکہ جسم نہایت قوی اور مزاج گرم اور حرارت جوش پر ہو۔ لڑکوں میں یہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرنے لگے اور لڑکیوں میں یہ کہ اسے دیکھ کر مردوں کو اس کی طرف میل پیدا ہو جو بچے اس عمر و حالت کو نہ پہنچیں ان میں اگر پسر کو ایک اور دختر کو دو کپڑوں میں کفن دے دیں تو کوئی حرج نہیں اور پسر (بیٹا) کو دو دختر کو تین دیں تو اچھا ہے۔ اور دونوں کو پورا کفن مرد و عورت کا دیں تو سب سے بہتر اور جو بچہ مردہ پیدا ہو یا کچا گر گیا اسے بہر طور ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے کفن نہ دیں۔

سوال ۲۶۷: جنازہ کے ساتھ نعتیں پڑھنا کیسا؟

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ جنازہ کے ساتھ نعتیں پڑھتے ہیں اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۵۷)

سوال ۲۶۸: بے نمازی کی نماز جنازہ جائز ہے؟

جو شخص کبھی نماز پڑھے، کبھی نہ پڑھے اس کا جنازہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بے نمازی کے لڑکے نابالغ کا جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بے نمازی اگر چہ فاسق ہے مگر مسلمان ہے اور اس کی نابالغ اولاد کا غسل و کفن اور نماز و دفن میں وہی حکم ہے جو اور مسلمانوں کا حدیث میں ارشاد ہوا:

صلوا علی کل ہر وفاجر۔

ہر نیک و بد کی نماز جنازہ پڑھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۶۳)

سوال ۲۶۹: رافضی کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟

اہل شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا اہل سنت و جماعت کے لیے جائز ہے یا نہیں؟ اگر اہل سنت و جماعت کے لوگوں نے کسی شیعہ کی جنازہ کی نماز پڑھی تو ان لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر رافضی ضروریات دین کا منکر ہے مثلاً قرآن عظیم میں کچھ سورتیں یا آیات یا کوئی حرف صرف امیر المؤمنین عثمان ذوالنورین غنی رضی اللہ عنہ یا صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا ماننا ہے یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیاء سابقین عہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے اور آج کل یہاں کے رافضی تبرائی عموماً ایسے ہی ان میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ لکے جو ان عقاید کفریہ کا معتمد نہ ہو جب تو وہ کافر مرتد ہے اور اس کی نماز حرام قطعی و گناہ شدید ہے۔

اور اگر ضروریات دین کا منکر نہیں مگر تبرائی ہے تو جمہور ائمہ و فقہائے عظام کے نزدیک اس کا بھی وہی حکم ہے اور اگر صرف تفضیلیہ ہے تو اس کے جنازے کی نماز بھی نہ چاہیے۔ متعدد حدیثوں میں بد مذہبوں کی نسبت ارشاد ہوا:

ان ماتوا فلا تشہدوہم ولا مرین۔ ولا تصلوا علیہم۔

تو ان کے جنازہ پر نہ جائیں۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

نماز پڑھنے والوں کو توبہ استغفار کرنی چاہیے اور اگر صورت پہلی تھی یعنی وہ مردہ رافضی منکر بعض ضروریات دین تھا اور کسی شخص نے با آن کہ اس حال سے مطلع تھا دانستہ اس کے جنازے کی نماز پڑھی اس کے لیے استغفار کی جب تو اس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت (یعنی بیوی) سے از سر نو نکاح کرنا چاہیے۔ حلیہ میں قرآنی سے نقل کیا اور اسے برقرار رکھا ہے کہ "کافر کے

لیے دعائے مغفرت کفر ہے کیونکہ یہ غیر الہی کی تکذیب کا طالب ہے۔ (ج ۹ ص ۱۷۲)

سوال ۲۷۰: ہیجرہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟

اگر ہیجرہ مرجائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟ اور اگر پڑھی جائے تو نیت مرد کی کی جائے یا عورت کی؟
الجواب: ہیجرہ اگر مسلمان ہے تو اس کے جنازہ کی نماز فرض ہے اور نیت میں مرد و عورت کی تخصیص کی کوئی حاجت نہیں۔ مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی دعا ہے، خصوصاً یہ ہیجرے جو یہاں ہوتے ہیں مرد ہی ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو عورت بناتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۷۳)

سوال ۲۷۱: ایک میت پر دو بار جنازہ پڑھنا کیسا؟

میت اگر چہ بالغ ہو یا نابالغ ہو اس کے جنازہ میں ولی داخل نہیں ہوا تو اس کا جنازہ ہوا یا نہیں؟
الجواب: نماز ہو گئی مگر جو نماز جنازہ بے اجازت ولی (سرپرست) پڑھی جائے ولی کو اختیار ہے کہ دوبارہ پڑھے، مگر جو پہلے پڑھ چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں پڑھ سکتے، پھر یہ بھی اس صورت میں ہے کہ پہلی نماز کسی ایسے نے پڑھی جس پر ولی کو ترجیح تھی، ورنہ اگر مثلاً بادشاہ اسلام یا قاضی شرع یا امام حلی نے نماز پڑھا دی تو ولی کو اعادہ کا اختیار نہیں کہ وہ اس بات میں ولی سے مقدم ہیں۔ (ج ۹ ص ۱۸۲)

سوال ۲۷۲: بے وضو نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

جنازہ کی نماز میں کچھ لوگ بلا وضو بلا تیمم شریک ہو گئے ان کی نماز ہوئی یا نہیں؟ ان کی نسبت کیا حکم ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ جنازہ میں صرف امام کا با طہارت ہونا ضروری ہے، مقتدیوں کی طہارت کی حاجت نہیں اس کا یہ قول کیسا ہے؟
الجواب: جنازہ کی نماز مثل اور سب نمازوں کے بغیر طہارت کے ہرگز صحیح نہیں، وہ پڑھنے والے گنہگار ہوئے اور انہوں نے بہت سخت بُرا کیا اور ان کی نماز ہرگز ادا نہ ہوئی۔ نماز جنازہ میں صرف طہارت امام شرط ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اگر ایسا ہو جب بھی اس میت کی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اور وہ فرض کفایہ ساقط ہو جائے گا کہ جب امام طاہر تھا تو اس کی نماز صحیح ہو گئی اس فرض کو ادا کرنے کو اتنا کافی ہے کہ اس میں جماعت شرط نہیں یہ معنی نہیں کہ فقط طہارت امام صحیح نماز مقتدیوں کے لیے بھی کفایت کرتی ہے۔ مقتدیوں کو بے طہارت پڑھ لینی جائز ہے، یہ محض جہالت فاحشہ ہے جس نے یہ فتویٰ دیا بیہودہ دیا، وہ شرعاً تعزیر پر دیئے جانے کے قابل ہے کہ جاہل کو مفتی بنانا حرام ہے۔ (ج ۹ ص ۱۸۷)

سوال ۲۷۳: نماز جنازہ جوتا اتار کر پڑھے یا پہن کر؟

نماز جنازہ جوتا اتار کر پڑھنی چاہیے یا پہن کر پڑھنی چاہیے؟
الجواب: اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے

ہوئے نماز پڑھی اُن کی نماز نہ ہوئی۔ احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلاء اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (۱۸۸ ص ۱)

سوال ۲۷۴: نماز جنازہ کے مسبوق کا حکم

نماز جنازہ کا مسبوق (جس کی چند رکعتیں یا نماز جنازہ میں چند تکبیریں رہ جائیں) فوت شدہ تکبیروں کو پورا کرے تو ان میں کس کس تکبیر میں کیا کیا پڑھے؟

الجواب: اگر جنازہ اٹھالیا جانے کا اندیشہ ہو جلد جلد تکبیریں بلا دعا کہہ کر سلام پھیر دے ورنہ ترتیب وار پڑھے۔ مثلاً تین تکبیریں فوت ہوئیں تو چوتھی امام کے ساتھ کہہ کر بعد سلام پہلی تکبیر کے بعد ثناء پھر درود پھر دعا پڑھے اور دو فوت ہوئیں تیسری امام کے ساتھ دعا چوتھی کے بعد سلام پھر اول کے بعد ثناء دوم کے بعد درود اور ایک ہی فوت ہوئی تو بعد سلام ایک تکبیر کے بعد ثناء۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۹۴)

سوال ۲۷۵: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جنازہ مسجد میں رکھ کر اس پر نماز مذہب حنفی میں مکروہ تحریمی ہے۔ تنویر الالبصار میں ہے: ”مسجد جماعت میں نماز جنازہ مکروہ تحریمی ہے جبکہ جنازہ مسجد کے اندر ہو اور اگر باہر ہے تو اس بارے میں اختلاف ہے مختار یہ ہے کہ مکروہ ہے۔“ (ج ۹ ص ۲۶۳)

سوال ۲۷۶: میت تابوت میں ہو تو جنازہ کی نماز جائز ہے؟

میت اگر صندوق جو بمنزلہ تابوت کے ہوتا ہے میں ہو اور اسے کھولا بھی نہ جائے تو نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: میت اگر تابوت کے اندر ہو نماز اس پر اسی طرح جائز ہے کھولنے کی حاجت نہیں۔ (ج ۹ ص ۲۶۵)

سوال ۲۷۷: قبروں کو پختہ کرنا کیسا؟

کسی ولی یا سادات یا علماء کی قبروں کو پختہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب: قبر جس قدر میت سے متصل ہوتی اس اندرونی حصہ کو پختہ کرنا ممنوع ہے اور باہر سے پختہ کرنے میں حرج نہیں اور معظمانِ دینی کے لیے ایسا کرنے میں بہت مصالح شرعیہ ہیں۔ (ج ۹ ص ۲۶۵)

سوال ۲۷۸: میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا کیسا؟

کسی میت کو ملک سے دوسرے ملک یا شہر سے دوسرے شہر لے جا کر دفن کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: لاش کا ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانا تو بڑی بات ہے دوسرے شہر کو بھی لے جانا ممنوع ہے میل دو میل تک لے جانے میں حرج نہیں۔ کما فی العالگیریہ وغیرہا (جیسا کہ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے)۔ (ج ۹ ص ۲۶۵)

سوال ۲۷۹: قبر میں شجرہ وغیرہ کہاں رکھیں؟

قبر میں میت کے سینہ پر کفن کے نیچے شجرہ پیران طریقت رکھ کر دفن کرنا ہو تو شجرہ کہاں رکھا جائے؟

الجواب: بہتر یہ ہے کہ قبر میں طاق کھود کر اس میں شجرہ رکھا جائے اور تبرکات اگر سینہ پر رکھیں تو اس کی ممانعت بھی

فاہت نہیں۔ (ج ۹ ص ۲۶۵)

سوال ۲۸۰: مرنے سے پہلے کفن یا قبر تیار کروا سکتے ہیں یا نہیں؟

مرنے سے پہلے کفن یا قبر تیار کر کے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے بنانا چاہیے۔ (ج ۹ ص ۲۶۵)

سوال ۲۸۱: میت کے ورثاء سے تعزیت کب کریں؟

میت کی تعزیت بعد دفن ہی چاہیے یا پیش از دفن بھی جائز ہے؟

الجواب: افضل یہ ہے کہ بعد دفن قبر سے پلٹ کر ہو اور قبل دفن بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (ج ۹ ص ۳۰۰)

سوال ۲۸۲: میت کو دفنانے سے پہلے کھانا پینا کیسا؟

میت اگر گھر میں ہو تو کھانا پینا جائز ہے یا حرام ہے؟

الجواب: کھانا حرام نہیں غفلت حرام ہے اور چالیس گھر تک حرام ہونا بے اصل محض۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۳۰۱)

سوال ۲۸۳: دفن کے بعد قبر کو کھودنا کیسا؟

مسافروں کی عادت ہوتی ہے کہ جو سفر میں مرتے ہیں ان کو دیے امثال دفن کر دیتے ہیں بعد کو اسے قبر سے نکال کر کہیں اور

لے جاتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ حرام ہے دفن کے بعد کھودنا جائز نہیں اور دور مسافت تک لے جانا بھی روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۹ ص ۳۰۶)

سوال ۲۸۴: میت قبر میں اپنے عزیز کو پہچانتی ہے

قبر پر جانے سے میت کو معلوم ہوتا ہے کہ میرا عزیز آیا ہے یا نہیں؟ اور مردہ کی قبر پر جانے سے اسے راحت ہوتی ہے یا

نہیں؟

الجواب: قبر پر جو کوئی جائے مردہ دیکھتا ہے اور جو کچھ کلام کرے وہ سنتا ہے اور جو ثواب پہنچائے مردہ کو پہنچتا ہے اگر کوئی عزیز یا دوست جائے تو اس کے جانے سے مردہ کو راحت اور فرحت ملتی ہے جیسے دنیا میں یہ سب مضامین صحیح احادیث میں وارد ہیں۔ (ج ۹ ص ۵۲۲)

سوال ۲۸۵: زیارت قبور کس دن افضل ہے؟

قبرستان میں ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنا کس وقت افضل ہے؟

الجواب: زیارت ہر وقت جائز ہے مگر شب (رات) میں تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے اور زیارت کا افضل وقت روز جمعہ بعد نماز صبح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۵۲۲)

سوال ۲۸۶: قبر پر اگر بتی نہیں جلانی چاہیے

قبر پر سبزی یا پھول یا اگر بتی رکھنا جلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر پر سبزی پھول ڈالنا اچھا ہے۔ عالمگیری میں ہے:

وضع الود والریاحین علی القبور حسن۔

قبروں پر گلاب وغیرہ کے پھول رکھنا اچھا ہے۔

اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلانی جائے کہ اس میں سوء ادب اور بد فانی ہے۔ عالمگیری میں ہے:

ان سقف القبر حق المیت۔

قبر کی چھت حق میت ہے۔

ہاں قرینہ قبر زمین خالی پر رکھ کر سلاکائیں کہ خوشبو محبوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۵۲۵)

سوال ۲۸۷: قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا کیسا؟

قرآن شریف کا قبر پر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر کے سامنے بیٹھ کر تلاوت کی جائے حفظ خواہ قرآن مجید دیکھ کر اس کی (وجہ سے) رحمت اترتی ہے اور مردہ کا دل بہلتا ہے مگر قبر پر بیٹھنا جائز نہیں کہ میت کی توہین و ایذاء ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۵۲۶)

سوال ۲۸۸: قبر کا بوسہ لینا کیسا؟

بوسہ قبر کا کیا حکم ہے؟

الجواب: بعض علماء اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں۔ کشف الغطاء میں ہے:

”کفایۃ الشیخ میں قبر والدین کو بوسہ دینے کے بارے میں ایک اثر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس صورت میں کوئی

حرج نہیں۔“

مگر جمہور علماء مکروہ جانتے ہیں تو اس سے احتراز (یعنی بچنا) ہی چاہیے۔

اشعہ الممعات میں ہے:

قبر کو ہاتھ نہ لگائے نہ ہی بوسہ دے۔ (ج ۹ ص ۵۲۶)

سوال ۲۸۹: مزاروں پر چادر چڑھانا کیسا؟

کسی ولی کے مزار پر پھول یا چادر چڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کسی نے اس کی منت مانی تو کیا کرے؟
الجواب: یہ منت کوئی شرعی نہیں۔ ”اذلیس من جنسہ واجب“ (اس لیے کہ اس کی جنس سے کوئی چیز واجب نہیں)۔ ہاں پھول چڑھانا حسن ہے اور قبور اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرارہم پر قصہ تبریک ڈالنا مستحسن ہے۔
 قال اللہ تعالیٰ ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین۔

وہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچان ہو جائے تو انہیں ایذا نہ دی جائے۔ (ج ۹ ص ۵۲۳)

سوال ۲۹۰: میت کے نام کا کھانا کھانا کیسا؟

مردہ کے گھر جو کھانا پکایا جاتا ہے کیا وہ غرباء کے علاوہ امراء بھی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟
الجواب: مردے کا کھانا صرف فقراء کے لیے ہو عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے غنی نہ کھائے۔

(ج ۹ ص ۵۳۵)

سوال ۲۹۱: عورتوں کا قبرستان جانا کیسا؟

عورتوں کو قبروں پر فاتحہ کو جانا درست ہے یا نا درست؟

الجواب: اصح یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۵۳۷)

سوال ۲۹۲: ایصالِ ثواب کیسے کریں؟

ایک آدمی دعا کر رہا تھا: ”یا اللہ! ان آیات کا ثواب روح مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تابعین اور اولیائے امت اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس وقت تک جو مسلمان مرے ہیں اور جو یہاں مدفون ہیں سب کی ارواح کو پہنچے یا پہنچا دے“ اس کی اصلاح فرمائی جائے۔

الجواب: اس میں اتنا اور اضافہ کرنا نسب ہے کہ جتنے مسلمان مرد و عورت اب موجود ہیں اور جتنے قیامت تک آنے والے ہیں ان سب کی روح کو پہنچا دے۔ اُسے تمام مؤمنین و مومنات اولین و آخرین سب کی گنتی کے برابر ثواب ملے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۶۰۲)

سوال ۲۹۳: ایصالِ ثواب گھر میں بیٹھ کر افضل ہے یا قبرستان جا کر؟

گھر میں بیٹھ کر فاتحہ پڑھ کر ثواب رسانی کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے یا قبرستان پر؟ اور فاتحہ پڑھنے کے وقت قبر پر پانی ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبرستان میں جا کر پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے کہ زیارتِ قبور بھی سنت ہے اور وہاں پڑھنے میں اموات کا دل بہلتا ہے اور جہاں قرآن مجید پڑھا جائے رحمتِ الہی اترتی ہے۔ قبر اگر پختہ ہے اس پر پانی ڈالنا فضول و بے معنی ہے یونہی اگر کچی ہے اور اس کی مٹی جمی ہوئی ہے ہاں اگر کچی ہے اور مٹی منتشر ہے تو اس کے جم جانے کو پانی ڈالنے میں حرج نہیں جیسا کہ ابتدائے دفن میں خود سنت ہے۔ (ج ۹ ص ۶۰۹)

سوال ۲۹۴: کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ کرنا کیسا؟

کھانا و پانی سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کھانا و پانی سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے۔ (ج ۹ ص ۶۱۰)

سوال ۲۹۵: ثواب پورا پورا ملے گا

جس فعلِ نیک کا ثواب چند اموات کو بخشا جائے وہ ان پر تقسیم ہو گا یا سب کو اس پورے ورد کا ثواب ملے گا؟

الجواب: اللہ عز و جل کے کرمِ عظیم و فضلِ عظیم سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے اگرچہ ایک آیت یا درود یا تہلیل کا ثواب آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مؤمنین و مؤمنات احواء و اموات کے لیے ہدیہ کرے۔ علمائے اہل سنت سے ایک جماعت نے اسی پر فتویٰ دیا۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وسعت فضل الہی کے لائق یہی ہے۔“

اور ہر شخص کو افضل یہی کہ جو عمل صالح کرے اس کا ثواب اولین و آخرین احواء (یعنی زندوں) و اموات تمام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے سب کو ثواب پہنچے گا اور اسے ان سب کے برابر اجر ملے گا۔ (ج ۹ ص ۶۱۶)

سوال ۲۹۶: اجرت پر قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟

ثواب رسانی کی نیت سے قرآن پاک پڑھ کر اس پر اجرت دینا اور لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ثواب رسانی کے لیے قرآن عظیم پڑھنے پر اجرت لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔ (ج ۹ ص ۶۱۳)

سوال ۲۹۷: مردہ پر عذاب کی کیفیت

عذاب و ثواب کی کیا شکل ہے جبکہ انسان خاک میں مل جاتا ہے اور روح اپنے مقام پر چلی جاتی ہے؟

الجواب: انسان کبھی خاک نہیں ہوتا بدن خاک ہو جاتا ہے اور وہ بھی کل نہیں کچھ اجزائے اصلیہ دقتہ جن کو عجب الذنب کہتے ہیں وہ نہ جلتے ہیں نہ گلے ہیں ہمیشہ باقی رہتے ہیں انہیں پر روز قیامت ترکیب جسم ہوگی۔ عذاب و ثواب روح و جسم دونوں کے لیے ہے جو فقط روح کے لیے مانتے ہیں گمراہ ہیں روح بھی باقی اور جسم کے اجزائے اصلی بھی باقی اور جو خاک ہو گئے وہ بھی فنائے مطلق نہ ہوئے بلکہ تفرق اتصال ہوا اور تغیر بیضات پھر استحالہ کیا ہے۔

حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے ایک لٹچا ہے کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا اتنے میں ایک اندھا آیا اس لٹچے نے اس سے کہا: تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے راستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے۔ یوں وہ اندھا اس لٹچے کو لے گیا اور میوے کھائے دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے؟ دونوں ہی مستحق ہیں اندھا اسے نہ لے جاتا تو وہ نہ لے جاسکتا اور لٹچا اسے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا وہ لٹچا روح ہے کہ ادراک رکھتی ہے اور افعال جو ارج نہیں کر سکتی اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کر سکتا ہے اور ادراک نہیں رکھتا دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۶۵۷)

سوال ۲۹۸: میت کی روح کہاں رہتی ہے؟

روح کا مقام مرنے کے بعد کہاں ہے؟

الجواب: روح کا مقام بعد موت حسب مراتب مختلف ہے مسلمانوں میں بعض کی روحيں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہ زمزم اور بعض آسمانِ اول دوم ہفتم تک اور بعض اعلیٰ علیین میں اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں زیر عرش نور کی قندیلوں میں کفار میں بعض کی روحيں چاہ وادی برہوت میں بعض کے زمین دوم سوم ہفتم تک بعض بحین میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۹ ص ۶۵۸)

سوال ۲۹۹: روح کیا ہے؟

روح کیا چیز ہے؟

الجواب: روح میرے رب کے حکم سے ایک شے ہے اور تمہیں علم نہ دیا گیا مگر تھوڑا۔ روح کے ادراکات علم و سمع و بصر باقی رہتے ہیں بلکہ پہلے سے بھی زائد ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۶۵۸)

سوال ۳۰۰: سوم و چہلم کا کھانا مساکین کے لیے ہے

سوم دہم چہلم میں جو کھانا پکتا ہے اس کو برادری کے لوگ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: سوم دہم چہلم وغیرہ کا کھانا مساکین کو دیا جائے برادری کو تقسیم یا برادری کو جمع کر کے کھانا بے معنی ہے

(کیونکہ) موت میں دعوت ناجائز ہے۔

فتح القدیر وغیرہ میں ہے:

”وہ بُری بدعت ہے کیونکہ دعوت کو شریعت نے خوشی میں رکھا ہے غمی میں نہیں“۔ (ج ۹ ص ۶۶۷)

سوال ۳۰۱: میت کے گھر کھانا کھانے کی نحوست

مقولہ طعام الميت یمیت القلب (طعام میت دل کو مردہ کر دیتا ہے) مستند قول ہے اگر مستند ہے تو اس کے کیا معنی ہے؟

الجواب: یہ تجربہ کی بات ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طعام میت کے متمنی رہتے ہیں ان کا دل مرجاتا ہے۔ ذکر و طاعت الہی کے لیے حیات و چستی اس میں نہیں رہتی کہ وہ اپنے پیٹ کے لقمہ کے لیے موتِ مسلمین کے منتظر رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت موت سے غافل اور اس کی لذت میں شغل۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۶۶۷)

کتاب الزکوٰۃ

سوال ۳۰۲: کیا زکوٰۃ میں نیت شرط ہے؟

اگر کسی نے بغیر نیت کے کسی شرعی فقیر کو زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟
الجواب: اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ میں نیت شرط ہے بے اس کے ادا نہیں ہوتی۔

فی الاشباہ اما الزکوٰۃ ولا یصح اداءها الا بالنیۃ .

اشباہ میں ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی نیت کے بغیر درست نہیں۔

اور نیت میں اخلاص شرط ہے بغیر اس کے نیت مہمل (یعنی بے معنی)۔

فی مجمع الانہر الزکوٰۃ عبادۃ فلا بد فیہا من الاخلاص .

مجمع الانہر میں ہے: زکوٰۃ عبادت ہے لہذا اس میں اخلاص شرط ہے۔

اور اخلاص کے یہ معنی کہ زکوٰۃ صرف بہ نیت زکوٰۃ وادائے فرض و بجا آوری حکم الہی دی جائے اس کے ساتھ اور کوئی منافی زکوٰۃ مقصود نہ ہو۔ پھر اس میں اعتبار صرف نیت کا ہے۔ اگرچہ زبان سے کچھ اور اظہار کرے مثلاً دل میں زکوٰۃ کا ارادہ کیا اور زبان سے ہبہ یا فرض کہہ دیا۔ صحیح مذہب پر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

شامی میں ہے:

”نام لینے کا اعتبار نہیں اگر کسی نے اس مال (یعنی مال زکوٰۃ) کو ہبہ یا فرض کہہ دیا تب بھی اصح قول کے مطابق زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔“

پھر نیت بھی صرف دینے والے کی ہے لینے والا کچھ سمجھ کر لے۔ اس کا علم اصلاً معتبر نہیں۔

غزالیوں میں ہے کہ:

”اعتبار دینے والے کی نیت کا ہے نہ کہ اس کے علم کا جسے زکوٰۃ دی جا رہی ہے۔“

ولہذا اگر عید کے دن اپنے رشتہ داروں کو جنہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے کچھ روپیہ عیدی کا نام کر کے دیا اور انہوں نے عیدی

ہی سمجھ کر لیا اور اس کے دل میں یہ نیت تھی کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں بلاشبہ ادا ہو جائے گی۔

پھر زکوٰۃ صدقہ ہے اور صدقہ شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتا بلکہ وہ شرط ہی فاسد ہو جاتی ہے مثلاً زکوٰۃ دی اور یہ شرط کر لی

کہ یہاں رہے گا تو دوں گا ورنہ نہ دوں گا۔ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تو یہ روپیہ فلاں کام میں صرف کرے اس کی مسجد بنادے یا کفن اموات میں اٹھادے تو قطعاً زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور یہ شرطیں سب باطل و مہمل ٹھہریں گی۔ (ج ۱۰ ص ۶۵)

سوال ۳۰۳: زکوٰۃ کے پیسوں کا غلہ خرید کر دینا کیسا؟

بعض لوگ زکوٰۃ کے پیسوں کی بجائے غلہ خرید کر لوگوں کو دیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زکوٰۃ میں روپے وغیرہ کے عوض بازار کے بھاؤ سے اس قیمت کا غلہ مٹا وغیرہ محتاج کو دے کر بہ نیت زکوٰۃ مالک کر دینا جائز و کافی ہے مگر جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے وہی مجرا ہوگی ہالائی خرچ محسوب (حساب میں داخل) نہ ہوں گے۔ (ج ۱۰ ص ۶۹)

سوال ۳۰۴: سونا چاندی کی زکوٰۃ دینے کا طریقہ

جس وقت زیور بنوایا تھا اسی قیمت پر زکوٰۃ ادا کریں گے یا موجودہ ریٹ جو بازار میں چل رہا ہے اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں گے؟

الجواب: سونے کے عوض سونا چاندی کے عوض چاندی زکوٰۃ میں دی جائے تو نرخ کی کوئی حاجت ہی نہیں وزن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا ہاں اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونا دینا چاہیں تو نرخ کی ضرورت ہوگی۔ نرخ نہ بنوانے کے وقت کا معتبر ہونہ وقت ادا کا اگر ادا سال تمام کے پہلے یا بعد ہو جس وقت یہ مالک نصاب ہوا تھا وہ ماہ عربی و تاریخ وقت جب عود کریں گے اسی پر زکوٰۃ کا سال تمام ہوگا۔ اس وقت کا نرخ لیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۳۳)

سوال ۳۰۵: زکوٰۃ کن اشیاء پر واجب؟

زکوٰۃ کن کن اشیاء پر واجب ہے؟

الجواب: سونا چاندی اور مالی تجارت اور چرائی پر چھوٹے ہوئے جانور۔ (ج ۱۰ ص ۱۳۹)

سوال ۳۰۶: جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ ادا کرے یا اس کی اجازت سے ہو

صدقہ فطر و زکوٰۃ والدین کی طرف سے اولاد اور اولاد کی جانب سے والدین جبکہ خورد و نوش (کھانا پینا) یکجا ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: خورد و نوش یکجا ہو یا ان میں دوسرے کی طرف سے کوئی فرض و واجب مالی ادا کرنے کے لیے اس کی اجازت کی حاجت ہے اگر بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر یا اس کی زکوٰۃ ماں باپ نے اپنے مال سے ادا کر دی یا ماں باپ کی طرف سے اولاد نے اور اصل جس پر حکم ہے اس کی اجازت نہ ہوئی تو اذانہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ و اتم و احکم!

سوال ۳۰۷: بینک میں پڑی رقم پر بھی زکوٰۃ ہے

بینک یا ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے اس کی نسبت زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: روپیہ کہیں جمع ہو کسی کے پاس امانت ہو مطلقاً اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۴۱)

سوال ۳۰۸: نوٹ اور روپیہ میں فرق

کیا نوٹ اور روپیہ (سکے وغیرہ) کا ایک ہی حکم ہے؟ نوٹ تو چاندی سونے سے علیحدہ کاغذ ہے؟

الجواب: نوٹ اور روپیہ کا حکم ایک نہیں ہو سکتا روپیہ چاندی ہے کہ پیدائشی ثمن ہے اور نوٹ کاغذ کہ اصطلاحی ثمن ہے تو جب تک چلے اس کا حکم پیسوں کی مثل ہے کہ وہ بھی اصطلاحی ثمن ہیں۔ (ج ۱۰ ص ۱۴۲)

سوال ۳۰۹: رہن میں رکھے ہوئے زیور کی زکوٰۃ نہیں

اگر کسی نے اپنا زیور کسی کے پاس رہن کر رکھا اور آٹھ برس تک وہاں رہن میں رہا تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوئی یا نہیں؟

الجواب: ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں کہ جو مال رہن رکھا ہے اس پر اپنا قبضہ نہیں نہ اپنے نائب کا قبضہ ہے۔

درمختار میں ہے:

ولا فی مرہون بعد قبضہ .

قبضہ کے بعد مرہونہ میں زکوٰۃ نہیں۔ (ج ۱۰ ص ۱۴۶)

سوال ۳۱۰: زکوٰۃ خفیہ دے یا اعلانیہ؟

زکوٰۃ اعلان سے دینا بہتر ہے یا خفیہ طور سے؟

الجواب: زکوٰۃ اعلان کے ساتھ دینا بہتر ہے اور خفیہ دینا بھی بے تکلف روا ہے (یعنی جائز ہے) اور اگر کوئی صاحب

عزت حاجت مند ہو کہ اعلانیہ نہ لے گا یا اس میں سبکی سمجھے گا تو اسے خفیہ بھی دینا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۵۸)

سوال ۳۱۱: تجارت پر زکوٰۃ کا حساب

تجارت کے سرمایہ اصلی پر یعنی اس کی لاگت پر زکوٰۃ دینا واجب ہے یا منافع پر؟

الجواب: تجارت کی لاگت پر زکوٰۃ ہے نہ صرف منافع پر بلکہ سال تمام کے وقت جو زیر منافع ہے اور باقی مال تجارت

کی جو قیمت اس وقت بازار کے بھاؤ سے ہے اس پر زکوٰۃ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۵۸)

سوال ۳۱۲: کیا کرایہ کے مکانوں پر زکوٰۃ ہے؟

ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجات سے زیادہ صرف کرایہ وصول کرنے کی نیت سے خرید لیے

آیا ان مکانات پر زکوٰۃ ہوگی یا ان کے کرایہ پر ہوگی؟

الجواب: مکانات پر زکوٰۃ نہیں، اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں، کرایہ سے جو سال تمام پر پس انداز ہوگا اس پر زکوٰۃ آئے گی، اگر خود یا اور مال سے مل کر قدر نصاب ہو۔ (ج ۱۰ ص ۱۶۱)

سوال ۳۱۳: کیا قرض دار پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

کسی شخص کا روپیہ اگر قرض میں پھیلا ہو تو اس کی زکوٰۃ اس پر فرض ہے یا نہیں؟

الجواب: جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے، مگر جب بقدر نصاب یا خمس (پانچواں حصہ) نصاب وصول ہوا اس وقت ادا واجب ہوگی، جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۶۷)

سوال ۳۱۴: طلبہ علم دین کو زکوٰۃ دینا افضل ہے

زکوٰۃ کا پیسہ طلبہ کو دے سکتے ہیں امداد کے لیے یا نہیں؟

الجواب: طلبہ کہ صاحب نصاب نہ ہوں انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے بلکہ انہیں دینا افضل ہے، جبکہ وہ طلبہ علم دین بطور دین پڑھتے ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۵۳)

سوال ۳۱۵: مال دار کا صدقہ لینا کیسا؟

مال دار کے لیے صدقہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صدقہ واجبہ (زکوٰۃ، صدقہ فطر، کفارہ وغیرہ کا) مال دار کو لینا حرام اور دینا حرام اور اسکے دیئے ادا نہ ہوگا۔ اور (صدقہ) نافلہ مانگ کر مال دار کو لینا حرام اور بے مانگے مناسب نہیں، جبکہ دینے والا مالدار جان کر دے اور اگر وہ محتاج سمجھ کر دے تو لینا حرام اور اگر لینے کے لیے اپنے آپ کو محتاج ظاہر کیا تو دوا ہر حرام۔ ہاں وہ صدقات نافلہ کو عام خلائق کے لیے ہوتے ہیں اور ان کے لینے میں کوئی ذلت نہیں، وہ غنی کو بھی جائز ہیں، جیسے حوض کا پانی، سقاہ کا پانی، نیاز کی شیرینی، سرائے کا مکان، پل پر سے گزرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۶۱)

سوال ۳۱۶: زکوٰۃ کن کن کو دی جاسکتی ہے؟

زکوٰۃ کن مصارف میں دینا جائز ہے؟

الجواب: مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجت مند ہے جسے اپنے مال ملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج اور صلیہ پر دسترس نہیں، بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو نہ اپنا شوہر نہ اپنی عورت، اگرچہ طلاق مغلطہ دے دی ہو، جب تک عدت سے باہر نہ آئے نہ وہ جو اپنی اولاد میں ہے جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی نہ وہ جن کی اولاد میں یہ ہے۔ جیسے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، اگرچہ یہ اصلی و فرعی رشتے عیاذ باللہ بذریعہ زنا ہوں نہ اپنا یا ان پانچوں قسم میں کسی کا مملوک (یعنی غلام) اگرچہ مکاتب ہو۔ نہ کسی غنی کا

غلام غیر کاتب نہ مرد غنی کا نابالغ بچہ نہ ہاشمی کا آزاد بندہ اور مسلمان حاجت مند کہنے سے کافر و غنی پہلے ہی خارج ہو چکے۔ یہ سولہ شخص ہیں جنہیں زکوٰۃ دینی جائز نہیں ان کے سوا سب کو روا (یعنی جائز ہے) مثلاً ہاشمیہ بلکہ فاطمیہ عورت کا بیٹا جبکہ باپ ہاشمی نہ ہو کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔ بعض مشہورین کہ ماں کے سیدانی ہونے سے سید بن بیٹھے ہیں اور وہ باوجود تفہیم اس پر اصرار کرتے ہیں۔ حکم حدیث صحیح مستحق لعنت الہی ہوتے ہیں اسی طرح غیر ہاشمی کا آزاد شدہ بندہ (یعنی غلام)۔

اگرچہ خود اپنا ہی ہو یا اپنے اور اپنے اصول و فروع و زوج و زوجہ و ہاشمی کے علاوہ کسی غنی کا مکاتب یا زین غنیہ کا نابالغ بچہ اگرچہ یتیم ہو یا اپنے بہن بھائی چچا پھوپھی خالہ ماموں بلکہ انہیں دینے میں دونا ثواب ہے۔ زکوٰۃ وصلہ رحم یا اپنی بہویہ دیا یا ماں کا شوہر یا باپ کی عورت یا اپنے زوج یا زوجہ کی اولاد کہ ان سولہ کو بھی دینا روا (یعنی جائز ہے) جبکہ یہ سولہ ان سولہ سے نہ ہوں۔ از انجا کہ انہیں ان سے مناسبت ہے اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل۔ ایک یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کہتے ہیں۔ دوم مال ہو مگر نصاب سے کم یہ فقیر ہے۔ سوم نصاب بھی ہو مگر حوائج اصلیہ میں مستغرق جیسے مدیون چہارم حوائج سے بھی فارغ ہو مگر اسے دسترس نہیں جیسے ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس خرچ نہ رہا تو بقدر ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے اس سے زیادہ اسے لینا روا نہیں یا وہ شخص جس کا مال دوسرے پر دین مؤجل ہے اور ہنوز (ابھی) میعاد نہ آئی اب اسے کھانے پہنچنے کی تکلیف ہے تو میعاد آنے تک بقدر حاجت لے سکتا ہے یا وہ جس کا مدیون غائب ہے یا لے کر مگر گیا۔ اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہو کہ ان سب صورتوں میں دسترس نہیں۔ بالجملہ مدار کار حاجت مندی بمعنی مذکور پر ہے تو جو نصاب مزبور پر دسترس رکھتا ہے ہرگز زکوٰۃ نہیں پاسکتا۔ اگرچہ غازی ہو یا حاجی یا طالب علم یا مفتی مگر عامل زکوٰۃ جسے حاکم اسد ام نے ارباب اموال سے تحصیل زکوٰۃ پر مقرر کیا وہ جب تحصیل کرے تو بحال غنا بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے۔ اگر ہاشمی نہ ہو پھر دینے میں تسلیک (یعنی مالک بنانا) شرط ہے جہاں یہ نہیں جیسے محتاجوں کو بطور اباحت اپنے دسترخوان پر بٹھا کر کھانا دینا یا میت کے کفن دینے میں لگانا یا مسجد کنواں خانقاہ مدرسہ سبیل سرائے وغیرہ بنوانا ان سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (اگر ان جگہوں پر خرچ کرنا چاہے تو اس کے لیے حیلہ شرعی کرنا ہوگا)۔ (ج ۱۰ ص ۱۰۹)

سوال ۳۱۷: صدقہ فطر کن کن کو دینا جائز ہے؟

فطرہ کا پیسہ کن مصرف میں خرچ ہو سکتا ہے؟ اور کس کس شخص کو دیا جاسکتا ہے؟

الجواب: فطرہ کے مصارف بعینہ مصارف زکوٰۃ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۲۶۶)

سوال ۳۱۸: بد مذہبوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

زکوٰۃ کا روپیہ کافر مشرک و ہابی رافضی قادیانی وغیرہ کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ان کو (زکوٰۃ) دینا حرام ہے اور ان کو دیئے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۲۹۰)

سوال ۳۱۹: صدقہ فطر و زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا نصاب برابر ہے یا کچھ فرق ہے؟

الجواب: مقدار نصاب سب کے لیے ایک ہے کچھ فرق نہیں ہاں زکوٰۃ میں مال نامی ہونا شرط ہے کہ سونا چاندی چرائی پر چھوٹے جانور تجارت کا مال ہے و بس اور سال گزرنا شرط ہے صدقہ فطر و قربانی میں یہ کچھ درکار نہیں۔ کمافی جمیع الکتاب (جیسا کہ سب کتابوں میں ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۲۹۳)

سوال ۳۲۰: مہمان کا صدقہ فطر کون ادا کرے؟

عید الفطر پر مہمان گھر آیا اس کا صدقہ فطر میزبان پر ہوگا یا اسی پر ہوگا؟

الجواب: مہمان کا صدقہ (فطر) میزبان پر نہیں وہ اگر صاحب نصاب ہیں اپنا صدقہ آپ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۰ ص ۲۹۶)

کتاب الصوم

سوال ۳۲۱: حرام مال سے روزہ رکھنے سے ادا ہوگا یا نہیں؟

کسی نے حرام کھا کر روزہ رکھا اور حرام چیز سے انظار کیا، فرض صوم اس پر سے ساقط ہوا ہے یا نہیں؟
الجواب: بے شک صورت مستفسرہ میں فرض ساقط ہو گیا۔

فان الصوم انما هو الامساك من المفطرات الثلثة من الفجر الى الليل .

روزہ صبح سے لے کر شام تک تین چیزوں (کھانا، پینا اور ہم بستری) سے رک جانا ہے۔

سحری کھانا یا افطار کرنا روزے کی حقیقت میں داخل نہ اس کی شرائط سے پھر اگر یہ مال حرام سے واقع ہوئی تو اس کا گنہ جدا رہا مگر سقوط فرض میں شبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۳۲۱)

سوال ۳۲۲: کیا مسافر بھی روزہ رکھے؟

سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟

الجواب: جو اپنے گھر سے تین منزل کامل یا زیادہ کی راہ کا ارادہ کر کے چلے خواہ کسی نیت اچھی یا بُری سے جانا ہو وہ جب تک مکان کو پلٹ کر نہ آئے نہ بیچ میں کہیں ٹھہرنے کی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت نہ کر لے مسافر ہے۔ ایسے شخص کو جس دن کی صبح صادق مسافرت کے حال میں آئے اس دن کا روزہ ناغہ کرنا اور پھر کبھی اس کی قضاء رکھ لینا جائز ہے پھر اگر روزہ اسے نقصان نہ کرے نہ اس کے رفیق کو اس کے روزہ سے ایذا ہو جب تو روزہ رکھنا ہی بہتر ہے ورنہ قضاء کرنا بہتر ہے۔

(ج ۱۰ ص ۳۲۸)

سوال ۳۲۳: پانچ دن روزہ رکھنا کیوں حرام ہے؟

ان پانچ روزوں میں جو روزہ رکھنا منع ہے یعنی ایک خاص عید الفطر اور چار عید الاثنیٰ کے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب: یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۳۵۱)

سوال ۳۲۴: ماہ رمضان میں عبادتوں کا ثواب زیادہ ملتا ہے

ماہ رمضان اور غیر رمضان المبارک میں قرآن خوانی یا ذکر و اذکار کا ثواب برابر ہے یا کم و بیش ہے اور کیا وجہ ہے؟

الجواب: رمضان المبارک میں ہر عمل نیک کا ثواب باقی مہینوں کے عمل سے اکثر وافر ہے رمضان کا نفل اور مہینوں کے فرض اور اس کا فرض اور مہینوں کے ستر فرض کے برابر ہے اور اللہ عزوجل کا فضل اوسع و اکبر ہے۔ (ج ۱۰ ص ۳۵۲)

سوال ۳۲۵: روزہ میں خیالِ فاسد سے منی آگئی تو روزہ ٹوٹا یا نہیں؟

ایک شخص نے عورت کو گلے لگایا یا خیال باندھا پھر جب اس نے پیشاب کیا تو بعد میں منی پتلی ہو کر نکلی اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب: منی اپنی رنگت اور بو اور قوام وغیرہا کے باعث اور پانیوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ بہر حال صورتِ مستفسرہ میں جو کچھ نکلا اگرچہ منی ہی ہو جبکہ بالکل شہوت ساقط ہو جانے کے بعد بلا شہوت بعد پیشاب کے نکلا تو اس سے یہ نہ غسل واجب ہو نہ روزے میں کچھ خلل آیا اور مجرد (یعنی خالی) خیال باندھنے سے تو روزہ اصلاً نہیں جاتا اگرچہ اسی حالتِ تصور ہی میں شہوت کے ساتھ انزال ہو جائے ہاں لپٹانے یا بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے کی حالت میں اگر انزال ہو تو روزہ فاسد ہو کر قضاء لازم آئے گی اور ان افعال کے ختم کے بعد شہوت ہنوز باقی رہی اور اس حالت میں کہ یہ عورت کے جسم سے جدا ہے منی اُتری اور شہوت نکل گئی تو اگرچہ غسل واجب ہوگا مگر روزہ نہ جائے گا کہ یہ انزال اُن افعال سے نہ ہوا بلکہ مجرد تصور سے ہوا۔

(ج ۱۰ ص ۳۸۵)

سوال ۳۲۶: روزہ کن چیزوں سے جاتا ہے؟

اگر کسی شخص نے اتنا کھالیا کہ روزہ میں اس کو کھٹی ڈکاریں آتی رہی اس سے اس کے روزے پر تو کچھ اثر نہ پڑا؟

الجواب: کھٹی ڈکار سے روزہ نہیں جاتا یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا روزہ تین باتوں سے جاتا ہے: جماع اگرچہ انزال نہ ہو اور مس جبکہ انزال ہو اور باہر سے کوئی چیز جوف میں اس طرح داخل ہو کہ باہر اس کا علاقہ نہ رہے مثلاً ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی اور ڈور باہر ہے تو اگر اسے نکال لے گا روزہ نہ جائے گا اور اگر ڈور باہر نہ رہی یا نکالنے میں بوٹی یا اس کا کچھ حصہ جوف میں رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (ج ۱۰ ص ۳۸۶)

سوال ۳۲۷: مریض روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

ایک شخص بوجہ کمزوری و نا طاقتی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا کیا وہ قضاء کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اپنا قضاء کا روزہ کسی دوسرے سے رکھوا سکتا ہے؟

الجواب: جو ایسا مریض ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا روزہ سے اسے ضرر (نقصان) ہوگا مرض بڑھے گا یا دن کھینچیں گے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو یا مسلم طبیب حاذق کے بیان سے جو فاسق نہ ہو تو جتنے دنوں یہ حالت رہے اگرچہ پورا مہینہ وہ روزہ ناغہ کر سکتا ہے اور بعد صحت اس کی قضاء رکھے جتنے روزے چھوٹے ہوں ایک سے تیس تک اپنے بدلے دوسرے کو روزہ

رکھنا محض باطل و بے معنی ہے بدنی عبادت ایک کے کیے دوسرے پر سے نہیں اتر سکتی نہ مرد کے بدلے مرد کے رکھے سے نہ عورت کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۵۲۰)

سوال ۳۲۸: روزہ دار کا منجن کرنا کیسا؟

روزے میں منجن کرنا کیسا اور روزے میں مسواک کا کیا حکم ہے؟
الجواب: مسواک مطلقاً جائز ہے اگرچہ بعد زوال اور منجن ناجائز و حرام نہیں جبکہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جز و حلق میں نہ جائے گا مگر بے ضرورت صحیحہ کراہت ضرور ہے۔ درمختار میں ہے:
 مکروہ لہ ذوق الشیء۔

روزہ دار کو شے کا چکھنا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۵۵۱)

سوال ۳۲۹: روزہ کس چیز سے افطار کریں؟

روزہ افطار کرنا کس چیز سے مسنون ہے؟

الجواب: خرمائے تر اور نہ ہو تو خشک اور نہ ہو تو پانی۔ سنن ابوداؤد و جامع ترمذی میں بسند حسن انس رضی اللہ عنہ سے ہے:
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے تر کھجور سے روزہ افطار فرماتے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں استعمال فرماتے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پیتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (جامع ترمذی ج ۱) (ج ۱۰ ص ۶۲۸)

سوال ۳۳۰: افطار کی دعا کب پڑھے؟

افطار کی دعا قبل از افطار پڑھنی چاہیے یا بعد افطار پڑھیں؟

الجواب: مقتضائے دلیل یہ ہے کہ یہ دعا روزہ افطار کر کے پڑھے۔

حدیث مذکور ابوداؤد کہ ابن السنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں یوں روایت کی
 حضرت معاذ بن زہرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ پڑھے: سب حمد اللہ کی جس نے میری بددفرمائی کہ میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطاء فرمایا کہ میں نے افطار کیا۔ (شعب الایمان ج ۲)
 حدیث طبرانی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے: اللہ کے نام کے ساتھ
 اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔ (سنن الدارقطنی ج ۲) (ج ۱۰ ص ۶۳۱)
 تاؤدنی رضویہ کی اسی دسویں جلد میں اسی بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ہے جو تحقیق سے بھرپور اور حق سے معمور ہے۔ قادری غفرلہ

سوال ۳۳۱: ۲۷ رجب کا روزہ رکھنا چاہیے؟

۲۷ تاریخ ماہ رجب کی روزہ رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: یہی شعب الایمان اور دینی نے مستند الفردوس میں سلیمان قاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو اور وہ ۲۷ رجب ہے اسی تاریخ کو اللہ عز و جل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ (قال ابیہی مکر) (الفردوس بماثور الخطاب ج ۳) (ج ۱۰ ص ۶۳۶)

کتاب الحج

سوال ۳۳۲: عورت پر بھی حج فرض ہے

عورت کا حج کو جانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حج کی فرضیت میں عورت مرد کا ایک حکم ہے جو راہ کی طاقت رکھتا ہو اس پر فرض ہے 'مرد ہو یا عورت' جو ادا نہ کرے گا عذابِ جہنم کا مستحق ہوگا۔ عورت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں کہیں ایک دن کے راستہ پر بے شوہر یا محرم جائے گی تو گنہگار ہوگی ہاں جب فرض ادا ہو جائے تو بار بار عورت کو مناسب نہیں کہ وہ جس قدر پردے کے اندر ہے اس قدر بہتر ہے۔ حدیث میں اس قدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمہات المؤمنین کو حج کرا کر فرمایا:

هذه ثم حصرا البيوت .

یہ ایک حج ہو گیا اس کے بعد گھر کی چٹائیاں۔

پھر یہ بھی ادبیت کا ارشاد ہے نہ کہ عورت کو دوسرا حج ناجائز ہے۔ اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بعد پھر حج

کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۶۵۷)

سوال ۳۳۳: حج بدل کر سکتا ہے

مستطیع شخص جو اپنا فرض ادا کر چکا کسی دوسرے کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۶۶۲)

سوال ۳۳۴: جسمِ نور سے متصل زمین کعبہ معظمہ اور عرش سے بھی افضل ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کرسی و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

الجواب: ثریت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسمِ نور سے متصل ہے۔ کعبہ معظمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے۔

فرح بہ عقیل الحنبلی وتلقاه العلماء بالقول .

اس پر ابو عقیل حنبلی نے تصریح کی اور تمام علماء نے اسے قبول کیا۔

باقی مزار شریف کا بالائی حصہ اس میں داخل نہیں، کعبہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضع اطہر اور مکہ معظمہ سوائے کعبہ مکرمہ ان دونوں میں کون افضل ہے اکثر جانب ثانی ہیں اور اپنا مسلک اول اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے۔ طبرانی کی حدیث میں تصریح ہے:

المدينة افضل من مكة .

مدینہ (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) مکہ سے افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۱۷)

سوال ۳۳۵: احرام میں جوڑ لگانا کیسا

محرم کو احرام میں جوڑ لگانا عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کلی ہوئی چیز سے بچنا چاہیے اور حالت ضرورت مستثنیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۱۵)

سوال ۳۳۶: ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ

زیارت شریف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ اور باوجود قدرت اس کا تارک یا مانع و منکر فضل شرعاً کیسا ہے؟

الجواب: زیارت سراپا طہارت حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات و اعظم حسنات سے ہے جس کی فضیلت و خوبی کا انکار نہ کرے گا، مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل سحر و شیطین والعیاذ باللہ رب العالمین! اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اس کی طرف بلاتا ہے اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ”اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم (یعنی گناہ و جرم) کریں، تیری بارگاہ یکس پناہ میں حاضر ہوں، پھر خدا سے مغفرت مانگیں اور مغفرت چاہے ان کے لیے رسول، تو بے شک اللہ عز و جل کو تو بہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔“ (القرآن)

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں:

”علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حال حیات و حال و قات دونوں حالتوں کو شمول سمجھ اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انور اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے ”گنا“۔

علامہ سبہودی شافعی و قاء الوفاء میں فرماتے ہیں:

”حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں اور اسی طرح مالکیہ و حنبلیہ نے تصریح کی۔“

جذب القلوب میں ہے:

”زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضل مندوبات و اعلیٰ مستحبات سے ہے و درجہ واجبات کے قریب۔“

اور بعض ائمہ مالکیہ و شافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں اور یہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

ابن عدی کی حدیث میں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني. (کمال ابن عدی ج ۷)

ترجمہ: جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔

علامہ علی قاری شرح لباب میں اس کی سند کو حسن اور وہی شرح شفاء و درہ مضیہ اور امام ابن حجر جوہر معظم میں حج بہ فرماتے

ہیں: انہی دونوں کتابوں میں فرمایا:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے تو زیارت نہ کرنا متضمن جفا ہے حرام ہوا۔“

نیز وہ حدیث بھی مؤید و جوب ہو سکتی ہے جسے امام ابن عساکر اور امام ابن النجار نے کتاب الدرۃ الثمینیہ میں انس رضی اللہ

عنه سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من احد من امتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر. (المواہب اللدنیہ ج ۴)

ترجمہ: مرا جو امتی باوصف قدرت میری زیارت نہ کرے اس کے لیے کوئی عذر نہیں۔

حتیٰ کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔

بالجملہ قول وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی میں احب و ازہر ہے اور قریب وجوب کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا منصوص اس کے قریب اور حکماً مقارب اور قول سنت اس کے منافی نہیں۔ فقہاء واجب کو بھی سنت یعنی

جو حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا بلکہ اطلاق

اعم میں مستحب و مندوب بھی واجبات کو شامل اور فرض و واجب جبکہ حکم عمل و اثم تارک میں مشارک اور شافعیہ کے یہاں ترک

اصطلاح نہیں تو ان کے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب افعال متفق ہو جائیں گے

اور بہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ اہدائے دقاق ابقائے خلاف سے اولیٰ اور بے شک وجوب و قرب وجود کہ جمہور ائمہ

مذہب جس کی تصریح کرتے ہیں۔ تارک کے اثم پر یک زبان بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعاً

محروم و ملوم و بد بخت و مشوم و آثم و گنہگار و ظالم و جفاکار ہے۔ والعیاذ باللہ مما لا یرضاه! لا جرم سلفاً و خلفاً علمائے دین و ائمہ

معتدین تارک زیارت پر طعن شدید و تشنیع مدید کرتے آئے کہ ترک مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔

علامہ رحمۃ اللہ علیہ تلمیذِ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا:

”ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے۔“

اور امام ابن حجر مکی قدس سرہ السکلی نے جوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی فرماتے ہیں:

”خبر در ہو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت و بد انجامی کا خوف کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ترک زیارت جفا ہے۔“

یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃً زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اس کے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔ درہ مضیہ مولانا علی قاری میں ہے:

”بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں کہ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معصوم ہے اور اس کے منکر پر کفر کا حکم۔“

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء قاضی میاض میں فرماتے ہیں:

”تغیر اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اس کی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اس کی اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا اور یہ اس کا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اس کی تکفیر کی اور امام سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔“

کتاب النکاح

سوال ۳۳۷: شادی میں گانے باجے بجانا حرام ہیں

جس شادی میں رقص اور باجا وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں وہاں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اس میں شک نہیں کہ یہ ناج اور اکثر باجے شرعاً حرام و ممنوع ہیں اور ان کو دیکھنے سننے کا مرتکب فاسق و گنہگار مگر کفر نہیں کہ نکاح ہی نہ ہو۔ شرع مطہر میں نکاح صرف اس سے ہو جاتا ہے کہ مرد و زن ایجاب و قبول کریں اور دو گواہ سنتے سمجھتے ہوں باقی اس جلسہ کا کسی ممنوع شرعی پر مشتمل نہ ہونا شرط نہیں۔ (ج ۱۱ ص ۱۰۹)

سوال ۳۳۸: کیا نکاح میں قاضی کا ہونا شرط ہے؟

نکاح قبولیت سے جائز ہے یا کوئی اور بات؟ اور قاضی کا ہونا ضرور ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح کے لیے فقط مرد و عورت کا ایجاب و قبول چاہیے اور دو مرد یا ایک مرد و عورتوں کا اسی جلسہ میں ایجاب و قبول سننا اور سمجھنا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے بس اس قدر درکار ہے اس سے زیادہ قاضی وغیرہ کی حاجت نہیں۔ (ج ۱۱ ص ۸۱)

سوال ۳۳۹: نکاح میں ایک ماہ کی شرط لگانا کیسا؟

زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور دل میں نیت کی کہ میں اسے ایک ماہ تک طلاق دے دوں گا یا یہ کہ ہندہ سے بیان کیا تو آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب: نکاح صحیح ہے خواہ دل میں یہ قصد رکھا خواہ عقد میں اس کی شرط کر لی کہ طلاق کا شرط کرنا ہی ارادہ نکاح دائم پر نہیں ہے۔ ہاں اگر یوں عقد کرے کہ میں نے تجھ سے ایک مہینہ یا ایک برس یا سو برس کے لیے نکاح کیا تو نکاح نہ ہوگا کہ ایک وقت تک نکاح کو محدود کر دینا صورت متعہ ہے اور متعہ محض حرام اور زنا۔ (ج ۱۱ ص ۱۹۲)

سوال ۳۴۰: بالغہ عورت کا بے اجازت ولی نکاح ہو سکتا ہے؟

بالغہ عورت خود اپنا نکاح بغیر اجازت ولی کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر کر لیا تو ہو یا نہیں؟

الجواب: بالغہ جو بے رضائے ولی بطور خود اپنا نکاح خفیہ خواہ علانیہ کرے اس کے انعقاد و صحت کے لیے یہ شرط ہے کہ شوہر اس کا کفو ہو یعنی مذہب یا نسب یا پیشے یا مال یا چال چلن میں عورت سے ایسا کم نہ ہو کہ اس کے ساتھ اس کا نکاح ہونا

اولیائے زن (عورتوں کے ولیوں) کے لیے باعثِ ننگ و عار و بدنامی ہوا اگر ایسا ہے تو وہ نکاح نہ ہوگا۔ ماں میں کفایت کو صرف اس قدر کفایت کہ وہ شخص اگر پیشہ ور ہو تو روز کار و رزاقا کما تا ہو جو اس عورت غنیہ کے قابل کفایت روزانہ دے سکے اور پیشہ ور نہیں تو ایک مہینہ کا نفقہ دے سکے اور مہر جس قدر معجل ٹھہرے اس کے اوپر قدرت بہر حال درکار ہے۔ (ج ۱ ص ۲۵)

سوال ۳۴۱: بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا

عورت مرد اگر باہم ایجاب قبول کر لیں اور کسی کو اطلاع نہ ہو تو یہ نکاح ہو جائے گا؟

الجواب: بے حضور دو گواہوں کا نکاح فاسد ہے۔ حدیث میں ہے:

”زنا کار ہیں جو اپنی جانوں کو نکاح میں دیتی ہیں بغیر گواہوں کے“۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (سنن الکبریٰ لمسیعی ج ۷)

(ج ۱ ص ۲۹)

سوال ۳۴۲: بد مذہبوں سے نکاح پڑھوانا کیسا؟

اگر کوئی غیر مقلد کسی مقلد کا نکاح پڑھا دے تو نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

الجواب: اگرچہ نکاح خواں شرع مطہر میں کوئی چیز نہیں، اگر کوئی ہندو و مشرک زوجین کو ایجاب و قبول کر دے گواہان

کر دے اور شرائط صحیح متحقق ہوں، نکاح ہو جائے گا، مگر یہاں ایک نکتہ جلیلہ ہے جسے وہی سمجھتے ہیں جو موفق من اللہ تعالیٰ عزوجل ہیں، وہ کہ اگر ہندو و مشرک پڑھا جائے گا تو کوئی کلمہ گوا سے معظم دینی بلکہ مسلمان بھی نہ جانے گا۔ بخلاف ان کلمہ گوین کفر در دل کے کہ عوام ان کو خالص مسلمان جانتے ہیں، حالانکہ ان پر صد ہا وجہ سے بحکم احادیث صحیحہ و تصریحات فقیہہ حکم کفر لازم ہے۔

جیسا کہ الکوئتہ الشہابیہ اور النہی الاکیہ وغیرہ رسائل میں ہم نے تفصیل بیان کر دی ہے اور میری نظر میں مزید امور بھی ہیں اور ان میں بہت تو کھم کھ ضروریات دین کے منکر اور قطعاً اجماعاً مرتد کافر ہیں اور نکاح خوانی کے یہ لوگ اسے بدلتے جسے اپنے نزدیک صالح اور معتبر جانتے ہیں، تو اگر زوجین میں سے کسی نے ان کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر ان کو نیک اور صالح سمجھا تو ان پر بھی وہی حکم نقد وقت ہوگا جیسا کہ الشفاء اور الاشباہ وغیرہا میں تصریح کی گئی ہے۔

ایسی صورت میں حکم نقد اصلاً مطلق نکاح نہ ہوگا، لہذا احتیاط فرض ہے، اگر ایسا واقع ہو لیا، یعنی اس کی گواہیوں پر مطلع ہو کر پھر سے معظم و متبرک سمجھ کر نکاح خوانی کے لیے بلایا تو بعد توبہ و تجدید اسلام تجدید نکاح لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۱۹)

سوال ۳۴۳: خطبہ نکاح بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر؟

خطبہ نکاح کا کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے یا بیٹھ کر اور کس طریقہ سے مسنون ہے؟

الجواب: اگرچہ خطبہ میں مطلقاً افضل قیام ہے کہ آواز بھی دور پہنچتی ہے اور باعث توجہ حاضرین بھی ہوتا ہے اور اس

اس میں سب خطبے مشترک ہیں ہاں جو خطبہ سواری پر ہوتا ہے جیسے خطبہ عرفہ وہاں قیام مرکب قائم مقام قیام راکب مگر خطبہ نافلہ بیٹھ کر بھی ثابت ہیں اور خطبہ نکاح نفل ہی ہے تو بیٹھ کر بھی مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۲۲۲)

سوال ۳۴۴: نابالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

نابالغہ کا نکاح نابالغ سے کر دیا یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: نابالغہ کا نکاح جو والد نے کیا ہے وہ لازم ہے۔ کفو میں ہو یا غیر کفو میں پورے مہر سے ہو یا بہت کم مہر پر لڑکا اگر قریب البلوغ ہو اور وہ بیوی کی رخصتی کا مطالبہ کرے تو رخصتی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۲۲۸)

سوال ۳۴۵: سنی کی شیعہ سے شادی کرنا کیسا؟

لڑکا فرقہ شیعہ کا ہو اور لڑکی اہل سنت و جماعت کی ہو ان دونوں کا باہمی نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عوام اُن تہرائی روافض کو اہل تشیع کہتے ہیں ان سے مناکحت (نکاح کرنا) حرام قطعی و باطل محض اور قربت زنائے خالص ہے اگرچہ مرد سنی اور عورت اُن میں کی ہو نہ کہ عکس کہ اشد غضب اللہ کا موجب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! (ج ۱۱ ص ۲۳۳)

سوال ۳۴۶: اگر بعد نکاح کوئی بد مذہب ہو گیا تو نکاح کا حکم

اگر بعد نکاح لڑکی اہل تشیع ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟

الجواب: اگر وقت نکاح سنی تھے پھر مرد معاذ اللہ اُن (بد مذہبوں) میں کا ہو گیا تو نکاح فورا فسخ ہو گیا خواہ عورت نے بھی وہی مذہب اختیار کر لیا ہو یا نہیں۔

اگر عورت معاذ اللہ ان میں کی ہو گئی اور مرد سنی رہا تو نکاح تو فسخ نہ ہوا مگر مرد کو اس سے قربت حرام ہو گئی جب تک اسلام

نہ لائے۔ (ج ۱۱ ص ۲۳۴)

سوال ۳۴۷: ایک گواہ کے ہوتے ہوئے نکاح کا حکم

گواہوں میں دو کی بجائے صرف ایک مرد گواہ ہو تو نکاح ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب: نکاح ایک گواہ سے نہیں ہو سکتا جب تک دو مرد یا ایک مرد و دو عورتیں عاقل بالغ مسلم نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۱ ص ۲۳۷)

سوال ۳۴۸: بالغہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیسا؟

بالغ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب: بالغہ کا عقد کہ بے اس کے اذن کے ہو بالغہ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر جائز کر دے جائز ہو جاتا ہے رد

کرے باطل ہو جاتا ہے۔ رخصت ہو کر شوہر کے یہاں جانا بھی اجازت ہے جبکہ پہلے بالغہ کی طرف سے اس کو رخصت کیا گیا ہو۔

(ج ۱ ص ۲۳۶)

سوال ۳۴۹: نکاح خواں کو اجرت لینا کیسا؟

نکاح خواں کو اجرت لینا اور دینا کیسا ہے؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۵۵)

سوال ۳۵۰: ولیمہ کب کرنا چاہیے؟

شرعاً ولیمہ کی تعریف کیا ہے اور اس کی مدت کتنے روز تک ہے؟

الجواب: شب زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں بلکہ دعوت رخصت قبل زفاف اور ریادنا سوری کے قصد سے جو کچھ ہو حرام ہے اور جہاں اسے قرض سمجھتے ہیں وہاں قرض تارے کی نیت میں حرج نہیں مگر چہ ابتداءً یہ نیت محمود نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۵۶)

سوال ۳۵۱: نکاح کرنا ہر عمر میں جائز ہے

لڑکی کی کتنی عمر تک نکاح ناجائز ہوتا ہے اور کتنی عمر میں ہو تو جائز ہوتا ہے؟

الجواب: نکاح کسی عمر میں ناجائز نہیں اگر اسی وقت کے پیدا ہوئے بچے کا نکاح اس کا ولی کر دے گا نکاح ہو جائے گا ہاں ہیٹ کے بچے کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

اذ لا ولاية على الجنين لاحد كما في غمز العيون .

ترجمہ: کیونکہ ہیٹ میں بچے پر کسی کو ولایت نہیں جیسا کہ غمز العيون میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۶۱)

سوال ۳۵۲: نکاح کسی مہینے بھی منع نہیں

محرم، محرم و صفر المنظر نکاح کرنا منع ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟

الجواب: نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۲۶۵)

سوال ۳۵۳: عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں

عدت میں کسی نے سہواً نکاح کر دیا ہو یا نہیں؟ اور اگر بعد عدت ہو تو اجازت ولی درکار ہوگی یا خود بھی کر سکتی ہے؟

الجواب: عدت میں نکاح باطل و حرام محض ہے سہواً ہو خواہ قصد آ رہا بعد عدت اگر عورت نابالغہ ہے تو اجازت دونوں مطلقاً درکار ہے اور اگر بالغہ ہے تو دو صورتیں ہیں جس (شخص) سے نکاح کیا جا رہی ہے اگر وہ اس کا کفو ہے یعنی مذہب نسب چال چلن پیشہ کسی بات میں ایسا کم نہیں کہ اس سے اس کا نکاح اس کے اولیائے کے لیے باعث ننگ و عار ہو جب تو یہ خود اختیار رکھتی

ہے، اجازت دلی کی حاجت نہیں اور اگر غیر کفو ہے اور عورت کا کوئی ولی شرعی نہیں، جب بھی اسے اپنے نفس کا اختیار ہے اور اگر ولی شرعی ہے، مثلاً بیٹا یا باپ یا دادا، پر دادا کی اولاد کا کوئی مرد بترتیب فرائض تو جب تک وہ پیش از نکاح اسے غیر کفو جان کر اس نکاح کی اجازت صراحۃً نہ دے گا۔ عورت کے کیے نکاح نہ ہوگا، باطل محض ہوگا۔

یفتی فی غیر الکفو بعد مر جواہ اصلاً بہ یفتی لفساد لازمان در مختار۔

ترجمہ: فسادِ زمان کی وجہ سے غیر کفو میں اصلاً نکاح نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا۔ (در مختار (ج ۱۱ ص ۲۹۰)

سوال ۳۵۵: دو بہنوں کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا جائز نہیں

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، پھر اس کی دوسری بہن سے نکاح کر لیا، اب وہ دونوں بہنیں اس کے نکاح میں ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں ہونا حرام قطعی ہے، اس کی حرمت ایسی نہیں کہ کسی امام نے اپنے اجتہاد سے نکالی ہو، جس میں دوسرے امام کو اختلاف کی گنجائش نہ ہو، نہ اس کی حرمت حدیث احاد سے ہے کہ جسے وہ حدیث نہ پہنچے یا اس کی صحت اُسے ثابت نہ ہوئی وہ انکار کر سکے، بلکہ اس کی حرمت (حرام ہونا) قرآن عظیم نے خاص اپنی نص واضح صریح سے ارشاد فرمائی ہے کہ:

ترجمہ: ”حرام کی گئیں تم پر تمہاری ماںیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں۔“

دیکھو جس طرح آدمی پر اس کی ماں، بہن، بیٹی حرام ہے، اسی طرح دو بہنوں کو جمع کرنا اس پر حرام ہے۔ (ج ۱۱ ص ۳۲۷)

سوال ۳۵۶: ساس یا سالی کو بشہوت چھونے کا حکم

اگر کوئی شخص اپنی ساس یا سالی سے زنا کرے تو کیا عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟

الجواب: سالی سے زنا عورت (یعنی بیوی) کو حرام نہیں کرتا۔ ساس کو نہ بشہوت ہاتھ لگانے ہی سے عورت ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے کہ کسی طرح اس کے لیے حلال نہیں ہو سکتی، مگر نکاح نہیں جاتا، بلکہ متارکہ ضرور ہے۔ مثلاً عورت سے کہہ دے: میں نے تجھے چھوڑا یا ترک کر دیا۔ متارکہ کے بعد عدت واجب ہوگی، جبکہ عورت سے خلوت کر چکا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۳۲۷)

سوال ۳۵۷: کن کن عورتوں سے نکاح حلال یا حرام ہے؟

علاوہ چچی و پھوپھی و ممانی و دادی و نانی و والدہ وغیرہ کے رشتہ داروں میں کس عورت سے نکاح جائز ہے؟

الجواب: چچی اور ممانی سے بھی نکاح جائز ہے، نسبی رشتوں میں چار قسم کی عورتیں حرام ہیں، ایک وہ کہ یہ جن کی اولاد

سے ہے، جیسے ماں، دادی، نانی، کتنے ہی اوپر کی ہوں۔

دوسری وہ جو اس کی اولاد ہیں، جیسے بیٹی، پوتی، نواسی، کتنے ہی نیچے کے ہوں۔

تیسری وہ جو اس کے ماں یا باپ کی اولاد خواہ اولاد در اولاد جیسے بہن، بھانجی، بھتیجی اور ان کی اور بھائیوں، بھتیجیوں کی اولاد کتنی ہی دور ہوں۔

چوتھی وہ کہ ماں باپ کے سوا اور جن کی اولاد سے یہ شخص ہے جیسے دادا، دادی، نانا، نانی کتنے ہی اوپر کے ہوں، ان کی خاص اپنی اولاد جیسے اپنی پھوپھی، خالہ یا اپنے ماں یا دادا یا دادی یا نانا یا نانی کی پھوپھی، خالہ ان لوگوں کی اولاد حرام نہیں، جیسے پھوپھی کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۳۶۴)

سوال ۳۵۸: سیدانی کا نکاح غیر سید سے کرنا کیسا؟

سادات کرام بیبیوں سے غیر قوم غیر سید مثل شیخ، مغل، پٹھان وغیرہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سید ہر قوم کی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں اور سیدانی کا نکاح قریش کے ہر قبیلہ سے ہو سکتا ہے خواہ علوی ہو یا عباسی یا جعفری یا صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا اموی۔ رہے غیر قریش جیسے انصاری یا مغل یا پٹھان ان میں جو عالم دین معظم مسلمین ہو، اُس سے مطلقاً نکاح ہو سکتا ہے ورنہ اگر سیدانی نابالغ ہے اور اُس غیر قریش کے ساتھ اُس کا نکاح کرنے والا ولی باپ یا دادا نہیں تو نکاح باطل ہوگا، اگرچہ چچا یا سگا بھائی کرے اور اگر باپ دادا اپنی کسی لڑکی کا نکاح ایسے ہی پہلے کر چکے ہیں تو اب ان کے کیے بھی نہ ہو سکے گا اور اگر بالغ ہے اور اس کا کوئی ولی نہیں تو وہ اپنی خوشی سے اُس غیر قریشی سے اپنا نکاح کر سکتی ہے اور اگر اس کا کوئی ولی یعنی باپ دادا، پردادا، اُن کی اولاد و نسل سے کوئی مرد موجود ہے اور اس نے پیش از نکاح اُس شخص کو غیر قریشی جان کر صراحۃً اُس نکاح کی اجازت دے دی، جب بھی جائز ہوگا ورنہ بالغ کا کیا ہوا بھی باطل محض ہوگا۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۱ ص ۷۱۶)

سوال ۳۵۹: ماں کے سید ہونے سے اولاد سید نہ کہلائے گی

مرد غیر سید نے سیدہ عورت سے نکاح کیا تو جو اولاد اُس سے پیدا ہوئی وہ نہ سید کہلائے گی یا نہیں؟

الجواب: جب باپ سید نہ ہو اولاد سید نہیں ہو سکتی اگرچہ ماں سیدانی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۷۲۰)

سوال ۳۶۰: مہر کی شرعی مقدار

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں مہر کی مقدار کیا ہے؟

الجواب: شریعت پاک میں مہر کی کم از کم مقدار دس درہم مقرر ہے، لیکن زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں، بلکہ جتنا بھی مقرر کر دیا جائے وہ شریعت محمدی میں لازم ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم! (ج ۱۲ ص ۱۲۳)

سوال ۳۶۱: بوقت نکاح اگر مہر کی وضاحت نہ ہوئی تو.....؟

بوقت نکاح تصریح مہر متعل و متوجہل نہیں ہوئی تو کس وقت میں مہر ذمہ شوہر واجب الادا ہوگا؟

الجواب: جب طلاق یا زن و شوہر میں کسی کی موت واقع ہو اس وقت واجب الادا ہوگا اس سے پہلے عورت مطالبہ نہیں کر سکتی۔ (ج ۱۲ ص ۱۳۸)

سوال ۳۶۲: بیوی شوہر کو مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں؟

میرا مہر سات سو روپے کا تھا میں نے اپنے شوہر کو معاف کر دیا میں نے نیک کام کیا یا نہیں؟
الجواب: بے شک نیک کام کیا اور اس میں بڑے ثواب کی امید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو اپنے مدیون کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہو“۔ (مسند امام احمد ج ۵) (ج ۱۲ ص ۱۳۹)

سوال ۳۶۳: مہر مؤجل، غیر مؤجل، معجل سے کیا مراد ہے؟

مہر مؤجل کے کیا معنی ہیں؟ اور غیر مؤجل اور معجل کا کیا معنی ہے؟ اور ان کا کیا حکم ہے؟
الجواب: مہر مؤجل وہ جس کے لیے کوئی میعاد مقرر کی ہو مثلاً دس برس بعد دیا جائے گا اور غیر مؤجل وہ کہ تعین و تقریر میعاد نہ ہو۔

فان كان مع نفی الاجل كان معجلا والا فلا۔

اگر میعاد کی نفی ہو تو معجل ہے ورنہ نہیں۔

اور معجل وہ جس کا قبل رخصت ادا کرنا قرار پایا ہو مؤجل کا مطالبہ میعاد آنے پر ہو سکتا ہے اس سے پہلے اختیار نہیں اور معجل کو عورت فوراً مانگ سکتی ہے اور جب تک نہ ملے رخصت سے انکار کا اسے اختیار ہے اور جو نہ معجل اور نہ مؤجل وہ بحکم عرف طلاق یا موت تک مؤخر ہے اس سے پہلے اختیار مطالبہ نہیں۔ (ج ۱۲ ص ۱۶۷)

سوال ۳۶۴: جہیز کس کی ملک ہوتا ہے؟

جہیز کا جو سامان عورت کو ملا وہ شوہر کی ملک میں ہوتا ہے یا عورت کی؟

الجواب: وہ مال تمام و کمال خاص ملک عورت ہے دوسرے کا اس میں کچھ حق نہیں۔ رد المختار میں ہے:
”ہر شخص جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملکیت ہوتا ہے اور جب شوہر اس کو طلاق دے دے وہ تمام جہیز لے لے گی اور اگر عورت مر جائے تو جہیز اس کے وارثوں کو دیا جائے گا شوہر اس میں سے اپنے لیے کچھ بھی مختص نہیں کر سکتا“۔
واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ ص ۲۰۱)

سوال ۳۶۵: طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد ہے؟

الجواب: طلاق کسی کا حق نہیں، حق ہے وہ جس کا مطالبہ پہنچے اور طلاق کا مطالبہ عورت کو نہیں پہنچتا، بلکہ بے وجہ شرعی مطالبہ کرے تو گنہگار ہو اور اللہ عز و جل نے بھی طلاق کو پسند نہیں فرمایا بلکہ اسے ناپسند و مبغوض رکھتا ہے تو نہ وہ حق اللہ ہے نہ حق العبد۔ ہاں جب مرد عورت کو وجہ شرعی پر نہ رکھ سکے مثلاً نامرد ہو تو اس وقت شرعاً اس پر طلاق دینی لازم ہو جاتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

فامسکوهن بمعروف او فارتوهن بمعروف. (القرآن العظیم)

ترجمہ: ان کو بھلائی کرتے ہوئے روک لو یا ان کو بھلائی کے ساتھ رخصت کر دو۔

ایسی حالت میں ضرور وہ حق العبد و حق اللہ دونوں ہو جائے گی، حق العبد تو یوں کہ عورت کی خلاصی اسی سے متصور اور حق اللہ یوں کہ ہر حق العبد حق اللہ بھی ہے جس کے ادا کا وہ حکم فرماتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۳۲۵)

سوال ۳۶۶: لفظ طلاق تین مرتبہ کہنے سے مغلطہ ہو جاتی ہے

اگر کسی شخص نے غصے میں آ کر اپنی والدہ کے سامنے تین مرتبہ طلاق طلاق طلاق کہا، لیکن اپنی بیوی کو مخاطب نہیں کیا تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب: تین طلاقیں ہو گئیں، بے حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۳۶۰)

سوال ۳۶۷: طلاق کے لیے عورت کا حاضر ہونا شرط نہیں

ایک شخص نے اپنی بیوی کا نفقہ ادا نہ ہو رہا تھا کہ عورت کے وارثوں میں سے کسی نے کہا: اگر تو نفقہ نہیں دے سکتا تو عورت کو طلاق دے دے اس نے فوراً اس کے سامنے طلاق دے دی حالانکہ اس کی بیوی وہاں حاضر نہ تھی طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: طلاق ہو گئی طلاق کے لیے عورت کا وہاں حاضر ہونا کچھ شرط نہیں۔

فان ازاله لا عقد کما لا بختی۔

کیونکہ ازالہ نکاح ہے، نکاح نہیں ہے (کہ حاضری ضروری ہوتی)۔

جیسا کہ مخفی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۳۶۲)

سوال ۳۶۸: بیوی نے اگر الفاظ طلاق نہ سنیں

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی لیکن اس کی بیوی نے الفاظ طلاق نہ سنے نہ اور کسی آدمی نے سنے طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: طلاق کے لیے زوجہ خواہ کسی دوسرے کا سننا ضرور نہیں، جبکہ شوہر نے اپنی زبان سے الفاظ طلاق ایسی آواز سے کہے جو اس کے کان تک پہنچنے کے قابل تھے (اگرچہ کسی غل شور یا ثقل سماعت کے سبب نہ پہنچی) عند اللہ طلاق ہو گئی۔ عورت کو خبر ہو تو وہ بھی اپنے آپ کو مطلقہ جانے ہاں اگر صرف دل میں طلاق دے لی تو بالاجماع نہ ہوگی یا زبان سے لفظ تو کہے مگر اپنے

کہ زبان کو صرف جنبش ہوئی آواز اپنے کان تک آنے کے بھی قابل نہ تھی تو مذہبِ اصح (صحیح ترین مذہب) میں یوں بھی نہ ہو گی۔ (ج ۱۲ ص ۳۶۲)

سوال ۳۶۹: حمل میں طلاق دینا کیسا؟

عورت چار ماہ کا حمل رکھتی ہے تو شوہر طلاق دے تو طلاق جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: جائز و حلال ہے اگرچہ ایامِ حمل میں بلکہ آج ہی بلکہ ابھی ابھی اس سے جماع کر چکا ہو مگر ایک طلاق رجعی دے اگر دو تین دے گا تو گنہ گار ہوگا یوں ہی طلاق بائن ایک ہی دے جب بھی ظاہر الروایۃ میں گناہ ہے۔ (ج ۱۲ ص ۳۷۵)

سوال ۳۷۰: جسے تین طلاقیں دیں بغیر حلالہ اس سے نکاح جائز نہیں

ایک شخص نے اپنی بیوی کو دس طلاقیں دیں تو کیا وہی عورت اس کے لیے بغیر حلالہ جائز ہو سکتی ہے؟
الجواب: جس نے دس طلاقیں دیں تین سے طلاق مغلطہ ہو گئی اور باقی سات شریعت سے اس کا استہزاء تھیں۔ بلا نکاح تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہو سکتی ہے اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی جب تک حلالہ نہ ہو کہ اس طلاق کی عدت گزرے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو پھر وہ طلاق دے یا مر جائے اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ ص ۳۸۹)

سوال ۳۷۱: بحالتِ اختلاف زوجین میں طلاق کا حکم

اگر زوجین (میاں بیوی) میں طلاق کی بابت اختلاف ہو خاوند منکر اور بی بی طلاق کا ثبوت چاہتی ہو تو ثبوت کا کیا طریقہ ہے؟
الجواب: بحالتِ اختلاف طلاق کا ثبوت گواہوں سے ہوگا اور دو گواہ عادل شرعی شہادت پر وجہ شرعی ادا کریں کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی طلاق ثابت ہو جائے گی پھر اگر شوہر نفی کے گواہ دے گا یا اس بات کے کہ مطلقہ بعد طلاق اس سے بولی کچھ اصلاً مسموع نہ ہوگا کہ اس نے طلاق نہ دی طلاق ثابت نہ ہوگی اور اگر حاکم شرعی کے سامنے حلف سے انکار کر لے گا تو طلاق ثابت مانی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ ص ۴۵۲)

سوال ۳۷۲: خلع کیا ہے؟

شرع میں خلع کسے کہتے ہیں؟

الجواب: خلع شرع میں اسے کہتے ہیں کہ شوہر برضائے خود مہر وغیرہ مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے تنہا زوجہ کے لیے نہیں ہو سکتا۔ (ج ۱۳ ص ۲۶۴)

سوال ۳۷۳: بیوی کو ماں یا بہن کہنے والے کا حکم

ایک شخص نے بحالتِ غصہ میں اپنی بیوی کو ماں بہن کہہ دیا، نان و نفقہ دیتا رہا کیا عورت اس کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

الجواب: زوجہ کو ماں بہن کہنا (خواہیوں کہ اسے ماں بہن کہہ کر پکارے یا یوں کہے: تو میری ماں بہن ہے) سخت گنہ و ناجائز ہے مگر اس سے نہ نکاح میں خلل آئے نہ توبہ کے سوا کچھ اور لازم ہوگا اگر یوں کہا ہو کہ تو مثل یا مانند یا بجائے ماں بہن کے ہے تو اگر بہ نیت طلاق کہا تو ایک طلاق بائن ہوگئی اور عورت نکاح سے نکل گئی اور بہ نیت طہار یا تحریم کہا یعنی یہ مراد ہے کہ مثل ماں بہن کے مجھ پر حرام ہے تو طہار ہو گیا۔ اب جب تک کفارہ نہ دے لے عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا بنظر شہوت اس کے کسی بدن کو چھونا یا بنگاہ شہوت اس کی شرمگاہ دیکھنا سب حرام ہو گیا اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرے اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صدقہ فطر کی طرح کھانا دے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا ہے۔

اور اگر ان میں سے کوئی نیت نہ تھی تو یہ لفظ بھی لغو و مہمل (یعنی بے معنی) ہوگا جس سے طلاق یا کفارہ وغیرہ کچھ لازم نہ آئے

گا۔ (ج ۳ ص ۲۸۰)

سوال ۳۷۴: طلاق یافتہ کی عدت کا بیان

ایک عورت جس کی عمر ابھی بارہ سال ہے کوئی علامت بلوغ کی نہیں پائی جاتی اس کو شوہر طلاق دے بیٹھے تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟

الجواب: اگر اب تک شوہر سے خلوت نہ ہوئی تھی تو اصلاً عدت نہیں۔ لے اسی وقت اس کا نکاح کیا جاسکتا ہے اور اگر شوہر اس کے پاس جا چکا تھا تو چار مہینے دس دن انتظار کرائیں۔ اگر اس مدت میں عورت کو حمل ظاہر ہو تو وضع حمل تک عدت بیٹھے اور اگر حمل ظاہر نہ ہو تو عدت تین ہی مہینے گزشتہ پر گزر چکی آگے انتظار نہ کرایا جائے۔ (ج ۳ ص ۲۹۱)

سوال ۳۷۵: بعد طلاق عورت کے لیے عدت کیا ہے؟

صغیرہ (چھوٹی بچی) مطلقہ (طلاق والی) ہو یا متوفیۃ الزوج (یعنی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو) مدخولہ (جس سے ہمسری ہو چکی ہو) یا غیر مدخولہ شرعاً اس کے لیے عدت کتنی ہے؟

الجواب: وفات کی عدت عورت غیر حامل پر مطلقاً چار مہینے دس دن ہے خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور طلاق کی عدت غیر مدخولہ پر اصلاً نہیں اگرچہ کبیرہ (یعنی نو جوان بالغ) ہو اور مدخولہ پر یعنی جس سے خلوت واقع ہوئی اگرچہ خلوت فاسدہ ہو یا نکاح فاسد میں حقیقہ و طی کر لی غیر حیض والی کے لیے تین مہینے ہیں خواہ صغیرہ ہو کہ ابھی حیض آیا ہی نہیں یا کبیرہ کہ اب عمر حیض کی نہ رہی۔ (ج ۳ ص ۲۹۳)

سوال ۳۷۶: عدت میں کسی دوسری جگہ جانا کیسا؟

ایک عورت جو بیوہ ہوگئی اب وہ ایک مکان سے دوسرے مکان یا ایک شہر سے دوسرے شہر جانا چاہتی ہے کیا دوران

عدت جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: تاختم عدت عورت پر اسی مکان میں رہنا واجب ہے۔ (عورت کو) کسی (اور) جگہ لے جانا جائز نہیں ہاں جس کے پاس کھانے پینے کو نہیں اور اسے ان چیزوں کی تحصیل میں باہر نکلنے کی ضرورت ہے کہ بغیر اس کے خورد و نوش کا سامان گھر میں بیٹھے نہیں کر سکتی تو وہ صبح و شام باہر نکلے اور شب اسی مکان میں بسر کر لے دوسرے مکان میں چلے جانا ہرگز جائز نہیں۔ مگر یہ مکان اس کا نہ تھا، مانکاں مکان نے جبراً نکال دیا یا کرایہ پر رہتی تھی اب کرایہ دینے کی طاقت نہیں یا مکان گر پڑا یا گرنے کو ہے یا اور کسی طرح اپنی جان یا مال کا اندیشہ ہے۔ غرض اسی طرح کی ضرورتیں ہوں تو وہاں سے نکل کر جو مکان اس کے مکان سے قریب تر ہے اس میں چلی جائے ورنہ ہرگز نہیں۔ (ج ۳ ص ۳۲۷)

سوال ۳۷۷: عدت موت کا نفقہ کس پر ہے؟

ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا اب وہ عدت میں ہے اور اس کے پاس گزراوقات کو روپیہ نہیں تو اس کا نفقہ کس پر واجب ہوگا؟

الجواب: عدت موت کا نفقہ کسی پر نہیں ہوتا خود اپنے پاس سے کھائے پاس نہ ہو تو دن کو محنت و مزدوری کے لیے باہر جا سکتی ہے چار مہینے دس دن وہیں گزارنا فرض ہے۔ اللہ عز و جل کے ادائے فرض میں حیلے نہ کیے جائیں۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔

اللہ تعالیٰ مفسد اور مصلح کو جانتا ہے۔ (ج ۳ ص ۳۳۰)

سوال ۳۷۸: وضع حمل کی مدت

مدت حمل کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مدت کیا ہے؟

الجواب: کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو سال کامل بے کم و بیش مگر عورت جس کا شوہر زندہ ہو اگرچہ کتنے ہی برسوں سے اس سے کتنا ہی دور ہو اس کی اولاد شوہر ہی کی اولاد قرار پائے گی اس کے لیے دس بیس پچاس سال کوئی مدت مقرر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الولد للفرأش وللعاہر الحجو۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: بچہ نکاح والے کا ہے اور زانی محروم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۳۸۰)

سوال ۳۷۹: بیوی و بچوں کا نفقہ شوہر پر لازم ہے

جو شخص اپنی بیوی کو بیع اپنی دولت کیوں کو نان و نفقہ سے محروم کیے ہوئے ہے دیتا ہی نہیں اس شخص کے بارے شریعت میں کیا حکم ہے؟

حکم ہے؟

الجواب: ایسا شخص گنہگار اور حقوق العباد میں گرفتار اور مستحق عذابِ نار ہے۔ حدیث میں ہے:

كفى بالمرء ألماً ان يضيع من يقوت .

ترجمہ: کسی شخص کو یہ گناہ کافی ہے کہ جس کا نفقہ اس کے ذمہ ہو اسے ادا نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (المسند رکعی، المجلد ۱۱ ج ۱ ص ۳۴۲)

سوال ۳۸۰: کسی کو قسم دے کر کوئی کام کہنا کیسا؟

زید نے عمرو سے قسم یہ کہا کہ یہ کام کر اور اس نے نہ کیا تو بہ سبب انکار اس کام کے عمرو پر قسم عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی کے قسم دلانے سے نہ اس پر قسم عائد ہونے اس کام کا کرنا واجب۔ حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا تقسم" قسم نہ دو۔ معلوم ہوا قسم دلانے سے ماننا واجب نہیں ہوتا ہاں اگر حرج نہ ہو تو مان لینا مستحب ہے۔

كما نص عليه الفقهاء الكرام .

جیسا کہ اس پر فقہاء کرام نے تصریح فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۴۹۸)

سوال ۳۸۱: قرآن مجید کی قسم شرعاً قسم ہے

قرآن مجید کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور اگر کسی گناہ کرنے پر قسم کھائی تو اسے توڑے یا کیا کرے؟

الجواب: قرآن مجید کی قسم شرعاً قسم ہے اور قسم اگر امر مستقبل پر ہے جس کا کرنا اس کے قبضہ اقتدار میں ہے تو اس کے جھوٹا کرنے میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا رافع بشرطیکہ وہ کسی معصیت (یعنی گناہ) پر نہ ہو مثلاً شراب پئے گا یا نماز نہ پڑھے گا کہ اس کا جھوٹا کرنا پھر کفارہ دینا واجب ہے۔

در مختار میں ہے:

یمین منعقدہ اور وہ ہوتی ہے کہ آئندہ ممکنہ چیز کے متعلق حلف دیا جائے اس میں حانث ہونے پر کفارہ ہوتا ہے اور وہ کفارہ قسم کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے اگرچہ اس کے ساتھ توبہ بھی نہ کر لے۔

سراجیہ ملخصاً اس میں یہ بھی ہے: اگر کسی نے گناہ پر قسم کھائی مثلاً کہا: "میں والدین سے بات نہ کروں گا" یا فلاں کو قتل کروں گا تو اس پر لازم ہے کہ وہ حث کر لے (یعنی قسم توڑ دے) اور کفارہ دے دے کیونکہ یہ کفارہ اس گناہ کے مقابلہ میں کم تر ہے اور کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو متوسط کھانا یا کپڑا دینا جو تین مہینہ سے زیادہ چلے اور سب بدن ڈھک لے اور جو کچھ نہ ہو سکے تو متواتر تین روزے رکھنا ہے۔ (ج ۱ ص ۴۹۸)

سوال ۳۸۲: نذر کا پورا کرنا ضروری ہے

اگر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سوال کرے کہ اگر مجھے فرزند عطاء ہوا یا بیماری دفع ہوئی تو اس قدر خیرات فی سبیل اللہ بار واج رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت پیر و شگیر یا ولی اللہ کر دوں گا یہ نذر جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بلاشبہ جائز ہے اور اس کا پورا کرنا واجب۔

قال اللہ تعالیٰ والیوفوا نذورہم۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی نذریں پوری کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۵۸۲)

سوال ۳۸۳: نذر غیر شرعی کا پورا کرنا ضروری نہیں

اگر کسی نے نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اپنے احباب کو کھانا کھلاؤں گا تو کیا ایسی نذر کا پورا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ کوئی نذر شرعی نہیں، وجوب نہ ہوگا اور بجالانا بہتر ہے اگر احباب سے مراد خاص معین بعض فقراء و مساکین ہوں تو وجوب ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۵۸۲)

سوال ۳۸۴: بزرگوں کی منت ماننا کیسا؟

بزرگوں کی منت مان سکتے ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں: یہ تعظیم اللہ کے واسطے ہے، غیر کونہ چاہیے؟

الجواب: بزرگوں کی منت ہفتہ مولیٰ عزوجل ہی کے لیے منت ہے۔ اور بزرگوں کو ایصالِ ثواب کر کے اُن سے تقرب بغرض تو تسلّ اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ (ج ۱۳ ص ۵۸۶)

سوال ۳۸۵: نذر میں اس خاص چیز کی جگہ پیسے دینے کیسے؟

اگر کوئی شخص یہ نذر مانے کہ میرا فلاں کام ہوا تو میں مساکین کو سو روپے کی روٹی کھلاؤں گا پھر اُس نے سو روپے ہی مساکین کو دے دیئے نذر ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے: اگر کوئی نذر مانے کہ میں دس درہم کی روٹی صدقہ کروں گا تو اگر اس نے روٹی کی بجائے دس درہم کے برابر اور چیز صدقہ کر دی تو جائز ہے یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ روٹی کی بجائے دس درہم دے دے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۵۸۷)

سوال ۳۸۶: میلاد شریف کی نذر ماننا کیسا؟

مولود شریف کی نذر ماننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مجلس میلاد شریف کہ طریقہ رائج حرمین شریفین پر ہو۔ اعلیٰ مستحبات سے ہے خواہ نذر مان کر کرے یا بلا نذر۔ ہاں محل نظر یہ امر ہے کہ نذر ماننے سے واجب ہو جائے گی جیسے نماز یا صدقہ یا واجب نہ ہوگی بدستور مستحب رہے گی جیسے تلاوت قرآن مجید کہ ایک قول (یہ بھی ہے کہ) منت ماننے سے بھی واجب نہیں ہوتی۔ جیسا کہ خانیہ وغیرہ میں ہے اس کا جزئیہ اس وقت نظر میں نہیں۔

لعل اللہ یحدث بعد ذلك امر۔ (القرآن) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم!

ترجمہ: ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ بعد میں کوئی صورت پیدا فرمادے۔ (ج ۳ ص ۵۹۰)

سوال ۳۸۷: نذر والی چیز خود کھانا کیسا؟

ایک شخص نے منت مانی کہ جب میں بیماری سے صحت یاب ہوا تو میں ایک بکری ذبح کر کے مسکینوں کو کھلاؤں گا اب اس کی مراد پوری ہوئی تو کیا اس بکری کے گوشت میں سے وہ شخص خود کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: (نہ) زید خود کھا سکتا ہے نہ اپنے ماں باپ وغیرہ اصول خواہ بیٹا بیٹی وغیرہ یا فروع خواہ کسی ہاشمی یا غنی کو کھا سکتا ہے بلکہ وہ خاص مساکین مصرف زکوٰۃ کا حق ہے۔

فی رد المختار مصرف الزکوٰۃ هو ایضاً مصرف النذر ملخصاً۔

ترجمہ: رد المختار میں ہے کہ زکوٰۃ کا مصرف نذر کا مصرف بھی ہوتا ہے ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۵۹۷)

سوال ۳۸۸: غیر خدا کے لیے نذر ماننا کیسا؟

زید کہتا ہے: غیر خدا جل وعلا کے لیے نذر چڑھانا حرام ہے چاہے نبی علیہ السلام ہوں چاہے اولیاء رضی اللہ عنہم؟

الجواب: غیر خدا کے لیے نذر فقہی کی ممانعت ہے اولیائے کرام کے لیے ان کی حیات ظاہری خواہ باطنی میں جو نذریں کہی جاتی ہیں یہ نذر فقہی نہیں۔ عام محاورہ ہے کہ اکابر کے حضور جو ہدیہ پیش کریں اُسے نذر کہتے ہیں بادشاہ نے دربار کیا اسے نذریں گزریں۔

شاہ رفیع الدین صاحب برادر مولانا عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رسالہ نذر میں لکھتے ہیں:

”یہاں نذر کا لفظ شرعی نذر کے معنی میں استعمال نہیں کیونکہ عرف میں بزرگوں کو جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کو نذر و نیاز کہتے ہیں۔“

امام اجل سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں:

”اسی قبیل سے ہے زیارت قبور اور مزارات اولیاء و صلحاء سے برکت لینا اور بیمار کی شفاء یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ وہ اُن کے خادمان قبور پر تصدق سے مجاز ہے جیسے فقہاء نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوٰۃ دے اور قرض کا نام لے تو صحیح ہو جائے گی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ کہ لفظ کا۔“

ہم سے ابو العفاف موسیٰ بن عثمان بقالی نے ۶۶۳ھ میں شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ ہمیں ہمارے والد ماجد عارف باللہ ابوالمعالی عثمان نے ۶۱۴ھ میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو وہلی کامل حضرت ابو عمرو عثمان صریفیہنی و حضرت ابو محمد عبدالحق حریبی نے ۵۵۹ھ میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ ہم تین صفر روز یک شنبہ ۵۵۵ھ میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر تھے حضور نے وضو کر کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا اور ایک کھڑاؤں (جوتا) ہوا میں پھینکی پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی وہ دونوں ہماری نگاہ سے غائب ہو گئیں پھر تشریف رکھی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی ۲۳ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا:

ان معنا للشیخ ندرا .

ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے۔

فابستاذناہ فقال نخذوہ منہم .

ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا حضور نے فرمایا: لے لو۔

انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ کھڑاویں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں ہم نے ان سے کہا: یہ کھڑاویں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا

۳ صفر روز یک شنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن (یعنی ڈاکو) جن کے دوسرے تھے ہم پر آ پڑے ہمارے مال لوٹے اور

کچھ آدمی قتل کیے اور ایک نالے میں تقسیم کو اترے نالے کے کنارے ہم تھے۔

فلقلنا لو ذکرنا الشیخ عبد القادر فی هذا الوقت ونذرنا له شیئاً من اموالنا ان سلماً .

ہم نے کہا: بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضور غوث اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کے لیے کچھ مال نذر مانیں۔

ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا

ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آ پڑے یہ آ کر ہم سے بولے: آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی ہمیں اپنے دونوں

سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں بھیگی رکھی ہے ڈاکوؤں نے

ہمارے سب مال پھیر دیے اور کہا: اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے۔

نیز فرماتے ہیں: قدس سرہ

ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نذریں قبول فرماتے اور ان میں سے بذات اقدس بھی تناول فرماتے اگر یہ نذر

فقہی ہوتی تو حضور کا کہ اجلہ سادات عظام سے ہیں اس سے تناول فرمانا کیونکر ممکن تھا۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شحرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب طبقات کبریٰ احوال حضرت سیدی

ابوالموہب محمد شاذلی رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں:

حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور نے فرمایا: جب تمہیں کوئی حاجت ہو اور اس کا پورا ہونا چاہو تو سیدہ طاہرہ حضرت نفیسہ کے لیے کچھ نذر مان لیا کرو اگرچہ ایک ہی پیسہ ہو تمہاری حاجت پوری ہوگی۔

یہ ہیں اولیاء کی نذریں اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ نذر اولیاء کو ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل کرنا باطل ہے۔ ایسا ہوتا تو امر دین کیونکر اسے قبول فرماتے اور کھاتے کھلاتے بلکہ ما اھل بہ لغیر اللہ وہ جانور ہے جو ذبح کے وقت تکبیر میں غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ (ج ۳ ص ۵۹۸)

سوال ۳۸۹: جھوٹی قسم کا وہال

اگر کسی نے جھوٹی قسم کھائی تو کیا اس پر کفارہ ہے اور اگر ایک ہی مرتبہ کئی جھوٹی قسمیں کھائیں تو ایک کفارہ دے یا علیحدہ علیحدہ؟

الجواب: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (جان بوجھ کر کھانا) اُس کا کوئی کفارہ نہیں۔ اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا اور آئندہ کسی بات پر قسم کھائی (کہ میں یہ کام کروں گا) اور وہ نہ ہو سکی تو اس کا کفارہ ہے۔ ایک قسم کھائی ہو تو ایک اور دس تو دس۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۶۱۱)

سوال ۳۹۰: بے دیکھے کسی پر الزام زنا لگانا کیسا؟

اگر کوئی بے دیکھے کسی مسلمان پر تہمت لگائے کہ اس نے اس عورت سے زنا کیا اس شخص پر نہ کوئی ثبوت ہے نہ گواہی تو ایسی تہمت لگانا کیسا؟

الجواب: سخت حرام قطعی کبیرہ گناہ ہے ایسی تہمت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کے بڑے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا کہ ایسے شخصوں کو اسی قدر کریں کہ جب تک وہ تہمت رکھنے والا مجمع میں تو بہ نہ کرے اور صاف صاف اس اپنی ناپاک گفتگو سے باز نہ آئے اس وقت تک مسلمان اس سے ملنا جلنا اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اُس کی شادی بیاہت میں شریک ہونا اپنی شادی بیاہت میں اُسے شریک کرنا یک قلم چھوڑیں کہ وہ اس تہمت کے اٹھانے سے ظلم ہے اور ظالم کے پاس بیٹھنے کو قرآن مجید میں منع فرمایا اور ایسی تہمت کا ثبوت کسی گواہی سے ہرگز نہیں ہو سکتا جب تک چار مرد نمازی پر ہیز گار ثقہ متقی جو نہ کوئی چنگہ کبیرہ کرتے ہوں نہ کسی گناہ صغیرہ پر اصرار رکھتے ہوں نہ کوئی بات خلاف مروت چھپورے پن (جیسے سر بازار کھانا کھانا یا شارع عام پر سب کے سامنے پیشاب کرنا) کی کرتے ہوں ایسے اعلیٰ درجہ کے متقی مہذب بالاتفاق ایک وقت ایک مکان میں اپنی آنکھ سے دیکھنا بین کریں کہ ہم نے اس کا بدن اس کے بدن کے اندر خاص اس طرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ اگر

۱۔ اللہ کے غیر کے لیے

۲۔ قسم کے کفارہ کا بیان سوال نمبر ۳۸۱ میں گزر چکا۔ اسد قادری غفرلہ

ان امور سے ایک بات بھی کم ہوگی، مثلاً گواہ چار سے کم ہوں یا چوتھا شخص اس اعلیٰ درجہ کا نہ ہو یا ہوں تو سب اعلیٰ درجہ کے اور چار پانچ نہیں بلکہ دس ہیں، مگر ان میں مرد تین ہی ہوں، باقی عورتیں یا کچھ گواہ آج کا واقعہ بیان کریں، کچھ کل کا یا کچھ کہیں ہم نے اس مکان میں دیکھا، کچھ کہیں دوسرے میں یا یہ سب باتیں جمع ہوں اور تین گواہ صاف صاف یہ بھی گواہی دے چکے ہوں کہ ہم نے اس کا ذکر اس کی فرج داخل میں اسی طرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ مگر چوتھا اتنا کہے کہ میں نے اس کا برہنہ ذکر اس کی برہنہ فرج کے منہ پر رکھا دیکھا، مثلاً نصف حشفہ تک اندر کیا ہوا دیکھا تو ان سب صورتوں میں یہ گواہیاں مردود اور وہ تہمت باطل، اگرچہ اس قسم کی سو دو سو گواہیاں گزریں، اصلاً ثبوت نہ ہوگا بلکہ کرنے والے زنا کی گواہی دینے والے خود ہی سزا پائیں گے یہ سب احکام قرآن مجید و حدیث شریف و کتب فقہ میں صاف مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۶۱۴)

سوال ۳۹۱: احترامِ مسلم کی اہمیت

جو شخص کسی عالم کی نسبت یا کسی مسلمان کو مردود کہے یا یوں کہے کہ وہ بیوقوف ہے، کچھ نہیں جانتا تو اس شخص کی نسبت شرع کیا حکم دے گی؟

الجواب: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق ایذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق ایذا شرعاً

حرام۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی مسلماً فقد اذنی ومن اذنی فقد اذی اللہ رواہ الطبرانی۔ (المعجم الاوسط ج ۴)

ترجمہ: جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دی، اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اُس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت ارفع و اعلیٰ ہے، اُن کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ایک اسلام میں بڑھانے والا، دوسرا عالم، تیسرا بادشاہ اسلام عادل۔“ (المعجم الکبیر ج ۸)

ایسا شخص شرعاً لائق تعزیر ہے۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم! (ج ۱۳ ص ۶۱۴)

سوال ۳۹۲: مؤمن کو شیطان کہنا، شیطان کا کام ہے

اگر کوئی شخص کسی کو شیطان کہے یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب: گمراہ بد دین کو شیطان کہا جاسکتا ہے اور اُسے بھی جو لوگوں میں فتنہ پردازی کرنے ادھر کی ادھر لگا کر فساد

ڈلوائے جو کسی کو گناہ کی ترغیب دے کر لیے جائے وہ اُس کا شیطان ہے اور مؤمن صالح کو شیطان کہنا شیطان کا کام ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم!۔ (ج ۳ ص ۶۵۶)

سوال ۳۹۳: علمائے دین کی تحقیر کفر ہے

مسلمانوں کو انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض انگریزی پڑھنے والے کہتے ہیں: مولوی لوگ کیا جانتے ہیں کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوتی؟

الجواب: ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے اور یہ لفظ کہ ”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کفر ہے۔ (ج ۴ ص ۲۴۴)

سوال ۳۹۴: شیعہوں کا کفر

جو شیعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر قذف لگاتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب: اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف کفر خالص ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کفر خالص ہے۔ (ج ۴ ص ۲۴۵)

سوال ۳۹۵: خلافتِ صدیق کا منکر کافر ہے

خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر کا کیا حکم ہے؟

الجواب: رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ (ج ۴ ص ۲۵۰)

سوال ۳۹۶: والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان ہیں

والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

الجواب: مذہبِ صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین حضرت سیدنا عبد اللہ اور حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہما اہل توحید و اسلام و نجات تھے بلکہ حضور کے آباء و اُمہات حضرت عبد اللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک مذہبِ ارجح میں سب اہل اسلام و توحید ہیں:

قال اللہ تعالیٰ الذی یرکحین تقوم و تقلبک فی الساجدین۔ (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ اور حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلا ب طیبہ وارحام طاہرہ میں رکھوں گا اور رب عزوجل کبھی کسی کافر کو طیب و طاہر نہ فرمائے گا۔

انما المشرکون نجس .

بے شک مشرکین نجس ہیں۔ (ج ۱۴ ص ۲۷۳)

سوال ۳۹۷: شیعوں کا فرقوں کا حکم

کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر مقلدین سب کے سب کافر ہیں؟

الجواب: ان میں ضروریات دین سے کسی شے کا جو منکر ہے یقیناً کافر ہے اور جو قطعیات کے منکر ہیں ان پر بحکم فقہاء لازم کفر ہے اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انہیں فرعی اعمال میں مخالف ہو اور تمام عقائد قطعیہ میں اہل سنت کا موافق یا وہ شیعہ کہ صرف تفضیلی ہے تو ایسوں پر حکم تکفیر ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۴ ص ۲۸۰)

سوال ۳۹۸: تقلید کو بدعت کہنا کیسا؟

کچھ لوگ تقلید کو بدعت و شرک کہتے ہیں ان کا یہ کہنا کیسا؟

الجواب: تقلید کو مطلقاً شرک و نافی ایمان کہنا قرآن و حدیث و اجماع امت سب کا انکار اور کفر ہے۔ (ج ۱۴ ص ۲۹۰)

سوال ۳۹۹: گستاخ رسول کافر ہے

گستاخ رسول کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب: شفا شریف میں ہے:

اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرنے بے شک وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض ج ۴ ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے:

جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ (بھی) کافر یہی مذہب ہمارے ائمہ و غیر ہم کا ہے۔

وجیر امام کردری ج ۳ ص ۳۲۱ (میں ہے):

جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے۔ اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ

فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے (خاص) اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے قتل کی سزا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے اُمت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (ج ۳ ص ۲۹۹)

سوال ۴۰۰: معجزات انبیاء علیہم السلام حق ہیں

معجزات کا انکار کرنے والا کیسا؟ اور جو کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردہ کو زندہ کرنا غلط ہے جو کہ ایک معجزہ ہے اور اپنے اس کہنے میں تاویل کرتا ہے اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب: جو شخص معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتائے کافر مرتد ہے مستحق لعنت ابدی ہے۔ حضور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ احیائے موتی کا غلط کہنے والا بھی یقیناً کافر مرتد ہے۔ اور وہ تاویل کہ احوال قوم زندہ کرنا مراد ہے۔ (یہ تاویل) اسے کفر و ارتداد سے نہ بچائے گی کہ ضروریات دین میں تاویل مسوع نہیں۔
شفاء قاضی عیاض میں ہے:

التاویل للضروری لا یسمع۔

ضروریات دین میں تاویل مسوع نہیں۔ (ج ۳ ص ۳۲۲)

سوال ۴۰۱: وسوسوں کا علاج

جس کو عجیب اور غلط قسم کے دوسے آئیں جو کفریات پر مبنی ہوں تو اس سے ایمان پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا؟
الجواب: بُرے خیالات اگر آئیں اور انہیں جمایا نہ جائے نہ بالقصد انہیں زبان سے ادا کیا جائے تو اس سے اسلام میں کچھ فرق نہیں آتا اور جہاں تک مجبوری ہے گناہ بھی نہیں۔

لاحول شریف پڑھے اور خشکی دماغ کا طبی معالجہ بھی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۳۲۵)

سوال ۴۰۲: سود کو حلال جاننا کفر ہے

ایک شخص سود پر روپیہ دیتا ہے اور سود لینا جائز سمجھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: سود لینے کو حلال جاننا کفر صریح ہے اور حرام جان کر ایک درہم سود کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کے برابر ہے۔

من اکل درہم ربا وهو یعلم فکان نمازنی بامہ ستا وثلاثین مرة۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

ترجمہ: جس نے عہد ایک درہم سو دکھایا اس نے اپنی ماں سے چھتیس دفعہ زنا کیا۔ (ج ۱۴ ص ۳۷۲)

سوال ۴۰۳: دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

ایک شخص جوستی ہے اور عقائد بھی اس کے ٹھیک ہیں اس کے باوجود وہ بے علمی کی وجہ سے دیوبندیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے آیا ان کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب: جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ اسی لیے علمائے حریم شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ: من شک فی کفرہ وعذابه لقد کفر۔

ترجمہ: جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

جو ان کے عقائد سے مطلع ہو کر ان کو مسلمان جانتا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ بُرے لوگ بد عقیدہ بد مذہب ہیں وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل و بیکار۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۴ ص ۳۷۶)

سوال ۴۰۴: یزید پلید ہے

یزید کو پلید کہنا کیسا ہے؟ اور لفظ یزید کی نہایت لفظ رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: یزید بے شک پلید ہے اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اسے رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۴ ص ۶۰۳)

سوال ۴۰۵: فقہ کونہ ماننے والا کیسا ہے؟

جو مذہب اور فقہ کو مانے وہ کتابی ہے یا خارجی؟

الجواب: جو مسلمان کہلا کر فقہ کو اصلاً نہ مانے نہ کتابی ہے نہ خارجی بلکہ مرتد ہے اسلام سے خارج۔ اور اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بد دین گمراہ۔

قال اللہ تعالیٰ فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیفقہوا فی الدین۔ (القرآن)

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

وفی الحدیث عنہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین۔ واللہ تعالیٰ

اعلم!

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۶۶۲)

سوال ۴۰۶: اللہ عز و جل جگہ سے پاک ہے

خدا کو ہر جگہ حاضر کہنا کیسا ہے؟

الجواب: اللہ عز و جل جگہ سے پاک ہے یہ لفظ بہت بُرے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز (یعنی بچنا) لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۶۴۰)

سوال ۴۰۷: کرامات اولیاء کا منکر گمراہ ہے

کرامات اولیاء کے منکر کا کیا حکم ہے؟

الجواب: کرامات اولیاء کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۶۸۳)

سوال ۴۰۸: محفل میلاد منانے والے کو جہنمی کہنا جہنمیوں کا طریقہ ہے

کچھ نادان لوگ میلاد شریف پڑھوانے والے کو جہنمی کہتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: میلاد مبارک پڑھوانے پر اگر جہنمی کہے تو خود مستحق جہنم ہے۔ (ج ۱۳ ص ۶۸۵)

سوال ۴۰۹: اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

اوجھڑی اور آنتیں گوشت کے ساتھ تقسیم کی جائیں یا نہیں؟

الجواب: اوجھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں اور اگر بھنگی اٹھائے (تو) منع کی

حاجت نہیں۔ (ج ۱۳ ص ۷۰۸)

سوال ۴۱۰: کالج میں پڑھنا کیسا

کالج کی تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے جبکہ یہاں نصاب میں خلاف شرع باتیں بھی موجود ہوتی ہیں؟

الجواب: کالج اور اس کی تعلیم میں جس قدر بات خلاف شریعت ہے اس سے بچنا ہمیشہ فرض تھا اور ہے جہاں تک

مخالفت شرع نہ ہو اس سے بچنا کبھی بھی فرض نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۵ ص ۷۵)

سوال ۴۱۱: جو شریعت محمدی کا انکار کرے اس کے بارے کیا حکم ہے؟

زید کہتا ہے: مجھے فیصلہ شرع محمدی کا منظور و قبول نہیں بلکہ رواج و قانون منظور ہے۔ عند الشریعت اس کا کیا حکم ہے؟

اجرت جواب آنے پر دی جائے گی؟

الجواب: یہاں فتویٰ پر کوئی اجرت نہیں لی جاتی نہ پہلے نہ بعد نہ اپنے لیے اسے روا (یعنی جائز) رکھا جاتا ہے۔ بیان مذکورہ سوال اگر واقعی ہے تو زید پر تجدید اسلام واجب ہے۔ توبہ کرے اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھے اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۵ ص ۷۵)

سوال ۴۱۲: واڑھی کی توہین کرنے والے کے حکم

واڑھی کتنی رکھنی چاہیے؟ اور واڑھی کی توہین کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب: بلاشبہ واڑھی ایک قبضہ تک رکھنا واجب ہے اور منڈانا حرام اور لبیں اتنی ترشوانا کہ لب بالا سے آگے نہ بڑھیں یہ بھی خصال فطرت و سنن مؤکدہ سے ہے اور واڑھی پر ہنسنا ضرور کفر ہے کہ توہین سنت متوارثہ جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ بلاشبہ استہزاء کرنے والے پر تجدید اسلام لازم ہے۔ اور اس کے بعد اگر عورت کو رکھنا چاہے تو تجدید نکاح ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۵ ص ۱۶۳)

سوال ۴۱۳: بعد الانبیاء کون صحابی افضل؟

بعد الانبیاء کون سے صحابی سب سے افضل ہیں؟

الجواب: صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے۔ میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکرؓ میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمرؓ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون؟ تو فرمادیں عثمانؓ اس لیے میں نے سبقت کر کے کہا: اے میرے باپ! پھر آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔ (صحیح بخاری ج ۱)

امیر المؤمنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں۔ منبر شریف پر تشریف لے گئے حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا:

”اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے (تمہیں) متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے۔ اس پر مفتری کی حد آئے گی۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔ (کنز العمال)

ابن عساکر بطریق الزہدی عن عبد اللہ بن کثیر راوی امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔ (ج ۱۵ ص ۶۸۱)

سوال ۴۱۴: مسجد کے لیے ہندو کا وقف باطل ہے

اگر کوئی ہندو اپنی زمین مسجد کے لیے وقف کر لے تو یہ وقف ہماری شریعت میں معتبر ہوگی یا نہیں؟ اور اس مسجد میں نماز پڑھنا اور نماز جمعہ پڑھنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

الجواب: مسجد کے لیے ہندو کا وقف باطل ہے۔

لانه ليس قربه في دينه الباطل .

کیونکہ اس کے باطل دین میں کوئی قربت نہیں۔

اگر یونہی مسجد بنالیں گے اس میں نماز ہو جائے گی اور جمعہ بھی ہو جائے گا اگر شہر یا فناء شہر میں ہو۔

اذلا يشترط لها المسجد .

کیونکہ نمازوں کے لیے مسجد شرط نہیں۔

مگر مسجد میں پڑھنے کا ثواب نہ ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۱۲۳)

سوال ۴۱۵: وقف کے مال پر ملکیت کس کی؟

وقف میں دعویٰ ملکیت کس کس کو ہو سکتا ہے؟

الجواب: مال وقف پر دعویٰ ملک تو کسی کو نہیں ہو سکتا ہاں دعویٰ تصرف متولی کو ہے اگر متولی نہ ہو تو اہل محلہ کو اختیار ہے

اگر انہوں نے اس شخص یا اشخاص کو متولی کر دیا ہے تو اس کو اختیار مل سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۱۵۰)

سوال ۴۱۶: قبرستان میں مدرسہ بنانا جائز نہیں

قبرستان میں مدرسہ یا کوئی مکان یا مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبرستان وقف میں کوئی تصرف خلاف وقف جائز نہیں مدرسہ ہو خواہ مسجد یا کچھ اور اور اگر (قبرستان) کسی کی

ملک ہے تو قبر سے الگ وہ جو چاہے بنا سکتا ہے۔ (ج ۱ ص ۱۵۰)

سوال ۴۱۷: قبرستان کے درخت کس کی ملک؟

قبرستان میں اگر کسی نے درخت لگائے تو وہ کس کی ملک ہیں؟ اور دوسرے کو بغیر اجازت ان کا نفع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبرستان اگر چہ وقف ہے مگر درخت جو اس میں لگائے جائیں اگر لگانے والا تصریح یا یہ کہہ دے کہ میں نے

ان کو قبرستان پر وقف کیا جب بھی وقف نہ ہوں گے اور لگانے والے ہی کی ملک رہیں گے اس کی اجازت کے بغیر دوسروں کو

ان میں تصرف کرنا جائز نہیں اور اس کو اختیار ہے کہ اس کی لکڑی کاٹے یا جو چاہے کرے بلکہ اگر ان کے سبب مقابر پر زمین تنگ

کر دے تو اسے مجبور کیا جائے گا کہ درخت کاٹ کر زمین خالی کر دے۔

والمسئلة في الهندية وغيرها .

فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۶ ص ۱۵۷)

سوال ۴۱۸: مسجد کا سامان محفل میں استعمال کرنا کیسا؟

مسجد کے وقف کا سامان شہر میں جلسوں میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام ہے یہاں تک کہ ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد کو عاریۃ دینا بھی جائز نہیں نہ کہ زید و عمرو کو نہ کہ

تا مشروع جلسوں کو یہ سراسر وقف پر ظلم ہے جو ایسا کریں وقف سے اُن کا اخراج واجب ہے۔ (ج ۱۶ ص ۲۲۶)

سوال ۴۱۹: مسجد کے بیت الخلاء کہاں بنانے چاہئیں؟

مسجد کے بیت الخلاء کہاں اور کتنے فاصلے پر بنانے چاہئیں؟

الجواب: مسجد کو نو سے بچانا واجب ہے، لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام مسجد میں دیا سلائی سلگانا حرام حتیٰ کہ

حدیث میں ارشاد فرمایا:

وان یمر بلحم فیء .

یعنی مسجد میں کچا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (سنن ابن ماجہ ص ۵۵)

حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہے تو جہاں سے مسجد میں (بیت الخلاء کی) بو پہنچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی مسجد

عام جماعت کے لیے بنائی جاتی ہے اور جماعت ہر مسلمان پر واجب ہے یہاں تک کہ ترک جماعت پر صحیح حدیث میں فرمایا: ظلم

ہے کفر ہے۔ (ج ۱۶ ص ۲۳۱)

سوال ۴۲۰: چندہ کی بجی رقم کا کیا کریں؟

چندہ جس کام کے لیے جمع کیا کیا اسی کام میں خرچ کرنا ضروری ہے؟

الجواب: چندہ جس کام کے لیے کیا گیا ہو جب اس کے بعد بچے تو وہ انہیں کی ملک ہے جنہوں نے چندہ دیا ہے۔ ان

کو حصہ رصد واپس دیا جائے یا جس کام میں وہ کہیں صرف کیا جائے اور اگر دینے والوں کا پتہ نہ چل سکے کہ اُن کی کوئی فہرست نہ

بنائی تھی نہ یاد ہے کہ کس کس نے دیا اور کتنا کتنا دیا تو وہ مال لقطہ ہے اُسے مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۶ ص ۲۳۷)

سوال ۴۲۱: مسجد کی چیزیں فروخت کرنا کیسا؟

مسجد کی چیزیں فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مسجد کی چیزیں اس کی اجزاء ہیں یا آلات یا اوقات یا زوائد اجزاء یعنی زمین و عمارت قائمہ کی بیع تو کسی حال

ممکن نہیں، مگر جب مسجد معاذ اللہ ویران مطلق ہو جائے اور اس کی آبادی کی کوئی شکل نہ رہے۔ تو ایک روایت میں باذن قاضی شرع حاکم اسلام اس کا عملہ بیچ کر دوسری مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔ مواضع ضرورت میں اس روایت پر عمل جائز ہے۔ درمختار میں ہے:

”اگر مسجد کا گرد و پیش ویران ہو گیا اور مسجد کی ضرورت نہیں رہی تب بھی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک وہ ہمیشہ تاقیامت مسجد ہی رہے گی اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔“

ہاں اگر معاذ اللہ مسجد کی کچھ بناء منہدم ہو جائے یا اس میں ضعف آ جانے کے سبب خود منہدم کر کے از سر نو تجدید عمارت کریں اب جو اینٹوں، کڑیوں، ٹخوں کے ٹکڑے حاجت مسجد سے زائد بچیں کہ عمارت مسجد کے کام نہ آئیں اور دوسرے وقت حاجت عمارت کے لیے اٹھا رکھنے میں ضائع ہونے کا خوف ہو تو ان دو شرطوں سے ان کی بیع میں مضائقہ نہیں، مگر اذن قاضی درکار ہے اور اس کی قیمت جو کچھ ہے وہ محفوظ رکھی جائے کہ عمارت ہی کے کام آئے۔ (۲۶۱ ص ۲۶۱)

سوال ۴۲۲: مسجد کے صحن میں وضو کرنا جائز نہیں

مسجد کے صحن میں وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحن مسجد مسجد ہے۔

كما حققناه في فتاونا بما لا مزيد عليه .

جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنے فتاویٰ میں اس انداز سے کر دی ہے کہ اس پر اضافہ کی گنجائش نہیں۔

اور مسجد میں وضو حرام یہاں تک کہ غیر محکف کو اس کی بھی اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کسی برتن میں اس طرح وضو کر لے کہ ماء مستعمل برتن ہی میں گرے ہاں صرف محکف کو اس صورت کی رخصت دی گئی ہے بشرطیکہ کوئی بوند برتن سے باہر نہ جائے۔

درمختار میں ہے:

يحرم فيه (أي في المسجد) الوضوء إلا فيما اعد لذلك .

ترجمہ: مسجد میں وضو حرام ہے سوائے اس جگہ کے جو وضو کے لیے بنائی گئی ہے۔ (۲۸۴ ص ۲۸۴)

سوال ۴۲۳: مسجد کے اوپر امام کے لیے مکان بنانا کیسا؟

امام مسجد کی رہائش کے لیے مسجد کے اوپر مکان بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے:

اگر مسجد کے اوپر واقف (یعنی وقف کرنے والے) نے امام کے لیے مکان بنایا تو حرج نہیں کیونکہ یہ مصالح مسجد میں سے

ہے، لیکن جب مسجدیت تام (مکمل) ہو جائے پھر اس پر مکان بنانا چاہے تو اس کو منع کیا جائے گا اور اگر وہ کہے کہ میں نے پہلے سے اس کا ارادہ کیا تھا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ تا تا رخانیہ جب خود واقف کا یہ حکم ہے تو غیر واقف کو کیسے اجازت ہو سکتی ہے لہذا ایسے مکان کو گزانا واجب ہے اگرچہ مسجد کی دیوار پر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۶ ص ۲۲۲)

سوال ۴۲۴: مسجد میں چندہ جمع کرنا کیسا؟

مصارفِ خیر کے لیے مسجد میں چندہ جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے جبکہ چپقلش نہ ہو اور کوئی بات خلافِ ادب مسجد نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۶ ص ۲۵۴)

سوال ۴۲۵: مسجد میں مانگنا جائز نہیں

مسجد میں اپنے لیے مانگنا کیسا ہے؟ دوسروں کے لیے یا مسجد کے لیے چندہ مانگ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: مسجد میں اپنے لیے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسماعیل زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہیے کہ ستر پیسے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور دے کہ اس پیسہ کا کفارہ ہوں (جو مسجد میں اپنی ذات کے لیے مانگنے والے کو دیا) اور کسی دوسرے کے لیے مانگنا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورت دینی کے لیے چندہ کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔ (ج ۱۶ ص ۴۷۷)

سوال ۴۲۶: مسجد بنانے کا اجر عظیم

چندہ جمع کر کے مسجد بنانا کیسا ہے؟ چندہ دینے والوں کو اس کا کیا اجر ملے گا؟

الجواب: صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل کے لیے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔ (المجم ۱۱ ص ۶۷ ج ۶)

اور اس میں ہر وہ شخص جو کسی قدر چندہ سے شریک ہو داخل ہے۔ ساری مسجد بنانے پر یہ ثواب موقوف نہیں۔ مدینہ طیبہ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی پھر امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس میں زیادت فرمائی پھر امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب اس کی تعمیر میں افزائش فرمائی اس پر یہی حدیث روایت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۶ ص ۴۲۵)

سوال ۴۲۷: مسجد کے اوپر گھر بنانا کیسا؟

امام کے لیے مسجد پر گھر بنانا کیسا؟ اگر بنا دیا تو کیا کریں؟

الجواب: درمختار میں ہے:

”اگر واقف (جو مسجد کی جگہ وقف کرے) نے مسجد کی چھت پر امام کا حجرہ بنا دیا تو جائز ہے کیونکہ یہ مصالحِ مسجد میں سے ہے مگر تمام مسجدیت کے بعد اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو اسے منع کیا جائے گا اگرچہ وہ کہے کہ میں نے شروع سے

﴿ تَلَفِہٖمُ فَنَادَوْا وَیَسُودِہٖ ﴾ کی تفسیر کے تحت ۲۸۲ کے تحت لکھا ہے۔

اس کی نیت کی تھی اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

تاریخ خانہ: تو جب عود واقف کا حکم یہ ہے تو غیر واقف کو ایسا کرنے کا اختیار کیسے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی عمارت کو (بہ نام کے لیے بنائی) گرانا واجب ہے اگرچہ وہ دیوار مسجد پر بنائی گئی ہو اور اس کی اُجرت لینا یا اس میں سے کسی حصہ کو (بہاد آمدن یا رہائش گاہ بنانا جائز نہیں) بزاز یہ۔ (ج ۱ ص ۴۱۶)

سوال ۴۲۸: روز قیامت مساجد کا حال

روز قیامت مساجد کا کیا بنے گا؟

الجواب: مسجد کی نسبت ایک حدیث روایت کی جاتی ہے: روز قیامت تمام مساجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی۔

”قیامت کے دن تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کی زمینوں کے کہ ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے گا یعنی اکٹھا کر دیا جائے گا۔“

شارحین حدیث نے فرمایا: وہ جنت کا حصہ بنادی جائیں گی۔ (التفسیر شرح المباح الصغیر) (ج ۱ ص ۴۲۱)

سوال ۴۲۹: قبروں کا احترام

ایک شخص قبروں پر استنجاء کرتا ہے اور ان پر پاؤں بھی رکھتا ہے اس کا یہ فعل کیسا؟

الجواب: قبر مسلم کا ادب واجب ہے اس پر استنجاء کرنا حرام ہے اس پر اُگال یا دھون ڈالنا توہین ہے۔ اس پر بلا ضرورت و مجبوری شرعی پاؤں رکھنا ناجائز ہے نہ کہ معاذ اللہ اس پر جو تا پہنچے چڑھنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بے شک تم میں کسی کا چنگاری پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱)

اور فرماتے ہیں:

”بے شک مجھے آگ یا تلوار پر چلنا مسلمانوں کی قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔“ (سنن ابن ماجہ ص ۱۱۳)

(ج ۱ ص ۴۶۷)

سوال ۴۳۰: متولی سے مال وقف اگر ضائع ہو جائے تو.....

متولی سے اگر مال وقف ضائع ہو جائے تو کیا اس پر تاوان ہوگا یا نہیں؟

الجواب: اگر متولی نے کوئی بے احتیاطی نہ کی تو اس پر تاوان نہیں۔

لَا نَہْ کَالْوَصٰی اَمِیْنُ فَاَلْقَوْلُ قَوْلُہٗ بِیْمِیْنِ ۔

کیونکہ وہ (متولی) وصی کی طرح امین ہے تو قسم کے ساتھ اس کی بات مان لی جائے گی۔
اور اگر بے احتیاطی کی مثلاً صندوق کھلا چھوڑ دیا، غیر محفوظ جگہ رکھا تو اس پر تادان ہے۔

لان الامین بالتعدی ضمین .

کیونکہ تعدی کی وجہ سے امین پر ضمان لازم ہوتا ہے۔ (ج ۱ ص ۵۶۹)

سوال ۴۳۱: مدرسین کو ایڈوانس تنخواہ دینا کیسا؟

مدرسین وقف کو دو چار ماہ پیشگی تنخواہ دینا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: روا نہیں (یعنی جائز نہیں) مگر جہاں اجازت واقف یا تعامل قدیم ہو۔

لانه بحمل المعهود من عند الواقف .

کیونکہ یہ خوف واقف کی طرف سے معہود پر محمول ہوگا۔ (ج ۱ ص ۵۷۰)

سوال ۴۳۲: متولی کا مال وقف استعمال کرنا جائز نہیں

متولی کا مال وقف بطور قرض اپنے صرف میں لانا پھر ادا کر دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام حرام لانہ تعدی علی الواقف والقیم اقیم حافظ لا متلف .

کیونکہ یہ وقف پر تعدی ہے حالانکہ متولی کو بطور محافظ مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ ضائع کرنے والا۔ (ج ۱ ص ۵۷۰)

کتاب البیوع

سوال ۴۳۳: سودا قسطن کب ہوتا ہے؟

بیع تام کب ہوتا ہے؟ اور جب بیع مشتری یا بیع بیع ختم کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر زید سامان ناقص بھیجے تو کیا کیا جائے؟
 الجواب: بیع ایجاب وقبول سے تام ہو جاتی ہے اور جب بیع صحیح شرعی واقع ہو تو اس کے بعد بائع یا مشتری کسی کو بے
 رضہ منہی دوسرے کے اس سے یوں پھر جاتا رہا نہیں۔ نہ اس کے پھرنے سے وہ معاہدہ جو مکمل ہو چکا ٹوٹ سکتا ہے۔ زید پر
 لازم ہے کہ اس فروخت شدہ تمام و کمال خریدار کو دے۔ ہدایہ میں ہے:

”جب ایجاب وقبول تام ہو جائے تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور بائع مشتری میں سے کسی کو بیع کا اختیار حاصل نہیں
 ہوتا سوائے اس کے کہ بیع میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے یا مشتری نے بوقت بیع اس کو دیکھا نہ ہو۔“

مل: ناقص جو خلاف قرار دزید نے بھیجا مشتری اسے واپس پہنچا کر اپنی اصل خریداری کا مال لے سکتا ہے جبکہ مشتری
 سے کوئی امر مانع واپسی نہ ہوا ہو مثلاً اسے دیکھنے کے بعد وہ قول یا فعل جو اسی مال پر راضی ہو جانے کی دلیل ہو۔ (ج ۷ ص ۸۷)

سوال ۴۳۴: اپنی چیز سستی یا مہنگی بیچ سکتے ہیں؟

بازار میں ایک چیز اگر ایک سو روپے میں مل رہی ہے اور کوئی شخص اسے کم یا زیادہ پر بیچتا ہو تو کیا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟
 الجواب: یہ فعل اگرچہ نرخ بازار سے کیسا ہی تفاوت ہو حرام یا ناجائز نہیں کہ وہ مشتری پر جبر نہیں کرتا نہ اسے دھوکا دیتا
 ہے۔ اور اپنے مال کا ہر شخص کو اختیار ہے چاہے کوڑی کی چیز ہزار روپے کو دے۔
 مشتری (خریدنے والا) کو غرض ہو لے نہ ہونہ لے۔

فی رد المحتار لو باع کاغذہ بالف یجوز ولا یکرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

ترجمہ: رد المحتار میں ہے: اگر کسی نے کاغذ کا ٹکڑا ہزار (روپیہ) کے بدلے بیچا تو جائز ہے اور مکروہ نہیں ہے۔ واللہ
 تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۹۷)

سوال ۴۳۵: بھاؤ کم کرنا سنت ہے

سودا خریدنے میں حجت کر کے بھاؤ بڑھانا کیا ہے؟

جزر المصروف (مسوہ) (مکمل) ۲۸۵

الحواب: بھاد کے لیے جوت کرنا بہتر ہے بلکہ سنت ۱۱ اس چیز کے جو طرح کے لیے خریدی جائے اس میں بہتر یہ ہے کہ ہونگے دے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۲۷)

سوال ۴۳۶: زمین کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے زمین کو بغیر قبضہ کیے ہوئے بیع کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

الحواب: جائز ہے۔ ثور الابصار میں ہے:

صح بیع عقاد لا یعشی ہلاکہ قبل قبضہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ترجمہ: جس مال غیر منقول کے تلف ہونے کا خطرہ نہ ہو اس کو قبضہ میں لینے سے پہلے اس کی بیع جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۲۹)

سوال ۴۳۷: ملاوٹ والی چیز بیچنا کیسا؟

جس چیز میں ملاوٹ کی ہو اسے بیچنا جائز ہے کہ نہیں؟

الحواب: درمختار میں ہے:

ملاوٹ والی چیز فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کی ملاوٹ کو بیان کر دے یا ملاوٹ ایسی ظاہر ہو کہ دکھائی دیتی ہو اور یونہی فرمایا: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایسی گندم کے بارے میں جس میں بڑے ہوئے ہوں اس طور پر کہ جو نظر آتے ہوں تو ایسی گندم کی بیع میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اس مخلوط گندم کو پیس لیا تو مت بیچے۔ اور امام ابو یوسف نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس تانبائی چاندی ہے کہ وہ اسے بتائے بغیر نہ بیچے۔ (ج ۷ ص ۱۵۰)

سوال ۴۳۸: چوری کا مال خریدنا کیسا؟

چوری کا مال خرید سکتے ہیں یا نہیں؟

الحواب: چوری کے مال کا دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو تو مظنون ہو جب بھی حرام ہے۔ مثلاً کوئی جاہل شخص کہ اس کے مورثین (ورثاء) بھی جاہل تھے کوئی علمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی ملک بتائے اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے۔ پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے (جس کا اصل میں ہے نہ کہ چور کو دے) اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو اور ان کا بھی پتہ نہ چلے سکے تو فقراء کو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۶۵)

سوال ۴۳۹: بھنگ کو بیچنا کیسا؟

بھنگ کی بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دوا کے لیے جائز ہے اور اگر گمان غالب ہو کہ وہ اس کونشہ کے لیے استعمال کر لے گا تو ایسے شخص کے ہاتھ بیع کرنا حلال نہیں کیونکہ معصیت بعینہ اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۶۸)

سوال ۴۴۰: مردہ جانور کا بیچنا کیسا؟

حلال جانور جو مر جائے اس کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جو جانور مردہ ہو گیا بغیر ذبح شرعی کے مر گیا اس کا بیچنا حرام ہے اور اس کے دام حرام۔ (ج ۷ ص ۱۷۱)

سوال ۴۴۱: تیار فصل خریدنا کیسا؟

اگر ایک کھیت کی فصل تیار ہو چکی ہے تو اس کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کھیت اگر تیار ہو گیا اور ابھی کاٹ لیا جائے گا تو جائز ہے اور اگر ابھی نہ پکا اور پکنے تک کھیتی قائم رکھی جائے گی تو خرید و فروخت ناجائز ہے۔

بشرط ما فیہ نفع عاقد بلا قضیۃ العقد۔

اس چیز کی شرط لگانے کی وجہ سے جس میں کسی عاقد کا نفع ہے اور عقد اس کا تقاضا نہیں کرتا۔

اور اس کے جواز کا حیلہ یہ ہے کہ مثلاً کھیتی دو مہینہ میں پکتی سمجھ تو کھیتی فی الحال خرید لے اور اس کے باقی رکھنے کی شرط نہ کرے اور اسی وقت معاہدہ زمین جس میں کھیتی ہے اپنے کسی کام کے لیے دو مہینہ تک کو ایک معینہ کرایہ پر لے لے خریداری میں اس اجرت کا حساب دل میں سمجھ لے۔ مثلاً بیس روپے قیمت کا کھیت ہے اور دو مہینہ زمین کا کرایہ ہو گا اور دو مہینے کو کرایہ لینا ہوا تو اٹھارہ روپے کو کھیت خرید لے اور دو روپے کو زمین کرایہ پر لے۔ (ج ۷ ص ۱۷۵)

سوال ۴۴۲: ذخیرہ اندوزی کی صورتیں

غلہ کو روک کر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غلہ کو اس نظر سے روکنا کہ گرانی کے وقت بیچیں گے بشرطیکہ اسی جگہ یا اس کے قریب سے خرید اور اس کا نہ بیچنا لوگوں کو مضر (نقصان دہ) ہو مکر وہ و ممنوع ہے۔ اور اگر غلہ دور سے خرید کر لائے اور بانٹنا یا گرانی نہ بیچنے یا نہ بیچنا اس کا خلق کو مضر نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ عالمگیریہ میں ہے:

احتکار (ذخیرہ اندوزی) مکروہ ہے اس کی صورت یہ ہے کہ شہر میں غلہ خرید لے اور اس کو فروخت کرنے سے روک رکھے اور یہ روکنے لوگوں کے لیے نقصان دہ ہو یہ حاوی میں ہے۔ اور شہر میں خرید کر اس کو بیچنے سے روکا مگر اس سے لوگوں کو ضرر نہیں پہنچتا تو کوئی حرج نہیں۔ یونہی تاتار خانہ میں تجنیس سے نقل کیا گیا ہے اور اگر شہر کے قریب سے خرید اور شہر میں اٹھالیا اور فروخت سے روک رکھا جبکہ اس سے شہر والوں کو ضرر پہنچتا ہے تو یہ مکروہ ہے۔ (ج ۷ ص ۱۸۹)

سوال ۳۳۳: اجازت کسی کی چیز بیع کرنے کا حکم

ریدے اپنی زہد بندہ کا زیور جو اسے اس کے والدین نے دیا بلا اجازت بندہ کے بیچ دیا تو یہ بیع ٹھیک دلی یا نہیں؟
الجواب: زیور، ظروف وغیرہ اسباب جمیز کہ واندین بندہ نے خاص واسطے صرف بندہ کے دیا۔ باریب (بغیر شد کے بھٹک بندہ ہے۔ زید کو اس میں کچھ حق نہیں۔
 درمختار ہے کہ باپ نے بیٹی کو جمیز دیا اور بیٹی کے قبضہ میں دے دیا تو اب نہ تو وہ خود واپس لے سکتا ہے نہ ہی اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء واپس لے سکتے ہیں جبکہ اس نے یہ جمیز حالت صحت میں دیا ہو بلکہ اس جمیز کی ملکیت بیٹی کے ساتھ منتقل (یعنی خاص) ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

پس وہ بیع کہ زید کی بلا اجازت بندہ نافذ نہیں ہو سکتی اور اگر بندہ مطالبہ کر لے تو وہ زیور مشتری سے پھیر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۹۳)

سوال ۳۳۴: قرض پر نفع سود ہے

ایک شخص نے مبلغ سو روپیہ اس شرط پر قرض لیا کہ پچیس روپے سالانہ منافع مقررہ بلا نقصان کے ویتار ہوں گا اور بعد میں پورا قرض بھی واپس کر دوں گا تو کیا یہ زیادتی سود ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟
الجواب: قطعی سود اور یقینی حرام و گناہ کبیرہ و خبیث و مردار ہے۔ حدیث میں ہے:
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل قرض جر منفعة فهو ربوا۔ (کنز العمال ج ۶)
 ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قرض نفع کو کھینچے وہ سود ہے۔
 ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی سخت مکروہ ہے جس کے پھیرنے کا حکم ہے اور اس کا امامت کرنا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم!
 (ج ۷ ص ۲۶۹)

سوال ۳۳۵: قرض پر نفع سود ہے

ایک شخص کو ایک ہزار روپے کا نوٹ دس ماہ کے وعدہ سے گیارہ سو روپے کو دیا قرضدار نے اپنے وعدہ پر قرض خواہ کو گیارہ سو روپے کے دوسرے نوٹ دیے (وہی نہیں دیے) تو جائز یا کیا؟
الجواب: اگر ہزار روپے کا نوٹ قرض دیا اور پیسہ اوپر ہزار لینا ٹھہرا تو حرام ہے سود ہے۔ ہاں اگر ہزار روپے کا نوٹ گیارہ سو روپے کو بیچا اور ادائے ٹمن کا وعدہ مثلاً دس ماہ کا قرار پایا جب وعدہ کا دن آیا۔ بائع نے زر ٹمن کا مشتری سے مطالبہ کیا اس نے کہا میرے پاس روپیہ نہیں گیارہ سو روپے کے نوٹ زر ٹمن کے بدلے لے تو اس نے قبول کیا اور نوٹ اس کے عوض میں دے دے تو یہ جائز ہے۔

وہی مسئلہ شراء القرض من المستقرض۔

یہ مقروض سے قرض خریدنے کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۲۷۳)

سوال ۴۴۶: سود پر وعیداتِ شدیدہ

ایک صاحب نے بیان فرمایا کہ سود کھانا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بدتر ہے اور سود کا ایک روپیہ لینا اتنی اتنی ہرزہ کرنے سے سخت تر ہے یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: بیشک صحیح ہے اس باب میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

”ایک درہم سود کا کھانا تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نارِ جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔“

(مسند احمد ص ۲۷۳ ج ۲)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

بے شک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

(الدر المنثور بحوالہ طبرانی، الترغیب والترہیب ج ۳، مجمع الزوائد ج ۱۰)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

سود ستر گناہ ہے جن میں سے سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں سے نکاح کر لے۔

(سنن ابن ماجہ، شعبہ، بیروت ج ۳)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

سود کے تہتر دروازے ہیں سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کی مثل ہے۔ (المسند رک ج ۲)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

سود بہتر گناہ ہے سب سے چھوٹا بحالتِ اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور سود کا ایک درہم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر

ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۳) (ج ۷ ص ۲۹۳)

سوال ۴۴۷: سود باہمی رضامندی سے بھی حرام ہی رہے گا

دو فریق باہمی رضامندی سے سود لے دے سکتے ہیں یا یہ بھی جائز نہیں؟

الجواب: اگر باہمی رضامندی سے سود جائز ہو سکے گا تو زنا بھی جائز ہو سکے گا اور سود بھی جائز ہو سکے گا جبکہ سود کا ایک

اس کے کھانے پر راضی ہو اللہ و رسول کے غضب میں کسی کی رضامندی کو کیا دخل۔ صحیح حدیث میں فرمایا کہ سود کھانا بہتر ہے اپنی ماں

سے زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے کیا باہمی رضامندی سے ماں کے ساتھ ۷۳ بار زنا جائز ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم! (ج ۷ ص ۳۲۶)

سوال ۴۳۸ سود کی تعریف

سود کیا چیز ہے اور کس کس صورت میں سود ہو جاتا ہے؟

الجواب: وہ زیادت کہ عوض سے خالی ہو اور معاہدہ میں اس کا استحقاق قرار پایا ہو سود ہے۔ مثلاً سو روپے قرض دیئے اور یہ ٹھہرا لیا کہ پیسہ ادھر سو لے گا تو یہ پیسہ عوض شرعی سے خالی ہے لہذا سود حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۲۶)

سوال ۴۳۹: نوٹ پر نفع کی صورتیں

ایک مسلمان اور ایک ہندو کو دس روپیہ کا نوٹ دیا آیا ہندو مسلمان دونوں سے اس کا نفع جو قرار پایا ہے لیا جائے گا یا نہیں؟
الجواب: دس کا نوٹ اگر زیادہ کو بیچا تو ہندو مسلمان دونوں سے لینا جائز اور اگر قرض دیا اور زیادہ بیچا تو مسلمان سے حرام قطعی اور ہندو سے جائز جبکہ اسے سود سمجھ کر نہ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۲۶)

سوال ۴۴۰: قرض پر نفع کی ایک اور صورت

زید نے عمرو کو تجارت کے لیے قرض دیا اور آپس میں یہ ٹھہرا کہ علاوہ قرض کے وہ زید کو تجارت کا نصف نفع دیا کرے گا تو یہ سود ہوا یا نہیں؟

الجواب: یہ سود اور حرام قطعی ہے ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے لیے دے کہ روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع نصفاً نصف تو یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۲۵)

سوال ۴۴۱: سود لینا دینا مطلقاً حرام ہے

سرزمین ہندوستان میں بحالت موجودہ مسلمانوں کو اپنی دینی اور قومی حالت سنوارنے کی غرض سے سود کا لین دین غیر مسلم سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سود لینا دینا مطلقاً حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وحرم الربوا .

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام کیا۔

حدیث صحیح میں ہے:

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربو و مؤکله و کاتبه و شاهده و قال ہم سواء .

(صحیح مسلم ج ۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے

اور اس پر گواہی دینے والوں پر اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔

نہ کی لعنت کے ساتھ دینی حالت سنورے گی یا اور بدتر ہوگی اور قوی دنیوی حالت منہلنا بھی معلوم۔ اللہ عزوجل

فرماتا ہے:

بِمَحَقِّ الرِّبَا وَرِيبِی الصَّدَقَاتِ (القرآن)

اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے زکوٰۃ کو۔

جسے اللہ تباہ و برباد کرے وہ کیونکر بڑھ سکتا ہے اور بالفرض کچھ دن کو ظاہری نگاہ میں بڑھے بھی تو جتن بڑھے گا اللہ کی لعنت بڑھے گی۔

مبادِ اولِ آن فرو ما یہ شاد

کہ از بہر دنیا و ہر دین بہار

(اس کہنے کا دل خوش نہ ہو جس نے دنیا کی خاطر دین کو برباد کیا)

اگر قرآن عظیم پر ایمان ہے تو سود کا انجام یقیناً تباہی و خسران (خسارہ) ہے، سائل لین دین پوچھتا ہے 'مسدوں کے پاس مال کہاں اور کفار بڑے بڑے مالدار انہیں آپ سے سودی قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہوگی اور اگر ہو بھی تو ان کی قوم کے ہزاروں لینے دینے کو موجود ہیں اور سود دینے میں قوم کا نفع ہے یا کفار کا۔ سود دینے سے قومی حالت سنورتی تو۔ کھوں مسلمان بیٹوں کو سود دینے اور اپنی جائیدادوں کو تباہ کرتے ہیں۔ ہزار کا مال دو ڈھائی سو میں بہ جاتا ہے کیا اسی کو حالت سنورنا کہتے ہیں۔ نفع لینے کی بعض جائز صورتیں نکل سکتی ہیں جن میں کچھ کا ذکر ہمارے فتاویٰ اور بہت کا ہمارے رسالہ 'نوٹ میں ہے کہ مع ترجمہ چھپ رہا ہے مگر کسی کوٹھی کا کام نقطہ نفع لینے سے نہیں چلتا اسے دینا بھی ضرور پڑتا ہے اور معاملہ جب کفار سے ہو تو ان تینوں صورتوں کی پابندی دشوار ہے جن پر جواز کا مدار ہے اور یوں سود دینا اگرچہ کافر کو ہو قطعاً حرام و استحقاق بار ہے ہاں اگر نوٹ کا طریقہ جو ہم نے اس رسالہ میں لکھا 'تجار میں رائج ہو جائے تو بلاشبہ سود لینے دینے کی آفت اٹھ جائے اور لین دین کا تمام بازار شرعی جواز کے ساتھ کھل جائے۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۳۵)

سوال ۴۵۲: حرام مال کی نحوست

حرام روپیہ فقیر کو دینا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو اس کا کیا کریں؟

الجواب: علماء نے یہاں تک فرمایا کہ مال حرام فقیر کو دے کر ثواب کی امید رکھنا کفر ہے اور اگر فقیر کو معلوم ہو کہ اس نے

مال حرام دیا ہے اور اس کے لیے دعا کرے اور وہ آمین کہے تو دونوں نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں اور تجدید نکاح کریں۔

محیط دعا لکیریہ و جامع الفصولین وغیرہ میں ہے:

کسی نے مال حرام میں سے کچھ فقیر پر صدقہ کیا اس حال میں کہ وہ اس سے ثواب کی امید کرتا ہے تو کافر ہو گیا اور اگر فقیر کو

معلوم ہو کہ یہ مال حرام ہے اس کے باوجود اس نے دینے والے کو دعا دی اور دینے والے نے اس پر آمین کہی تو دونوں کافر ہو گئے۔

زر حرام والے کو یہ حکم ہوتا ہے کہ جس سے لیا اُسے واپس دے دے نہ رہا اس کے وارثوں کو دے پتہ نہ چلتا تو فقراء پر تصدق کرے یہ تصدق بطور تبرع و احسان و خیرات نہیں بلکہ اس لیے کہ مال خبیث میں اسے تصرف حرام ہے اور اس کا پتہ نہیں جسے واپس دیا جاتا۔ لہذا دفع خبیث و تکمیل توبہ کے لیے فقراء کو دینا ضرور ہوا۔ اس غرض کے لیے جو مال دفع کیا جائے وہ مسجد وغیرہ امور خیر میں صرف کہ خبیث ہے اور یہ مواضع (جگہیں) خبیث کا مصرف نہیں ہاں! فقیراگر لے کر بعد قبول اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو مضافاً نقد نہیں۔ (ج ۷ ص ۳۵۲)

سوال ۴۵۳: سود خور کی دنیاوی سزا

سود خور کے ساتھ میل جول رکھنا اور شادی پر اس کو بلانا جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: سود خور کہ علانیہ سود کھائے اور توبہ نہ کرے باز نہ آئے اس کے ساتھ میل جول نہ چاہیے اسے شادی وغیرہ میں نہ بلایا جائے۔

قال اللہ تعالیٰ واما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ (القرآن)
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۸۰)

سوال ۴۵۴: سود سے بچنے کا حیلہ

ایک شخص سود سے بچنا چاہتا ہے اور نفع بھی حاصل کرنا چاہتا ہے اور ایک شخص سود دینے سے بچنا چاہتا ہے پر قرض بھی لینا ہے اس کو تو کیا کیا جائے؟

الجواب: اس کی بہت سی صورتیں ہیں ایک سہل (آسان) صورت یہ ہے کہ دینے والا قرض نہ دے بلکہ اس کے ہاتھ نوٹ بیچے مثلاً سو روپے یہ لینا چاہتا ہے اور سال بھر کا وعدہ ہے اور دینے والا نفع لینا چاہتا ہے تو سو روپے کا نوٹ اس کے ہاتھ ایک سال کے وعدہ پر مثلاً ایک سو بارہ روپے کو بیچے پھر اگر وہ سال کے اندر مثلاً چھ مہینے میں روپیہ دے دے تو صرف ایک سو چھ لے اس سے زیادہ لینا حرام ہے یونہی اور کوئی چیز جو بازار کے بھاؤ سے سو روپے کی ہو ایک سو بارہ کو بیچے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ دوسرے یہ کہ سو روپے اس کو قرض دے اور قرض لینے والا دینے والے کے پاس اپنی کوئی چیز مثلاً چاقو یا تھالی امانت رکھے اور دینے والے سے کہے: میری اس چیز کی حفاظت کر میں اس چیز کی حفاظت پر ایک روپیہ یا ۴ یا ۲ یا دس روپے ماہوار جو ٹھہر جائے دوں گا مگر جو شے اس کے پاس رکھے اس کی قیمت اس اجرت سے زیادہ ہو روپے مہینے پر رکھے تو روپے سے زیادہ قیمت کی چیز ہو۔

اس کے سوا اور صورتیں ہیں کہ ہم نے کفل الفقہ میں ذکر کیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۸۴)

سوال ۳۵۵: شہادت کی تعریف

شہادت کیا تعریف ہے اور کون سی شہادت شرع شریف میں مانی جاتی ہے؟

الجواب: شہادہ جو مجلس قضا میں بلفظ اشہد یا گواہی میدہم (میں گواہی دیتا ہوں) یا گواہی دیتا ہوں کسی حق کے ثابت کرنے کی خبر دے اور قبول شہادت کے لیے شہاد کا عاقل بالغ صحیح یاد والا انگھارا (یعنی آنکھوں والا) اور مدعہ علیہ پر اپنی گواہی سے الزام قائم کرنے کی لیاقت والا ہونا لازم ہے اور یہ کہ اسی شہادت میں بوجہ قرابت ولایت یا زوجیت یا عداوت وغیرہ اس پر تہمت نہ ہو اور فاسق کی گواہی بھی مردود ہے اور قبول کرنے والا گنہگار اور تفصیل تام کتب فقہ میں ہے۔ (ج ۱۸ ص ۹۲)

سوال ۳۵۶: جھوٹی گواہی کا وبال

کیا جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی پر کفارہ ہے یا نہیں؟

الجواب: جھوٹی قسم جو آئندہ کی بابت کھائی جائے اس کا کفارہ ہے اور جھوٹی گواہی کا کچھ کفارہ نہیں حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جھوٹی گواہی دینے والا گواہی دینے کی جگہ سے اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کر دیتا ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۸ ص ۳۰۲)

سوال ۳۵۷: رشوت کی تعریف و وعید

رشوت کی تعریف کیا ہے اور اس پر وعید کیا ہے؟

الجواب: رشوت کے لیے فرمایا:

الراشی والمرشی کلہما فی النار۔

ترجمہ: رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (الترغیب والترہیب ج ۳)

یہ اس صورت میں ہے کہ دینے والا مستحق رہے گا کسی کا حق چھپانا اور اپنا حق نکالنے کے لیے جو دیا جائے وہ رشوت ہے اور اپنے اوپر سے نفع ظلم کر دیا جائے تو رشوت نہیں ہاں ظالم کے حق میں وہ بھی رشوت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۷ ص ۵۸۷)

سوال ۳۵۸: ایک مفتی کو کتنا قابل ہونا چاہیے؟

فتویٰ دینے کے لیے مفتی کو کتنا علم پڑھنا ضروری ہے اور کتنی مہارت علوم دینیہ میں ہونی چاہیے؟

الجواب: حدیث و تفسیر و اصول و ادب و قدر حاجت پیمائے و ہندسہ و توقیت اور ان میں مہارت کافی اور ذہن صافی و

نظردنی اور فقہ کا کثیر مشغلہ اور اشغال دنیویہ سے فراغ قلب اور توجہ الی اللہ اور نیت لوجہ اللہ اور ان سب کے ساتھ شرط اعظم توفیق من اللہ جو ان شروط کا جامع وہ اس بحرِ خار میں شناوری کر سکتا ہے مہارت اتنی ہو کہ اس کی صابت اس کی خطا پر غائب

ہوا اور جب خطا واقع ہو، رجوع سے عائد رکھے ورنہ اگر خواہی سلامت برکنار است۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۵۱۹)

سوال ۴۵۹: وکالت کرنا کیسا ہے؟

پیشہ وکالت از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: وکالت جس طرح رائج ہے کہ حق کو ناحق، ناحق کو حق کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ سچ بولنا چاہے تو کہتے ہیں: اگر سچ کہو گے تو تمہارا مقدمہ سرسبز نہ ہوگا، جھوٹی گواہیاں دلاتے ہیں، جھوٹے حلف اٹھواتے ہیں، قطعی حرام ہے اور ایسی ہی وکالت آج کل فروغ پا سکتی ہے، وہ جو کامل تحقیقات کے بعد جسے حق پر جان لے، صرف اس کی وکالت کرے، محض بطور حق کرے، جھوٹ بولنے یا بلوانے سے پرہیز کرے، اس کی وکالت اس زمانے میں اصلاً نہیں چل سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۹۵)

سوال ۴۶۰: مضاربہ کا طریقہ

کسی اہل ہندو کو روپیہ تجارت کے لیے دیا جائے اور اس پر نفع نصف، نصف تقسیم کر لیں، یہ طریقہ کیسا ہے؟
الجواب: یہ طریقہ مضاربہ کا ہے، مسلمان کے ساتھ بھی جائز ہے، مگر اس پر نقصان کی شرط حرام ہے اور ہندو کے ساتھ شرط نقصان بھی کر لینا جائز۔

لأنه من عقد فاسد وهم ليسوا باهل ذمة ولا مستأمنين۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

ترجمہ: کیونکہ یہ عقد فاسد ہے اور یہ ہندو نہ تو ذمی ہیں اور نہ ہی مستأمن ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۲۹)

سوال ۴۶۱: چوری ہونے والی چیز کے بارے میں

بمقرب نیاز جناب پیران پیر غوث الاعظم دھگیر علیہ السلام نے عمرو سے دیگ کرایہ پر لی، وہ دیگ اسی شب زید کے مکان سے چوری ہو گئی، اب عمرو اس کی قیمت مانگتا ہے، بموجب حکم شرع زید پر قیمت لازم ہے کہ نہیں؟

الجواب: اگر زید نے دیگ حفاظت کے مکان میں رکھی ہے، جہاں وہ اپنے برتن وغیرہ رکھتا ہے تو اس پر الزام نہیں اور اس سے تاوان لینا جرم ہے، ہاں اگر بے خیالی سے پروائی کی ہو، غیر محفوظ مکان میں رکھی، باہر چھوڑ دی ہو تو اس صورت میں زید کو ضرور اس کی قیمت دینی آئے گی۔ اور علیہ السلام لفظ بالاستقلال حضرات انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہے، ان کے غیر کے لیے استقلالاً جائز نہیں۔ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے رضی اللہ عنہ کہنا

اللہ اکبر! کیا انداز ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کہ کسی نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ علیہ السلام کہہ دیا، لیکن آپ مسئلہ شریعت بیان کرنے سے نہ چوٹے اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت کا انداز ”حدائق بخشش“ اور ”فتاویٰ رضویہ“ میں دیکھ گیا تو اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ آپ فتاویٰ الغوث تھے۔ لیکن جہاں مسئلہ کی بات آئی تو بتا دیا کہ یہ الفاظ انبیاء کرام کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں، ان کے علاوہ میں جائز نہیں۔ اور فی الحقیقت عشق ہی وہ ہے جو شریعت کے دائرے میں رہ کر ہو، جو عشق شریعت سے ہٹا دے وہ عشق نہیں فاسق ہے۔

اے عشق ترے صدمے جلتے جلتے چھٹے تے جو آگ بجادے گی وہ آگ لگائی ہے (امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ)

چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۵۹)

سوال ۳۶۲: گمشدہ چیز کا تاوان کس پر ہے؟

ایک شخص نے زید کو دو سو روپے دیئے کہ سونا خرید کر زیور بنائے اس نے سونا خریدا اور سنا کو دینے جا رہا تھا کہ ۲۰ روپے سے نکل گیا یا کسی نے جیب کترلی تو یہ نقصان کس کا ہوا؟

الجواب: وہ شخص امین ہے جبکہ اس نے حفظ (یعنی حفاظت) میں قصور نہ کیا اور (سونا) جاتا رہا (یعنی گم ہو گیا) اس کا تاوان نہیں ہاں اگر اس نے غفلت کی مثلاً جیب پھٹی ہوئی تھی اس میں سے نکل جانے کا احتمال تھا اس نے ڈال لیا اور وہ کالے یا تو ضرور اس پر تاوان ہے۔

لأنه متعد والمتعدی ضامن .

کیونکہ یہ تعدی کرنے والا ہو اور تعدی کرنے والا ضامن ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۱۶۳)

سوال ۳۶۳: تحفہ دے کر واپس نہیں لینا چاہیے؟

کسی کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا کیسا ہے؟

الجواب: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے: حضورؐ نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

العائد فی ہبہ کالکلب یعود فی قبضہ لیس لنا مثل السوء روایہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما . (صحیح بخاری ج ۱)

ترجمہ: ہبہ (تحفہ) دے کر رجوع کرنے والا اپنی قبضے میں عود کرنے والے کتے کی طرح ہے بُری مثال ہمارے شایانِ شان نہیں دونوں نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ (ج ۹ ص ۱۹۹)

سوال ۳۶۴: جائیداد سے محروم کرنا کیسا؟

ایک شخص کا بیٹا بہت نافرمان بردار ہے کیا باپ اس کو اپنی وراثت سے محروم کر سکتا ہے؟

الجواب: اگر فی الواقع وہ فاسق و فاجر ہے تو باپ کو حق ہے کہ اس کو محروم رکھے جیسا کہ در مختار وغیرہ روشن کتب میں

ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم! (ج ۹ ص ۲۵۷)

سوال ۳۶۵: جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اپنے مال کا کیا کرے؟

جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اپنا مال یتیم کو دے سکتا ہے؟

الجواب: جس کا کوئی وارث شرعی نہ ہو وہ اپنا کل مال یتیم کو دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۹ ص ۳۹۰)

سوال ۳۶۶: چھٹیوں کی تنخواہ مدرسین کو لینا جائز ہے؟

مدارس عربیہ میں جو چھٹیاں ہوتی ہیں ان کی تنخواہ مدرسین کو لینا جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: تعطیلاتِ معہودہ میں مثل تعطیلِ ماہِ مبارک رمضان و عیدین وغیرہا کی تنخواہ مدرسین کو بے شک دی جائے گی۔
 فان المعہود عرفا کالمشروط مطلقاً۔

عرف میں معلوم متعین چیز مطلقاً مشروط کی طرح ہے۔ (ج ۱ ص ۴۳۸)

سوال ۴۶۷: مزدوری کی مزدوری پوری دینی چاہیے

ایک شخص نے کسی کو اپنے کام دوسرے شہر بھیجا اور دو تین ماہ اس سے کام لیا پھر اس کی تنخواہ کے ۳۰ روپے بنے اور وہ اسے ۲۰ روپے دیتا ہے اور اس پر سختی کرتا اور اسے پریشان کرتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام حرام حرام کبیرہ کبیرہ کبیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ”قیامت کے دن تین شخصوں کا میرا مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں میں ہی اس پر غالب آؤں گا“ ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس نے پورا کر لیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی۔“

(صحیح بخاری ج ۱) (ج ۱ ص ۴۵۴)

سوال ۴۶۸: غیر مسلم کے ہاں نوکری کرنا کیسا؟

انگریزوں کی نوکری سلائی کے کام کی کرنا یا ان کا کپڑا مکان پر لا کر سینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: انگریز کی سلائی کی نوکری کرنے یا گھر پر لا کر اس کا کپڑا سینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کسی محذور شرعی پر مشتمل

نہ ہو۔

لڑائی قاضی خاں میں ہے:

”مسلمان نے اپنے آپ کو عیسائی کا اجیر بنایا اگر اس کی ذاتی خدمت کے علاوہ کوئی کام اجرت پر کر لے تو جائز

ہے اور اس کی مکمل بحث غزالی میں ہے۔“ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ (ج ۱ ص ۴۷۲)

سوال ۴۶۹: زمین کو کاشت کاری پر دینے کی جائز و ناجائز صورت

زید نے اپنی زمین چار سال کے لیے عمرو کو اس شرط پر اجارہ پر دی کہ اس زمین کی پیداوار کے تمام مالک ہو خواہ پیدا ہو یا نہ ہو

صرف چار من دھان ہر سال مجھ کو دینا یہ اجارہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ اجارہ فاسد اور عقد حرام و واجب الفسخ ہے کہ اس میں مالکِ زمین کے لیے ایک مقدار معین دھان کی شرط کی

گئی اور وہ قاطع شرکت ہے کہ ممکن ہے کہ چار من دھان پیدا ہو (اگر اتنی ہو تو شرط لگانے سے عمرو جو کام کرے گا اسے تو کچھ نہ

”گزشتہ سو سو سالوں سے یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔“
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔

”یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔“
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔

”یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔“
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔

”یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔“
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔

”یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔“
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔

”یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔“
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔
 یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔

سوال ۱۷: مختوطہ لے کے ہاں نوکری کرنا کیسا؟

جس کا مختوطہ ہو (یعنی حلال اور حرام دونوں ہوں) ان کے ہاں نوکری کرنا کیسا ہے؟ اور جب وہ کچھ دے تو اس کا لینا
 کیسا ہے؟

”جواب: جس کے پاس مال حلال و حرام مختلط (ملا ہوا) ہو مثلاً تجارت بھی کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے اس کے یہاں کی

نو کری شرعاً جائز ہے اور جو کچھ بھی وہ دے اس کے لینے میں حرج نہیں جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چیز جو ہمیں دے رہا ہے بعینہ مال حرام ہے (اگر ایسا ہے تو لینا جائز نہیں)۔ (ج ۱۹ ص ۵۰۰)

سوال ۴۷۲: محفل میلاد پیسے لے کر پڑھنا کیسا؟

مجلس میلاد سے پہلے اگر کہے کہ میں اتنے پیسے لوں گا تو پڑھوں گا یا مجھے اتنا پیسہ پیشگی ادا کر دو تو پڑھوں گا یہ کیسا ہے؟
الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لا تَشْتَرُوا بِآيَتِي ثَمَنًا قَلِيلًا (القرآن)

ترجمہ: میری آیات کے بدلے حقیر مال نہ لو۔

یہ ممنوع ہے اور ثواب عظیم سے محرومی مطلق۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۹ ص ۵۰۲)

سوال ۴۷۳: امامت کی اجرت لینا جائز ہے

اجرت تعلیم قرآن و امام مسجد کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: متاخرین نے تعلیم امامت پر اخذ اجرت (یعنی اجرت کا لینا) کے جواز پر فتویٰ دیا ہے۔

كتب الحنفية طافحة بذلك ومن لا يعلم فحسبه جواب من يعلم . واللہ تعالیٰ اعلم!

ترجمہ: حنفی کتب اس سے لبریز ہیں اور جو نہیں جانتا اس کو جاننے والے کا جواب کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۹ ص ۵۰۲)

سوال ۴۷۴: کرایہ نہ دینا کیسا؟

گاڑی و کشتی وغیرہ کی اجرت نہ دینا کیسا ہے؟

الجواب: حرام ہے۔ (ج ۱۹ ص ۵۰۳)

سوال ۴۷۵: بٹائی پر جانور دینا جائز نہیں

ایک شخص اپنے چند جانور گاؤں والوں کو دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ان کو پالو اور ان سے جو بچے ہوں گے وہ نصف نصف ہوں گے تو کیا یہ اجارہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ اجارہ حرام ہے کئی وجوہ سے ایک جہالت ایک دھوکا اور ایک چکی کی پٹائی میں قفیر کا معنی ہے۔ واللہ تعالیٰ

عم! (ج ۱۹ ص ۵۰۵)

سوال ۴۷۶: تنخواہ دار امام کو امامت کا ثواب نہیں

امام جمعہ اور امام پنج وقتہ کا اکثر جگہوں پر تنخواہیں مقرر کر کے لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے مگر امامت کا ثواب نہ پائیں گے کہ امامت چھ چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۵۲۱)

سوال ۴۷۷: تعلیم فقہ و احادیث کی اجرت لینا کیسا؟

تعلیم قرآن اور تعلیم فقہ و احادیث کی اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے اور ان کے لیے آخرت میں ان پر ثواب کچھ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۵۲۱)

سوال ۴۷۸: اجارہ کے وقت میں اپنا کام کرنا جائز نہیں

زید نے ملازمت کی اور زید اگر وہاں پر جو قانون ہوتا ہے اس کی پابندی نہیں کرتا بلکہ کچھ وقت اپنے ذاتی کام میں سرگرم کر دے تو اس کی نوکری کا پیسہ کھانا کیسا ہے؟

الجواب: جو جائز پابندیاں مشروط تھیں ان کا خلاف حرام ہے اور بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا بھی حرام ہے اور ناقص کام کر کے پوری تنخواہ لینا بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۵۲۱)

سوال ۴۷۹: مجنون کی تعریف

شریعت میں مجنون کی کیا تعریف ہے؟

الجواب: جس کی عقل زائل ہوگئی ہو بلا وجہ لوگوں کو مارے گالیاں دے۔ شریعت نے اس میں کوئی اپنی اصطلاح جدید مقرر نہیں فرمائی وہی ہے جسے قاری میں دیوانہ اردو میں پاگل کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۱۳۴)

سوال ۴۸۰: حرام مال پر زکوٰۃ نہیں

ایک شخص کے پاس سود و رشوت کا روپیہ ہے کیا اس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: سود و رشوت اور اسی قسم کے حرام و خبیث مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جن جن سے (مال حرام) لیا ہے اگر وہ لوگ معلوم ہیں تو انہیں واپس دینا واجب ہے اور اگر معلوم نہ رہے تو کل کا تصدق کرنا واجب ہے چالیسواں حصہ دینے سے وہ مال کیا پاک ہو سکتا ہے جس کے باقی اتالیس حصے بھی ناپاک ہیں۔ در مختار میں ہے:

لا زکوٰۃ لو كان الكل خبيثا كما في النهر من الحواشي السعدية .

ترجمہ: اگر تمام مال خبیث ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی جیسا کہ نہر میں حواشی سعدیہ سے منقول ہے۔

اور ایسے مال سے نیاز بزرگان کرنا بھی جائز نہیں نہ ہرگز اس سے کچھ حاصل کہ نیاز کا مطلب ایصالِ ثواب ہے اور ثواب

ثمرۂ قبول ہے اور قبول مشروط بیان کی۔ حدیث میں ہے:

ان الله طيب لا يقبل الا الطيب . (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲)

ترجمہ: اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے۔

خود قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

وَلَا يَتَمَنَّوُا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنفَقُونَ. (القرآن)

ترجمہ: قصد نہ کر خبیث کا کہ اس سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

علماء فرماتے ہیں:

جو حرام مال فقیر کو دے کر ثواب کی امید رکھے اس پر کفر عائد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! (ج ۱۹ ص ۶۵۶)

سوال ۳۸۱: کسی کی زمین دبانے پر وعید

کسی کی زمین ناحق دبانے پر کیا وعید ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا اللہ تعالیٰ وہ زمین زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں

قیامت کے دن طوق بنا کر ڈالے گا۔“ (صحیح مسلم ج ۲)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اُس کے گلے میں طوق ڈالے گا اس کا فرض قبول

ہونہ نقل۔“ (الترغیب والترہیب ج ۳) (ج ۱۹ ص ۶۶۴)

سوال ۳۸۲: ظالم کی مدد کرنا انجام بد ہے

جان بوجھ کر ظالم کی مدد کرنے والے کے بارے میں کیا وعید ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد دینے کو چلے اور اسے معلوم ہو کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔“ (المجم الکبیر

لسطرائی ج ۱) (ج ۱۹ ص ۶۷۰)

سوال ۳۸۳: شے مشترکہ کو ہلاک کرنے کا تاوان کس پر ہے؟

شے مشترکہ کو کہ ہر ایک شریک استعمال کرتا ہے اگر وہ ٹوٹ جائے یا ضائع ہو جائے تو تاوان کس پر ہے؟

الجواب: اگر بلا تعدی ٹوٹی یا ضائع ہوئی تو کسی پر نہیں اور اگر ایک شریک نے قصد اتوڑ دیا یا ضائع کر دیا تو دوسروں کے

مصول کا تاوان دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۹ ص ۶۸۸)

کتاب الذبائح

سوال ۳۸۴: رات کو جانور ذبح کرنا کیسا؟

کیا رات میں ذبح کر سکتے ہیں؟ اور کسی جانور کو ذبح کیا تو اس میں سے خون تھوڑا سا نکلا تو کیا وہ ذبح درست ہو جائے گا؟
الجواب: رات کو ذبح کرنا اندیشہ غلطی کے باعث مکروہ تنزیہی خلاف ادلی ہے اور ضرورت واقع ہو مثلاً صبح کے انتظار میں جانور مر جائے گا تو کچھ کراہت نہیں۔

لأنه الآن مأمور به حذراً عن إضاعة المال .

کیونکہ مال کے ضائع ہونے کے خطرہ کی بناء پر وہ اب اس کا مامور ہے۔
 پھر کراہت اس فعل میں ہے ذبح اگر صحیح ہو جائے ذبیحہ میں کچھ کراہت نہیں۔

لتبين ان الغلط لم يقع .

واضح ہو جانے پر کہ غلطی نہ ہوئی۔

در مختار میں ہے:

كره تنزيها الذبح ليلا لاحتمال الغلط .

ترجمہ: غلطی کے احتمال کی وجہ سے رات کو ذبح کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

حرمت حلت (حرام حلال) کا مدار خون نکلنے نہ نکلنے پر نہیں بلکہ یہ ثابت ہونا چاہیے کہ وقت ذبح چا نور زندہ تھا اگر یہ معلوم ہو اور خون اصلاً نہ دئے حلال ہے اور اگر نہ ثابت ہو (کہ وہ زندہ تھا) اور خون زندہ کا سادے تو بعض دفعہ کہیں رکا ہوا خون کچھ دیر بعد مردے کے بھی نکلتا ہے جانور حلال نہ ہوگا۔ حیات کی علامت یہ ہے کہ جانور تڑپے یا منہ آنکھ بند کر لے یا پاؤں سمیٹے یا اس کے بدن کے بال کھڑے ہو جائیں۔ (ج ۲۰ ص ۱۱۳)

سوال ۳۸۵: تکبیر ذبح کرنے والا پڑھے گا

ایک شخص چا نور کو ذبح کر رہا ہے اور دوسرے نے اس کے پاؤں پکڑے ہیں تو کیا دونوں پر تکبیر پڑھنا ضروری ہے؟ اور

اگر پاؤں پکڑنے والا مشرک تھا تو کیا ذبیحہ حلال رہا؟

الجواب: اصل ذبح پر تکبیر کہنی لازم اور اسی کی تکبیر کافی ہے سر یا پاؤں پکڑنے والے کی تکبیر کی اصلاً حاجت نہیں نہ اس کا (جس نے جانور کے پاؤں پکڑے ہیں) کا فر مشرک ہونا کچھ معذور۔

فان الذبح انما هو قطع العروق لا الاخذ بالرأس والقوائم كما لا يخفى۔

ترجمہ: ذبح جانور کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے جانور کے سر یا پاؤں پکڑنے کا نام نہیں جیسا کہ مخفی نہیں۔

ہاں اگر ایک نے دوسرے کو نفس ذبح میں مدد دی مثلاً زید ذبح کرتا ہے اور عمر دے دیکھا کہ اس کا ہاتھ ضعیف ہے۔ ذبح میں دیر ہوگی اپنا ہاتھ بھی چھڑی پر رکھ دیا اور دونوں نے مل کر چھڑی پھیری تو بے شک دونوں میں جو کوئی قصداً تکبیر نہ کہے گا جانور حرام ہو جائے گا یونہی اگر ان میں کوئی کا فر مشرک تھا تو بھی ذبیحہ مردار ہو گیا۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۵)

سوال ۳۸۶: جانور کو کیسے لٹایا جائے؟

وقت ذبح جانور کو کس طرح لٹایا جائے؟

الجواب: سنت یہ چلی آرہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں اور خود اپنا یا جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۶)

سوال ۳۸۷: ذبیحہ میں کتنی رگیں کتنا ضروری ہیں؟

ذبح کے وقت جس بکرے کی گھنڈی سر کی طرف ایک چھلہ بھی نہ رہے وہ عند الشرح حلال ہے یا حرام؟

الجواب: اس مقام میں تحقیق یہ ہے کہ ذبح میں گھنڈی کا اعتبار نہیں چاروں رگوں میں سے تین کٹ جانے پر مدار ہے اگر ایک یا دو رگ کٹی حلال نہ ہوگا اگر گھنڈی سے نیچے ہو اور چاروں یا کوئی سی تین کٹ گئیں تو حلال ہے اگر چہ گھنڈی سے اوپر ہو۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۹)

سوال ۳۸۸: حلال جانور کی کون سی چیزیں کھانا حرام ہے؟

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

الجواب: سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار کی گئیں:

(۱) مرارہ یعنی پتہ

(۲) مثانہ یعنی پھلکا

(۳) حیا یعنی فرج

(۴) ذکر

(۵) انٹین

(۶) نذہ

(۷) دم یعنی خون مسفوح

ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خون تو حرام ہے کہ قرآن عظیم میں اس کی تحریم منصوص (یعنی خون کے حرام ہونے پر قرآن پاک کی نص موجود ہے اور باقی چیزیں میں مکروہ (تحریمی) سمجھتا ہوں کہ سلیم الطبع لوگ اُن سے گھن کرتے ہیں اور انہیں گندی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَبَحْرَمَ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ“ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر سب گندی چیزیں حرام فرمائے گا۔

یہ سات تو بہت کتب مذہب متون و شروح و فتاویٰ میں مصرح اور علامہ قاضی بدیع خوارزمی صاحب غنیۃ الفقہاء و علامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ و علامہ سیدی احمد مصری محشی درمختار و غیر ہم علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں:

(۸) نخاع الصلب یعنی حرام مغز اس کی کراہت نصاب الاحساب میں بھی ہے۔

(۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں اور فاضلین اخیرین و غیر ہمانے تین اور بڑھائیں۔

(۱۰) خون جگر

(۱۱) خون طحال

(۱۲) خون گوشت یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔

(۱۳) اور خون قلب

(۱۴) مرہ بھی ہے یعنی دہ زرد پانی کہ پتہ میں ہوتا ہے جسے صفر کہتے ہیں۔

اور ہمارے علماء کتاب الطہارہ میں تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم مثل پیشاب کے ہے بلکہ بعض نے تو مثل خون ٹھہرایا یونہی اخلاط سے بلغم ہے کہ جب براہ بنی منافع ہو جیسے بھینٹ وغیرہ میں مشاہد ہے اسے عربی میں مخاط اور فارسی میں آب بنی کہتے ہیں۔

(۱۵) اس کا کھانا بھی یقیناً ناجائز۔

(۱۶) وہ خون بھی ہے جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے منجمد ہو کر علقہ نام رکھا جاتا ہے وہ بھی قطعاً حرام۔ اب فقیر موتکفا علی اللہ تعالیٰ کوئی محل شک نہیں جانتا کہ

(۱۷) دبر یعنی پاخانے کا مقام

(۱۸) کرش یعنی اوجھڑی

(۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔

(۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے جسے مضغ کہتے ہیں اجزائے حیوان سے ہے اور وہ بھی بلاشبہ حرام عام ازیں

مختلفہ یا غیر مختلفہ یعنی ہنوز اس میں اجزاء کی کلیاں پھوٹی ہوں یا صرف لوتھڑا ہوں۔

(۲۱) ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچہ تام الخلقہ بھی کہ من وجہ جزو حیوان ہے حرام ہے خواہ اس کے پوست پر بال آئے ہوں یا نہیں مگر جبکہ زندہ نکلے اور ذبح کر لیں۔

(۲۲) یونہی نطفہ بھی حرام ہے خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو۔

اب سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا اور ہنوز اور زیادات ممکن وہ سات اشیاء حدیث میں آئیں اور پانچ چیزیں کہ علماء نے بڑھائیں اور دس فقیر نے زیادہ کہیں ان بائیس مسائل اور باقی فروع و تفاریع سب کی تفصیل تام و تحقیق تمام فقیر کے رسالہ المنح المسلیحہ فیما نھی من اجزاء الذبیحہ میں دیکھی جائے۔ الحمد للہ علی ما لھم! واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۲۳۴)

سوال ۴۸۹: ذبح کرنا کس کا جائز اور کس کا ناجائز؟

ذبح کس شخص کا جائز اور کس کا ناجائز ہے؟

الجواب: جن مرتد، مشرک، مجنون، تاسمجھ اور اس شخص کا جو قصد انکبیر ترک کرے ذبح حرام و مردار ہے۔ اور ان کے غیر کا حلال جبکہ رگیں ٹھیک کٹ جائیں اگرچہ ذاب عورت یا سمجھ والا بچہ یا گونگایا بے ختنہ ہو اور اگر ذبح صید ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ ذبح حرم میں نہ ہو ذاب (ذبح کرنے والا) احرام میں نہ ہو۔ (ج ۲۰ ص ۲۳۳)

سوال ۴۹۰: بد مذہب کا ذبیحہ کھانا کیسا؟

زید کا خسر دیوبندی ہے وہ اپنی قیمت سے گوشت خرید کر لاتا ہے لانے والا بھی دیوبندی ہے تو یہ گوشت حلال ہے یا نہیں؟ نیز دیوبندی کی قربانی کا گوشت کیسا ہے؟

الجواب: دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے اور دیوبندی کا بھیجا ہوا گوشت اگرچہ مسلمان کا لایا ہوا ہو مردار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۲۳۹)

سوال ۴۹۱: خنثی جانور کی قربانی کرنا کیسا؟

خنثی جانور کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: خنثی کہ نر و مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو دونوں سے یکساں پیتھاب آتا ہو کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتا ہو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں کہ اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا ویسے ذبح سے حلال ہو جائے گا اگر کوئی کچا گوشت کھائے۔

(ج ۲۰ ص ۲۵۵)

سوال ۴۹۲: کافر سے گوشت خریدنا کیسا؟

کافر سے گوشت خریدنا کیسا ہے؟ جبکہ وہ کہے کہ اسے مسلمان نے ذبح کیا؟

ملفوظات مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی (جلد ۳۰۳)

الجواب حکم شرعی یہ ہے کہ مشرک یعنی کافر غیر کتابی سے گوشت خریدنا جائز نہیں اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر اس سے سوار کئے کہ یہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس لیے کہ امر دینی میں کافر کا قول اصلاً مقبول نہیں۔ (ج ۲۰ ص ۲۸۱)

سوال ۴۹۳ بزرگوں کو ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کرنا کیسا؟

مرید لوگ پیروں کا بکرا جو مانتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ذبح اللہ عزوجل کے نام پر کیا جائے اور ثواب پیروں کو پہنچایا جائے نہ اس میں حرج نہ اس کے ماننے میں حرج مسلمان یہی کرتے ہیں اور یہی ان کا مقصود ہوتا ہے اس کے خلاف سمجھنا بدگمانی ہے اور بدگمانی حرام ہے۔ کما فی القرآن العظیم (جیسا کہ قرآن عظیم میں ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۲۹۶)

سوال ۴۹۴ کوا کھانا کیسا ہے؟

کوا اور آلو حرام ہیں یا نہیں؟

الجواب یہ کواے کہ ہمارے دیار میں پائے جاتے ہیں سب حرام ہیں آلو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۲۰)

سوال ۴۹۵ کبوتر کھانا جائز ہے

کبوتر کھانے میں کسی قسم کی کراہت ہے؟

الجواب کچھ نہیں۔ (ج ۲۰ ص ۳۲۱)

سوال ۴۹۶ خرگوش حلال ہے

خرگوش کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ اسے حرام کہتے ہیں۔

الجواب خرگوش ضرور حلال ہے اسے حرام جاننا رافضیوں کا مذہب ہے خرگوش کے بچے ہی ہوتے ہیں گھر والے خرگوش دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۲۲)

سوال ۴۹۷ جھینگا کھانا کیسا؟

جھینگا کھانا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب مختلف فیہ ہے جو حضرات اس کو مچھلی کی قسم کہتے ہیں حلال کہتے ہیں کیونکہ مچھلی کی تمام اقسام ہمارے نزدیک حلال ہیں اور جو حضرات اس کو غیر مچھلی کہتے ہیں وہ حرام مانتے ہیں کیونکہ مچھلی کے ماسوا تمام آبی جانور ہمارے نزدیک حرام ہیں ایسے مسائل میں اجتناب بہتر ہے۔ الحمد للہ اس فقیر اور اس کے گھر والوں نے عمر بھر نہ کھایا اور نہ اسے کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۲۹)

سوال ۳۹۸: حلال جانور کی ہڈی کھانا کیسا؟

بعض لوگ مذبح جانور کی باریک ہڈی کھا لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جانور حلال مذبح کی ہڈی کسی قسم کی منع نہیں جب تک اس کے کھانے میں مضرت نہ ہو اگر ہو تو ضرر کی وجہ سے ممانعت ہوگی نہ اس لیے کہ ہڈی خود ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۳۰)

سوال ۳۹۹: شکار کھیلنا کیسا ہے؟

تفریح کے لیے شکار کھیلنا کیسا ہے؟ اور کون سا شکار جائز ہے؟

الجواب: تفریح کے لیے شکار حرام ہے اور غذا یا دوا کے لیے مباح ہے اور نیت کا علم اللہ کو ہے۔ (ج ۲۰ ص ۳۳۲)

سوال ۵۰۰: بندوق کا شکار کھانا کیسا؟

بندوق کا شکار کھانا جبکہ تکبیر کے ساتھ اس جانور کو ذبح بعد میں کیا جائے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر زندہ پایا اور ذبح کر لیا ذبح کے سبب حلال ہو گیا ورنہ ہرگز نہ کھایا جائے بندوق کا حکم تیر کی مثل نہیں ہو سکتا یہاں آلہ وہ چاہیے جو اپنی دھار سے قتل کرے اور گولی چھرے میں دھار میں نہیں آلہ وہ چاہیے جو کاٹ کرتا ہو اور بندوق توڑ کرتی ہے نہ کہ کاٹ۔ (ج ۲۰ ص ۳۳۷)

سوال ۵۰۱: قربانی کرنے والے کو ناخن اور بال کاٹنا چاہیے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جلد چہارم کتب شرح وقایہ کتاب الاضحیہ ص ۴۳ میں تحریر ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: تم میں سے جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن کو روک رکھے یعنی نہ کاٹے اب ایک شخص قربانی کا ارادہ کرتا ہے اس کے باوجود وہ حجامت کرواتا ہے تو یہ رسول مقبول کی حکم عدولی ہوگی یا کیا کہا جائے گا؟

الجواب: یہ حکم صرف استحبانی ہے کرے تو بہتر نہ کرے تو مضائقہ نہیں نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ بلکہ اگر کسی شخص نے ۳۱ دن سے کسی عذر کے سبب خواہ بلا عذر ناخن نہ تراشے ہوں نہ خط بنوایا ہو کہ چاند ذی الحجہ کا ہو گیا تو وہ اگر چہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن و خط بنوائے ہوئے کتلیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے فعل مستحب کے لیے گناہ نہیں کر سکتا۔ (ج ۲۰ ص ۳۵۳)

سوال ۵۰۲: قربانی کتنے اور کون سے دن تک جائز ہے؟

قربانی ایام تشریق تک جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قربانی یوم نحر تک یعنی دسویں سے بارہویں تک جائز ہے آخر ایام تشریق تک کہ ترہویں ہے جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم (ج ۲۰ ص ۲۵۲)

سوال ۵۰۳: گھر میں جو جو صاحب نصاب ہے اس پر قربانی واجب ہے

گھر میں دس افراد پر قربانی واجب تھی سات کی جانب سے کر دی تو تین کی طرف سے بھی ہو جائے گی یا نہیں؟ اور اگر قربانی کے دن گزر گئے تو کیا کریں؟

الجواب: باقی تین سے قربانی ساقط نہ ہوگی کیونکہ واجب بخنی ہے (ہر ایک پر واجب ہے) واجب کا یہ نہیں ہے (کہ چند لوگ ادا کریں تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے) جب وقت گزر گیا تو ان کو چاہیے کہ وہ بکرے کی قیمت نقد یا پر صدقہ کریں۔ (ج ۲۰ ص ۳۶۱)

سوال ۵۰۴: کیا چھ ماہ کے جانور کی قربانی جائز ہے؟

خصی سال سے کم عمر والے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: چھ مہینے تک کا ایسا فرہہ مینڈھا کہ سال بھر والوں کے ساتھ ہو تو دور سے تمیز نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ خصی نہ ہو اور بکر سال بھر سے کم کا جائز نہیں اگرچہ خصی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۴۴۲)

سوال ۵۰۵: سال سے کم عمر جانور کی قربانی جائز نہیں

قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہونی چاہئیں؟

الجواب: بکرا، بکری ایک سال سے کم کا قربانی میں ہرگز جائز نہیں نہ اس پر قربانی کی نیت صحیح ہو اس کی ملک ہے جو چاہے کرے۔ قربانی کے لیے دوسرا جانور لے لے ہاں اگر یہ نیت کی ہو کہ آئندہ سال اس کی قربانی کروں گا تو اسے قربانی ہی کے لیے رکھے اس کا بدلنا مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے:

صح ابن خمس من الابل و حولین من البقر و الجاموس و حول من الشاة والمعز۔

ترجمہ: پانچ سال کا اونٹ، دو سال کی گائے اور بھینس اور ایک سال کی بکری اور بھیڑ کی قربانی صحیح ہے۔

(ج ۲۰ ص ۴۴۳)

سوال ۵۰۶: خصی جانور کی قربانی جائز ہے

خصی جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: خصی کی قربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے۔ (ج ۲۰ ص ۴۴۴)

سوال ۵۰۷: قربانی کی کھال کا کیا کریں؟

قربانی کی کھال کا کیا کیا جائے؟

الجواب: کھال اپنے ایسے صرف میں لاسکتا ہے جس میں کھال باقی رہے مثلاً مشک ڈول یا کتاب کی جلد بنا سکتا ہے کھال اگر اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے داموں کو بیچی تو وہ دام تمام خیرات کرے یعنی فقیر محتاج مصرف زکوٰۃ کو دے سید کو نہیں دے سکتا اور اگر سید کو دینے کی نیت سے بیچی تو وہ دام سید کو دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۴۵۱)

سوال ۵۰۸: قربانی کا گوشت کافر کو نہیں دینا چاہیے

قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا کیسا ہے؟

الجواب: قربانی اگر فقیر نے کی ہو اس کا گوشت کسی کافر کو دینا جائز نہیں اگر دے گا تو اتنے گوشت کا تاوان دینا لازم ہو گا اور اگر غنی نے کی تو ذبح کرنے سے اس کا واجب ادا ہو گیا گوشت کا اسے اختیار ہے مگر مستحب یہ ہے کہ اس کے تین حصے ر لے ایک حصہ اپنے لیے ایک عزیزوں خویشوں کے لیے ایک تصدق (صدقہ) کے لیے یہاں کے کفار کو دینا ان تینوں مدوں سے خارج ہے لہذا انہیں دینا خلاف مستحب ہے اور اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر کافر کو دینا حماقت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۴۵۶)

سوال ۵۰۹: قربانی کی کھال مسجد میں دینا جائز ہے

کیا قربانی کی کھال مسجد میں دے سکتے ہیں؟

الجواب: مسجد میں چرم قربانی (قربانی کی کھال) صرف کر دینا جائز ہے واجب نہیں۔ (ج ۲۰ ص ۴۸۷)

سوال ۵۱۰: عقیقہ کے بارے مسئلہ

اگر کوئی شخص دو یا دو سے زیادہ بچوں کا عقیقہ کرے تو ایک ہی جانور ان سب کی طرف سے کافی ہوگا یا نہیں؟

الجواب: گائے اور اونٹ سات بچوں کی طرف سے کافی ہے جبکہ بھیڑ اور بکری ایک سے زیادہ بچوں کے لیے کفایت

نہیں کرتیں جیسا کہ اضحیہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۵۷۹)

سوال ۵۱۱: عقیقہ کی ہڈی توڑنے میں حرج نہیں

کیا عقیقہ کی ہڈیاں نہیں توڑنی چاہئیں؟

الجواب: ہڈیاں توڑنے میں حرج نہیں اور نہ توڑنا بہتر اور دفن کر دینا افضل۔ (ج ۲۰ ص ۵۸۶)

سوال ۵۱۲: عقیقہ کس دن کرنا چاہیے؟

مدت اور وقت عقیقہ کیا ہونا چاہیے؟

الجواب: عقیقہ ساتویں دن افضل ہے نہ ہو سکے تو چودھویں اور نہ اکیسویں اور نہ زندگی بھر میں جب کبھی ہو وقت دن کا ہو

رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (ج ۲۰ ص ۵۸۵)

سوال ۵۱۳: عقیقے میں کتنے جانور ہوں؟

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے کے لیے جانور کتنے ہونے چاہئیں؟

الجواب: کم سے کم ایک تو ہے ہی اور پسر (یعنی لڑکے) کے لیے دو افضل ہیں استطاعت نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔

(ج ۲۰ ص ۵۸۶)

سوال ۵۱۴: عید الاضحیٰ کے روز عقیقہ کرنا کیسا؟

عید الاضحیٰ کے روز عقیقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۵۸۷)

سوال ۵۱۵: عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں؟

عقیقہ کا گوشت آباء و اجداد کے لیے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عقیقہ کا گوشت آباء و اجداد بھی کھا سکتے ہیں مثل قربانی اس میں بھی تین حصے کرنا مستحب ہے۔ (ج ۲۰ ص ۵۸۶)

کتاب الحظر والاباحۃ

سوال ۵۱۶: جذامی کے ساتھ کھانا کھانا کیسا؟

جذامی شخص کے ساتھ کھانا کھانا کیسا ہے؟

الجواب: ہر چند جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے بلکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا:

میرے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھائیے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے۔

یہاں تک کہ اگر بقصد تواضع و توکل و اتباع ہو تو ثواب پائے گا۔

مگر خواہی نخواہی اس کے ساتھ کھانا ضرور بھی نہیں بلکہ جس کی نظر اسباب پر مقتصر ہو اور خدا پر سچا توکل نہ رکھتا ہو اس کے حق میں پچنا ہی مناسب ہے نہ یہ سمجھ کر کہ یہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے کہ یہ خیال تو باطل محض ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں اسے رد فرمایا۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی .

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مرض میں تعدیہ نہیں۔ (صحیح بخاری ج ۲)

بلکہ اس نظر سے کہ شاید قضائے الہی کے مطابق کچھ واقع ہوا اُس وقت شیطان کے بہکانے سے یہ سمجھ میں آیا کہ فلاں

فعل سے ایسا ہو گیا ورنہ نہ ہوتا تو اس میں دین کا نقصان ہوگا۔

لوگو! حرف "لو" سے بچو کیونکہ یہ شیطانی کاموں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

غرض قوی الایمان کو توکل علی اللہ۔

اس سے (جذامی وغیرہ) کی مخالفت میں کچھ نقصان نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے حق میں اپنے دین کی احتیاط کو احتراز

بہتر۔ و ہذا سیدہ لم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فر من المجذوم کما تفر من الاسد . (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: کوڑھ (کوڑھ والے) سے اسی طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔ (ج ۲ ص ۱۰۱)

سوال ۵۱۷: ایک اہم مسئلہ

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہیں اور ایسا لفظ درود ثبوت شرعی حضرت عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی۔ رد المختار میں ہے:

صرف معنی محال کا وہم ممانعت کے لیے کافی ہے۔

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الانوار لا اعمال الا برار اپنے شیخین مذہب امام رافعی وہ ہمارے علمائے حنفیہ رضی اللہ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

اگر کوئی شخص کہے: میں اللہ تعالیٰ سے عشق رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے عشق رکھتا ہے تو وہ بدعتی ہے، ہذا عبارت صحیح یہ ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح: اللہ تعالیٰ اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ (ج ۲ ص ۱۱۴)

سوال ۵۱۸: مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز ہے

کیا حکم شرع شریف اس بارے میں کہ مدینہ شریف کو یثرب کہنا جائز ہے کہ نہیں؟ اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے، مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۴)

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب (مصیبت کی جگہ) نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔“ (ج ۲ ص ۱۱۶)

سوال ۵۱۹: مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت جائز نہیں

مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت کرنا کیسا؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں اور ان مردوں پر بھی لعنت فرمائی

ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔“ (صحیح البخاری ج ۲، جامع الترمذی ج ۲) (ج ۲ ص ۱۳۴)

سوال ۵۲۰: ہاتھ دکھا کر حالات پوچھنا کیسا ہے؟

کاہنوں اور تشیوں کو ہاتھ دکھلا کر تقدیر کے بارے میں پوچھنا کیسا ہے؟
الجواب: کاہنوں اور تشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُر اور یافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا:

”بے شک اس نے انکار کیا جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا گیا۔“
 اور اگر بطور اعتقاد و یقین نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے اسی کو حدیث میں فرمایا:

لم يقبل الله له صلوٰۃ اربعین صباحا. (جامع الترمذی ج ۲)
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔
 اور اگر ہزل و استہزاء ہو تو عبث و مکروہ حماقت ہے ہاں اگر بقصد تعجیز ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۵۵)

سوال ۵۲۱: شادی میں لڑکیاں نچوانی حرام ہیں

بیہ شادیوں میں طوائف اور بھانڈ نچوانا کیسا ہے؟
الجواب: طوائفوں کا ناچ مطلقاً حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر متعدد آیات قرآنیہ ناطق ہیں بھانڈ (پنڈ) جس طرح نقلیں بنایا اور لوگوں کو ہنسایا کرتے ہیں یہ بھی شرعاً حرام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من قعد وسط الحلقة فهو ملعون. (جامع الترمذی ج ۲)

ترجمہ: جو بڑی مجلس کے درمیان بیٹھا وہ ملعون ہے۔

اور مزامیر کے ساتھ ان کا گانا بھی حرام ہے اور اگر لچکے توڑے کے ساتھ ناچتے ہوں تو یہ بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!
 (ج ۲ ص ۱۵۵)

سوال ۵۲۲: اطاعت والدین فرض ہے

والدین کی اطاعت واجب ہے یا فرض؟ اور اگر وہ کسی گناہ کا حکم دیں تو اس پر عمل کرنا بھی واجب ہے؟
الجواب: اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اگر وہ خود مرتکب کبیرہ ہوں اُن کے کبیرہ کا وبال اُن پر ہے مگر اس کے سبب یہ امور جائزہ میں اُن کی اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر وہ کسی ناجائز بات (چوری ڈاکہ ترک نماز داڑھی کتر وانا وغیرہ) کا حکم دیں تو اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔

لا طاعة لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ. (مسند امام احمد بن حنبل ج ۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔ (ج ۲ ص ۱۵۷)

سوال ۵۲۳: جو غیر مسلموں کا تہوار منائے اس کے بارے کیا حکم ہے؟

جو مسلمان ہندوؤں کے تہوار میں ان کی موافقت کرے اور اس کو منائے اس کے لیے کیا وعید ہے؟

الجواب: اگر ان کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

غز العیون میں ہے:

”جس آدمی نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔“

ورنہ فسق و معصیت ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۸۷)

سوال ۵۲۴: مباہلہ کیا ہے؟

مباہلہ کیا ہے اور وہ کس وقت کس سے اور کس طرح کیا جاتا ہے؟

الجواب: مباہلہ یہ کہ دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعویٰ بیان کریں اور ہر فریق دعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر

لعنت الہی ہو یہ جائز ہے اور اب تک مشروع ہے۔

مباہلہ ہر اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے قول کی حقانیت (سچائی) پر یقین قطعی ہو مشکوک یا مظنون بات پر مباہلہ سخت

جرات ہے مثلاً ہم کسی شافعی ائمہ سے اس امر پر مباہلہ نہیں کر سکتے کہ قرأت خلف الامام ناجائز ہے نہ شافعی ہم سے مباہلہ

کر سکتا ہے کہ واجب ہے اور ہم اور وہ دونوں غیر مقلدوں سے اس پر مباہلہ کر سکتے ہیں کہ امام اعظم و امام شافعی رضی اللہ عنہما ائمہ

دین ہیں اور ان کی تقلید جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۸۹)

سوال ۵۲۵: تصویر جائز نہیں مگر سخت ضرورتاً

تصویر کھینچنا، کھینچوانا کیسا ہے؟

الجواب: شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنا بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ بلکہ صرف چہرے کی ہو کہ تصویر چہرہ

ہی کا نام ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی: ”الصورة الرأس“ (سر کی

تصویر کے لیے یہ حکم نہیں کیونکہ وہ جائز نہیں اس لیے کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے) اگرچہ ان کے پاس رکھنے میں خلاف ہے اور

صحیح و معتمد یہی ہے کہ ان کا بھی رکھنا حرام ہے جیسا پوری تصویر کا مگر جبکہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے

اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے یا زلت و خواری کی جگہ مثلاً فرش یا انداز میں ہو یا چہرہ بگاڑ دیں کاٹ دیں محو کر دیں کہ ان صورتوں

میں پوری تصویر بھی رکھنی جائز ہے یا ضرورت و مجبوری ہو جیسے سکے کی تصویریں اور ان صورتوں میں اگرچہ (تصویر کا) رکھنا جائز

ہے کھینچنا ان کا بھی حرام ہے۔

اور جس کا کھینچنا حرام ہے کھینچوانا بھی حرام ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے۔

ما حرم اخذه حرم اعطاؤه .

ترجمہ: جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔

مگر مواضع ضرورت (شناختی کارڈ پر تصویر، حج ویزہ کے لیے تصویریں، امتحانات وغیرہ جہاں پر ان کے بغیر اجازت نہ ہو) مستثنیٰ رہے ہیں۔

الضروریات تبیح المحظورات .

ضرورتیں (مجبوریاں) ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

اور حرج بین و ضرورت و مشقت شدیدہ کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔ (ج ۲۱ ص ۱۹۵)

سوال ۵۲۶: اذان سے مذاق کفر ہے

اذان سے مذاق کرنے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: اذان سے استہزاء ضرور کفر ہے اگر اذان ہی سے اس نے استہزاء کیا تو بلاشبہ کافر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی یہ اگر پھر مسلمان ہو اور عورت اس سے نکاح کرے اس وقت وطی حلال ہوگی ورنہ زنا (ہوگا) اور عورت اگر جدا اسلام و نکاح اس سے قربت پر راضی ہو وہ بھی زانیہ ہے۔ اگر اذان سے استہزاء مقصود نہ تھا بلکہ خاص اس مؤذن سے بایں وجہ کہ وہ غلط پڑھتا ہے تو اس حالت میں زید کو تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۲۱۵)

سوال ۵۲۷: داڑھی کا مذاق کفر ہے

داڑھی کا مذاق اڑانے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: داڑھی کے ساتھ استہزاء بھی ضرور کفر ہے۔ (ج ۲۱ ص ۲۱۵)

سوال ۵۲۸: ہمزاد کیا ہے؟

ہمزاد کیا ہوتا ہے؟

الجواب: ہمزاد از قسم شیاطین ہے وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر ملعون ابدی ہے سوا اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس مسلمان ہو گیا۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

”لوگو! تم میں سے کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ ہمزاد جن اور ہم زاد فرشتہ نہ ہو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ

کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی

کہ وہ مسلمان ہو گیا لہذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا۔“ (صحیح مسلم ج ۲) (ج ۲۱ ص ۲۱۶)

سوال ۵۲۹: کیا مصلے کے نیچے سے پیسے نکلنا ٹھیک ہے؟

دستِ غیب اور مصلے کے نیچے سے اثرنی وغیرہ کا نکلنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں صحیح ہے مگر اس عملداری میں کیا اب بلکہ نایاب ہے۔ دستِ غیب کے نہایت درجہ کا حاصل اب صرف فتوح ظاہرہ و وسعتِ رزق ہوتا ہے پھر اگر دستِ غیب اس طرح ہو کہ جن کو تابع کر کے اس کے ذریعے سے لوگوں کے مالِ معصوم منگوائے جائیں تو اشد سخت حرام کبیر ہے اور اگر سفلیات سے ہو تو قریب بکفر اور علویات سے ہو تو خود یہ شخص مارا جائے گا یا کم از کم پاگل ہو جائے گا یا سخت سخت امراض و بلا میں گرفتار ہو اعمالِ علویہ کو ذریعہ حرام بنانا ہمیشہ ایسے ثمرے لاتا ہے اور اس کے حرام قطعی ہونے میں کیا شبہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) اپنے مال آپس میں ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ (القرآن) (ج ۲۱ ص ۲۱۸)

سوال ۵۳۰: سبیل لگانا جائز ہے

مزنگ لاہور میں فرقہ وہابیہ و دیوبندیہ نے اس بارے بہت زور دے رکھا ہے کہ محرم کی سبیل لگانا اور تعزیہ نکالنا گھوڑا نکالنا حرام ہے مہربانی کر کے ان کی تردید فرمائیں؟

الجواب: سبیل لگانا ضرور جائز ہے دیوبندی ضرور گمراہ ہیں بے دین ہیں البتہ تعزیہ ناجائز ہے اور گھوڑا نکالنا نقل بنانا ہے اور اکابر کی نقل بنانی بے ادبی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۲۲۷)

سوال ۵۳۱: گستاخانہ کتابوں کے گستاخ مصنفین کے نام

مصنف تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، تحذیر الناس، حفظ الایمان، یکروزی کے مصنف کون کون ہیں اور شرع شریف میں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: تقویۃ الایمان و صراطِ مستقیم و یکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے اس پر صد ہا وجہ سے لزومِ کفر ہے۔ دیکھو سچن السیوح و کوکبہ شہابیہ و متن و شرح الاستمداد اور تحذیر الناس نا تو تو ہی و براہین قاطعہ گنگوہی اور خفص الایمان تھانوی میں قطعی یقینی اللہ و رسول کو گالیاں ہیں اور ان کے مصنفین مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے:

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

ترجمہ: جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

دیکھو کتاب مستطاب حسام الحرمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۲۸۶)

سوال ۵۳۲: غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین زہر قاتل ہے

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: حضور سیدنا غوث اعظم قطب اکرم جگر پارہ حضور نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین فی نفسہ زہر قاتل و موجب بربادی دین و دنیا۔

بہجہ مقدسہ میں ہے:

”تم لوگوں کا مجھے جھٹلانا زہر قاتل اور تمہاری دنیا اور آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب ہے۔“

اور یہاں نظر بواقع اس طرح توہین اعلانیہ کا مرتکب و مضر نہ ہوگا، مگر کنٹر افیض بغیض یا پکا دہابی خبیث اور یہ دونوں قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہیں، مسلمان کو ان سے میل جول رکھنا، سلام کرنا، پاس بیٹھنا، پاس بٹھانا سب حرام ہے۔ (ج ۲۱ ص ۲۸۷)

سوال ۵۳۳: عالم کو برا کہنے والا کیسا ہے؟

عالم دین کو برا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: عالم دین کو برا کہنا اگر اس کے عالم دین ہونے کے سبب ہے تو کفر ہے اور عورت نکاح سے باہر خواہ برا کہنے والا خود علم ہو یا جاہل اور عالم سنی العقیدہ کی توہین جاہل کو جائز نہیں۔ اگرچہ اس کے عمل کیسے ہی ہوں اور بد مذہب و گمراہ اگرچہ علم کہلاتا ہو اسے برا کہا جائے گا، مگر اسی قدر جتنے کا وہ مستحق ہے اور تحش کلمہ سے ہمیشہ اجتناب چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۱ ص ۲۹۵)

سوال ۵۳۴: تشقہ لگانا کیسا ہے؟

ماتھے پر تشقہ لگانے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: ماتھے پر تشقہ (ٹیکا) لگانا خاص شعار کفر ہے اور اپنے لیے جو شعار کفر پر راضی ہو اس پر لزوم کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من شبه بقوم فهو منه۔ (سنن ابی داؤد ج ۲)

ترجمہ: جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

اشباہ والنظائر میں ہے:

”بت کی پوج کرنا کفر ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں اور اسی طرح اگر کسی نے یہودیوں اور عیسائیوں کا زقار گلے میں ڈالا چاہے ان کے گرجوں میں جائے نہ جائے (یہ بھی کفر ہے)۔“ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۱ ص ۲۹۶)

سوال ۵۳۵: مرشد کی پہچان

کون شخص مرشد بننے کے قابل ہے اور کون پیر نہیں بن سکتا؟

الجواب: بیعت لینے اور مسند ارشاد پر بیٹھنے کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں:

ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو اس لیے کہ بد مذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

دوسری شرط ضروری علم کا ہونا اس لیے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔

تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا اس لیے کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم ہے دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گی۔

چوتھی اجازت صحیح متصل ہو جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔

جس شخص میں ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو اس (شخص) کو پیر نہیں پکڑنا چاہیے (یعنی اسے پیر نہیں بنانا

چاہیے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۳۹۲)

سوال ۵۳۶: عورت پیر نہیں بن سکتی

کیا عورت بھی مرید کر سکتی ہے؟ جبکہ وہ پابند شریعت ہے۔

الجواب: اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ داعی الی اللہ کا مرد ہونا ضرور ہے لہذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت نہ

پیر بنی نہ بیعت کیا۔ حضورؐ نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لن یفلح قوم ولّوا امرہم امراة۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: ہرگز وہ قوم فلاح نہ پائے گی جنہوں نے کسی عورت کو والی بنایا۔ (ج ۲۱ ص ۳۹۳)

سوال ۵۳۷: بے پیرے کا پیر شیطان ہے

جس کا کوئی پیر نہ ہو کیا اس کا پیر شیطان ہے یا نہیں؟

الجواب: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں:

”میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے

گا۔“

دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے۔

عوارف شریف میں ہے:

”سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے۔“

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے:

”مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیرا فلاح نہ پائے گا یہ ہیں ابویزید کہ فرماتے ہیں جس کا

... من رزق شئاً فليزله (کنز العمال ج ۳)۔
کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔ (ج ۲۱ ص ۴۹۶)

سوال ۵۳۸ مرید بیعت صرف ایک پیر کی کرے

ایک شخص ایک پیر صاحب کا مرید ہے کیا وہ اُن کا مرید ہوتے ہوئے کسی اور دوسرے پیر سے بھی بیعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اکابر فرماتے ہیں ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے ایک وقت میں ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے یہ وسوسہ ہے اس پر عمل نہ کیا جائے۔ یک در گیر و محکم گیر (ایک ہی دروازہ پکڑ ڈگر پکڑ مضبوطی سے) پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا۔ حدیث میں ارشاد ہوا:
من رزق شئاً فليزله (کنز العمال ج ۳)

ترجمہ: جس کو کسی چیز میں (یعنی جس چیز کے سبب سے) رزق دیا جائے تو چاہیے کہ اس پر لزوم اختیار کرے۔
قرآن عظیم کی آیت بھی اسی معنی کا افادہ فرماتی ہے جو کارڈ پر نہیں لکھی جاسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۰۳)

سوال ۵۳۹: میز پر کھانا کھانا کیسا؟

میز پر اور ٹیک لگا کر کھانا کیسا ہے؟

الجواب: ٹیک لگا کر کھانا اگر بہ نیت تکبر ہو تو کراہت کیسی (بلکہ) حرام ہے۔

قال تعالى اليس في جهنم مثوى للمتكبرين۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا دوزخ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں (یعنی یقیناً ہے)۔

ورنہ بلا کراہت درست بعض اوقات حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا فعل مروی (ہے)۔

ہاں عادت کریمہ زمین پر دستر خواہ بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی اور یہی افضل۔ (ج ۲۱ ص ۶۲۸)

سوال ۵۴۰: سخت ضرورت کو اگر کچھ نہ ملے تو کیا کرے؟

سخت ضرورت کو حرام چیز کھانا یا استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر بھوک پیاس سے مرتا ہو اور کوئی شے پاس نہیں اور جانے کہ اس وقت کھائے پئے گا نہیں تو مر جائے گا۔

یسی صورت میں حرام شے کھانا یا پینا اس قدر جس سے اُس وقت جان بچ جائے جائز ہے۔ یو ہیں کہ اگر سردی سخت ہے اور پہننے کو حرام کے سوا کچھ پاس نہیں اور نہ پہننے تو مر جائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۴۲)

سوال ۵۴۱: شراب سیدھے رستے سے روکتی ہے

شراب پینا خدا کے راستے سے روکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: بے شک ضرور روکتا ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۱ ص ۶۳۲)

سوال ۵۴۲: دف بجانا کیسا؟

شادی میں دف 'تاشہ بجانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: دف کے بے جلا جل یعنی بغیر جھانجھ کا ہوا اور تال سم کی رعایت سے نہ بجایا جائے اور بجانے والے نہ مرد ہوں نہ ذی عزت عورتیں بلکہ کتیریں یا ایسی کم حیثیت عورتیں اور وہ غیر محل فتنہ میں بجائیں تو نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مندوب ہے۔

حدیث میں مشروط دف بجانے کا حکم دیا گیا اور اس کی تمام قیود کو فتاویٰ شامی وغیرہ میں ذکر کر دیا گیا اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تشریح کر دی ہے۔

اس کے سوا اور باجوں سے احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۳۳)

سوال ۵۴۳: ایصالِ ثواب بہت عمدہ ہے

تیجہ دسواں چہلم کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: تیجہ دسواں چہلم سب جائز ہیں جب بہ نیت محمود و بطور محمود ہوں اور ان کا کھانا مساکین و فقراء کے لیے چاہیے۔ برادری کی دعوت کے طور پر نہ ہو۔

(کیونکہ) دعوت کا جواز خوشی میں ہوتا ہے نہ کہ مواقع غم میں فتح القدر وغیرہ۔ (ج ۲۱ ص ۶۳۴)

سوال ۵۴۴: کھانے میں عیب جائز نہیں

اگر کھانا پسند نہ آئے تو اس میں عیب نکالنا کیسا ہے؟ اور کسی کی دعوت پر کھانے میں عیب نکالا ہو تو یہ گناہ تو نہیں؟

الجواب: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے مکروہ و خلاف سنت ہے۔ عادت کریمہ یہ تھی کہ اگر پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں۔ اور پرائے گھر تو عیب نکالنا تو مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمال حرص و بے مروتی پر دلیل ہے گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں یہ عیب نکالنا ہے۔ اور اگر کوئی شے اسے مضر ہے اور اسے نہ کھانے کے لیے عذر کے لیے اس کا اظہار کیا نہ کہ بطور طعن و عیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتا دے اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے اب اگر نہیں کھانا تو دعوت کنندہ کو اس کے لیے کچھ اور منگوانا پڑے گا اسے ندامت ہوگی اور تنگدست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت

خبر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۵۲)

سوال ۵۳۵: ننگے سر کھانا خلاف سنت ہے

ننگے سر کھانا کیسا ہے؟ کیا جو ننگے سر کھانا کھائے اس کے ساتھ شیطان کھانا کھاتا ہے؟

الجواب: جو بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاتا ہے شیطان اس کے ساتھ نہیں کھا سکتا اور جو بغیر بسم اللہ کے کھائے شیطان اس کے ساتھ کھائے گا اگرچہ سر پر سو کپڑے ہوں ننگے سر کھانا ہنود کی رسم اور خلاف سنت ہے ہاں کوئی عذر ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۵۲)

سوال ۵۳۶: بلا دعوت دعوت پر جانا ناجائز ہے

بلا دعوت کسی کی دعوت میں جانا کیسا ہے؟

الجواب: بلا دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا:

دخل سارقاً وخرج معيراً.

چور بن کر گیا، لٹیہرا ہو کر نکلا۔

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معبود معروف سے زائد آدمی لے جانا سخت ناجائز ہے مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لیے ہوئے نہیں جاتے ان کی جو دعوت کرے گا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کا لمشر وط (جو بات لوگوں کے عرف اور رواج میں مشہور ہے وہ طے شدہ شرط کی طرح ہے)۔ ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ ان کو ساتھ لے گیا اور ان کا بار اس پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ یا یوں کہ ان کی کفالت یہ خود کر لے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ (ج ۲۱ ص ۶۵۲)

سوال ۵۳۷: دعوت کون سی قبول کی جائے کون سی نہیں؟

کون سی دعوت طعام قبول کرنا سنت ہے کہ کس دعوت طعام سے انکار کرنا اور قبول نہ کرنا گناہ ہے؟

الجواب: دعوت ولیمہ کا قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت مثل مزامیر وغیرہ نہ ہو نہ اور کوئی مانع شرعی ہو اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے کھانے نہ کھانے کا اختیار ہے باقی عام دعوتوں کا قبول افضل ہے جبکہ کوئی مانع ہو نہ کوئی اس سے زیادہ اہم کام ہو اور خاص اس کی دعوت کرتے تو قبول کرنے نہ کرنے کا اسے (ایک شخص کو) مطلقاً اختیار ہے۔

(ج ۲۱ ص ۶۵۵)

سوال ۵۳۸: شراب سب گندگیوں کی ماں ہے

شراب خوری کی نسبت کیا مسئلہ ہے؟

الجواب: شراب حرام ہے اور سب نجاستوں گندگیوں کی ماں ہے اس کے پینے والے کو دوزخ میں دوزخیوں کا جلتا ہوا

اور پیپ پر یہ جوئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۱۵۹)

سوال ۵۴۹: توانی کی طرح نعت پڑھنا کیسا ہے؟

میر و شریف میں توانی کی طرح (نعت) پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: توانی کی طرح پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ دھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور سخت حرام ہے اور اگر صرف خوش

ای کی مراد ہے اور کوئی امر مہورٹ فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر (میوزک) گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو پسند ہے کہ یہ امر ذر شریف کے مناسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۱۶۳)

سوال ۵۵۰: شہد کا اتارنا جائز ہے

شہد کا اتارنا جو تہ ہے یا ممنوع؟

الجواب: شہد کا اتارنا بلا شہد جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”شہد کی ٹھیکوں کے پیٹوں سے ایک شروب (پینے کی چیز) نکلتا ہے کہ جس کے رنگ الگ الگ (اور جدا) ہیں اس

میں لوگوں کے لیے شفاء (تندرستی) ہے۔“ (ج ۱ ص ۱۶۶)

سوال ۵۵۱: کچا انڈہ کھانا کیسا ہے؟

کچا انڈہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حلال جانور کا کچا کچا انڈہ سب حلال ہے ہاں وہ کہ خون ہو جائے نجس و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱ ص ۱۶۷)

سوال ۵۵۲: بیجزہ اگر دعوت کرے تو کیا کریں؟

بیجزہ اگر دعوت کرے تو کیا اس کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب: بیجزہ کے یہاں دعوت کھانے کو نہ جایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۱۶۹)

سوال ۵۵۳: کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے

کھڑے ہو کر پانی پینا کیوں منع ہے؟

الجواب: سوائے زمزم شریف و بقیہ وضو (وضو کا پانی جو بچ رہے) کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔ اس کی حدیثیں و

فقہی بحث کتب علماء میں موجود ہیں۔ (ج ۱ ص ۱۶۹)

سوال ۵۵۴: لوہے پیتل کا زیور پہننا جائز نہیں

ایک مسلمان لوہے اور پیتل کا زیور پہنتا ہے اور ہندو مسلمان سب خریدتے ہیں کیا یہ پہننا جائز ہے؟

الجواب: مسلمان کے ہاتھ (ایسا زیور پہننا) مکروہ تحریمی ہے۔ (ج ۲۲ ص ۱۲۸)

سوال ۵۵۵: کانسہ کے برتن استعمال کرنا کیسا؟

کانسہ جو شکل پیتل ہوتا ہے اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب: کانسہ کے برتن میں حرج نہیں اور اس کا زیور پہننا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۱۲۹)

سوال ۵۵۶: مٹی کے برتن میں کھانا سنت ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تانبے پیتل کے برتن میں طعام و پانی نوش فرمایا کرتے تھے یا کسی دوسری چیز کے برتن میں؟

الجواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تانبے پیتل کے برتنوں میں کھانا پینا ثابت نہیں مٹی یا کانٹھ کے برتن تھے

اور پانی کے لیے مشکیزے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۱۲۹)

سوال ۵۵۷: پیتل 'لوہا' تانبہ مرد و عورت دونوں کو پہننا ممنوع ہے

چھل چاندی کا پیتل کا پہننا کیسا ہے؟ اور اس کو پہن کر نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: تانبہ پیتل 'کانسہ' لوہا تو عورت کو بھی پہننا ممنوع ہے اور اس سے نماز ان کی بھی مکروہ ہے اور چاندی کا چھتہ

خاص لباس زنان (عورتوں کے لیے) ہے مردوں کو مکروہ اور مکروہ چیز پہن کر نماز بھی مکروہ مرد کو چاندی کی انگلی ایک انگ کی

سڑے چار ماشے سے کم وزن کی جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۱۳۰)

سوال ۵۵۸: ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے

ریشمی کپڑا مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نہ بلکہ حرام ہے حدیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔“ (صحیح بخاری ج ۲)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو ریشم پہنے گا اللہ عز و جل اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۲)

سوال ۵۵۹: عمامہ شریف کی مقدار کا بیان

عمامہ شریف کتنے گز لمبا ہونا چاہیے؟

الجواب: عمامہ اقدس کے طول میں کچھ ثابت نہیں۔ امام ابن الحاج مکی سات ہاتھ یا اس کے قریب کہتا ہے اور حفظ فقیر میں کلمات علماء میں سے ہے کہ کم از کم پانچ ہاتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہاتھ۔ اور شیخ عبدالحق کے رسالہ لباس میں اکتیس ہاتھ تک لکھا ہے اور ہے یہ کہ یہ امر عادت پر ہے جہاں علماء و عوام کی جیسی عادت ہو اور اس میں کوئی محذور شرعی نہ ہو اس قدر اختیار کریں اہل علم نے تصریح فرمائی ہے کہ معاشرے کی عادت سے باہر ہونا باعثِ شہرت اور مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۲ ص ۱۷)

سوال ۵۶۰: نئی چیز کس دن اور کیسے استعمال کریں؟

نیا کپڑا اور جو استعمال کرنے پر کیا پڑھے اور کون سے روز استعمال کرے درزی کو کون سے روز سلنے کو دے؟

الجواب: بسم اللہ کہہ کر پہنے اور پہن کر پڑھے:

الحمد لله الذي كساني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة .

ترجمہ: سب تعریف اور ستائش اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری قوت و طاقت (بچاؤ و تحفظ) کے بغیر مجھے اس کے پہننے کی توفیق بخشی۔

اور کپڑے کے استعمال اور درزی کو دینے کے لیے کوئی خصوصیت نہیں ہاں منگل کے دن کپڑا قطع (کاٹنا) نہ کیا جائے۔

مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

”جو کپڑا منگل کے روز قطع کیا جائے وہ جلے یا ڈوبے یا چوری ہو جائے“۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۱۸۴)

سوال ۵۶۱: ہر رنگ کا کپڑا پہننا جائز ہے

زرد رنگ کا کپڑا پہننا مرد کو کیسا ہے؟

الجواب: زعفران کا رنگ ہوا کپڑا مرد پر حرام ہے اور کسی طرح کا زرد رنگ حرام نہیں ہاں اگر وہ کسی ایسی وضع مخصوص پر

ہے جس سے انگشت نمائی و شہرت ہو تو مطلقاً مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۱۸۷)

سوال ۵۶۲: اندھے سے بھی پردہ ہے عورت کو

نامحرم عورتوں کو اندھے سے پردہ کرنا لازم ہے اس زمانہ میں یا نہیں؟

الجواب: اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے

جیسا آنکھ والے کے پاس۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افعمیا وان انتما الستما تبصرا نہ . واللہ تعالیٰ اعلم! (جامع الترمذی ج ۲)

ترجمہ: کیا تم دونوں اندھی ہو، کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۲۵)

سوال ۵۶۳: دیور، بہنوئی سے بھی پردہ فرض ہے

کیا اپنی حقیقی ہمشیرہ کے شوہر سے پردہ کرنا فرض ہے یا نہیں؟

الجواب: بہنوئی کا حکم شرع میں بالکل مثل حکم اجنبی ہے بلکہ اس سے بھی زائد کہ وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت و نشست و برخاست کر سکتا ہے، غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی لہذا صحیح حدیث میں ہے:

قالوا یا رسول اللہ ارایت الحمو قال الحمو الموت . (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیٹھ دیور اور ان کے مثل رشتہ داران شوہر کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: یہ تو موت ہیں۔

خصوصاً ہندوستان میں بہنوئی کہ باجاء رسوم کفار ہندو سالی، بہنوئی میں ہنسی ہوا کرتی ہے یہ بہت جلد شیطان کا دروازہ کھولنے والی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۲۷)

سوال ۵۶۴: محفل مسجد میں ہو، عورتوں کا جانا کیسا؟

اگر مسجد میں وعظ یا میلاد کی محفل ہوتی ہو تو کیا عورتوں کو مسجد میں باپردہ جانا جائز ہے یا نماز کے لیے جانا جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: عورتیں نماز مسجد سے ممنوع ہیں اور داعظ یا میلاد خواں اگر عالم سنی صحیح العقیدہ ہو اور اس کا وعظ و بیان صحیح و مطابق شرع ہو اور جانے میں پوری احتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی احتمال فتنہ نہ ہو اور مجلس رجال سے دوران کی نشست ہو تو حرج نہیں مگر مساجد کے جانے میں ان شرائط کا اجتماع خیال و تصور سے باہر شاید نہ ہو سکے۔

ومن لم يعرف اهل زمانه وهو جاهل .

جو کوئی اپنے زمانے والوں کو نہ پہچانے تو نادان (اور نا سمجھ) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۵۶۵: جیٹھ اور دیور سے پردہ ہے، خسر سے نہیں

بہو اپنے خسر کا پردہ کرے یا نہ کرے، اسی طرح جیٹھ دیور کا کیا حکم ہے؟

الجواب: جیٹھ اور دیور سے پردہ واجب ہے کہ وہ نامحرم ہیں اور خسر سے پردہ واجب نہیں جائز ہے۔ اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب اگر کرے گی گنہگار ہوگی اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت و رضاعت اُن سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہے۔ مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جو

ان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے۔ یہی حکم خسر بہو کا۔ اور جہاں معاذ اللہ مظنہ فتنہ (فتنہ کا گمان) ہو پردہ واجب ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۳۰)

سوال ۵۶۶: عورت کی آواز مرد تک نہ جائے

عورتوں کا بلند آواز سے محفل میں نعتیں پڑھنا اور مردوں کا ان کی آواز سننا کیسا ہے؟

الجواب: عورت کا خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔ نوازل امام فقیہ ابواللیث میں ہے:

نغمة المرأة عورة .

ترجمہ: عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا ”عورت“ یعنی محل ستر ہے۔

کافی امام ابوالبرکات نسفی میں ہے:

لا تلبی جہرا لان صوتها عورة .

ترجمہ: عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے اس لیے کہ اس کی آواز قابل ستر ہے۔ (ج ۲۲ ص ۲۳۲)

سوال ۵۶۷: عورت کس سے بات کر سکتی ہے کس سے نہیں؟

کتنے ایسے شخص ہیں جن کو عورت اپنی گفتگو سنا سکتی ہے ان کو اپنی آواز سنانا جائز ہے؟

الجواب: تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۳۳)

سوال ۵۶۸: اپنے ہاتھ سے اپنی جوانی برباد کرنا حرام ہے

ایک شخص مجبوق ہے (یعنی اپنے ہاتھ سے اپنی منی نکالتا ہے جسے مشت زنی بھی کہتے ہیں) اور وہ اس گندے فعل سے باز نہیں آتا اس کو کیا دعا پڑھنی چاہیے کہ یہ گندی عادت چھوٹ جائے؟

الجواب: وہ گنہگار ہے عاصی ہے اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے فاسق ہے حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گا بھن (حاملہ) اٹھیں گی جس سے مجمع اعظم میں ان کی رسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں اور اللہ معاف فرماتا ہے جسے چاہے اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے اُسے چاہیے کہ لاحول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے فوراً دل سے متوجہ بخدا ہو کر لاحول پڑھے (یعنی لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم)۔

نماز پنجگانہ کی پابندی کرے نماز صبح کے بعد بلا ناغہ سورۃ اخلاص شریف کا ورد رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۵۶۹: عورت کو اپنے پیر کے بھی ہاتھ پاؤں کو چھونا نہیں چاہیے

اگر پیر جوان ہے اور عورتیں اپنی خوشی سے اس کے ہاتھ پاؤں دبائیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونا جائز نہیں اگرچہ پیر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۴۵)

سوال ۵۷۰: غیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑی پہنوانا کیسا؟

کچھ عورتیں چوڑی فروش کو اپنا ہاتھ دے کر چوڑی پہنواتی ہیں اور بعض دفعہ اُن کے شوہر بھی پاس ہوتے ہیں یہ فعل کیسا

ہے؟

الجواب: حرام حرام حرام ہے ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے

ساتھ اسے روار کھتے ہیں دیوث ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۴۷)

سوال ۵۷۱: عورت کا نوکری کرنا کیسا ہے؟

عورت بسبب ناداری کے ایک معتبر جگہ ملازم ہے یہ عورت کا نوکری کرنا جائز ہے مجبوری کی حالت میں؟

الجواب: یہاں پانچ شرطیں ہیں:

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چکے۔

(۲) کپڑے تنگ و چست نہ ہوں جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔

(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔

(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(۵) اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔

یہ پانچ شرطیں اگر جمع نہیں اور ان میں سے ایک بھی کم ہے تو حرام (ہے)۔ (ج ۲۲ ص ۲۴۷)

سوال ۵۷۲: اپنے پیر سے بھی پردہ واجب ہے

اپنے پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟

الجواب: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۵۰)

سوال ۵۷۳: انگوٹھے چومنا جائز ہے

انگوٹھے چومنا جائز ہے یا نہیں اور کن جگہوں پر منع ہے؟

الجواب: ضرور بمعنی فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ تو اصلاً نہیں ہاں اذان سننے میں عمائے فقہ نے مستحب رکھا ہے اور

نہ نہ موقوف پر کچھ احادیث بھی وارد جو ایسی جگہ قابل تمسک ہیں۔

كما حققنا في رسالتنا منير العين في حكم تقبيل الابهامين .

جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابیہامین یعنی آنکھوں کو روشن کرنا انگوٹھے چومنے کے عمل سے اس کی تحقیق کی ہے۔

مگر نماز میں یا خطبہ یا قرآن مجید سنتے وقت نہ چاہیے نماز میں اس کی ممانعت تو ظاہر اور استماع خطبہ و قرآن کے وقت یوں کہ اس وقت ہر تن گوش ہو کر تمام حرکات سے باز رہنا چاہیے۔ پنجائیت کے وقت جو آیہ کریمہ ”ما کان محمد ابدا احد من رجسکم“ پر اس قدر کثرت سے انگوٹھے چومے جاتے ہیں گو یا صد ہا چڑیاں جمع ہو کر چپک رہی ہیں یہاں تک کہ دور والوں کو قرآن عظیم کے بعض الفاظ کریمہ بھی اس وقت اچھی طرح سننے میں نہیں آتے یہ فقیر کو سخت ناپسند و گراں گزرتا ہے۔ صرف انگوٹھے لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھنے میں اس وقت کوئی حرج نہ بھی ہو تو بوسہ تعظیم میں آواز نکلنے کا خود حکم نہیں جیسے بوسہ سنگ اسود و آستانہ کعبہ و قرآن عظیم و دست و پائے علماء و صلحاء نہ کہ ایسی آوازیں کہ چڑیاں بسیرالے رہی ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب! (ج ۲۲ ص ۳۱۶)

سوال ۵۷۴: قبر کو بوسہ نہیں دینا چاہیے

کیا قبر کو بوسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحیح اور قابل ترجیح مذہب میں کسی بھی قبر کو بوسہ دینے یعنی چومنے کی اجازت نہیں بلکہ ممانعت ہے۔

چنانچہ محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح عین العلم میں ہے کہ قبر تابوت اور دیوار کو ہاتھ نہ لگایا جائے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے بارے میں اس طرح کرنے سے روکا گیا اور منع کیا گیا ہے پھر باقی لوگوں کی قبور کے ساتھ یہ معاملہ کیسے روا ہو سکتا ہے اور قبر کو بوسہ نہ دیا جائے کیونکہ یہ ہاتھ لگانے سے کہیں بڑھ کر ہے لہذا اس کے لیے نہی بطریق اولیٰ ہے اسی طرح جحک کر سلام کرنا منع ہے۔ (ج ۲۲ ص ۳۱۸)

سوال ۵۷۵: عالم کے ہاتھ چومنا جائز ہے

کسی عالم یا کسی بزرگ کا ہاتھ چومنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں جائز ہے بلکہ مستحب و مندوب و مسنون و محبوب ہے جبکہ بہ نیت صالحہ محمودہ ہو۔ امام بخاری ادب المفرد

اور ابوداؤد و تہمتی زارع بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

”پھر ہم جلدی کرنے لگے تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر ان کے ہاتھ اور پاؤں چومیں۔“

(سنن ابی داؤد ج ۲)

تو یہ ابصار و در مختار میں ہے:

”کسی عالم اور پارسائے شخص کے بطور تبرک ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درر) مصنف نے الجامع سے نقل فرمایا کہ دیندار حاکم اور عادل بادشاہ کے ہاتھوں کو بھی بوسہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ یہ سنت ہے۔“ (تجلی) (ج ۲۲ ص ۳۲۰)

سوال ۵۷۶: کافر کو سلام کرنا حرام ہے

کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب واللہ یرجع الیہ ما ب (اور اللہ تعالیٰ ٹھیک بات کو سب سے زیادہ جانتا ہے

اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مرجع اور ٹھکانا ہے)۔ (ج ۲۲ ص ۳۷۸)

سوال ۵۷۷: سلام سے متعلق چند مسائل

سلام کے متعلق جملہ مسائل کیا ہیں؟

الجواب: سلام کے متعلق بہت مسائل ہیں جو خاص بات دریافت کرنی ہو سکیں۔ غالباً آپ کی مراد یہ ہوگی کہ کس کس کو سلام منع ہے۔ ہاں بد مذہب کو سلام کرنا حرام ہے فاسق کو سلام کرنا ناجائز ہے جو برہنہ ہوا استیفاء کر رہا ہو اسے سلام نہ کرے کافر یا مبتدع یا فاسق کو سلام کرنے کا صحیح ضرورت پیش آئے تو لفظ سلام نہ کہے بلکہ ہاتھ اٹھانے یا اور کوئی لفظ کہ نہ سلام ہونہ تعظیم کہنے پر قناعت کرے یا مجبور ہو تو آداب کہے یعنی آ میرے پاؤں داب! یا آداب شریعت کہ تو نے اپنے فسق سے ترک کر دیئے ہیں بجا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۳۷۸)

سوال ۵۷۸: نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے

نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب: نمازوں کے بعد مصافحہ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔ نسیم الریاض میں ہے:

الاصح انہا بدعة مباحة۔

صحیح یہ ہے کہ یہ بدعت مباحہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۴۱۰)

سوال ۵۷۹: غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے

غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے یا کفر ہے؟

الجواب: غیر کو سجدہ بلاشبہ حرام ہے پھر اگر بروجہ عبادت ہو تو کفر ہے اور بروجہ تحیت ہو تو کفر میں اختلاف ہے اس کے

حرام ہونے میں اختلاف نہیں اور حق یہی ہے کہ بے نیت عبادت حرام ہے کبیرہ ہے کفر نہیں۔ (ج ۲۲ ص ۴۱۶)

سوال ۵۸۰: اشارے سے سلام کرنا کیسا ہے؟

سلام کرنا اشارہ کے ساتھ یعنی وقت سلام مسنون ہاتھ پیشانی تک لے جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بلا ضرورت فقط اشارہ پر قناعت بدعت اور یہود و نصاریٰ کی سنت ہے اور سلام مسنون کے ساتھ نخل حاجت عرفہ میں اشارہ بھی ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۴۶)

سوال ۵۸۱: سیدوں سے محبت کا صلہ

جو لوگ سیدوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لیے یومِ محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟

الجواب: ہاں سچے محبانِ اہل بیت کرام کے لیے روزِ قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں۔ طبرانی میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کہ بندے کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔“ (المجم الاوسط ج ۳) (ج ۲۲ ص ۴۲۲)

سوال ۵۸۲: عورتوں کو سلام کرنا کیسا؟

عورتوں کو السلام علیکم کہنا چاہیے یا نہیں؟ اگر کہنا چاہیے تو بوڑھی جوان کا فرق ہے یا نہیں؟

الجواب: محارم و ازواج پر سلام مطلقاً ہے اور اجنبیات میں جوانوں کو سلام نہ کیا جائے، بوڑھیوں کو کیا جائے، بلکہ جو انہیں اگر سلام کریں تو جواب دل میں دیا جائے، انہیں نہ سنائے، حالانکہ جواب دینا واجب ہے اور لفظ سلام کا مرد و عورت کا باہم اور ایک دوسرے کے ساتھ مطلقاً السلام علیکم ہے اور سلام بھی کافی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۵۶۳)

سوال ۵۸۳: سید زادے کو ملازم رکھنا کیسا ہے؟

سید کے لڑکے سے جب شاگرد یا ملازم ہو دینی و دنیوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں، نہ ایسی خدمت پر اسے ملازم رکھنا جائز اور جس خدمت میں ذلت نہیں، اس پر ملازم رکھ سکتا ہے۔ بحال شاگرد بھی جہاں تک عرف اور معروف ہو شرعاً جائز ہے، لے سکتا ہے اور اسے مارنے سے مطلق احتراز کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۵۶۸)

سوال ۵۸۴: بدھ کو ناخن نہ کٹوائے

بدھ کے دن ناخن کترانا چاہیے یا نہیں؟ اگر نہ چاہیے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

الجواب: نہ چاہیے حدیث میں اس سے نہی آئی کہ معاذ اللہ مورث برص ہوتا ہے۔ بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بدھ کو

ہاں کتروائے کسی نے برہمائے حدیث منع کیا فرمایا صحیح نہ ہوئی فوراً برص ہو گئی۔ شب کو زیارت جمال بے مثال حضور پر نور محبوب ذی الجلال صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نبی فرمائی ہے۔ عرض کی حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی۔ ارشاد ہوا تمہیں اتنا کافی تھا کہ یہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی یہ فرما کر حضور مہدیؑ ۱۱۸۴ھ والا برص وئی السوتی صلی اللہ علیہ وسلم (حضور اندھوں کو زخموں اور مردوں کو صحت و حیات بخشے) الی ہستی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو) نے اپنے دست اقدس کے پناہ دو جہاں ودیگیر بیکساں ہے اُن کے بدن پر لگایا فوراً اچھے ہو گئے اور اسی وقت سے توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کروں گا۔ (ج ۲۲ ص ۵۷۵)

سوال ۵۸۵: ایک مشمت داڑھی رکھنا واجب ہے

ریش (داڑھی) ایک مشمت سے زیادہ رکھنا سنت ہے یا مکروہ؟

الجواب: ریش ایک مشمت یعنی چار انگل تک رکھنا واجب ہے اس سے کمی ناجائز۔

شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے:

”داڑھی بمقدار ایک مشمت رکھنا واجب ہے اور جو اسے سنت قرار دیتے ہیں وہ اس معنی میں ہے کہ یہ دین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری کردہ طریقہ ہے یا اس وجہ سے کہ اس کا ثبوت سنت نبوی سے ہے جیسا کہ نماز عید کو سنت کہا جاتا ہے حالانکہ وہ واجب ہے۔“

فتح القدیر میں ہے:

”داڑھی ترشوانا یا کترنا کہ وہ مشمت کی مقدار سے کم ہو جائے ناجائز ہے۔“ جیسا کہ بعض مغربیت زدہ لوگ اور مجوزے کرتے ہیں۔ غرض لمحیہ سے کچھ لینا بھی اسی حالت سے مشروط ہے جبکہ طول میں حد شرعی تک پہنچ جائے۔

قدوی ہندیہ میں بحوالہ المستطع منقول ہے کہ جب داڑھی طول اور عرض میں بڑھ جائے تو ایک مشمت مقدار سے زائد کو کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

اور پُر ظاہر کہ مقدار ٹھوڑی کے نیچے سے لی جائے گی یعنی پھوٹے ہوئے بال اس قدر ہوں وہ جو بعض بے باک جہال سب زیریں کے نیچے سے ہاتھ رکھ کر چار انگل ناپتے ہیں کہ ٹھوڑی سے نیچے ایک ہی انگل رہے یہ محض جہالت اور شرع مطہر میں بے باکی ہے۔ غرض اس قدر میں تو علمائے سنت کا اتفاق ہے۔

اس سے زائد اگر طول فاحش حد اعتدال سے خارج بے موقع بد نما ہو تو بلاشبہ خلاف سنت و مکروہ کہ صورت بد نما بنانا اپنے منہ پر دروازہ طعن مسخریہ کھولنا مسلمانوں کو استہزاء و غیبت کی آفت میں ڈالنا ہرگز مرضی شرع مطہر نہیں۔ نہ معاذ اللہ زہار کہ ریش اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم عیاذ باللہ کبھی حد بد نمائی تک پہنچی سنت ہونا اس کا معقول نہیں۔ (ج ۲۲ ص ۵۸۰)

سوال ۵۸۶: ناخن اور موئے زیر ناف کی حد کا بیان

ناخن اور موئے زیر ناف کتنے روز تک رکھ سکتے ہیں اور کتنے دن کے بعد اجازت نہیں؟

الجواب: چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں۔ بعد چالیس روز کے گنہگار ہوں گے۔ ایک آدھ بار میں گناہ مغیرہ ہوگا۔ عادت ڈالنے سے کبیرہ ہو جائے گا فسق ہوگا۔
صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے:

”ہمارے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر بغل بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لیے ایک وقت مقرر فرمایا کہ ہم میں کوئی شخص چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے۔“ (صحیح مسلم ج ۱)
(ج ۲ ص ۶۷۸)

سوال ۵۸۷: جمعہ اور جمعہ کی سنتوں کی نیت کیسے کریں؟

جمعہ فرضوں کی اور سنتوں کی اول و آخر کی نیت کیا کریں؟

الجواب: جمعہ کی نیت میں فرض جمعہ اور چاہے یہ بھی بڑھائے واسطے اسقاط ظہر کے اور قبل کی سنتوں میں سنت قبل جمعہ اور بعد کی سنتوں میں سنت بعد جمعہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۰۲)

سوال ۵۸۸: مزارات پر جانا جائز ہے

اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا کیسا ہے؟

الجواب: قطعاً جائز لا طلاق قوله صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرور وھا۔ (صحیح مسلم ج ۱)
لوگو! اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں اور دیگر ائمہ نے اپنی اپنی کتب میں اس مسئلہ کو تفصیل بیان کیا ہے اور خاص اس مسئلہ میں مستقل کتب لکھی گئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۰۹)

سوال ۵۸۹: چھوٹے بچے کو ایصالِ ثواب کرنا بھی جائز ہے

تین برس کے بچے کی فاتحہ کرنا کیسا ہے؟ اور کس دن ایصالِ ثواب کریں؟

الجواب: شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو یا تیسرے دن باقی یہ تعین عرفی ہیں جب چاہیں کریں انہیں دنوں کی گنتی شرعی جاننا جہالت ہے و بدعت۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۱۲)

سوال ۵۹۰: صدقہ کی فضیلت

صدقہ دینے کی کیا فضیلت ہے؟

الجواب: حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
 ”بے شک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بھاتا اور بڑی موت کو دفع کرتا ہے۔“ (جامع الترمذی ج ۱)
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بڑی موت سے روکتا ہے۔“ (المعجم الکبیر ج ۱)
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔“ (المعجم الکبیر ج ۳)
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”صدقہ گناہ کو بھادیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔“ (جامع الترمذی ج ۲)
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”بے شک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بڑی موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور
 اندیشہ کو دور کرتا ہے۔“ (مسند ابویعنی ج ۳) (ج ۲ ص ۱۳۰)

سوال ۵۹۱: عورت جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟

ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا پھر اس نے دوسرے سے شادی کی تو جنت میں وہ کس خاوند کے ساتھ ہوگی؟
الجواب: عورت اپنے آخر ازواج کے لیے ہے (یعنی وہ اپنے شوہر جو آخری ہے اسی کے ساتھ جنت میں ہوگی)۔

(ج ۲ ص ۱۸۳)

سوال ۵۹۲: تین طلاقوں کے بعد عورت حلال نہیں

تین طلاقیں اگر دے دیں تو بعد میں پھر یہ کس طریقہ سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اور اگر یہ تین طلاقوں کے بعد بھی مل کر اکٹھے
 رہیں تو ان کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: تین طلاق کے بعد بے حلالہ اسے پھر رکھنا حرام ہے اور اس سے وطی زنا اور اولاد و ولد الزنا اور وہ مرد عورت
 دونوں فاسق اور ان کی سزا بہت سخت ہے جو یہاں بیان نہیں ہو سکتی اور اللہ عزوجل کا عذاب شدید ہے۔ ان مرد و عورت پر فرض
 ہے کہ فوراً جدا ہو جائیں ورنہ مسلمان ان سے میل جول چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۹۵)

سوال ۵۹۳: صفر کے آخری بدھ کی کوئی حیثیت نہیں

صفر کے مہینہ کے آخری بدھ میں لوگ شیرینی تقسیم کرتے ہیں اور جنگلوں میں گاہوں کو سیر کو جاتے ہیں اور ان میں یہ مشہور
 ہے کہ اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی کیا یہ درست ہے؟

الجواب: آخری چہار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یا بی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت۔ بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوعہ میں آیا ہے۔
آخر اربعاء فی الشهر یوم نحس مستمر۔

ترجمہ: ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ دائمی نحس و الا دن تھا۔

اور مروی ہے کہ ابتداء اجتلاء سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم اسی دن تھی اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ و اضعاف مال ہے بہر حال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۲۷۰)

سوال ۵۹۴: زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا کیا ہے؟

زید نے بکر پر زنا کی تہمت لگائی تو زید کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: مسلمان کو زنا کی تہمت بے ثبوت شرعی لگانے والا فاسق 'مردود الشہادۃ' اسی کوڑوں کا شرعاً سزاوار ہے یہاں دنیا میں نہیں ہو سکتے آخرت میں استحقاق نار ہوگا۔ (ج ۲۳ ص ۳۷۹)

سوال ۵۹۵: توبہ کے بعد کسی کو اسی گناہ کے بارے شرم دلانا جائز نہیں

ایک زانیہ اپنے گناہ سے ایک عالم کے ہاتھ تائب ہوئی بعد میں اب بھی کچھ لوگ اسے طعن دیتے ہیں اور اس کے خاوند کو اس سے جدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: گناہ سے توبہ کرنے والے کو اگلے (پچھلے) گناہ سے عیب لگانا سخت حرام ہے۔ ایسے کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ امام ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی جبکہ امام ترمذی نے اس حدیث کی تحسین فرمائی جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گزشتہ گناہ پر عار دلانے 'وہ نہ مرے گا' مگر جبکہ خود اس گناہ کا مرتکب ہو۔ (تیسیر شرح جامع الصغیر ج ۲)

امام مناوی نے فرمایا کہ حدیث پاک میں گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس سے کرنے والے نے توبہ کر ڈالی۔

اور زن و شوہر میں جدائی ڈالنا شیطان کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”وہ آدمی ہم میں سے نہیں کہ جو دغا بازی سے عورت کو شوہر کے خلاف کر دے“۔ (سنن ابوداؤد ج ۲) (ج ۲۳ ص ۳۲۹)

سوال ۵۹۶: قبر پر اذان دینے کا فائدہ

قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر پر اذان کہنے میں میت کا دل بہلتا ہے اور اس پر رحمت الہی کا اترنا اور سوال جواب کے وقت شیطان کا رد

ہونا اور ان کے سوا اور بہت سے فائدے ہیں جن کی تفصیل ہمارے رسالہ ”ایذان الاجر فی اذان القبر“ میں ہے۔ واللہ

تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۷۳)

سوال ۵۹۷: بعد فجر تلاوت قرآن جائز ہے

بعد نماز فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بے شک جائز ہے بلکہ بہت اعلیٰ وقت ہے جبکہ آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۷۵)

سوال ۵۹۸: راستے میں چلتے ہوئے قرآن پاک پڑھنا کیسا؟

راستے میں چلتے ہوئے قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے؟ اور راستے میں بدبودار جگہیں بھی آتی ہیں؟

الجواب: راستے میں قرآن شریف کی تلاوت دو شرط سے جائز ہے ایک یہ کہ وہاں کوئی نجاست نہ ہو دوسرے یہ کہ راہ

چننا سے قرآن عظیم پڑھنے سے غافل نہ کرے جہاں نجاست یا بدبو ہو وہاں خاموش رہے جب وہ جگہ نکل جائے پھر پڑھے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم! (ج ۲ ص ۲۷۵)

سوال ۵۹۹: کعبہ شریف کا ادب

بعض لوگ کعبہ شریف کی جانب پشت کر کے دیوار مسجد کے سہارے بیٹھ کر تسبیح پڑھتے ہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب: نامناسب ہے حدیث میں ہے:

افضل المجالس ما استقبل به القبلة۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (کنز العمال ج ۹)

ترجمہ: سب میں بہتر نشست رو بہ قبلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۷۶)

سوال ۶۰۰: چھٹی جمعہ کو ہونی چاہیے

شریعت میں بروز جمعہ کو مکتب کے لڑکوں کو چھٹی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو مع حدیث و آیت کے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: جمعہ کی چھٹی ہمیشہ معمول علمائے اسلام ہے اور اسی قدر اس کی سند کے لیے کافی ایسی جگہ بالخصوص آیت یا

حدیث ہونا کچھ ضرور نہیں اور آیت و حدیث سے نکال بھی سکتے ہیں کہ حدیث صحیح میں جمعہ کی پہلی ساعت سے جمعہ کی طرف

جانے کی ترغیب فرمائی تو صبح سے فراغ جمعہ تک تو وقت اہتمام و انتظار جمعہ میں گزرا پڑھنے کا کیا وقت اگر کہے کہ مسجد میں جا

کر پڑھے تو قبل جمعہ حقہ سے ممانعت فرمائی بعد نماز فرمایا گیا:

ترجمہ: ”جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو“۔ (القرآن)

یہاں بھی تجارت و کسب حلال کا ذکر فرمایا نہ کہ تعلیم علم کا تو معلوم ہوا کہ وہ دن چھٹی کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۶۰۵: شادی شدہ کو سفر میں زیادہ دیر نہ رہنا چاہیے

پر دیس میں بال بچے دار کو کب تک رہنا چاہیے؟

الجواب: بلا ضرورت سفر میں زیادہ رہنا کسی کو نہ چاہیے۔ حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کام ہو چکے سفر سے جلد واپس آؤ اور جو وطن میں زوجہ چھوڑ آیا ہو اسے حکم ہے کہ جہاں تک بن پڑے چار ماہ کے اندر اندر واپس آئے۔

بذلک امر امیر المؤمنین الفاروق الاعظم علیہ الرضوان .

مؤمنوں کے حکمران حق اور باطل میں سب سے بڑے فرق کرنے والے حضرت عمر نے مسلمانوں کو یہی حکم فرمایا تھا، انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۳۸۸)

سوال ۶۰۶: کیا رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ خاص ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا ائمہ مجتہدین و شہداء و صالحین خصوصاً اولیائے کاملین کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کا لفظ کہنا کیسا ہے چاہیے یا نہیں؟

الجواب: رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہا ہی جائے گا ائمہ و اولیاء علمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کتاب مستطاب بیچہ الاسرار شریف و جملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی وغیرہ اکابر میں یہ شائع و ذائع ہے۔

تنویر الابصار میں ہے:

”صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا یا لکھنا مستحب ہے۔ تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفاء کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا اُلٹ بھی رائج قول کی بناء پر جائز ہے یعنی صحابہ کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ عنہ۔“ (ج ۲ ص ۳۸۹)

سوال ۶۰۷: گمشدہ چیز کو ڈھونڈنے کا غلط طریقہ

گم شدہ شے کے دریافت کے لیے بیسین شریف سے نام نکالا جاتا ہے یا کسی طرح چور کا پتا معلوم کیا جاتا ہے یہ طریقہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ طریقے ناجائز و مضرب ہیں اور ان سے جس کا نام نکلے اسے چور سمجھ لینا حرام۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں۔“ (القرآن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سوال ۶۰۸: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟
 ترجمہ: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟
 جواب: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟
 سوال ۶۰۹: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟

جواب: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟
 سوال ۶۰۹: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟
 جواب: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟
 سوال ۶۱۰: ایک جھوٹی افواہ

جواب: ایک جھوٹی افواہ
 سوال ۶۱۱: محسن مسجد بھی مسجد ہے
 سوال ۶۱۲: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۳: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟

جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۴: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۵: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟

جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۶: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۷: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟

جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۸: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۱۹: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟

جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۲۰: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 سوال ۶۲۱: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟
 جواب: محسن مسجد داخل مسجد ہے یا نہیں؟

سوال ۶۱۲: ماتم اور نوحہ دونوں حرام ہیں

محرم میں ماتم یا نوحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ماتم و نوحہ محرم ہو یا غیر محرم مطلقاً حرام ہے۔ (ج ۲۲ ص ۴۰۷)

سوال ۶۱۳: شیعوں کی مجلس میں جانا حرام ہے

رافضیوں کی مجلس میں جانا کیسا ہے؟

الجواب: رافضیوں کی مجلس میں جانا سخت حرام ہے۔ (ج ۲۲ ص ۴۰۷)

سوال ۶۱۴: غیر عالم و عظم نہیں کر سکتا، مگر ایک طریقے کا ذکر

غیر عالم کا وعظ کہنا کیسا ہے؟ اور اگر وہ کرنا چاہے تو کیا طریقہ ہے؟

الجواب: منبر مسند نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جاہل اردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔ جبکہ وہ جاہل فاسق دائرہ منڈاؤ غیرہ نہ ہو کہ اس وقت وہ جاہل سفیر محض ہے۔ اور حقیقتہً وعظ اس عالم کا جس کی کتاب پڑھی جائے اور اگر ایسا نہیں بلکہ جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اسے وعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وعظ سننا حرام ہے اور مسلمانوں کو حق ہے بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اسے منبر سے اتار دیں کہ اس میں نہی منکر ہے اور نہی منکر واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۶۱۵: سیاہ خضاب لگانا حرام ہے

سیاہ خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سیاہ خضاب خواہ مازد و ہلیہ و نیل کا ہو خواہ نیل و حنا مخلوط خواہ کسی چیز کا، سوا مجاہدین کے سب کو مطلق حرام ہے اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ چٹاں اتنی ملا کر جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنت مستحبہ ہے۔ شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الشریف اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں:

”سیاہ خضاب لگانا حرام ہے صحابہ اور دوسرے بزرگوں سے سرخ خضاب کا استعمال منقول ہے اور کبھی کبھار زرد رنگ کا خضاب بھی۔“

حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافروں کا۔“ (المسند رک لمحا کم ج ۵)

مگر بلا مشورہ اور بصورتِ مجبوریت (جس کا ذکر ص ۲۳۸ میں ہے)۔

سوال ۶۱۷: زیرِ مہندی لگانا ہے؟

جواب: مہندی کا استعمال شاقہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو ان عضو بدن میں

مہندی لگانا حرام ہے اور سر اور اڑھی میں مستحب۔ (ج ۲ ص ۱۹۰)

سوال ۶۱۸: اکمش کا پڑھنا کیسا ہے؟

انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اسی علمِ مسلمان اگر بہ نیتِ ردِ نصاریٰ انگریزی پڑھے، اگر پائے گا اور دنیا کے لیے صرف زبان سیکھنے یا حساب افسیدس، جغرافیہ، جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہر تن اس میں مصروف ہو کر اپنے دین و عمل سے غافل نہ ہو جائے اور نہ جو چیز اپنا دین و علم بقدرِ فرض سیکھنے میں مانع آئے، حرام ہے۔ اسی طرح وہ کتابیں جن میں نصاریٰ کے عقائد، باطلہ مثل انکار وجود آسمان وغیرہ درج ہیں ان کا پڑھنا بھی روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۵۳۳)

سوال ۶۱۸: دراشت میں جو مال حرام کا ہو اس کا کیا کریں؟

ایک باپ نے سود وغیرہ حرام مال چھوڑ کر انتقال کیا اب وہ حرام مال لڑکے کے واسطے حلال ہو گیا یا نہیں؟

الجواب: جس جس شخص کی نسب معلوم ہو کہ فلاں سے اتنا مال سود یا رشوت یا غصب یا چوری میں اس کے باپ نے لیا تھا اس پر فرض ہے کہ ترکہ سے اتنا اتنا مال ان لوگوں یا ان کے وارثوں کو واپس دے، اگرچہ وہ مال بعینہ جہانہ معلوم ہو جو ان کا جائز طریقوں سے لیا اور جس مال کی نسبت بعینہ معلوم ہو کہ یہ خاص وہی مال حرام ہے تو فرض ہے کہ اسے مال غیر و غصب سمجھے، اگرچہ وہ لوگ معلوم نہ ہوں جن سے لیا تھا۔ پھر بحالتِ علم ان مستحقوں یا ان کے وارثوں کو دے، ورنہ ان کی نیت سے فقراء کو تصدق کرے اور اگر اجمالاً صرف اتنا معلوم ہو کہ ترکہ میں مال حرام بھی ملا ہے، مگر نہ مال متمیز نہ مستحق معلوم تو دیانۃً افضل احتراز (یعنی اس مال سے بھی بچنا) اور حکم جواز (ہے)۔ (ج ۲ ص ۵۳۵)

سوال ۶۱۹: زبانی توبہ سے حرام سے جان نہ چھوٹے گی

سود اور رشوت کا مال زبانی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس کے یہاں نوکری کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زبانی توبہ سے حرام مال پاک نہیں ہو سکتا، بلکہ توبہ کے لیے شرط ہے کہ جس جس سے لیا ہے واپس دے، وہ نہ رہے ہوں ان کے وارثوں کو دے، ہمانہ چلے (کہ یہ حرام مال کس کا ہے) تو اتنا مال تصدق (صدقہ بغیر نیتِ ثواب) کر دے، اس کے گناہ سے براءت نہیں۔ اس کے یہاں نوکری کرنا، تنخواہ لینا، کھانا کھانا جائز ہے، جبکہ وہ چیز جو اسے دے اس کا بعینہ مال حرام ہونا معلوم ہو۔ (ج ۲ ص ۵۳۳)

سوال ۶۲۰: ہزاری عورت کو کوئی چیز بیچنا کیسا؟

ہزاری عورت کے ہاتھ قیمتا چیزیں فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اُس کے ہاتھ کچھ بیچ کر اس کے زہرام سے قیمت لینا حرام اس کے یہاں اجرت کا کام کر کے اس کے زہرام سے اجرت لینا حرام۔

لان الذی عندہن کالمضوب کما فی الہندیۃ وغیرہا۔

اس لیے کہ جو کچھ اُن ہزاری عورتوں کے پاس ہے وہ غصب کردہ (یعنی چھینی ہوئی) چیز کی طرح ہے جیسا کہ ہندیہ وغیرہ میں ہے۔

ہاں! اگر اس کے سوا کوئی اور ذریعہ حلال بھی اس کے پاس ہو اور لینے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ قیمت یا اجرت کون سے مال سے ہے تو لینا جائز ہے جبکہ وہ چیز بیچنے والی اس سے اقامت معصیت نہ ہو جیسے مرامیر ورنہ بیچنا خود ہی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۵۷۶)

سوال ۶۲۱: چوری کا مال حرام ہے کھانا کھلانا؟

کوئی شخص چوری میں مشہور ہے لیکن لوگوں کو کھلانا ہے یہ کھانا کیسا ہے؟

الجواب: چوری کا مال خود کھانا بھی حرام اور دوسروں کو کھلانا بھی حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۵۸۷)

سوال ۶۲۲: اپنی اولاد کو وہابیوں سے پڑھوانا حرام ہے

وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جوان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے بھیجتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: حرام حرام حرام اور جواباً کرے بدخواہ اطفال بتلائے آتام۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۶۸۲)

سوال ۶۲۳: وہابیوں سے مسائل پوچھنا بیوقوفی ہے

غیر مقصدوں سے مسائل دریافت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر مقلدوں سے مسئلہ دریافت کرنا حماقت ہے۔ (ج ۲۳ ص ۶۸۲)

سوال ۶۲۴: استاد اپنے شاگرد کو کتنا اور کیسے مار سکتا ہے؟

استاد اپنے شاگرد بچوں کو بغیر کسی قید و شرط کے بدنی سزا دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ضرورت پیش آنے پر بقدر حاجت تنبیہ اصلاح اور نصیحت کے لیے بلا تفریق اجرت و عدم اجرت استاد کا

بدنی سزا دینا اور سزائش سے کام لینا جائز ہے۔ مگر یہ سزا لکڑی ڈنڈے وغیرہ سے نہیں بلکہ ہاتھ سے ہونی چاہیے اور ایک وقت میں تین مرتبہ سے زائد پٹائی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے کہ کسی آزاد بچے کو اس کے والد کے حکم سے مارنا جائز نہیں، لیکن استاد تعلیمی مصلحت کے تحت پٹائی کر سکتا ہے۔ امام طرطوسی نے یہ قید لگائی ہے کہ مار پیٹ زخمی کر دینے والی نہ ہو اور تین ضربوں سے زائد بھی نہ ہو، لیکن ناظم نے اس قید کو رد کر دیا اس کی کوئی وجہ نہیں۔ لہذا نقل کی ضرورت ہے اور شارح نے اسے برقرار رکھا۔ علامہ شرمہالی نے فرمایا: نقل کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ چھوٹے بچے کو ہاتھ سے سزا دی جائے نہ کہ لٹھی سے اور تین ضربوں سے تجاوز بھی نہ ہونے پائے۔

جامع صغارا ستروشنی میں ہے: میرے والد نے بحث صلوٰۃ ملقط میں ذکر فرمایا کہ جب بچے کی عمر دس سال ہو تو نمازی بنانے کے لیے اسے ہاتھ سے سزا دی جائے لٹھی سے نہیں اور تین مرتبہ سے تجاوز بھی نہ کیا جائے، یونہی استاد کے لیے روا نہیں کہ تین مرتبہ سے تجاوز کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدرسہ کے استاد مرد اس سے فرمایا: تین مرتبہ سے زائد ضربیں لگانے سے پرہیز کرو کیونکہ اگر تم نے تین مرتبہ سے زیادہ سزا دی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے بدلہ لے گا۔ (جامع الصغارا) واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۶۵۲)

سوال ۶۲۵: عالم کے لیے مدرسے کی سند ضروری نہیں

ایک شخص کے پاس مدرسہ کی سند نہیں ہے نہ ہی اس نے کسی مدرسہ میں پڑھا ہے اس کے باوجود وہ آیات قرآنی اور احادیث کو پڑھ کر ترجمہ کرے اور کہے کہ میں مولوی ہوں تو ایسے شخص کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: سند کوئی چیز نہیں، بہتر سے سند یافتہ شخص بے بہرہ ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی، اُن کی شہرہ گردی کی لیاقت بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہیے اور علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا، جب تک مدتھا کسی طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو مفتیان کامل کے بعض صحبت یافتہ کہ ظاہری درس و تدریس میں پورے نہ تھے مگر خدمت علماء کرام میں اکثر حاضر رہے اور تحقیق مسائل کا شغل ان کا وظیفہ تھا، فقیر نے دیکھا ہے کہ وہ مسائل میں آج کل کے صد ہا فارغ التحصیلوں بلکہ مدرسوں بلکہ نام کے مفتیوں سے بدرجہا زائد تھے۔ پس اگر شخص مذکور فی السؤال خواہ بذات خود خواہ بفیض صحبت علماء کا ملین علم کافی رکھتا ہے جو بیان کرتا ہے غالباً صحیح ہوتا ہے اس کی خطاء سے اس کا صواب زیادہ ہے تو حرج نہیں اور اگر دونوں وجوہ علم سے عاری ہے صرف بطور خود اُردو فارسی کی کتابیں دیکھ کر مسائل بتائے اور قرآن و حدیث کا مطلب بیان کرنے پر جرات کرتا ہے تو یہ سخت اشد کبیرہ ہے اور اس کے فتویٰ پر عمل جائز نہیں، نہ اس کا بیان حدیث و قرآن سننے کی اجازت حدیث میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اجراکم علی الفتیا اجراکم علی النار۔ (کنز العمال ج ۱۰)

ترجمہ: جو شخص فتویٰ دینے میں زیادہ جرات رکھتا ہے وہ آتش دوزخ پر زیادہ دلیر ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

من قال فی القرآن برأیه لأصاب لقد أخطأ. (کنز العمال ج ۲)
ترجمہ: جس نے قرآن کے معنی اپنی رائے سے بیان کیے اس نے اگر ٹھیک بھی کہا تو غلط کیا۔
اور فرماتے ہیں:

من قال فی القرآن بغير علم فليتبوء مقعده من النار. (کنز العمال ج ۲)
ترجمہ: جو بغیر علم کے قرآن کے معنی کہے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! واللہ تعالیٰ اعلم!
(ج ۲۳ ص ۶۸۳)

سوال ۶۲۶: بے عمل عالم بھی جاہل سے افضل ہے

عالم بے عمل جاہل باعمل سے فضیلت میں زیادہ ہے یا نہیں؟
الجواب: جاہل عالم کی فضیلت کرہیں پہنچ سکتا، جبکہ وہ عالم عالم دین ہو۔

یعلمون والذین لا یعلمون. (القرآن)

ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے علم والے اور بے علم۔

جاہل بوجہ جہل اپنی عبادت میں سو گناہ کر لیتا ہے اور مصیبت یہ کہ انہیں گناہ بھی نہیں جانتا۔ اور عالم دین اپنے گناہ میں وہ حصہ خوف و ندامت کا رکھتا ہے کہ اسے جلد نجات بخشتا ہے۔ لہذا حدیث میں ارشاد ہوا کہ عالم کا ہاتھ رب العزت کا دست قدرت میں ہے اگر وہ لغزش بھی کرے تو اللہ تعالیٰ جب چاہے اسے اٹھالے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۶۸۶)

سوال ۶۲۷: کیا پیر و استاد کا مرتبہ والدین سے زیادہ ہے؟

کیا پیر و استاد کا مرتبہ ماں باپ سے زیادہ ہے؟

الجواب: پیر و استاد علم دین کا مرتبہ ماں باپ سے زیادہ ہے وہ مربی بدن ہیں یہ مربی روح جو نسبت روح سے بدن سے ہے وہی نسبت استاد و پیر سے ماں باپ کو ہے۔ (ج ۲۳ ص ۷۰۱)

سوال ۶۲۸: جھوٹا مسئلہ بیان کرنا کب حرام ہے اور کب نہیں؟

جو شخص جھوٹا مسئلہ بیان کرے اس کے لیے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

الجواب: جھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ ہے اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء ہے اور شریعت پر افتراء اللہ عز و جل

پر افتراء ہے اور اللہ عز و جل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون. (القرآن)

— (continued) —

1. *Chlorophyll a* (Chl a)

’میں نے کہا کہ یہ تو بالکل فوڈ“ سے لڑنے سے روک دیتا ہے۔

مجلس

من قضي بغير علمه لعنه ملكة السماء والأرض (١٠٠)

مرکز معارف اسلامی، جامعہ اسلامیہ، لاہور

ہاں آج کل کے اقلیتی کے واقعہ اس سے اپنی طرف سے بہت حد تک متاثر ہے۔

میرا جس نے رخصت ہوتے ہوئے اپنی امانت کو اس کے پاس چھوڑ دیا۔

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

سوال ۶۲۹ نور ہوتے ہیں کھٹل میں کت پڑھنا لیا؟

کھانسی میاں میں ادا ہو جائے گا نہ پچھتاوت نہ پانی؟

الحجرات (۱) (خوہریت لڑا) اپنی خواہر کو یا خوش آوازی سے گل اندیجہ کہتے ہوئے خوش بانی میں سے پہلے آتے ہیں۔

تے ممانعت لی جائے گی۔

لأن هذا الشرع المظهر جاء بعد الدواعي والله لا يحب الفساد .

ترجمہ: کیونکہ یہ پاک شریعت (عجاز) ذرائع کی روک تھام کرتی ہے، اچھا خالص فساد کو پسند نہیں کرتی۔

منقول ہے عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور مرد کے ساتھ ستر۔ علماء فرماتے ہیں: مرد کا قلم مثل عورت ہے

ہے۔ (نقشہ ۷۴)

سوال ۶۳۰۔ مخلوط میلا دھیں کفرے ہو کر درود پاک پڑھنا جائز ہے

گناہ محرمیں شریف کرتا جائز ہے یا نہیں؟ اور میلاد شریف میں قیام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: گیارہویں شریف اور مجلس مبارک میلاد کا قیام جس طرح مکہ معظمہ و مدینہ معظمہ کے غلام گیارہ اور پندرہ

دارالاسلام کے خاص (عام میں شائع ہے) ضرور جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۷۳۹)

سوال ۶۳۱: مجلس ذکر شہادت کس طرح ہونی چاہیے؟

مجلس ذکر شہادت جائز ہے یا ناروا ایک صاحب نے کہا کہ تجدید سرور مختلف ہے اور تجدیدِ علم با اتفاق، جائز ہے؟

الجواب: مجلس ذکر شہادت اگر روایات باطلہ سے ہو تو مطلقاً ناروا اور روایات صحیحہ سے ہو تو اگر تجدید غم و جبب کا

مقصود ہے بے شک نامحمود ہے اور اگر ذکرِ فضائلِ محبوبانِ خدا مراد ہے تو موردِ رحمت جواز ہے۔

وامعا الاعمال بالنیات والما لكل امریء ما لوی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (صحیح بخاری ج ۱)
ترجمہ: کاموں کا مدار ارادوں پر ہے اور ہر آدمی وہی پائے گا جس کا اس نے ارادہ کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۷۳۶)

سوال ۶۳۲: محرم میں کالے اور سبز کپڑے نہ پہننا چاہیے

محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے پہننا کیسا ہے؟

الجواب: محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے علامتِ سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے، خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیاں لیاں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۷۵۶)

سوال ۶۳۳: شطرنج لڈ کھیلنا کیسا؟

گنجفہ، چوسر، شطرنج کھیلنا کیسا ہے؟

الجواب: یہ سب کھیل ممنوع و ناجائز ہیں، ان میں چوسر اور گنجفہ بدتر ہیں، گنجفہ (تاش) میں تصادم ہے اور انہیں عظمت

کے ساتھ رکھتے اور وقت و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، یہ امر اس کے سخت گناہ کا موجب ہے اور چوسر کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنے ہاتھ سؤر کے گوشت خون میں رنگا۔“ (صحیح مسلم ج ۲)

دوسری حدیث صحیح میں فرمایا:

”جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۴) (ج ۲ ص ۷۵۵)

سوال ۶۳۴: مختلف مسائل کے مختلف احکام کا بیان

آتش بازی کرنا کیسا ہے؟ اور ایصالِ ثواب کے کھانے کو لٹانا کیسا ہے؟ روشنی جلانا کیسا ہے؟

الجواب: آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام کھانے کا ایسا لٹانا ہے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے، تصبیح مال

ہے اور تصبیح حرام۔ روشنی اگر مصالح شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۱۲)

سوال ۶۳۵: میوزک کے ساتھ قوالی سننا حرام ہے

مزامیر کے ساتھ قوالی سننا کیسا ہے؟

الجواب: مزامیر حرام ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث صحیح میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر فرمایا:

یستحلون الحر والحریب والمعاذف۔

زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

اور فرمایا: وہ بندر اور سور ہو جائیں گے۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ہدایہ وغیرہ کتب معتدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔

حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی نظام الحق والدین رضی اللہ عنہ فوائد الفوائد میں فرماتے ہیں:

مزامیر حرام ست (گانے بجانے کے آلات حرام ہیں)۔

حضرت شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے اپنے مکتوبات شریفہ میں مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار فرمایا۔ (ج ۲۳ ص ۱۳۸)

سوال ۶۳۶: ڈھول بجانا ممنوع ہے

شادی میں ڈھول بجانا اور محرم میں تعزیہ داری کرنا سینہ پیٹنا کیسا ہے؟

الجواب: ڈھول بجانا ممنوع ہے اور تعزیہ داری و سینہ کو پی حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۱۴۱)

سوال ۶۳۷: غیر مسلموں سے علاج کروانا کیسا ہے؟

ہندوؤں سے بیماری کی دوا لینا کیسا ہے؟

الجواب: طبیب اگر کوئی ناجائز چیز دوا میں بتائے جب تو جائز نہیں، اگرچہ طبیب مسلمان ہو اور جائز چیز میں حرج نہیں،

اگرچہ کافر ہو۔ مگر ہندوؤں کی طلب عقلی اصول کے خلاف اور اکثر مضمر ہوتی ہے لہذا بچنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۱۹۶)

سوال ۶۳۸: کئی میتوں پر اکٹھا جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

کئی میتوں پر جنازہ ایک ساتھ ہو سکتا ہے؟

الجواب: سو دو سو جتنے جنازے جمع ہوں سب پر ایک ساتھ ایک نماز ہو سکتی ہے۔ (ج ۲۳ ص ۱۹۸)

سوال ۶۳۹: حمل کو گرانا کیسا ہے؟

استسقاء حمل جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ زنا کے پانی سے ٹھہرا ہو؟

الجواب: اگر ابھی بچہ نہیں بنا تو جائز ہے ورنہ ناجائز کہ بے گناہ قتل ہے اور چار مہینے میں بچہ بن جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم! (ج ۲۳ ص ۲۰۰)

سوال ۶۴۰: غیر طبیب کا طبیب بن جانا حرام ہے

جس نے حکمت نہ پڑھی ہو نہ سیکھی ہو اس کا خود سے طبیب بننا کیسا ہے؟

الجواب: جاہل کو طبیب بننا حرام ہے۔ (ج ۲۳ ص ۲۰۷)

سوال ۶۴۱: مانع حمل دوائیوں کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

عورت کو بانجھ کرنا کس قدر گناہ ہے اور اس گناہ کی معافی ہے یا نہیں؟

الجواب: بانجھ کرنا نہ کرنا اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے بشر کی طاقت نہیں۔
یجعل من یشاء عقیما۔

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بانجھ کر دے۔

ہاں ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدیدہ قابل قبول شرع کے سبب ہے حرج نہیں ورنہ سخت شنیع و معیوب ہے۔ اور شرعاً ایسا قصد ناجائز و حرام۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصی کرنے اور الگ تھلگ کٹ کر رہنے اور رہبانیت اختیار کرنے سے منع فرمایا اور مانع حمل دوا کا استعمال انہی کے معنی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۲۰۸)

سوال ۶۴۲: وہابیوں کے گھر شادی کرنا جائز نہیں

وہابی غیر مقلدوں کے گھر شادی بیاہ کرنا اس کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے گھر کھانا کیسا ہے؟
الجواب: وہابی یا غیر مقلد سے میل جول مطلقاً حرام ہے اور اس کے ساتھ شادی بیاہ خالص زنا۔
حدیث میں فرمایا:

”نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ اُن کے ساتھ پانی پیو نہ اُن کے پاس بیٹھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو“۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۲۹)

سوال ۶۴۳: غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی

زید اگر کسی کی غیبت کرے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب: غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے۔ حدیث میں فرمایا:
لا غیبة لفاسق۔

اگر فاسق کی غیبت کی جائے تو وہ غیبت نہیں۔

اور بد مذہب کی بُرائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ حدیث میں ہے:

”کیا تم بدکار کا ذکر کرنے سے گھبراتے ہو تو پھر کب لوگ اسے پہچانیں گے لہذا بدکار میں جو کچھ نقائص اور خرابیاں ہیں انہیں بیان کر دنا کہ لوگ اس سے بچیں۔“

ہاں جس کی غیبت جائز نہیں وہ سخت کبیرہ حدیث میں فرمایا:

الغیبة اشد من الزناء۔

غیبت زنا کرنے سے بدتر ہے۔

اُسے سمجھانا چاہیے تو بہ لگتی چاہیے نہ مانے تو اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۵۷)

سوال ۶۳۴: بیوی کے حقوق

بیوی کے حقوق شوہر پر کیا ہیں؟

الجواب: نفقہ سکنی مہر حسن معاشرت نیک باتوں اور حیا و حجاب کی تعلیم و تائید اور اس کے خلاف سے منع العہد یدہر جائز بات میں اس کی دلجوئی اور مردانہ خدا کی سنت پر عمل کی توفیق ہو تو اور اُسے منافی شریعہ میں اس کی ایذا کا تحمل کمال خیر ہے اگرچہ یہ حق زن نہیں۔ (ج ۲۳ ص ۳۷۱)

سوال ۶۳۵: شوہر کے حقوق

شوہر کے حقوق بیوی پر کیا ہیں؟

الجواب: امور متعلقہ زن شوہر میں مطلقاً اس کی اطاعت کہ ان امور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مقدم ہے اس کے ناموس کی شدت حفاظت اس کے مال کی حفاظت ہر بات میں اس کی خیر خواہی ہر وقت امور جائز میں اس کی رضا کا طالب رہنا اسے اپنا مولیٰ (یعنی مددگار) جاننا نام لے کر نہ پکارنا کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو بجا (شکایت) سے بھی احتراز کرنا۔ بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۷۱)

سوال ۶۳۶: حقوق العباد بندہ معاف کرے تو معاف ہوں گے

وہ کون سے حقوق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ تب معاف فرمائے گا جب بندہ معاف کرے گا؟

الجواب: تمام حقوق العباد ایسے ہی ہیں کہ جب تک صاحب حق معاف نہ کرے معافی نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۳ ص ۳۷۶)

سوال ۶۳۷: والدین کی نافرمانی کی نحوستیں

والدین کی نافرمانی کے بارے حدیث میں کیا ارشاد پاک ہے؟

۱۔ نغیبت کے بارے جاننے اور اسے پہچاننے کے لیے پڑھئے: نغیبت کی تباہ کاریاں۔ یہ اپنی قومیت کی منفرد کتاب ہے کہ اتنا سواد اس موضوع پر اس کے علاوہ کہیں نہ پائے گا۔ (محمد اسد قادری غفرلہ)

۲۔ اگر کوئی اپنے گھر کو واقعی جنت بنانا چاہتا ہے وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ان عطاء کردہ سنہری پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر ان کا عامل بن جائے تو بہاریں آجائیں گی۔ (محمد اسد قادری غفرلہ)

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں“۔ (جامع الترمذی ج ۲)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”ماں باپ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں“۔ (سنن ابن ماجہ)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لیے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کہ اس کی سزا جیتے

جی (یعنی زندگی میں ہی) پہنچاتا ہے“۔ (المسند رک للہاکم ج ۲) (ج ۲ ص ۲۸۴)

سوال ۶۳۸: والدین میں سے کس کا حق اولاد پر زیادہ ہے؟

اولاد پر ماں کا حق زیادہ ہے یا باپ کا؟

الجواب: اولاد پر ماں باپ کا حق نہایت عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے اعظم قال اللہ تعالیٰ:

”اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کی اسے پیٹ میں رکھے رہی اس کی ماں تکلیف

سے اور اسے جنت تکلیف سے اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا میں مہینے میں ہے“۔ (القرآن)

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص الگ کر کے گناہ اور اس کی

ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے حمل و ولادت اور دوبرس تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش آئیں جن کے باعث اس کا حق

بہت اشد و اعظم ہو گیا شمار فرمایا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص نے خدمت اقدس حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے

زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں عرض کیا: پھر؟ فرمایا: تیری

ماں عرض کیا: پھر؟ فرمایا: تیری ماں عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ“۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم ج ۲)

سوال ۶۳۹: والدین کی طرف سے حج کرنا کیسا؟

کیا والدین کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کیا جاسکتا ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ

ملے“۔ (سنن الدارقطنی ج ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

”جو اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلاً کمی نہ ہو۔“ (شعب الایمان ج ۶) (ج ۲۳ ص ۳۹۷)

سوال ۶۵۰: چلا چلا کر رونے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

جو اپنے عزیز و اقرباء کی وفات پر چلا چلا کر روتے ہیں کیا اس سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے؟

الجواب: چلا کر رونے سے مردے کو ضرور تکلیف ہوتی ہے اہل سنت کے مذہب میں موت سے روح نہیں مرنی۔ نہ اس کا علم و سمع و بصر زائل ہوتا ہے بلکہ ترقی پاتا ہے جنازہ رکھا ہوتا ہے لوگ جو کچھ کہتے کرتے ہیں مردہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے یہ سب امور احادیث کثیرہ سے ثابت ہیں۔ چلا کر رونے سے زندے پریشان ہو جاتے ہیں ایذا پاتے ہیں نہ کہ مردہ جس پر ابھی ایسی سخت تکلیف چلانے کی گزر چکی ہے۔ اس کی پریشانی اس کی ایذا بیان سے باہر ہے پھر وہ تو دار حق میں گیا اب اسے ہر مصیبت رنج دیتی ہے اور ہر حسہ سرور بخشی ہے۔ یہ امر اس کے لیے صد گونہ ایذا کا باعث ہوتا ہے بچہ ہو یا جوان اس میں سب یکساں ہیں۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”چلا کر رونے سے اپنے مردوں کو ایذا نہ دو۔“ (الفرردس بماثر الخطاب ج ۱) (ج ۲۳ ص ۴۸۰)

سوال ۶۵۱: چلا چلا کر رونا جائز نہیں

چلا کر رونا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: میت پر چلا کر رونا جزع فزع کرنا حرام سخت حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”لوگوں میں دو یا تین کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا اور میت پر نوحہ۔“ (صحیح مسلم ج ۱)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں احت ہے نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلانا۔“ (کشف الاستار من زوائد المعجم ج ۱)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو مغیص کی جائیں گی دوزخیوں کے دائیں بائیں وہاں ایسے بھونکیں

گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔“ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ۶) (ج ۲۳ ص ۴۸۲)

سوال ۶۵۲: تعزیہ بنانا دیکھنا دونوں حرام

تعزیہ کا بنانا اور دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: تعزیہ رائجہ مجمع بدعات شنیعہ سید ہے اس کا بنانا دیکھنا جائز نہیں اور تعظیم و عقیدت سخت حرام و اشد بدعت۔
اللہ سبحانہ و تعالیٰ مسلمان بھائیوں کو راہ حق کی ہدایت فرمائے۔ آمین! واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۴۸۹)

سوال ۶۵۳: شیعوں کی سب رسومات حرام ہیں

شیعہ محرم میں جو رسومات کرتے ہیں ان میں جانا کیسا ہے اور شیرینی بانٹنا کیسا ہے؟

الجواب: علم، تعزیہ، مہندی، ان کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، بجرے، مرغے، ماتم، مصنوعی کر بلا کو جانا، عورتوں کا تعزیہ دیکھنے کو نکلنا یہ سب باتیں حرام و گناہ و ناجائز و منع ہیں۔

فاتحہ جائز ہے۔ روٹی، شیرینی، شربت جس پر ہو مگر تعزیہ پر رکھ کر یا اس کے سامنے ہونا جہالت ہے۔ اور اس پر چڑھانے کے سبب تبرک سمجھنا حماقت ہے۔ ہاں تعزیہ سے جدا جو خالص سچی نیت سے حضرات شہدائے کرام رضی اللہ عنہم کی نیاز ہو وہ ضرورت تبرک ہو وہ بالی خبیث کہ اسے خبیث کہتا ہے خود خبیث ہے۔ (ج ۲۳ ص ۴۹۸)

سوال ۶۵۴: امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟

ایصالِ ثواب بروج سیدنا امام حسین علیہ السلام بروزِ عاشورہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: روح پر فتوح ریحانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب بروج صواب عاشورہ اور ہر روز مستحب و مستحسن ہے۔ (ج ۲۳ ص ۵۰۰)

سوال ۶۵۵: شیعوں کے تہوار سب بدعت ہیں

روزِ عاشورہ کو میلہ قائم کرنا اور تعزیوں کو دفن کرنا اور ان پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عاشورہ کا میلہ لغو و لہو و ممنوع ہے۔ یوہیں تعزیوں کا دفن جس پر ہوتا ہے نیت باطلہ پر مبنی اور تعظیم بدعت ہے۔ اور تعزیہ پر فاتحہ جہل و احمق و بے معنی ہے، مجلسوں اور میلوں کا حال اوپر گزرا۔ (ج ۲۳ ص ۵۰۰)

سوال ۶۵۶: تعزیہ داری کا آغاز کب سے ہے؟

تعزیہ داری کس وقت سے جاری ہے؟

الجواب: بہت جدید ہندوستانیوں کی ایجاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۵۰۹)

سوال ۶۵۷: مرثیہ سننا حرام ہے

ایسی مجلسوں میں شریک ہونا جس میں مرثیہ وغیرہ ہوتے ہیں کیسا ہے؟

الجواب: حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۵۰۹)

سوال ۶۵۸: بعد شہادتِ امام حسین علیہ السلام آپ کی زوجہ کہاں گئیں؟

بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کی زوجہ جناب شہربانو کہاں گئیں؟

الجواب: مدینہ طیبہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳۳ ص ۵۰۹)

سوال ۶۵۹: شیعوں کی مجلس میں جانا جائز نہیں

شیعوں کی مجلس مرثیہ خوانی میں اہل سنت و جماعت کو شریک و شامل ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کثر مواد قوم فهو منهم. (القاصد الحسنہ ص ۳۲۶)

ترجمہ: جس نے کسی قوم کا تشخص کثیر بنایا وہ ان میں کا ہے۔

وہ بہ زبانِ ناپاک لوگ اکثر تہرا بک جاتے ہیں اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سنا گیا ہے کہ سنیوں کو جو شربت دیتے ہیں اس میں نجاست ملائے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کے ناپاک قلعتین کا پانی ملائے ہیں اور کچھ نہ ہو تو وہ روایت موضوعہ و کلماتِ شنیعہ و ماتم حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ دیکھیں سنیں گے اور منع نہ کر سکیں گے ایسی جگہ جانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین. (القرآن)

ترجمہ: تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳۳ ص ۵۰۶)

سوال ۶۶۰: نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا کیسا؟

نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک مفسدِ نماز ہے۔ صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ

نماز میں صحیح مانتے ہیں مگر مشابہتِ اہل کتاب کے باعث مکروہ جانتے ہیں۔ (ج ۳۳ ص ۵۰۱)

سوال ۶۶۱: مردوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا حرام ہے

مردوں کو مہندی لگانا کیسا ہے؟

الجواب: مرد کو تھیلی یا تلوے بلکہ صرف ناخنوں ہی میں مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے تشبہ ہے۔ (ج ۳۳ ص ۵۰۲)

سوال ۶۶۲: مرد کو چاندی کی کون سی انگٹھی جائز ہے؟

مرد کو چاندی کی کتنے ماشے کی انگٹھی جائز ہے؟

الجواب: مرد کو ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی جائز ہے دو یا زیادہ نگ حرام کہ زیور زنان ہو گیا۔ (ج ۲۳ ص ۵۴۳)

سوال ۶۶۳: عورت کا گھوڑے پر سواری کرنا کیسا؟

عورتوں کو گھوڑے کی سواری کرنا کیسا ہے؟

الجواب: بلا ضرورت صحیحہ عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی۔ ابن حبان اپنی صحیح میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری امت کے آخر میں کچھ ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح جانوروں پر سوار ہوں گی۔ الحدیث“۔

(موارد العظماء ص ۳۵۱)

اور اس کے آخر میں یہ الفاظ آئے ہیں:

”ان عورتوں پر لعنت بھیجو کیونکہ وہ ملعون ہیں۔ (اسرار الموضوء) (ج ۲۳ ص ۵۴۵)

سوال ۶۶۴: مرد دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے

مرد کس ہاتھ میں انگوٹھی پہنے؟

الجواب: مرد سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی نہ پہنے کی رافضیوں کا شعار ہے۔

در مختار میں ہے:

”انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں اس طرح پہنے کہ اس کا ٹکینہ ہاتھ کی اندرونی سطح کی طرف ہو اور یہ بھی کہا گیا کہ دائیں ہاتھ میں پہنے مگر یہ رد یہ رافضیوں کا شعار (علامت) ہے لہذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔“

(ج ۲۳ ص ۵۴۲)

سوال ۶۶۵: پان اور تھے کا حکم

پان کھانا اور تھے پینا کیسا ہے؟

الجواب: پان بلاشبہ جائز ہے اور زمانہ حضرت شیخ العالم فرید الدین گنج شکر و حضرت سلطان المشائخ نظام الملت والدین عیہما الرضوان سے مسلمانوں میں بلا تکیر رائج ہے۔ تھے کا دم لگانا جس طرح جہاں وقت افطار کرتے ہیں جس سے حواس صحیح نہیں رہتے حرام ہے اور کثیف اور بد بو رکھا جائے تو مکروہ تنزیہی جیسے کچا لہسن اور پیاز ورنہ مباح خالص ہے۔ (ج ۲۳ ص ۵۵۳)

سوال ۶۶۶: تمباکو کھانا کیسا ہے؟

تمباکو کھانا پان میں یا بلا پان جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: تمباکو اور ٹھٹھ کا ایک حکم ہے جیسا وہ حرام یہ بھی حرام (جس سے ہو اس متغیر ہو جائیں اور نشہ چڑھ جائے) اور جیسا وہ جائز ہے یہ بھی جائز۔ بدبو ہے تو باکراہت ورنہ بلاکراہت فقط ایک فرق ہے جو لوگ غیر خوشبودار تمباکو کھاتے ہیں اور اسے منہ میں دبا رکھنے کے عادی ہیں اُن کا منہ اس کی بدبو سے بس جاتا ہے کہ قریب سے بات کرنے میں دوسرے کو احساس ہوتا ہے اس طرح تمباکو کو کھانا جائز نہیں کہ یہ نماز بھی یوں ہی پڑھے گا اور ایسی حالت سے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ بخلاف ٹھٹھ کے کہ اس میں کوئی جرم منہ میں باقی نہیں رہتا اور اس کا تغیر گلیوں سے فوراً زائل ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۵۵۵)

سوال ۶۶۷: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بدتہذیبی ہے

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

الجواب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بدتہذیبی وہی ہے ادبی و سنتی نصرانی و مکروہ دنیوی ہے۔ (ج ۲۱ ص ۵۵۴)

سوال ۶۶۸: تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا؟

جس کپڑے پر تصویر چھپی ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنا نا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کے نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (ج ۲۳ ص ۵۶۷)

سوال ۶۶۹: جانوروں کا لڑانا حرام ہے

جانوروں کا لڑانا کیسا ہے؟

الجواب: لڑانا مطلقاً ناجائز و گناہ ہے کہ بے سبب ایذائے بیگناہ ہے۔ حدیث صحیح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو (لڑائی پر) اکسانے اور آمادہ کرنے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد ج ۱) (ج ۲۳ ص ۶۳۳)

سوال ۶۷۰: سانپ کا قتل کرنا ثواب ہے

سانپ کا قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قتل سانپ کا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے اس کے لیے لفظ "لیس منی" (وہ شخص مجھ سے نہیں یعنی میرے طریقے سے اسے کوئی تعلق نہیں) حدیث میں وارد ہے۔ (ج ۲۳ ص ۶۳۵)

سوال ۶۷۱: کیا کبوتر پالنا ٹھیک ہے؟

کبوتر کا پالنا کیسا ہے؟

الجواب: کبوتر پالنا جبکہ خالی دل بہلانے کے لیے ہو اور کسی امرنا جائز کی طرف مودی نہ ہو جائز ہے اور اگر چھتوں پر چڑھ کر اڑائے کہ مسلمانوں کی عورات پر نظر پڑے یا ان کے اڑانے کو کنکریاں پھینکے جو کسی کاشیشہ توڑیں یا کسی کی آنکھ پھوڑیں یا کسی کا دم بڑھائے اور تماشہ ہونے کے لیے دن بھر انہیں بھوکا اڑائے جب اترنا چاہیں نہ اترنے دے ایسا پالنا حرام ہے۔

(ج ۳ ص ۶۵۵)

سوال ۶۷۲: بلی اور کتے کو قتل کرنا کیسا؟

اگر بلی، کتا وغیرہ آدمیوں کی چیز کا نقصان کرتے ہوں یا کاٹتے ہوں تو کیا ان کا قتل جائز ہے؟

الجواب: کاٹتے ہوں تو درست ہے قتل ان کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳ ص ۶۵۹)

سوال ۶۷۳: پتنگ اڑانا کیسا ہے؟

کنکلیا (پتنگ) اڑانا گناہ ہے یا نہیں؟

الجواب: کنکلیا اڑانا منع ہے اور لڑانا (یعنی چچ کرنا) گناہ (ہے)۔ (ج ۳ ص ۶۶۰)

سوال ۶۷۴: پتنگ لوٹنا حرام ہے

کنکلیا (پتنگ وغیرہ) اگر آ کر گھر پر گر جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے لے لینے سے گناہ تو نہیں؟

الجواب: کنکلیا لوٹنا حرام ہے اور خود آ کر گر جائے تو پھاڑ ڈالے اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مسکین کو دے

دے کہ وہ کسی جائز کام میں صرف کر لے اور خود مسکین ہو تو اپنے صرف میں لائے پھر جب معلوم ہو کہ فلاں مسلم کی ہے اور وہ

اس تصدق یا اس مسکین کے اپنے صرف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کنکلیا کا معاوضہ بہر حال کچھ نہیں۔ (ج ۳ ص ۶۶۰)

سوال ۶۷۵: بلی تنگ کرتی ہو تو کیا کریں؟

بلی اگر تکلیف دیتی ہو اس کو ہستی میں چھوڑ آنا گناہ تو نہیں ہے؟

الجواب: بلی اگر ایذا دیتی ہو تو اسے باہر چھوڑ دینے میں حرج نہیں اور تیز چھڑی سے ذبح بھی کر سکتے نہیں مگر چھڑوانا

ایسی جگہ جائز نہیں جہاں سے وہ اپنے کسی رزق تک نہ پہنچ سکے۔ (ج ۳ ص ۶۶۰)

سوال ۶۷۶: کسی کا خط یا ایس ایم ایس بغیر اجازت نہیں پڑھ سکتے

کسی کا خط اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حدیث میں ہے: حضور نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔“ (سنن ابوداؤد ج ۱)

جو ہرہ نیرہ منخ الغفار شرح تنویر الابصار وحاشیہ طحاوی علی الدر المختار وغیرہا میں ہے:

”ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کو خط لکھا اور اس میں یہ ذکر کیا کہ اسی قرطاس سوال کی پشت پر جواب لکھ دیں تو اس خط کا واپس کرنا لازم ہو جاتا ہے اور اس میں کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نہیں ہوتا اور اگر یہ صورت نہ ہو تو عرف اور رواج کے مطابق مکتوب الیہ یعنی جس کی طرف لکھا گیا وہ اس کا مالک ہو گیا۔“ (ج ۲۳ ص ۷۱۰)

سوال ۶۷۷: محمد نام کی برکات

محمد یا احمد نام کی برکات کیا ہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔“ (کنز العمال ج ۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”روزی قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے: الہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا:

ادخلوا الجنة فانی البت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمہ احمد ولا محمد۔

(الفردوس بما ثور الخطاب ج ۵)

ترجمہ: جنت میں جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اپنی عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔“ (العلل المتبابہ ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔“ (کنز العمال ج ۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔“ (المعجم الکبیر ج ۱۱)

فتاویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے:

ابو شعیب حرائی نے امام سطاء (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما) سے روایت کی:

”جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہیے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: اگر لڑکا ہے تو میں

نے اس کا نام محمد رکھا ان شاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔“

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔“

بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انہیں اسمائے مبارکہ کے

وارد ہوئے ہیں۔ (ج ۲۳ ص ۶۸۲)

سوال ۶۷۸: شرابی کے بارے و عید است شہیدہ

شراب پینے والے کے بارے میں کیا عیدیں ہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔“ (صحیح بخاری ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

”جو شخص شراب کے لیے شیرہ نکالے اور جو نکلائے اور جو پئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور

جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔“ (جامع الترمذی ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔“

(المصدر للحاکم ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مر جائے اور اس کے پیٹ میں

شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرے گا وہ

زمانہ کفر کی موت مرے گا۔“ (المصدر للحاکم ج ۲)

والعیاذ باللہ تعالیٰ! (ج ۲۵ ص ۱۰۱)

سوال ۶۷۹: گروی رکھی ہوئی چیز سے نفع جائز نہیں

شئی مرہونہ کو اپنے استعمال میں لانا یا اس میں سکونت کسی طور سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی طرح جائز نہیں حدیث میں ہے:

”ہر قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے۔“ (کنز العمال ج ۶) (ج ۲۵ ص ۲۱۷)

سوال ۶۸۰: اولاد کو وراثت سے محروم کرنا کیسا ہے؟

کیا کوئی شخص اپنی وراثت سے اپنے بیٹے کو محروم کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: جس وارث کو محروم کرنا چاہتا ہے اگر وہ فاسق معاذ اللہ بد مذہب ہو تو اسے محروم کرنا ہی بہتر و افضل ہے۔ خلاصہ و لسان الحکام و فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”اگر کسی کی اولاد فاسق ہو اور وہ چاہے کہ اپنے مال کو نیکی کے کاموں میں خرچ کر کے فاسق اولاد کو میراث سے محروم کر دے تو ایسا کرنا فاسق کے لیے مال چھوڑ جانے سے بہتر ہے۔“

بد مذہب بدترین فاسق ہے فاسق میں یہ خوف تھا کہ مال اعمال بد میں خرچ کرے گا بد مذہب میں یہ اندیشہ کہ اعانت گمراہی و ضلالت میں اٹھائے گا یہ اس سے لاکھ درجے بدتر ہے۔ غنیہ میں ہے:

”عقیدہ کے اعتبار سے فاسق ہونا عمل کے اعتبار سے فاسق ہونے سے بدتر ہے۔“

اور اگر ایسا نہیں تو بعض در ثناء کو محروم کرنا ضرور ظلم ہے جس کے لیے حدیث صحیح نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما ”لا تشہد فی علی جور“ (مجھے ظلم پر گواہ مت بنا) کافی ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کی میراث قطع فرما دے۔“

(سنن ابن ماجہ)

یہ حدیث دیلمی کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں کے ساتھ مروی ہے کہ جس شخص نے اپنے وارث سے میراث کو سمیٹ دیا اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث کو سمیٹ دے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۹۵)

سوال ۶۸۱: اعراب قرآنی کس نے لگائے؟

اعراب قرآنی کس سنہ میں لگائے گئے اور اس کا بانی کون ہے؟ یہ بدعتِ سیئہ ہے یا بدعتِ حسنہ؟ اگر بدعتِ حسنہ ہے تو ”کل بدعة ضلالة“ (ہر بدعت گمراہی ہے) کے کیا معنی؟

الجواب: زمین عبد الملک بن مردان میں اس کی درخواست سے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے شاگرد رشید حضرت ابوالاسود دؤلی نے یہ کار نیک کیا بدعتِ حسنہ تھا اور تمام ممالک عجم میں یقیناً واجب کہ عام لوگ بے اس کے اس کی صحیح تلاوت نہیں کر سکتے۔ بدعتِ ضلالتہ وہ ہے کہ رد و مزاحمت سنت کرے اور یہ تو مؤید و معین سنت بلکہ ذریعہ ادائے فرض ہے۔

کیونکہ لحن بلا خلاف حرام ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے لہذا اس کا چھوڑنا فرض ہے اور یہ اس سے بچنے کا راستہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۳۹۹)

سوال ۶۸۲: کون سے انبیاء کی وفات اب تک نہیں ہوئی؟

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟ اور ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے کس کس کام پر مختار کیا ہے؟ اور کیا کیا مرتبہ دیا ہے؟

الجواب: سیدنا الیاس نبی مرسل ہیں:

قال الله تعالى ان الیاس لعن المرسلین. (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک الیاس (علیہ السلام) مرسلین میں سے ہیں۔

اور سیدنا خضر علیہ السلام بھی جمہور کے نزدیک نبی ہیں اور ان کو خاص طور سے علم غیب عطاء ہوا ہے:

قال الله تعالى علمناه من الدنا علما. (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے اسے اپنا علم لدنی عطاء فرمایا۔

یہ دونوں حضرات ان چار انبیاء میں سے ہیں جن کی وفات ابھی واقع ہی نہیں ہوئی، دوا آسمان پر زندہ اٹھالیے گئے، سیدنا اور یس و سیدنا عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ اور یہ دونوں زمین پر تشریف فرما ہیں۔ دریا سیدنا خضر علیہ السلام کے متعلق ہیں اور خشکی سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ دونوں صاحبان حج کو ہر سال تشریف لاتے ہیں، بعد حج آب زمزم شریف پیتے ہیں کہ وہی سال بھران کے کھانے پینے کو کفایت کرتا ہے، دونوں صاحب اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپس میں بھائی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبياء بنو علات. (صحیح بخاری ج ۱)

ترجمہ: سارے نبی آپس میں بھائی ہیں۔

اس کے سوا ان دونوں صاحبوں کا رشتہ معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۰۱)

سوال ۶۸۳: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پیر کو ہوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا دن کیا ہے؟

الجواب: بال اتفاق دو شنبہ صبح بہ العلامہ ابن حجر افضل القری (علامہ ابن حجر نے افضل القری میں اس کی تصریح

فرمائی)۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ہیں:

ذلك ولدت فيه. (صحیح مسلم ج ۱)

ترجمہ: میں اسی دن پیدا ہوا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۰۸)

سوال ۶۸۴: ربیع الاول میں ولادت پاک ہوئی

ولادت شریف پر کیا مہینہ تھا؟

الجواب: رجب 'صفر' ربیع الاول 'محرم' رمضان سب کچھ کہا گیا اور صحیح و مشہور قول جمہور ربیع الاول ہے۔ مدارج میں

ہے:

"مشہور یہ ہے کہ ولادت مبارکہ ربیع الاول شریف میں ہوئی۔"

شراہزیہ میں ہے:

"اسم یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔"

شرح ذرقانی میں ہے:

"ابن کثیر نے کہا: جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے۔"

اسی میں ہے: "وعلیہ العمل" (اور اسی پر عمل ہے)۔

یہاں تک کہ علامہ ابن الجوزی اور ابن الجزار نے اسی پر اجماع نقل کیا۔ نسیم الریاض میں تلخیص سے ہے:

"اس میں علماء متفق ہیں کہ آپ ماہ ربیع الاول میں ہجر کے روز پیدا ہوئے۔" (ج ۲ ص ۴۰۸)

سوال ۶۸۵: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے گیارہ نام

حضرت پیران پیر دہلوی کے گیارہ نام کیا ہیں؟

الجواب: حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسماء شریفہ یہ ہیں:

سید محمد الدین سلطان

محمد الدین قطب

محمد الدین خواجہ

محمد الدین مخدوم

محمد الدین ولی

محمد الدین بادشاہ

محمد الدین شیخ

محمد الدین مولانا

محمد الدین غوث

محی الدین خلیل

محی الدین۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۶ ص ۳۳۲)

سوال ۶۸۶: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان کوئی اور رسول تھے یا نہیں؟
الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کا ولی ہوں، مجھ میں اور ان میں کوئی نبی نہیں۔“ (صحیح بخاری ج ۱)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے۔“

(کنز العمال ج ۱۱) (ج ۲۶ ص ۳۶۲)

سوال ۶۸۷: میلاد شریف میں قیام کرنا کیسا ہے؟

قیام مولود شریف فرض ہے یا واجب ہے یا سنت؟ اور کیسے کرنا چاہیے؟

الجواب: ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا بہتر ہے جیسا حاضری روضہ انور کے وقت حکم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:
يقف كما يقف في الصلوة .

ترجمہ: ایسے کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

اسی طرح لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار وغیرہ کتب معتبرہ میں ہے۔ قیام مجلس مبارک مستحب ہے اور مجلس کھڑی ہو

تو سنت اور ترک میں فتنہ یا الزام و ہابیت ہو تو واجب۔

كما في رد المحتار في قیام بعضهم لبعض .

جیسا کہ رد المحتار میں بعض لوگوں کے بعض کی خاطر کھڑے ہونے کے بارے میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۶ ص ۵۵۳)

سوال ۶۸۸: کرامت اور فیض میں فرق

کرامت اور فیض میں کچھ فرق یا نہیں؟

الجواب: کرامت خرق عادت ہے کہ ولی سے صادر ہو اور فیض و برکات اور نورانیت کا دوسرے پر القاء فرمانا ہے یہ

القاء برخلاف عادت ہو تو فیض بھی ہے اور کرامت بھی۔ جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کے گھر تشریف لے جا

کر اسے سوتے سے جگا کر کلمہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اس نے فوراً پڑھ لیا فرمایا: فلاں جگہ کا قطب مرگیا ہے، ہم نے تجھے قطب کیا، نیز

ایک بار ایک نصرانی کو کلمہ پڑھا کر اسی وقت ابدال میں سے کر دیا اور اگر موافق عادت تربیت و ریاضت و مجاہدات سے ہو تو فیض ہے کرامت نہیں۔ اور اگر خلاف عادت غیر القائے مذکور ہو جیسے حضور رضی اللہ عنہ نے بارہا مردے کو زندہ کیا زندہ کو مردہ فرما دیا تو کرامت ہے فیض نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۶ ص ۵۶۳)

سوال ۶۸۹: کسی کو جبراً مرید نہیں کر سکتے

کسی کو جبراً مرید کرنا اور نابالغوں کو بغیر ان کے والدین کی اجازت کے مرید کرنا کیسا ہے؟

الجواب: مرید اور جبر دونوں متباہن جمع نہیں ہو سکتے مریدی اپنے دل کی ارادت سے ہے نہ کہ دوسرے کے جبر سے ایسا جبر وہ کرتے ہیں جنہیں مریدوں سے کچھ تحصیل کرنا ہوتا ہے یا کثرت مریدین سے اپنی شہرت۔ نابالغ اگر نا سمجھ ہے تو بے اجازت ولی اسے مرید کرنے کے کوئی معنی نہیں ہاں تعلق ارادت ممکن ہے جس کا قبول اس کی عقل و بلوغ پر موقوف رہے گا۔ اگر کسی میں رشد کے آثار پائے اور گمان کرے کہ اس کے زمانہ عقل تک شاید اپنی عمر وقا نہ کرے اور اسے شیخ کی حاجت ہو اور زمانہ کی حالت یہ ہے کہ:

بہت سے شیطان انسانی شکلوں میں ہیں لہذا ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔

ولہذا اسے اپنا کر لے اور وہ زمانہ عقل تک پہنچ کر اسے قبول کر لے تو بیعت کی تکمیل ہو جائے گی اور اگر عاقل ہے اور اس کی رغبت دیکھے تو مرید کر سکتا ہے اجازت والدین کی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۶ ص ۵۶۶)

سوال ۶۹۰: خط کے ذریعے مرید ہونا کیسا ہے؟

ایک شخص دوسرے ملک میں کسی سے مرید ہونا چاہتا ہے اس کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب: بیعت بذریعہ خط و کتابت بھی ممکن ہے یہ اسے درخواست لکھے وہ قبول کر لے اور اپنے قبول کی اس درخواست و ہندہ کو اطلاع دے اور اس کے نام کا شجرہ بھی بھیج دے مرید ہو گیا کہ اصل ارادت فعلی قلب ہے۔

والقلم احد اللسانین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

قلم دوزبانوں میں سے ایک زبان ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (ج ۲۶ ص ۵۶۸)

سوال ۶۹۱: مرید ہونا سعادت داریں کا باعث ہے

مرید ہونا واجب ہے یا سنت؟ نیز مرشد کی ضرورت کیا ہے؟

الجواب: مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتصال مسلسل۔

تفسیر عزیزی دیکھو: آیہ کریمہ

صراط الذین انعمت علیہم۔ (القرآن)

ترجمہ راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا۔

میں اس کی طرف ہدایت ہے یہاں تک کہ فرمایا گیا:

من لا شیخ له فشیخه الشیطن .

ترجمہ: جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

صحبت عقیدت کے لیے سلسلہ صحیحہ متصل میں اگر انتساب باقی رہا تو نظر والے تو اس کی برکات دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں دوزخ میں قبر میں حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۶ ص ۵۷۰)

سوال ۶۹۲: ایک دن کا بچہ بھی مرید کروا سکتے ہیں

کیا چھوٹا بچہ بھی مرید کروا سکتے ہیں؟

الجواب: ایک دن کا بچہ بھی اپنے ولی کی اجازت سے مرید ہو سکتا ہے۔ (ج ۲۶ ص ۵۷۸)

سوال ۶۹۳: مرید ہونے کے لیے بیوی کو شوہر کی اجازت لینا ضروری نہیں

بیعت ہونے کے لیے والدین یا شوہر کی اجازت شرط ہے یا نہیں؟

الجواب: جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کے لیے

والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔ (ج ۲۶ ص ۵۸۲)

سوال ۶۹۴: غصہ کا علاج

کسی شخص کو غصہ بہت آتا ہو وہ کیا کرے؟

الجواب: دفع غضب کے لیے لاجول شریف کی کثرت کرے اور جس وقت غصہ آئے دل کی طرف متوجہ ہو کر تین بار

لا حول پڑھے تین گھونٹ ٹھنڈا پانی پی لے کھڑا ہے تو بیٹھ جائے بیٹھا ہے تو لیٹ جائے لیٹا ہے تو اٹھ جائے۔ (ج ۲۶ ص ۶۱۲)

سوال ۶۹۵: گھر میں اتفاق پیدا کرنے کا وظیفہ

گھر میں بہن بھائیوں ماں باپ میں محبت پیدا کرنے کا کوئی وظیفہ یا تعویذ دے دیں۔

الجواب: سب گھروالوں میں اتفاق کے لیے بعد نماز جمعہ لاہوری نمک پر ایک ہزار بار ”یا وڈوڈ“ پڑھیں اول آخر

دس دس بار درود شریف اور اس وقت سے اس نمک کا برتن نو مین پر نہ رکھیں وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی میں ڈالیں سب

کہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سب میں اتفاق پیدا کرے گا ہر جمعہ کو سات دن کے لیے پڑھ لیا کریں۔ (ج ۲۶ ص ۶۱۲)

سوال ۶۹۶: میلا دھوم دھام سے مناؤ

آج کل جو میلا دھوم دھام سے منایا جاتا ہے مع زیب و زینت و اہتمام اس کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

الجواب: مسلمانوں کو جمع کر کے ذکر ولادتِ اقدس و فضائلِ علیہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سنانا ولادتِ اقدس کی خوشی کرنی اس میں حاضرین کو کھانا یا شرعی تقسیم کرنی بلاشبہ جائز و مستحب ہے اور جائز زینت فی نفسہ جائز اور بہ نیت ولادت شریفہ و تعظیم ذکر انور قطعاً مستحب۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (القرآن)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چہ چاک کرو۔

اور فرمایا:

وَذَكِّرْهُمْ أَتِيَامَ اللَّهِ (القرآن)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

اور فرمایا:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا (القرآن)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

اور فرماتا ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ (القرآن)

ترجمہ: تم فرماؤ کہ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق۔ واللہ

تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۵۵۳)

سوال ۶۹۷: ائمہ اربعہ حق پر ہیں

ہمارا ایمان ہے کہ ائمہ اربعہ حق ہیں پھر بھی کسی معین چیز کو ایک امام حلال کہتے ہیں ایک حرام مثلاً کچھوا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہے اور یہ محال ہے کہ ایک ہی چیز حلال بھی ہو اور حرام بھی اس کی وضاحت کر دیجئے؟

الجواب: سائل نے کچھوے کی مثال صحیح نہیں لکھی کچھوا امام شافعی کے صحیح مذہب میں بھی حرام ہے ہاں اور اشیاء ہیں

کہ ان کے نزدیک حلال ہمارے نزدیک حرام ہیں جیسے "متروک التسمیہ عمدًا" (جان بوجھ کر بسم اللہ ترک کر دینا) اور

ضب اور بعض شافعیہ کے نزدیک کچھوا بھی۔ بہر حال دونوں برحق ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہر امام مجتہد کا اجتہاد جس طرح مودی

ہے اس کے اور اس کے مقلدوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا وہی حکم ہے۔ شافعی المذہب اگر متروک التسمیہ کھائے گا اس کی

عدالت میں فرق آئے گا نہ دنیا میں اسے تعزیری دی جائے نہ آخرت میں اس سے اس کا مواخذہ ہو۔ اور حنفی المذہب کہ اسے حرام

جانتا ہے اور اس کے ارتکاب کرے گا تو اس کی عدالت بھی ساقط ہوگی اور دنیا میں قیق اٹھو یہ اور آخرت میں قائلین والحدہ ہوگا۔
یہی بالعکس جو چیز ہمارے نزدیک حلال ہے اور ان کے نزدیک حرام۔

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہر مجتہد مصیب ہے لیکن عند اللہ حق ایک ہی ہے جس کو مجتہد کبھی پہنچتا ہے اور کبھی نہیں پہنچتا۔“

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں مثلث پینے والے پر حد بھی جاری کروں گا اور گواہی دے تو اس کی گواہی بھی قبول کروں گا“ اتے فوائد

الرحمت میں کیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۸۹)

سوال ۶۹۸: آسمانی بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

بجلی کیا شے ہے؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے اس کے قد بہت مہموں ہے اور

اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے اس کا نام بجلی ہے۔ واللہ

تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۹۳)

سوال ۶۹۹: زلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے

زلزلہ آنے کا کیا باعث ہے؟

الجواب: اصل باعث آدمیوں کے گناہ ہیں اور پیدا ہوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے

زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین پر معاذ اللہ زلزلہ

کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے زمین ہلنے لگتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۹۳)

سوال ۷۰۰: بادل کیسے بنتے ہیں؟

بادل ہوا کی بنیاد ہے؟ کس جگہ سے شروع ہوتے ہیں اور کیا تمام جگہ یکساں ہوا چلتی ہے؟ ہوا کا زمین میں مقام ہے یا

آسمان میں؟

الجواب: ہوا رب العزت تبارک و تعالیٰ کی ایک پرانی مخلوق ہے کہ پانی سے بنائی گئی اور اس کے لیے علم الہی میں ایک

خزانہ ہے جس پر دروازہ لگا ہوا ہے اور وہ بند ہے اور فرشتہ اس پر موکل ہے جتنی ہوا اس میں سے رب العزت بھیجنا چاہتا ہے

فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس میں سے بمقدار حکم ایک بہت خفیف حصہ روانہ کرتا ہے جب قوم عاد پر اللہ تعالیٰ نے ہوا کا طوفان بھیجنا

چاہا جو سات راتیں اور آٹھ دن متواتر ان پر رہا ان سب کو ہلاک کر دیا۔ اُس وقت اس فرشتہ کو حکم ہوا تھا کہ ہوا بھیج اس نے

مرض کی اتنا سوراخ کھولوں جتنا بیل کا نتھنا۔ فرمایا تو چاہتا ہے کہ ساری زمین کو اٹھ دے بلکہ چھوٹے پتھر پھیل جائیں۔ اس کا جواب
وقت زمین اور آسمانوں میں بھری ہے اور انسان اور اکثر حیوانات کی اس پر زندگی ہے۔ اور ہوا کی بدلتی رات سے جتنے میں
جب رطوبت میں حرارت عمل کرتی ہے بھاپ پیدا ہوتی ہے حق سبحانہ ہوا بھیجتا ہے کہ وہ اس کو جمع کرتی ہے پھر تہہ بہ تہہ اس سے
بارش ہوتی ہے پھر جہاں حکم ہوتا ہے اسے لے جاتی ہے اور حکم الہی حرارت کے عمل سے وہ پھیل کر پانی ہو کر زمین سے بہہ
تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۱۰۰)

سوال ۷۱: دن رات کی تبدیلی کیسے ہوتی ہے؟

دن رات کی تبدیلی کا موجب گردش ارضی ہے یا سماوی؟

الجواب: دن رات کی تبدیلی گردش ارضی سے ماننا قرآن عظیم کے خلاف اور نہ ساری کائنات میں ہے اور گردش سماوی بھی
ہمارے نزدیک باطل ہے۔ ہیثم اس کا سبب گردش آفتاب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:
والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم۔ (القرآن)
ترجمہ: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ اندازہ ہے زبردست علم والے کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۷ ص ۱۰۱)

سوال ۷۲: منہ بھرتے ناقض وضو ہے

کیا خون نکلنے اور منہ بھرتے سے وضو کرنا فرض ہوتا ہے یا بہتر؟

الجواب: حنفیہ کے نزدیک خون بہہ کر نکلے یا منہ بھر کر تے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے وضو کرنا فقط بہتر ہی نہیں بلکہ فرض
ہے۔

ہدایہ میں ہے:

”خون کا بہنا اور منہ بھرتے وضو توڑنے والی چیزیں ہیں۔“ (ج ۷ ص ۶۰۴)

سوال ۷۳: غسل کے فرائض

غسل کے کتنے فرائض ہیں؟

الجواب: مذہب حنفی میں غسل کے تین فرض ہیں۔

کلی اور ناک میں پانی پہنچانا اور سارے بدن پر پانی ڈالنا۔

ہدایہ میں ہے:

”غسل کے فرائض کلی کرنا ناک میں پانی پہنچانا اور سارے بدن پر پانی بہانا۔“ (ج ۷ ص ۶۰۵)

سوال ۷۰۴: عشاء کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے

عشاء کا وقت کب تک رہتا ہے؟

الجواب: چاروں اماموں کے نزدیک عشاء کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے۔ درمختار میں ہے: "عشاء اور وتر کا وقت صبح صادق تک ہے"۔ (ج ۷ ص ۶۰۶)

سوال ۷۰۵: مرد کا ستر کیا ہے؟

ستر عورت (چھپانے کی جگہ) میں گھٹنے بھی شامل ہیں یا نہیں؟

الجواب: حنفیہ کے مذہب میں گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں۔ درمختار میں ہے: "(نماز کی) چوتھی شرط ستر عورت ہے اور مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے"۔ (ج ۷ ص ۶۰۶)

سوال ۷۰۶: ٹخنوں تک شلواری نہیں ہونا چاہیے

ایک شخص کہتا ہے کہ شلواری اگر ٹخنوں کے نیچے تک ہو تو نماز نہیں ہوتی کیا یہ درست ہے؟

الجواب: یہ شریعت مطہرہ پر محض افتراء ہے اس صورت میں نماز نہ ہونا کسی کا مذہب نہیں بلکہ تہیہ لٹکا اگر بہ نیت تکبر نہ ہو تو ناجائز بھی نہیں جائز و روا ہے صرف خلاف اولیٰ ہے۔ عالمگیری میں ہے: "مرد اگر بلا نیت تکبر اپنا تہیہ ٹخنوں سے نیچے تک لٹکائے تو مکروہ تزیہی ہے غراب میں یونہی ہے"۔ (ج ۷ ص ۶۰۸)

سوال ۷۰۷: التحیات پڑھنا واجب ہے

ایک شخص کا کہنا ہے کہ قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنا بعض کے نزدیک فرض ہے اور بعض کے نزدیک سنت کیا فرمائیں کیا ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں یہ دونوں باتیں باطل ہیں نہ فرض نہ سنت بلکہ واجب۔ درمختار باب واجبات الصلوٰۃ میں ہے: "اور دونوں تعدوں میں تشہد پڑھنا واجب ہے"۔ (ج ۷ ص ۶۱۱)

سوال ۷۰۸: اکیلا صف میں کھڑے کی نماز ہو جائے گی؟

ایک شخص کہتا ہے اگر ایک شخص اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز نہیں ہوتی کیا یہ درست ہے؟

الجواب: یہ بھی محض افتراء ہے بلا ضرورت ایسا کرنے میں صرف کراہت ہے نماز یقیناً ہو جائے گی۔ درمختار میں ہے: "ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اکیلے مقتدی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ وہ صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ

لے لیکن ہمارے زمانے میں فقہاء نے فرمایا ہے کہ اس کا ترک اولیٰ ہے اسی لیے بحر میں فرمایا: اکیلے کھڑے ہونا مکروہ ہے مگر جب صف میں جگہ نہ پائے تو مکروہ نہیں ہے۔ (ج ۲ ص ۶۱۲)

سوال ۷۰۹: خطبہ ہوتے وقت نماز پڑھنا حرام ہے

ایک شخص کا کہنا ہے کہ جو خطبہ میں آکر شامل ہو وہ دو رکعت سنت پڑھ لے کیا ایسا کرنا درست ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں خطبہ ہوتے وقت ان رکعتوں کا پڑھنا حرام ہے۔ درمختار میں ہے: ”جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اس کے اتمام تک (مکمل ہونے تک) کوئی نماز اور کوئی کلام جائز نہیں۔“ (ج ۲ ص ۶۱۳)

سوال ۷۱۰: جمعہ میں کتنے آدمیوں کا ہونا شرط ہے

تین آدمی جمع ہو جائیں تو کیا جمعہ پڑھ لینا چاہیے؟

الجواب: یہ بھی ہمارے مذہب کے خلاف ہے کم سے کم چار آدمی درکار ہیں۔ درمختار میں ہے: ”(جمعہ کی) چھٹی شرط جماعت ہے اور وہ یہ کہ امام کے علاوہ کم از کم تین مرد ہوں۔“ (ج ۲ ص ۶۱۳)

سوال ۷۱۱: عورت پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں

ایک شخص کہتا ہے: عید کی نماز مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت کیا عورت بھی عید کی نماز پڑھے گی؟

الجواب: یہ بھی غلط ہے مذہب حنفی میں عورتوں پر نہ جمعہ ہے نہ عید۔ ہدایہ میں ہے: ”نماز عید ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز جمعہ واجب ہے۔“

اسی میں ہے:

”مسافر اور عورت پر جمعہ واجب نہیں۔“ (ج ۲ ص ۶۱۵)

سوال ۷۱۲: شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی

کیا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں ضروری ہے۔ درمختار باب الشہید میں ہے:

”شہید پر بلا غسل نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔“ (ج ۲ ص ۶۱۶)

سوال ۷۱۳: صدقہ فطر فقیر پر نہیں

صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں (صدقہ فطر) صرف غنی پر واجب ہے فقیر پر ہرگز نہیں۔ (ج ۲ ص ۶۱۷)

سوال ۱۴: اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی علیہ السلام کتنے کتنے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟ اور شہنشاہ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے؟

الجواب: اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں کہ اس کی شانیں غیر محدود ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرت اسماء شرف منشی سے ناشی ہے۔ آٹھ سو سے زائد مواہب و شرح مواہب میں ہیں۔ اور فقیر نے تقریباً چودہ سو پائے اور حصر ناممکن۔ (ج ۲۸ ص ۳۶۵)

سوال ۱۵: سورہ اخلاص حمد بھی ہے نعت بھی

سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص میں خدا تعالیٰ ہی کی تعریف ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی؟

الجواب: سورہ فاتحہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے۔ الصراط المستقیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے اصحاب ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما انعت علیہم چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں انبیاء کے سردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ محقق نے اخبار الاخیار میں بعض اولیاء کی ایک تفسیر بتائی جس میں انہوں نے ہر آیت کو نعت کر دیا اس میں سورہ اخلاص بھی داخل ہے۔ (ج ۲۸ ص ۳۶۶)

سوال ۱۶: جانور کس کی اولاد میں سے ہیں؟

کتا اور کل جانور چرند پرند کس کی اولاد میں سے ہیں؟

الجواب: ہر جانور کہ مادہ سے پیدا ہوتا ہے اپنی قسم کے اس پہلے جانور کی اولاد میں سے ہے جسے رب عزوجل نے ابتداء بنایا تھا مثلاً سب میں پہلا گھوڑا جو مٹی اور پانی ہے رب عزوجل نے بنایا سب گھوڑے اس کی نسل ہیں یونہی کتے وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۷۳)

سوال ۱۷: خواب کی چار قسمیں ہیں

خواب کیا چیز ہے؟

الجواب: خواب چار قسم کے ہیں:

ایک حدیث نفس کہ دن میں جو خیالات قلب پر غالب رہے جب سویا اور اس طرف سے حواس معطل ہوئے عالم مثال بقدر استعداد منکشف ہوا انہیں تخیلات کی شکلیں سامنے آئیں۔ بے خواب مہمل و بے معنی ہے اور اس میں داخل ہے۔ وہ جو کسی خلط کے غلبہ اس کے مناسبات نظر آتے ہیں مثلاً صفراوی آگ دیکھے بلغمی پانی۔

دوسرا خواب اللہ تعالیٰ شیطان ہے اور وہ اکثر وحشت ناک ہوتا ہے شیطان آدمی کو ڈراتا یا خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اس کو فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو کہ تمہیں ضرر نہ دے۔ ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ باللہ

پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے دو نفل پڑھے۔

تیسرا خواب القاء فرشتہ ہوتا ہے اس سے گزشتہ موجودہ آئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں مگر اکثر پردہ تاویل قریب یا بعید میں دلہذا محتاج تعبیر ہوتا ہے۔

چوتھا خواب کہ رب العزت بلا واسطہ القاء فرمائے وہ صاف صریح ہوتا ہے اور احتیاج تعبیر سے بڑی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۸۷)

سوال ۱۸: وہابیوں کی حقیقت

وہابی جو مشہور ہیں وہ کون سا فرقہ ہے اور ان کی اصل کہاں سے نکلی اور ان کے عقائد کیا ہیں ان کی بابت حدیث میں کیا وارد ہے؟

الجواب: وہابی ایک بے دین فرقہ ہے جو محبوبانِ خدا کی تعظیم سے جلتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے اُن کے ذکر و تعظیم کو مٹانا چاہتا ہے ابتداء اس کی ابلیس لعین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے تعظیم سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم دیا اور اُس ملعون نے نہ مانا۔ اور زمانہ اسلام میں اس کا ہادی ذوالخوہصرہ تمیمی تھا جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں کلمہ توہین کہا۔ اس کے بعد ایک پورا گروہ خوارج کا اس طریق پر چلا جن کو امیر المؤمنین مولیٰ علی نے قتل فرمایا۔ لوگوں نے کہا: حمد اللہ کو جس نے ان کی نجاستوں سے زمین کو پاک کیا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ منقطع نہیں ہوئے ابھی ان میں کے ماؤں کے پیٹوں میں ہیں باپوں کی ٹیٹھوں میں ہیں۔

کلما قطع قرن نشأ قرن۔

جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی۔

حتى یكون اخر جہم ینخرج من المسیح الدجال۔

یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

اس حدیث کے مطابق ہر زمانہ میں یہ لوگ نئے نئے نام سے ظاہر ہوتے رہے یہاں تک کہ بارہویں صدی کے آخر میں ابن عبد الوہاب نجدی اس فرقہ کا سرغنہ ہوا اور اس نے کتاب التوحید لکھی اور توحید الہی عزوجل کے پردے میں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور اقدس سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی توہین دل کھول کر کی اس کی نسبت کر کے اس گروہ کا نام نجدی وہابی ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو اسماعیل دہلوی نے پھیلایا کتاب التوحید کا ترجمہ کیا۔ اس کا نام ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ دلی عقیدہ وہ ہے وہ تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ: اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کا ماننا محض خبط ہے۔

اس کے قبیحین (اتباع کرنے والے) جو گروہ ہیں سب ایک ہیں مگر اعمال میں یوں متفرق ہوئے کہ ایک فرقہ نے تقلید کو

بھی ترک کیا اور خود اہل حدیث ہے یہ غیر مقلد وہابی ہیں ان کا سرگروہ نذیر حسین دہلوی ہے اور کچھ پنجابی بنگالی تھے اور مقلد وہابیوں کے سرگروہ رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اور اب اشرف علی تھانوی جو ان لوگوں کو اچھا جانے یا تقویۃ الایمان وغیرہ ان کی کتابوں کو ماننے یا ان کے گمراہ بددین ہونے میں شک کرنے وہ وہابی ہے۔

وہابی کی علامت حدیث میں ارشاد ہوئی کہ ظاہر اشریعت کے بڑے پابند بنیں گے۔

تحقرون صلواتکم مع لونہم وصیامکم مع صیامہم وعملکم مع عملہم ۔

تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے آگے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے آگے (حقیر جانو گے)۔

یقرؤن القرآن ولا یجاوز تراقیہم ۔

قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نہ اترے گا یعنی دل میں اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

یقولون من خیر قول البریۃ ۔

باتیں بظاہر بہت اچھی کریں گے۔

اور ایک روایت ہے:

من قول خیر البریۃ ۔

حدیث حدیث بہت پکاریں گے۔ بعینہ حال یہ ہوگا:

لمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ ۔

نکل جائیں گے دین سے ایسے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔

ثم لا یعودون مشم الازار ۔

تہبند یا پانچے بہت اونچے۔

ان کے عقائد کا بیان ہمارے رسالہ نور الفرقان اور رسالہ کوکبۃ الشہابیہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۹۵)

سوال ۱۹: کیا حضرت مریم کا نکاح ہوا تھا؟

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کا نکاح بعد ولادت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوسف نجا حضرت

مریم کے خالہ زاد بھائی سے ہوا یا نہیں؟

الجواب: شرع مطہر میں اس کا کہیں ثبوت نہیں نصاریٰ کے یہاں بھی صرف منگیتر لکھا ہے۔ ہاں وہ جنت میں حضور

اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ہوں گی۔ کما فی الحدیث (جینا کہ حدیث پاک میں ہے)۔

سارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (مجموعہ) جلد ۱۰ ص ۱۰۹

سوال ۲۰: مرنے والے کی قبر میں کونسی چیزیں ہوتی ہیں؟

جواب: قبر میں کونسی چیزیں ہوتی ہیں؟

جواب: قبر میں کونسی چیزیں ہوتی ہیں؟ (ج ۱ ص ۱۰۹)

سوال ۲۱: جو شخص اپنے اوقات میں کبھی پانی

اب تک نہیں پیا ہے اور کبھی نہ پیا ہے؟

جواب: ہاں باری تعالیٰ کہ اب تک کبھی موت اعلان نہ ہوا چار نبی زندہ ہیں۔

اور میں ان میں سے اعلیٰ السلام آسمان پر اور الیاس و خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام زمین پر۔ (ج ۲ ص ۱۰۹)

سوال ۲۲: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر ہیں؟

جواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امرئی انہیں آسمان دوم پر پایا استقبال سرکار اور اقتداء حضور کے لیے

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولاد بیت المقدس میں جمع ہوئے پھر ہر نبی کو ان کے محل میں دیکھا اس سے ظاہر یہ کہ

مقام سیدنا مسیح علیہ السلام آسمان دوم میں ہے اور مشہور چہارم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۱۱۰)

سوال ۲۳: سارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں

کیا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

جواب: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبياء احياء في قبورهم يصلون۔ (مسند ابی یوسف ج ۳)

ترجمہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حتى يرزق۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسم کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اس کو

رزق دیا جاتا ہے۔ (ج ۲ ص ۱۱۰)

سوال ۲۴: اصل عقیدہ توحید

عقیدہ توحید اہل سنت و جماعت کو کیا رکھنا چاہیے؟

الجواب: (۱) اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقصان سے پاک ہے۔

(۲) سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی چیز کی طرف کسی طرح کسی بات میں اصلاً احتیاج نہیں رکھتا۔

(۳) مخلوق کی مشابہت سے منزہ ہے۔

(۴) اس میں تغیر نہیں آ سکتا، ازل میں جیسا تھا ویسا ہی اب ہے اور ویسا ہی ہمیشہ رہے گا، یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ پہلے ایک طور پر ہو پھر بدل کر اور حالت پر ہو جائے۔

(۵) وہ جسم نہیں، جسم والی کسی چیز کو اس سے لگاؤ نہیں۔

(۶) اسے مقدار عارض نہیں کہ اتنا یا اتنا کہہ سکیں، لہذا چوڑا یا ڈلدار یا موٹا یا پتلا یا بہت یا تھوڑا یا گنتی یا تول یا بڑا یا چھوٹا یا بھاری یا ہلکا نہیں۔

(۷) وہ شکل سے منزہ ہے، پھیلا یا سمٹا، گول یا لہبا، ٹکوتا یا چوکھوتا، سیدھا یا ترچھا یا اور کسی صورت کا نہیں۔

(۸) حد و طرف و نہایت سے پاک ہے، اس معنی پر نامحدود بھی نہیں کہ بے نہایت پھیلا ہوا ہو بلکہ یہ معنی کہ وہ مقدار و غیرہ تمام اغراض سے منزہ ہے۔ غرض نامحدود کہنا نفی حد کے لیے ہے نہ اثبات بے مقدار بے نہایت کے لیے۔

(۹) وہ کسی چیز سے بنا نہیں۔

(۱۰) اس میں اجزاء یا حصے فرض نہیں کر سکتے۔

(۱۱) جہت اور طرف سے پاک ہے، جس طرح اسے داہنے بائیں یا نیچے نہیں کہہ سکتے، یونہی جہت کے معنی پر آگے پیچھے یا اوپر بھی ہرگز نہیں۔

(۱۲) وہ کسی مخلوق سے مل نہیں سکتا کہ اس سے لگا ہوا ہو۔

(۱۳) کسی مخلوق سے جدا نہیں کہ اس میں اور مخلوق میں مسافت کا فاصلہ ہو۔

(۱۴) اُس کے لیے مکان اور جگہ نہیں۔

(۱۵) اٹھنے، بیٹھنے، اترنے، چڑھنے، چلنے، ٹھہرنے وغیرہ تمام عوارض جسم و جسمانیات سے منزہ ہے۔

محل تفصیل میں عقائد تشریحیہ بے شمار ہیں، یہ پندرہ کہ بقدر حاجت یہاں مذکور ہوئے اور ان کے سوا ان جملہ مسائل کی اصل یہی تین عقیدے ہیں جو پہلے مذکور ہوئے اور ان میں بھی اصل الاصول عقیدہ اولیٰ (پہلا) ہے کہ تمام مطالب تشریحیہ کا حاصل و خلاصہ ہے۔ (ج ۲۹ ص ۱۱۹)

سوال ۲۴۷: فاتحہ جس روز چاہیں دلائیں

گیارہویں کے روز فاتحہ دلانے کا زیادہ ثواب ملتا ہے یا جس دن بھی دلائیں بزرگوں کے دن یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟

الجواب: محبوبانِ خدا کی یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا بے شک جائز ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے اختتام پر شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لاتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے اسی حدیث کو اعراسِ اولیائے کرام کے لیے مستند مانا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا ”مشائخ کے عرس منانا اس حدیث سے ثابت ہیں۔“

گیارہویں شریف کی تعیین بھی اسی باب سے ہے مگر ثواب کی کمی بیشی اس پر نہیں جب کریں وہی ہی ثواب ہوگا ہاں اوقاتِ فاضلہ میں اعمالِ فاضلہ زیادہ نورانیت رکھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۰۲)

سوال ۷۲۵: کوئی غیر نبی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی انسان کسی نبی کے مرتبہ کے برابر ہو سکتا ہے یا زیادہ؟ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل کے برابر یا اُن سے بالاتر ماننا واجب ہے؟ ایک شخص یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایسے ہی سوال کے جواب میں یہ فرمایا کہ تم یہ سمجھ لو کہ حضرت آدم ایک بار گندم کھانے سے مور و عقاب ہوئے اور میں نے اس قدر کھایا ہے۔ وغیرہ کیا یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے اور کیا اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جو شخص مذکور نکالتا ہے؟

الجواب: مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی کے ہمسریٰ افضل جانے دے بالا جماع کافر مرتد ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مرتبہ انبیائے بنی اسرائیل یا کسی نبی سے بالا یا برابر ماننا واجب و رکنا رکفر خالص ہے۔ اور ملعون افتراء کی حکایت عجب مضحکہ خیز ہے۔ گیہوں کھانا ہی اگر دلیلِ افضلیت ہو تو مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اتنے گیہوں ہرگز نہیں کھائے جتنے زید و عمر دکھا رہے ہیں اُس بادشاہِ ملک و ولایت کی اکثر غذا باقیاتِ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہو تھی اور وہ بھی اکثر ایک وقت اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں۔ اور زید و عمر و رات دن میں دو دو وقت گیہوں (گندم) کھاتے ہیں تو یہ معاذ اللہ آدم علیہ السلام سے بھی اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی افضل ہوئے۔ ایں نساد خوردنِ گندم بود (یہ گندم کھانے کا نساد ہے)۔ (ج ۲۹ ص ۲۲۷)

سوال ۷۲۶: حضور علیہ السلام ہمیں دیکھتے بھی ہیں ہماری سنتے بھی ہیں

جب ہم کوئی وظیفہ پڑھتے ہیں تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے سنتے ہیں؟

الجواب: بلاشبہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے اور سنتے ہیں۔ (فرمانِ رسول ہے:) بے شک میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان نے چیخ ماری ہے اور اسے چیخ ماری چاہیے۔ جب وہ پانچ سو سال کی راہ سے آسمان کی چیخ کی آواز سنتے ہیں تو ایک دو ماہ کی راہ سے کیوں نہیں سنتے۔ (فرمانِ رسول ہے:) بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میری طرف بلند کر دیا تو میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف دیکھ رہا ہوں گویا کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ قیامت تک ہونے والی چیزوں کو اپنے دستِ مبارک کی ہتھیلی کی طرح دیکھتے

ہیں تو جو کچھ اب موجود ہے اس کو کیوں نہیں دیکھ سکتے ان پر افضل و اکمل درود و سلام ہوں! عقل اس کو بعید شمار نہیں کرتی مگر وہ ہم اور جب ظن اکذب الحدیث ہے تو وہ ہم کس گنتی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۳۱)

سوال ۷۲۷: درود پاک پڑھنا اپنا ہی فائدہ ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب خود رحمت ہیں تو ان پر رحمت (درود) بھیجنے کا کیا فائدہ ہے؟
الجواب: حق سبحانہ جب خود پاک اور منزہ ہے اور پھر اس کی تسبیح (پاکی) بیان کرنے کا کیا فائدہ؟
فائدہ درحقیقت خود ہمارا ہے۔

میں ان کی تسبیح سے پاک نہیں ہوتا (بلکہ تسبیح سے) وہ خود پاک اور ممتاز ہوتے ہیں۔
اسی طرح یہاں (درود بھیجنے میں) بھی ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ (فرمان رسول ہے:) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام بھیجے اور وہ خوب جانتا ہے۔ (ج ۲۹ ص ۲۳۱)
سوال ۷۲۸: اعلیٰ حضرت کا وہابیہ کو چیلنج

وہابی کہتے ہیں کہ ایک میلاد شریف کا ثبوت دو تو ہم سو روپے انعام دیں گے آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟
الجواب: وہابیہ کو دو سو روپے انعام حامد او مصلیا و مسلمان۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (القرآن)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نعمت نہیں یا مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ (القرآن)

ترجمہ: انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن اللہ کے عظمت والے دنوں میں نہیں یا مجلس میلاد اس دن کا یاد دلانا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا (القرآن)

ترجمہ: تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔

اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا مجلس میلاد اس فضل و رحمت کی خوشی نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فالتھوا۔ (القرآن)

ترجمہ: جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے وہ منع کریں اس سے باز رہو۔

اگر وہابیہ یہ ثبوت دیں کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں کہیں مجلس میلاد مبارک کو منع فرمایا ہے تو ۴۰ روپے انعام۔

(ج ۲۹ ص ۲۳۶)

سوال ۲۹: کیا شیطان نیک لوگوں کی شکل میں آ سکتا ہے؟

خواب میں شیطان کسی اچھی صورت میں ہو کر فریب دے سکتا ہے یا نہیں؟ کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

الجواب: حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰات والتسلیمات کے ساتھ شیطان تمثیل نہیں کر سکتا۔ حدیث میں فرمایا:

من رانی فی المنام فقد رای الحق ان الشیطن لا یتمثل بی۔

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

ہاں نیک لوگوں کی شکل بن کر دھوکا دے سکتا ہے بلکہ اپنے آپ کو الہ ظاہر کر سکتا ہے۔ (ج ۲۹ ص ۲۵۲)

سوال ۳۰: کائنات میں کتنے عالم ہیں؟

اٹھارہ ہزار عالم سے کیا مراد ہے؟ کل اشیاء درخت وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں کہ نہیں؟

الجواب: عالم اٹھارہ ہیں اور ہر ایک میں کثرت مخلوقات کے سبب اسے ہزار سے تعبیر کیا، تینوں موالیہ، جمادات، نباتات،

حیوانات اور چاروں عناصر اور سات آسمان اور فلک ثوابت، فلک اطلس، کرسی، عرش، اقادہ، الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی قدس

سرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۵۲)

سوال ۳۱: ایمان کی تعریف

ایمان کی تعریف کیا ہے اور ایمان کامل کب ہوتا ہے؟

الجواب: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات میں سچا جانے، حضور کی حقانیت کو صدق دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً سو سال پہلے یہ چیلنج وہابیہ سے کیا تھا لیکن وہابیہ آج تک امام احمد رضا کے ان سوالوں کے جوابات نہیں

دے سکے۔

فلک رضا ہے خیر فخر و برق بار اعداء سے کہہ دو خیر مانیں نہ شر کریں

مقرر (اقرار کرنے والا) ہوا ہے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ و رسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں (رشتوں) پر غالب ہو اللہ و رسول کے ختموں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ و رسول کے مخالفوں بدگوئیوں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں جو کچھ دے اللہ کے لیے دے جو کچھ روکے اللہ کے لیے روکے سو اس کا ایمان کامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احب لله و ابغض لله واعطى لله وضع لله فقد استكمل الايمان. (سنن ابی داؤد ج ۲)
ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے عداوت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے روکا اس کا ایمان کامل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۲۹۴)

سوال ۳۲: جو درودِ تاج کو حرام کہے وہ خود حرام کا ہے

وہابی کہتے ہیں کہ درودِ تاج پڑھنا حرام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دافع البلاء والوباء والقطح والمرض والالام (مصیبت و بلاء و قحط سالی بیماری اور دکھ کو دور کرنے والا) کا استعمال نازیبا بلکہ شرعاً ممنوع بلکہ ایمان جانے کا خوف ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک! یہ قول حق ہے یا باطل؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک دافع ہر بلا ہیں۔ ان کی شان عظیم تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ اُن کے غلام دافع بلا فرماتے ہیں:

ابن عدی وابن عساکر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
”میرا نام آئینہ اس لیے ہوا کہ میں اپنی اُمت سے آتشِ دوزخ کو دفع فرماتا ہوں۔“
دوزخ سے بدتر اور کیا بلا ہوگی جس کے دافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بیہقی دلائل النبوة اور ابوسعید شرف المصطفیٰ میں راوی خفاف بن نضلمہ رضی اللہ عنہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی:
”میں کوشش کرتا ہوا کہ مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

عمر بن شہب بطریق عامر بن شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

”یا رسول اللہ! حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی اُمید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ (بارش) خطا کرے (یعنی نہ ہو)۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”میں جس کا مددگار ہوں علی المرتضیٰ اس کے مددگار ہیں“ کہ ہر مکروہ کو اس سے دفع کرتے ہیں۔

(السیمر شرح جامع الصغیر ج ۲)

شاہ ولی اللہ دہلوی جماعت میں لکھتے ہیں:

”ہلاکتوں اور تنگیوں میں اس جماعت (اولیاء اللہ) کی صورت کا ظاہر ہونا اور حل مشکلات کا اس کی طرف منسوب ہونا اس نسبت کے ثمرات میں سے ہے۔“

قاضی ثناء اللہ تذکرۃ الموتی میں لکھتے ہیں:

”اولیاء اللہ کی روحیں زمین آسمان اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور دنیا و آخرت میں اپنے دوستوں اور عقیدت مندوں کی مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں۔“

اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہماری کتاب ”الاسن والعلیٰ لنا علی المصطفیٰ بدافع البلاء“ میں ہے۔ درود تاج کو حرام کی طرف نسبت وہی کرے گا جو خود منسوب بحر ام ہو و ہابیہ مرتدین ہیں ان کی بات سنی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۵۵)

سوال ۳۳: مذہب اہل سنت پر قائم رہنا فرض ہے

ایک مذہب پر قائم رہنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت؟ جو ایک مذہب پر قائم نہیں وہ کون ہے اس کا نام کیا ہے؟

الجواب: مذہب اہل سنت پر قائم رہنا فرض اعظم ہے اور فقہ میں ایک مذہب مثلاً حنفی مذہب پر قائم رہنا اور جو کسی مذہب پر قائم نہیں پہلی صورت میں دہریہ اور دوسری صورت میں غیر مقلد اور یہ فرقہ بھی بدعتی ناری ہے۔ طحاوی علی الدر المختار میں ہے:

”تو جو کوئی چاروں (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) سے خارج ہے (جیسے غیر مقلد و ہابیہ) وہ بدعتیوں اور جہنیوں میں سے ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۶۵)

سوال ۳۴: انتقال کے بعد روح کا کیا بنتا ہے؟

روح جسم سے نکلنے کے بعد دنیا میں آتی ہے یا نہیں؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک دنیا میں میلاد و مجلس شریف میں آ سکتی ہے یا نہیں اور کوئی ان کی پاک روح کی تشریف آوری کو بعید از امکان سمجھے تو وہ شخص دائرہ اسلام میں کیا سمجھا جائے گا؟

الجواب: مسلمان کی روح بعد انتقال جہاں چاہے جاتی ہے حدیث میں ہے:

اذا مات المؤمن یخلى سربه يسرح حيث يشاء. (اتحاف السادة المتقين ج ۱۰)

ترجمہ: جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے۔

اس کا مفصل بیان ہماری کتاب ”حیات الموتی فی بیان سماع الاموات“ میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

اقدس تمام جہاں سے ارفع واعلیٰ ہے۔ وہاں یہ سوال کرنا بھی بے جا (فضول) ہے۔
 امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت میں ستر ہزار جگہ تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔
 امام جلال الدین سیوطی خاتم حفاظ الحدیث فرماتے ہیں:
 ”تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ملا ہے کہ اپنے مزارات طیبہ سے باہر تشریف لائیں اور جملہ عالم آسمان و
 زمین میں جہاں جو چاہیں تصرف فرمائیں۔“
 روح اقدس کی تشریف آوری کو بعید از مکان جاننا اگر براؤ جہل و بے علمی ہے تو جرأت دے ادبی ہے اور بر بنائے وہابیت
 ہے تو وہابیت خود کفر جلی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۱۸۱)

سوال ۳۵: زیارت قبور سنت ہے

کوئی شخص قبور اہل اللہ کی زیارت اور ان پر پھول چڑھانے کو بدعت بتلائے تو اس کی نسبت کیا حکم ہے؟
 الجواب: زیارت قبور سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 ”سن لو! قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کرے گی اور آخرت یاد دلائے گی۔“ (سنن ابن ماجہ)
 خصوصاً زیارات مزارات اولیاء کرام کہ موجب ہزاراں ہزار برکت و سعادت ہے اسے بدعت نہ کہے گا مگر وہابی نابکار
 ابن تیمیہ کا فضلہ خوار وہاں جاہلوں نے جو بدعات مثل رقص و مزامیر ایجاد کر لیے ہیں وہ ضرور ناجائز ہیں مگر ان سے زیارت کہ
 سنت ہے بدعت نہ ہو جائے گی۔ جیسے نماز میں قرآن شریف غلط پڑھنا رکوع و سجود صحیح نہ کرنا طہارت ٹھیک نہ ہونا عام عوام میں
 جاری و ساری ہے اس سے نماز نیری نہ ہو جائے گی۔
 قبر مسلمان پر پھول رکھنا مستحب ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں: وہ جب تک تر ہے تسبیح الہی کرے گا۔ اس سے مردے کا دل
 پہلے گا۔ کمانی فتاویٰ الامام فقیہ النفس وغیرہا (جیسے کہ امام فقیہ النفس کے فتاویٰ وغیرہ میں ہے)۔
 فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے:

”قبروں پر گلاب وغیرہ خوشبودار پھول رکھنا اچھا ہے۔“

اسے بدعت کہنا بھی آج کل نہ رہا یہی کی ضلالت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۱۸۱)

سوال ۳۶: حضور علیہ السلام سب کو جانتے ہیں

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا یا نہیں؟ اور جو مطلقاً علم غیب کا انکار کرے اس کے بارے کیا حکم ہے؟
 الجواب: اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین و شرق و غرب و عرش و فرش و ماتحت الثری
 و جملہ ماکان و مایکون (یعنی جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے) الی آخر الایام کے ذرے ذرے کا علم تفصیلی عطا فرمایا
 اس کا بیان ہمارے رسالہ انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد والدولۃ المکیہ وغیرہ میں ہے: جو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم

۳۵ (۱) دلائل صحت ۸ (مجموعہ) (۲۸) (۲۸)

طیب و طلالہ لغت: معذور کا علم اور سب آدمیوں کے برابر ہے وہ کالہ ہے۔

امام مجتہد الاسلام خزانہ الی وغیرہ اکابر فرماتے ہیں۔

السورة هي الاطلاع على الغيب .

ترجمہ: نبوت کا معنی طیب پر مطلع ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

هالک الغیب فلا یظهر علیٰ حبیبہ احدًا الا من اراد من رسلہ (القرآن)

ترجمہ: طیب کا ہائے والا تو اپنے طیب پر کسی کو مسابط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ج ۲۹ ص ۲۸۳)

سوال ۳۷: صرف انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ معصوم ہیں

ایک شخص کہتا ہے کہ جملہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام معصوم ہیں دوسرا کہتا ہے کہ سوائے پنجتن پاک کے کوئی معصوم نہیں اور تیسرا شخص کہتا ہے کہ پنجتن پاک کوئی چیز نہیں ہیں سوائے خلفائے راشدین کے۔

الجواب: پہلے شخص کا قول حق و عقیدہ اہلسنت ہے اور دوسرے کا قول صریح کفر ہی و کلمہ کفر ہے اور تیسرے شخص کا قول بدتر از بول میں بھی ایک کھلا پہاؤ کفر کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۳۳۳)

سوال ۳۸: وہابیوں کی خود ساختہ توحید

لید کہتا ہے: اولیاء سے مدد مانگنا دور سے اور ہر وقت حاضر ناظر سمجھنا شرک ہے کیونکہ یہ خاص اللہ تعالیٰ کی صفت ہے دوسرے کی نہیں۔ قرآن شریف کا ثبوت دیتا ہے (نواں پارہ:) کہہ دو میں نہیں مالک اپنی جان کا نہ نفع کا نہ ضرر کا۔

الجواب: جس نے کہا: دور سے سننا صرف اس کی شان ہے اس نے رب عزوجل کی شان گھٹائی وہ پاک ہے اس سے کہ دور سے سنے وہ ہر قریب سے قریب تر ہے دور سے سننا اس کی عطاء سے اس کے محبوبوں ہی کی شان ہے اسے حاضر و ناظر بھی نہیں کہہ سکتے وہ شہید و بصیر ہے۔

حاضر و ناظر اس کی عطاء سے اس کے محبوب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کما فی رسائل الشیخ عبدالحق محدث الدہلوی قدس سرہ اُس آیت کریمہ سے اس کا کیا ثبوت ہوا۔ جھوٹا دعویٰ کرنا اور قرآن پر اس کی تہمت رکھنا مسلمان کا کام نہیں، نفع و ضرر کا مالک بالذات اُس واحد حقیقی کے سوا کوئی نہیں۔ آیت میں اسی کی نفی ہے ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں تو فرعون کو مالک نفع و ضرر لکھا ہے پھر محبوبانِ بارگاہ کا کیا کہنا وہ بے شک اس کی تملیک سے ہمارے نفع و ضرر کے مالک ہیں جس کا بیان آیات و احادیث سے کتاب الامن والعلانی میں ہے۔ (ج ۲۹ ص ۳۳۳)

۲۷۹

سوال ۷۳۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان اور اس کا جواب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں چہشم خود اللہ کو نہیں دیکھا۔
کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: أم المؤمنين صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت بمعنی احاطہ کا انکار فرماتی ہیں کہ "لا تدركه الابصار" سے سند آتی
ہیں اور احادیث صحیحہ میں روایت کا اثبات بمعنی احاطہ نہیں اللہ عز و جل کو کوئی شے محیط نہیں ہو سکتی وہی ہر شے کو محیط ہے اور اثبات
نفی پر مقدم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۳۵)

سوال ۷۴۰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا و خطا اجتہادی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم معاویہ پر ایک روز خفاء ہوئے۔ اور روافض کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے باغی ہونے کی ان کا یہ
کہنا کیسا ہے؟

الجواب: روافض کا قول کذب محض ہے۔ اہل سنت کے نزدیک معاویہ کی خطا و خطا اجتہادی ہے۔ اجتہاد پر طعن جائز
نہیں۔ خطا و اجتہاد دو قسم کی ہے: مقرر و منکر مقرر وہ جس کے صاحب کو اس پر برقرار رکھا جائے گا اور اس سے تعریض نہ کیا
جائے گا جیسے حنفیہ کے نزدیک شافعی المذہب مقتدی کا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور منکر وہ جس پر انکار کیا جائے گا جبکہ
اس کے سبب کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہو جیسے اجلہ اصحاب جمل رضی اللہ عنہم کہ قطعی جنتی ہیں اور ان کی خطا یقیناً اجتہادی جس میں کسی
نام سنیت لینے والے کو محل لب کشائی نہیں یا لہ عنہ اس پر انکار لازم تھا۔ جیسا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کیا
باقی مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں مداخلت حرام ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو"۔ (المجم الکبیر ج ۲)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ بخش دے گا" اس سابقہ کے سبب جو ان کو میری سرکار
میں ہے پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اودھما کر دے گا۔"

(المجم الاوسط ج ۳)

یہ وہ ہیں جو ان لغزشوں کے سبب صحابہ پر لعن کریں گے۔ اللہ عز و جل نے تمام صحابہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن عظیم
میں دو قسم کیا۔ مؤمنین قبل فتح مکہ و مؤمنین بعد فتح۔ اول کو دوم پر تفصیل دی اور صاف فرمادیا:

و كلا وعد الله الحسنی .

سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔

اور ساتھ ہی ان کے افعال کی تفتیش کرنے والوں کا منہ بند فرمادیا۔

واللہ بما تعملون خبیر .

اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو۔

بائنمہ وہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا پھر دوسرا کون ہے کہ ان میں سے ان کی بات پر طعن کرے۔ واللہ البہادی واللہ

تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۳۳۵)

سوال ۴۱: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت کے اہل تھے

امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تھی واسطے دفع جنگ کے لیے۔

الجواب: بے شک امام مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد فرمائی اور اس سے صلح و بندش

جنگ مقصود تھی اور یہ صلح و تفویض خلافت اللہ و رسول کی پسند سے ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا تھا:

”میرا یہ بیٹا سید ہے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے

گا۔ (صحیح بخاری ج ۱)

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر خلافت کے اہل نہ ہوتے تو امام مجتبیٰ ہرگز انہیں تفویض نہ فرماتے نہ اللہ و رسول اسے جائز

رکھتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۳۳۶)

سوال ۴۲: فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا

عوام مؤمنین سے عوام ملائکہ کا مرتبہ زیادہ ہے یا نہیں؟ عوام مؤمنین کی تشریح فرمائیں؟

الجواب: حدیث میں ہے کہ رب العزۃ جل وعلاء فرماتا ہے:

عبدی المؤمن احب الی من بعض ملئکتی . (اتحاف السادة المتقین ج ۳)

ترجمہ: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔

ہمارے رسول ملائکہ کے رسولوں سے افضل ہیں اور ملائکہ کے رسول ہمارے اولیاء سے افضل ہے اور ہمارے اولیاء عوام

ملائکہ یعنی غیر رسل سے افضل ہیں۔ اور یہاں عوام مؤمنین سے یہی مراد ہے نہ فساق و فجار کہ ملائکہ سے کسی طرح افضل نہیں ہو

سکتے۔ انسان صفت ملکوتی و بیکسی و سبعی و شیطانی سب کا جامع ہے جو صفت اس پر غالب کرے گی اس کے منسوب الیہ سے زائد ہو

جائے گا کہ اگر ملکوتی صفت غالب ہوئی تو کروڑوں ملائکہ سے افضل ہوگا اور بیکسی غالب ہوئی تو بہائم سے بدتر۔

اولئک کالانعام بل هم اضل ۔

۱۱ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ہیں۔

یونہی سہمی و شیطانی و ہابیہ کو دیکھو شیطان کہ ان سے سبق لیتا ہے اٹلیس کو ہزاروں برس کی عمر میں نہ سو بھی تھیں جو انہیں سو جھتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۳۹۱)

سوال ۴۳: فقہ کونہ ماننے والا شیطان ہے

جو شخص کہے کہ فقہ قیاسی ہے اس کو نہیں مانتا اس کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: فقہ کونہ ماننے والا شیطان ہے۔ ائمہ کا دامن جو نہ تھا مے وہ قیامت تک کوئی اختلافی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا جسے دعویٰ ہو سامنے آئے۔ اور زیادہ نہیں اسی کا ثبوت دے کہ کتا کھانا حلال ہے یا حرام؟ کون سی حدیث میں آیا ہے کہ کتا کھانا حرام ہے؟ آیت نے تو کھانے کی حرام چیزوں کو صرف چار میں حصر فرمایا ہے: مردار اور رگوں کا خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔ تو کتا درکنار سور کی چربی اور گردے اور ادھڑی کہاں سے حرام ہوگی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریم نہیں اور آیت میں لحم فرمایا ہے جو ان کو شامل نہیں۔ غرض یہ لوگ (فقہ کونہ ماننے والے مثل غیر مقلد و ہابیہ) شیاطین ہیں ان کی بات سننا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۳۹۲)

سوال ۴۴: حنفی کی تعریف

حنفی کسے کہتے ہیں اس کی تعریف کیا ہے؟

الجواب: علماء کی اصطلاح میں حنفی وہ کہ فروع میں مذہب حنفی کا چیرہ ہو پھر اگر اصول میں بھی حق کا تتبع ہے تو سنی حنفی ہے ورنہ گمراہ جیسے معتزلہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۵۴۳)

سوال ۴۵: حشر کے دن لوگ کس حال میں ہوں گے؟

حشر کے دن سب مسلمان قبر سے کفن لے کر اٹھیں گے یا برہنہ؟

الجواب: کفن میں اٹھیں گے پھر وہ کفن طول مدت کی وجہ سے گل کر گر جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۵۴۵)

سوال ۴۶: حضور علیہ السلام اللہ کی عطاء سے سنتے اور مدد فرماتے ہیں

اگر کوئی یا رسول اللہ پکارے اور یہ اعتقاد رکھے کہ آپ بذات خود سنتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ اعتقاد ٹھیک نہیں؟

الجواب: بذات خود کے اگر یہ معنی کہ بے عطائے الہی خود اپنی ذاتی قدرت سے سنتے ہیں تو یہ بے شک باطل بلکہ کفر ہے اور یہ ہرگز کسی مسلمان کا خیال بھی نہیں اور اگر بذات خود کے یہ معنی کہ بے عطائے الہی حضور کی قوت سامعہ تمام شرق و غرب کو محیط ہے سب کی عرضیں آوازیں خود سنتے ہیں اگرچہ آداب و ریا شاعی کے لیے ملائکہ عرض درود و عرض اعمال کے لیے مقرر ہیں تو یہ بے شک حق ہے بلاشبہ عرش و فرش کا ہر ذرہ ان کے پیش نظر ہے اور ارض و سما کی ہر آواز ان کے گوش مبارک میں سے۔ شاہ

ولی اللہ کی فیوض الحرمین میں ہے:

”اس کی ایک حالت اس کو دوسری حالت سے غافل نہیں کرتی“۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۵۲۵)

سوال ۷۴۷: یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ اللہ کہنا کیسا؟

بعض عالم و مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ اللہ کا وظیفہ کرنا ناجائز ہے۔

الجواب: یہ مبارک وظیفہ بے شک جائز ہے۔ فتاویٰ خیرہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار میں ہے: ان کا ”یا شیخ عبدالقادر“ کہنا نداء ہے تو اس کی حرمت کا موجب کیا ہے۔

یہاں اس کو ناجائز کہنے والے وہابی ہیں اور وہابیہ بے دین ہیں ان کی بات سنی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۵۲۸)

سوال ۷۴۸: شب قدر کی فضیلت

شب قدر میں تمام چیزیں مثل درخت و پتھر وغیرہ کے سجدہ کرتی ہیں یا نہیں؟

الجواب: ہاں ہر چیز سجدہ کرتی ہے اولیاء نے اسے مشاہدہ کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۵۸۶)

سوال ۷۴۹: عالم اور جاہل میں فرق

ایک جاہل بندہ گناہ کرتا ہے اور ایک عالم گناہ کرتا ہے تو ان دونوں کے لیے از جانب شریعت حکم مختلف ہے یا نہیں؟ اگر مختلف ہے تو کیوں؟

الجواب: حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو گناہ۔ عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟ فرمایا: عالم پر گناہ کرنے کا

عذاب ہے اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کرنے کا ہے اور ایک علم نہ سیکھنے کا“۔ (فیض القدر ج ۳) (ج ۲۹ ص ۶۱۹)

سوال ۷۵۰: ترجمہ دیکھ کر قرآن وحدیث سمجھنا مشکل ہے

میں صحاح ستہ دیکھنا چاہتا ہوں مگر عربی نہیں جانتا کیا کوئی اردو ترجمہ ہے؟

الجواب: صحاح ستہ کے اردو میں ترجمے ہوئے ہیں مگر عموماً وہابیہ نے کیے ہیں اور ترجمہ دیکھ کر کوئی شخص قرآن وحدیث نہیں سمجھ سکتا۔ (ج ۲۹ ص ۶۳۱)

سوال ۷۵۱: مشکوٰۃ شریف ایک جامع کتاب ہے

مشکوٰۃ شریف کیسی کتاب ہے؟

الجواب: مشکوٰۃ شریف ایک جامع کتاب ہے بہت باتوں میں مدد دیتی ہے مگر تنہا کوئی کتاب سوا قرآن عظیم کے

کافی نہیں۔ (ج ۲۹ ص ۶۳۲)

سوال ۷۵۲: کیا سادات پر دوزخ حرام ہے؟

کیا سید پر دوزخ کی آنچ قطعاً حرام ہے اور وہ کسی بد اعمالی کی پاداش میں دوزخ میں جانی نہ سکے گا؟
الجواب: سادات کرام جو واقعی علم الہی میں سادات ہوں اُن کے بارے میں رب عزوجل سے اُمید واثق یہی ہے کہ آخرت میں اُن کو کسی گناہ پر عذاب نہ دیا جائے گا۔ حدیث میں ہے:

”ان کا فاطمہ نام اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔“ (جامع الصغیر ج ۱)
 دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
 ”اے فاطمہ! اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیری اولاد میں کسی کو مگر حکم قطعی بے نص قطعی ناممکن ہے۔“
 (السنن الکبریٰ ج ۱۱) (ج ۲ ص ۶۳۸)

سوال ۷۵۳: ولی اور مؤمن میں نسبت

ولی اور مؤمن میں کون سی نسبت ہے؟

الجواب: اگر ولایت عامہ مراد ہے تو تساوی:

اللہ ولی الذین امنوا .

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے۔

اور خاصہ تو عموم خصوص مطلق:

ان اولیاءہ الا المتقون .

اس کے ولی تو پرہیزگار ہیں۔ (ج ۲ ص ۶۳۳)

سوال ۷۵۴: اصحاب پر آل کو مقدم کیوں کیا؟

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں اصحاب پر آل کو مقدم کیوں کیا؟

الجواب: آل اصحاب کو بھی شامل ہے ولا عکس یہ تخصیص بعد جمیم ہے۔ (ج ۲ ص ۶۳۹)

سوال ۷۵۵: قرآن میں کلمہ طیبہ موجود ہے

عید کی اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارا یہ کلمہ شریف (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) یہ قرآن میں کس جگہ لکھا

ہے؟

الجواب: قرآن مجید سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لا الہ الا اللہ ہے اور اس سے متصل سورہ فتح میں محمد رسول اللہ

(ہے)۔ (ج ۲ ص ۶۵۳)

سوال ۷۵۹: حضور علیہ السلام شافع محشر ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں کہ وہ شافع محشر کس طرح ہیں اس کا جواب بھی قرآن سے دو حضور اس کا جواب عنایت فرمادیں۔

الجواب: سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔

”قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کر دے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔“

مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے۔

سورۃ نساء پارہ ۵، رکوع ۶ میں ہے:

”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور

رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔“

رسول کا گناہگاروں کے لیے استغفار کرنا شفاعت ہی ہے بے علم آدمی کو کافروں سے بد مذہبوں سے اُلجھنا بحث کرنا سخت

حرام ہے۔

انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے:

ایاکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم۔

اُن سے دور رہو انہیں اپنے سے دور کر دو وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم ج ۱)

والعیاذ باللہ تعالیٰ! واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲ ص ۶۵۴)

سوال ۷۵۷: حکایات کی وضاحت

بعض متصوفہ زندیقہ جو یزید عمر و بکر کو وہ سب خدا ہی خدا کہتے ہیں وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ منصور نے دعویٰ انا الحق کا کیا تھا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے سبحانی یا اعظم شانی (میں پاک ہوں اور کتنی عظیم میری شان ہے) فرمایا اور شمس تبریزی نے اسی وجہ سے قم باذنی (اٹھ میرے حکم سے) کہہ کر مردہ زندہ کیا تو کیا صوفی زندیق کا کہنا صحیح ہے؟ اور اگر ہے تو یہ کلمات عند الشرع مردود ہیں یا نہیں؟

الجواب: اُن زنادقہ کا یہ قول کفر صریح ہے اور ان کے قول کی صحت کا شک واقع ہونا سائل کے ایمان کو مضرب ہے۔ تجدید

اسلام چاہیے وہ تینوں (جن کا ذکر سوال میں ہوا) حضرات کرام اکابر اولیائے عظام سے ہیں قد سنا اللہ باسرار ہم۔ حضرت شمس تبریز قدس سرہ سے یہ کلمہ ثابت نہیں۔ اور ثابت ہو تو معاذ اللہ اُسے اصحائے الوہیت سے کیا علاقہ ایسی اضافات مجازیہ شائع ہیں۔ حضرت حسین منصور انا الحق نہیں کہتے تھے بلکہ انا الحق (یعنی میں ہی سب سے زیادہ اس کا حق دار ہوں) ابتلائے الہی کے لیے سامعین کی فہم کی غلطی تھی۔ ان کی بہن اکابر اولیائے کرام سے تھیں ہر روز اخیر شب میں جنگل کو تشریف لے جاتیں اور

عبادت الہی میں مشغول ہو جاتیں۔ ایک روز حضرت حسین منصور کی آنکھ کھلی اور بہن کو نہ پایا، شیطان نے شبہ ڈالا۔ دوسری رات قصد اجاگتے رہے جب وہ اپنے وقت معمول پر اٹھ کر باہر چلیں یہ آہستہ اٹھ کر پیچھے ہوئے وہ جنگل میں پہنچیں اور عبادت میں مشغول ہوئیں یہ بیڑوں کی آڑ میں چھپے دیکھتے رہے۔ قریب صبح انہوں نے دیکھا کہ آسمان سے سونے کی زنجیر میں یا قوت کا جام اُترا اور وہ اُن کی بہن کے دہن مبارک کے پاس آ گیا۔ انہوں نے پینا شروع کیا۔ یہ بے چہن ہوئے اور چلا کر کہا: بہن! تمہیں خدا کی قسم! تھوڑا میرے لیے بھی چھوڑ دو انہوں نے صرف ایک جُڑا اُن کے لیے چھوڑا جس کے پیتے ہی اُن کو ہر شجر و حجر و درود یوار سے آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ حق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے؟ یہ اس کا جواب دیتے: ”انسا الاحق“ (بے شک میں احق ہوں) لوگوں نے کچھ سنا اور جو منظور تھا واقع ہوا۔ حضرت سیدی بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے اُس سوال خود جواب ارشاد فرمادیا فرمایا: میں نہیں کہتا وہ فرماتا ہے جسے فرمانا زیبا ہے۔ سائلوں نے اس پر دلیل چاہی مارو کہ ایسے قاتل کی سزا قتل ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا جب حضرت پر حالت وارد ہوئی اور وہی کلمہ نکلا۔ اُن سب نے بے مہایا خنجر مارے جس نے جس جگہ کے قصد سے خنجر مارا تھا خود اس کے لیے اسی جگہ لگا جب حضرت کو اتفاق ہوا ملاحظہ فرمایا کہ وہ سب گھائل پڑے ہیں فرمایا: میں نہ کہتا تھا کہ میں نہیں کہتا وہ کہتا ہے جس کا کہنا بجا ہے۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ نبینا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کوہ طور پر اُس درخت میں سے نداء سنی کہ:

یا موسیٰ انی انا اللہ رب العلمین۔

اے موسیٰ! میں ہوں اللہ رب سارے جہانوں کا۔

کیا یہ درخت نے کہا تھا؟ حاشا بلکہ رب العلمین نے درخت پر تجلی فرمائی اور حضرت کلیم کو اس میں سے نداء مسموع ہوئی کیا وہ ایک درخت پر تجلی فرما سکتا ہے بایزید پر نہیں؟ کیا مجال ہے کہ بایزید پر تجلی کرنے اور سبحانی با اعظم شانی (میں پاک ہوں اور کتنی عظیم میری شان ہے) اور لوگوں کو ان میں سے نداء آئے۔

حضرت مولوی معنوی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک جن جس پر تسلط کرتا ہے اس کی زبان سے کلام کرتا ہے اس کے جوارح سے کام کرتا ہے کیا تمہارے نزدیک رب عزوجل ایسا نہیں کر سکتا؟ کلام اس کا ہے اور زبان بایزید کی۔ بایزید شجرہ موسیٰ ہیں اور متکلم وہ جس نے فرمایا: ”انی انا اللہ رب العلمین“ قللہ الحجۃ البالغة واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۶۲۷)

سوال ۵۷۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق کرامات اور ان کے جوابات

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی چند مشہور کرامتیں بیان کی جاتی ہیں کہ ایک بڑھیا دریا کے کنارے بیٹھی رو رہی تھی کہ اتفاقاً حضرت کا اس طرف سے گزر ہوا وجہ پوچھی تو بڑھیا نے عرض کیا: حضرت! میرے لڑکے کی بارہ برس ہوئے یہاں دریا میں مع سامان کے برأت ڈوبی میں یہاں آ کر روزانہ روتی ہوں آپ دعا فرمادیں حضور نے دعا فرمائی تو بارہ برس پہلے ڈوبنے والی

برأت مع کل سامان کے صحیح و سالم نکل آئی اور بڑھیا خوش و خرم اپنے مکان کو چلی گئی۔

دوسرے یہ کہ حضرت کے ایک مرید کا انتقال ہو گیا اس کا لڑکا آیا اور بہت رویا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو رحم آیا تو آپ نے لڑکے کو چپ کرایا بعدہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مراقب ہو کر روکا اور اُن سے کہا کہ میرے مرید کی روح واپس کر دو۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نہیں چھوڑ سکتا جب خدا تعالیٰ کا حکم ہوگا چھوڑ دوں گا اس پر جھٹڑا ہوا اور حضور نے عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ مارا تو ان کی ایک آنکھ نکل گئی اور آپ نے زمبیل چھین کر اس روز کی تمام روہیں جو قبض کی تھیں چھوڑ دیں۔

حضرت عزرائیل نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی تو حکم ہوا: میرے محبوب کے کہنے پر تم نے کیوں نہ اُس مرید کی روح چھوڑ دی پھر اگر انہوں نے تمام روہیں چھوڑ دیں تو منظور ہے کچھ مضائقہ نہیں۔

شرعاً ان روایتوں کا مجلس مولود شریف یا وعظ میں بیان کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: پہلی روایت اگرچہ نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اُس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں اس کا انکار نہ کیا جائے۔

اور دوسری روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اُس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام احمق جاہل بے ادب نے یہ جانا کہ وہ اس میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے کسی عالم مسلمان کی اس سے زیادہ توہین اور کیا ہوگی کہ معاذ اللہ اُسے کفر کی طرف نسبت کیا جائے نہ کہ محبوبان الہی سیدنا عزرائیل علیہ السلام مرسلین ملائکہ میں سے ہیں اور مرسلین ملائکہ بالا جماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں کسی رسول کے ساتھ ایسی حرکت کرنا توہین رسول کے سبب معاذ اللہ اُس کے لیے باعث کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہالت و ضلالت سے پناہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۶۲۸)

سوال ۵۸: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کی وضاحت

حضور اس وقت آپ کا ایک شعر پیش نظر ہے جس کی سمجھ نہ آئی فرماتے ہیں:

یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

الجواب: یہ شعر ایک حدیث کا ترجمہ ہے:

”ابو بکر و عمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے بہتر ہیں“ سوا انبیاء و

مرسلین کے اے علی! تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔ (کنز العمال ج ۱۱)

علامہ مناوی نے تیسیر میں اس کے یہ معنی بتائے ہیں کہ ارشاد ہوتا ہے: اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! تم اُن سے نہ کہنا بلکہ

ہم خود فرمائیں گے تاکہ اُن کی مسرت زیادہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳۰ ص ۸۲)

سوال ۷۵۹: تراویح میں تین بار سورہ اخلاص پڑھنی چاہیے

وقت ختم قرآن تراویح میں تین بار سورہ اخلاص شریف پڑھنا مکروہ ہے یا مستحسن؟

الجواب: مستحسن ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”ختم قرآن کے بعد تین مرتبہ قل هو اللہ احد الخ پڑھنے کو بعض مشائخ نے مستحسن قرار دیا ہے تاکہ اس نقصان کا

ازالہ ہو جائے۔ جو بعض کے پڑھتے ہوئے پیدا ہوا ہے مگر جب ختم قرآن فرض نماز کے اندر ہو تو صرف ایک ہی بار

سورہ اخلاص پڑھے زائد نہ پڑھے۔“

عقود الدرر یہ میں ہے:

والعمل بما علیہ الا کثر۔

اسی پر عمل کیا جائے جس پر اکثریت کا عمل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳۰ ص ۹۲)

سوال ۷۶۰: حضور علیہ السلام نور خدا ہیں

یہ مضمون کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے اور ان کے نور سے باقی مخلوقات کس حدیث

سے ثابت ہے؟

الجواب: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اے نور! اے نور کے نور! اے نور ہر نور سے پہلے اور اے نور ہر نور کے

بعد! اے وہ ذات جس کے لیے نور ہے جس کے سبب سے نور ہے جس سے نور جس کی طرف نور ہے اور وہی نور ہے درود و سلام

اور برکت نازل فرما اپنے نور پر جو روشن کرنے والا ہے جس کو تو نے اپنے نور سے پیدا فرمایا اور تمام مخلوق کو اس کے نور سے پیدا

فرمایا اور اس کی انوار کی شعاعوں پر اور اس کے آل و اصحاب پر جو اس کے ستارے اور چاند ہیں سب پر اے اللہ ہماری دعا کو

قبول فرما!

امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سید امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاد اور امام بخاری و

امام مسلم کے استاذ حافظ الحدیث احمد الامام عبد الرزاق ابو بکر بن ہمام نے اپنی مصنف میں حضرت سیدنا ابن جابر بن عبد اللہ

انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان! مجھے بتا

دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے

تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرت الہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ،

فرشتے، آدم، زمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے

پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصے کیے پہلے سے فرشتگان، حامل عرش، دوسرے سے

کری، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کیے، پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے

بہشت دوزخ بنائے پھر چوتھے کے چارھے کیے۔ اہل آخر الحدیث۔ (المواہب اللدنیہ ج ۱ مدارج النبوۃ ج ۲) (ج ۳۰ ص ۶۵۷)

سوال ۷۶۱: حضور علیہ السلام کا سایہ نہ تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا یا نہیں؟

الجواب: سیدنا عبد اللہ بن مبارک اور حافظ علامہ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا ابن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سایہ نہ تھا، مگر نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ اُن کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آ گیا اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ حضور کے تابش نور نے اس کی چمک کو دبا لیا۔ (لوفاء باحوال المصطفیٰ ج ۲) - المصنف بھی صحیح ہے۔

نیز اموزج اللیب فی خصائص الحبيب صلی اللہ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے فرمایا: اس لیے کہ حضور نور ہیں۔ امام رزین نے فرمایا: اس لیے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔“ (ج ۳۰ ص ۶۹۵)

سوال ۷۶۲: حضور علیہ السلام کے تمام باپ دادا حضرت آدم تک مؤمن تھے

سرور کائنات، خیر موجودات رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علی نبینا وعلیہ السلام تک مؤمن تھے یا نہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”ہر قرن و طبقہ میں تمام قرون بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا۔“

(صحیح بخاری ج ۱)

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

”بے شک مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے۔“

حضرت عالم القرآن حمزہ الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے:

”نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اہل

زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔“ (شرح الرقاق علی المواہب اللدنیہ ج ۱)

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن و طبقہ میں روئے زمین پر لافل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور

جو صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانے میں ہر قرن میں خیار قرن سے اور آیت قرآنیہ ناطق کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم بالانساب ہو کسی غلام مسلمان سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و امہات ہر قرن اور طبقہ میں انہیں بندگان صالح و مقبول سے ہوں

حضرت علامہ ابراہیم دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: ”جو شخص قرآن مجید کو ۳۸۹ بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو عظیم اجر عطا فرمائے گا۔“ (ج ۳۰ ص ۲۶۷)

سوال ۱۳: ایمان کے بعد کیا افضل ہے؟

ایمان کے بعد سب سے افضل چیز عبادت ہے یا پھر اور؟

الجواب: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

”اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔“ (القرآن)

مسلمانو! کھود میں اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارے مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا تمہیں باتیں بتاتا ہے

اول یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے (یعنی بعد میں) اپنی

عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لیے کہ بغیر ایمان تعظیم بکا را آمد نہیں، بہتیرے نصاریٰ ہیں

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پرستے دفع اعتراضات کافران لئیم میں تصنیفیں لکھ چکے، یکپھر دے چکے، مگر جبکہ

ایمان نہ لائے، کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے

پھر جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادت الہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور

راہب ترک دنیا کے اپنے طور ذکر و عبادت الہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں، بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور

ضر میں لگا تمہیں، مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ! اصلاً قابل قبول بارگاہ الہی نہیں، اللہ عزوجل

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

”جو کچھ اعمال انہوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیئے۔“

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

”عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہو گا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پٹھیں گے۔“ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان، مدار نجات، مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں! کہو ہوئے اور

ضرور ہوئے۔ (ج ۳۰ ص ۲۰۸)

فتاویٰ رضویہ

جلد ۱

- (۱) لب خوب زور سے بند کر لئے اور کلی نہ کی وضو نہ ہوگا۔
- (۲) وضو میں کنپٹیوں پر بھی پانی بہانا فرض ہے۔
- (۳) نماز میں منہ کی کمال صفائی کر لئے ورنہ فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔
- (۴) اعضاء کا مثل مثل کر دھونا وضو اور غسل میں سنت ہے۔
- (۵) وضو میں ترک نیت کی عادت گناہ ہے۔
- (۶) طہارت میں ہر عضو پورا تین بار دھونا سنت مؤکدہ ہے ترک کی عادت سے گناہگار ہوگا۔
- (۷) وضوئے مستحب بے نیت ادا نہ ہوگا۔
- (۸) وضو احتیاط کے ساتھ کیا جائے عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو جوانوں کا سا کرے غلط ہے۔
- (۹) زکام بہنے سے وضو نہیں جاتا، بلغم کی تے سے وضو نہیں جاتا۔
- (۱۰) مرض سے جو رطوبت ہے اگر اس میں خون وغیرہ نجس کی آمیزش کا احتمال نہیں تو پاک ہے اس سے وضو نہ جائے گا۔
- (۱۱) تے منہ بھر کا ناقض وضو ہے۔
- (۱۲) منی کہ بے شہوت جدا ہوئی تھی اس کا نکلنا وضو واجب کرتا ہے غسل نہیں۔
- (۱۳) پانی معدہ تک نہ پہنچا تھا کہ اچھو سے نکل گیا پاک ہے اور وضو نہ جائے گا۔
- (۱۴) بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔
- (۱۵) حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا حرام ہے۔

جلد ۲

- (۱۶) وضو یا غسل کا پانی مسجد میں ڈالنا چھڑکنا حرام ہے۔
- (۱۷) نابالغ کا ہاتھ پانی میں ڈوبنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔
- (۱۸) ضرورت ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا ہاں ضرورت سے زائد مستعمل کر دے گا۔
- (۱۹) مستعمل پانی پاک ہے اس سے کپڑا، عورت کے کپڑے اور آٹا گوند ہنا مکروہ ہے۔
- (۲۰) آب مستعمل ہمارے سب اماموں کے نزدیک پاک ہے مگر قابل وضو نہیں۔

جلد ۳

- (۲۱) حوض یا کنوئیں کے پانی کا رنگ 'مزہ' بخود بدل جائیں تو حرج نہیں۔
- (۲۲) پانی سے عاجز نے نماز جنازہ کے لیے تیمم کیا اس سے ہر نماز پڑھ سکتا ہے۔
- (۲۳) تیمم میں ہاتھوں پر غبار لگنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر لگا ہو تو جھاڑ دے۔
- (۲۴) تیمم میں جلس ارض پر ہاتھ ملنا سنت ہے۔
- (۲۵) جائز ہے کہ دوسرے سے کہے کہ مجھے تیمم کرا دے اور اس وقت نیت اسی کی شرط ہوگی نہ اس دوسرے کی۔
- (۲۶) تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم مکروہ ہے۔
- (۲۷) صرف اتنی نیت کہ تیمم کرتا ہوں صحیح تیمم کے لیے کافی نہیں۔
- (۲۸) تیمم میں اصل نیت نیت تطہیر ہے و بس۔
- (۲۹) تیمم معبود میں جلس ارض پر خاص ہاتھوں کا لگانا ضروری ہے، لکڑی، کاغذ، کپڑا وغیرہ مٹی پر لگا کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرنا کافی ہے۔
- (۳۰) تیمم میں ترتیب شرط نہیں ہاں سنت ہے کہ پہلے منہ کا مسح کرے پھر داہنا ہاتھ پھر بائیں۔
- (۳۱) لازم ہے کہ انگوٹھی چھلے انگلی کلائی کا ہر گہنا اتار کر انہیں ہٹا ہٹا کر مسح کریں ورنہ تیمم نہ ہوگا۔
- (۳۲) ایک جگہ سے ہزار شخص اور ایک شخص ہزار بار تیمم کر سکتا ہے کیونکہ تیمم سے مٹی مستعمل نہیں ہوتی۔

جلد ۴

(۳۳) سو آدمی نماز پڑھ رہے تھے ایک شخص پانی لایا اور خاص ایک سے کہا کہ یہ پانی لے اسی کی (نماز) گئی اور اگر وہ امام ہو تو سب کی گئی۔

(۳۴) نماز میں معلوم ہوا یا یاد آیا کہ دوسرے کے پاس پانی ہے اگر ظن غالب ہو کہ مانگے سے دے دے گا نیت توڑے ورنہ جائز نہیں۔

(۳۵) تیمم سے نماز نماز کامل ہے تیمم طہارت کاملہ ہے (پانی کے معدوم ہونے کی وجہ سے)۔

(۳۶) ہر حدیث چھوٹا ہو یا بڑا آتا ہے تو ایک ساتھ جاتا ہے تو ایک ساتھ اس میں ٹکڑے نہیں۔

(۳۷) معذور صبح کے وضو سے اشراق کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔

(۳۸) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع بے ادبی خلاف سنت ہے۔

جلد ۵

- (۳۹) نماز پنجگانہ سے پیشتر مسلمان چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔
- (۴۰) خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
- (۴۱) مالی جرمانہ جائز نہیں کہ منسوخ ہو چکا ہے۔
- (۴۲) مسجد محلہ میں جماعت ثانیہ کے لئے اعادہ اذان منع ہے، تکبیر میں حرج نہیں۔
- (۴۳) اسماعیل علیہ السلام کی قبر شریف میزاب کے نیچے ہے۔
- (۴۴) حجر اسود اور زمزم شریف کے درمیان ستر ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور ہیں۔
- (۴۵) نماز جنازہ کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے اور اُن کی نماز جنازہ ملائکہ نے پڑھی تھی۔
- (۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اذان دی تھی۔
- (۴۷) کسی مسلمان کی جانب بدون تحقیق (تحقیق کے علاوہ) کبیرہ گناہ کی نسبت حرام ہے۔

جلد ۲

- (۲۸) ایسے ہار یک کپڑوں میں جن سے اعضاء ظاہر ہوں نماز نہیں ہوتی۔
- (۳۹) صرف تکبیر تحریمہ کی قدرت ہو تو اس پر فرض ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہے پھر بیٹھ جائے ورنہ نماز نہ ہوگی (یہ شرعی معذور کے لیے ہے)۔
- (۵۰) ۲۰ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے ایک رکعت نماز وتر خواہ نفل باطل محض ہے۔
- (۵۱) سلام کے بعد امام کو قبلہ رو بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔
- (۵۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس پر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔
- (۵۳) تجوید سے انکار کفر ہے۔
- (۵۴) قرآن پاک ترتیب سے پڑھنا فرض ہے الٹا پڑھنا حرام۔
- (۵۵) مقتدی کو (امام کے پیچھے) قرأت ناجائز ہے۔
- (۵۶) فاسق کو امامت سے معزول کرنا واجب ہے۔
- (۵۷) مردوں (خوبصورت لڑکوں) سے ناجائز تعلق رکھنے والے کی امامت ناجائز ہے۔
- (۵۸) بے ضرورت سوال (مانگنا) حرام ہے۔
- (۵۹) بد مذہبوں کے ساتھ کھانا میل جول رکھنا فسق ہے۔
- (۶۰) امامت پر تنخواہ لینا جائز ہے قرآن خوانی کی اجرت حرام ہے۔
- (۶۱) وہابی کے پیچھے نماز ناجائز ہے اگرچہ استاد ہو بلکہ اسے استاد بنانا گناہ۔
- (۶۲) سنی وہابی علماء کو یکساں جاننے والا کافر ہے۔
- (۶۳) نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے۔
- (۶۴) امامت کی تنخواہ لینی جائز ہے مگر بچنا بہتر۔

جلد ۷

- (۶۵) مقتدی نے التحیات پوری نہیں کی تھی کہ امام کھڑا ہو گیا یا سلام پھیر دیا تو مقتدی التحیات ضرور پوری کرے۔
- (۶۶) حدیث متواتر ہے کہ سورۃ اخلاص کا ثواب ثلث قرآن مجید کے برابر ہے۔
- (۶۷) بہ بیت تہجد سونے والا اگر تہجد نہ بھی پاسکے تو ثواب تہجد پاتا ہے اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔
- (۶۸) تہجد عادت صالحین ہے اور اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والا گناہ سے روکنے والا اور برائیوں کا کفرہ ہے۔
- (۶۹) اگر کوئی شخص نوبحے عشاء پڑھ کر سو گیا دس بجے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھ لیں تو تہجد ہو گئی۔
- (۷۰) محراب میں جماعت ثانیہ مکروہ اور محراب سے ہٹ کر بلا کراہت جائز۔
- (۷۱) جماعت ہو رہی ہے تو الگ نماز پڑھنا گناہ ہے۔
- (۷۲) مسبوق جماعت میں شامل ہو جائے اگرچہ امام سجدہ سہو میں ہو اقتداء درست ہے۔
- (۷۳) مسبوق سجدہ سہو میں امام کی متابعت کرے گا سلام میں نہیں اور نہ نماز فاسد ہوگی۔
- (۷۴) سر پر رد مال یا بلا ٹوپی کے رد مال باندھ کر نماز پڑھنے سے مکروہ ہوگی۔
- (۷۵) قرآن مجید قصد اخلاف ترتیب پڑھنا سخت گناہ ہے لیکن خلاف ترتیب سے نہ سجدہ سہو واجب ہو گا نہ نماز کا اعادہ۔
- (۷۶) جو فرض پڑھ چکا ہے اور اسی کی جماعت قائم ہوئی تو وہ بہ نیت نفل شریک ہو جائے۔
- (۷۷) رمضان شریف کے اخیر جمعہ میں قضاے عمری کے لیے جو طریقہ اختراع کیا گیا ہے وہ غلط اور بدعت شنیعہ ہے۔
- (۷۸) جمعہ سے پہلے سنتیں چھوٹ جائیں تو جمعہ کے بعد وقت کے اندر پڑھ لے ادا میں شمار ہوں گی قضا میں نہیں۔
- (۷۹) فجر کے فرض پڑھ لے سنتیں رہ جائیں تو سورج بلند ہونے کے بعد پڑھ لے اس سے پہلے نہیں۔
- (۸۰) نفل اور سنتیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔
- (۸۱) تراویح کی دس رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا جائز ہے مگر مکروہ۔
- (۸۲) ختم قرآن کے بعد تراویح پڑھتے رہنا سنت مؤکدہ ہے۔
- (۸۳) عشاء کی نماز تنہا پڑھنے والا وتر کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا (رمضان المبارک میں)۔

(۸۴) تراویح بلا عذر چھوڑنے والا قاسم ہے جبکہ اس کا عادی ہو۔

(۸۵) محبوبان خدا کی جو تواضع کی جاتی ہے وہ درحقیقت خدا ہی کے لیے تواضع ہے۔

(۸۶) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو رنگ بدل جاتا اور جھٹ جاتے۔

جلد ۸

- (۸۷) بلا ضرورت مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- (۸۸) مسجد منہدم کر کے دکان وغیرہ بنالینا حرام ہے۔
- (۸۹) کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں وعظ کہنا جائز ہے جبکہ نمازیوں کو کوئی خلل نہ ہو۔
- (۹۰) مسجدوں میں دنیا کی باتیں یا شور و شغب حرام ہے ایسوں کو مسجد سے نکال دینا چاہیے۔
- (۹۱) قبروں کو ہموار کر کے مسجد میں شامل کر لینا حرام ہے۔
- (۹۲) فجر کی سنت رہ گئی ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال تک پڑھ لے۔ طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنا منع ہے۔
- (۹۳) سنت فجر بلا عذر بیٹھ کر صحیح نہیں ہوگی۔
- (۹۴) عشاء سے پہلے والی سنت فوت ہو جائے تو اس کی قضاء نہیں ہاں عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بعد اسے پڑھ لے تو کوئی ممانعت نہیں۔
- (۹۵) سنت فجر قضاء ہو جائے تو طلوع شمس کے بعد زوال سے پہلے تک پڑھ لے زوال کے بعد اس کی قضاء نہیں۔
- (۹۶) جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں وہ نفلوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھے۔
- (۹۷) فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو کر سورت پڑھے اور پھر رکوع کرے اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو سجدہ سہو کرے۔
- (۹۸) بغیر قنوت پڑھے رکوع میں چلا جائے تو پلے نہیں سجدہ سہو کر لے۔
- (۹۹) تین سجدے کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا۔
- (۱۰۰) سجدہ سہو واجب ہے اور سجدہ نہ کرے تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔
- (۱۰۱) آبادی سے نکلتے ہی مسافر ہو جاتا ہے اور جب تک وطن واپس نہ آ جائے یا کہیں اقامت کی نیت نہ کر لے مسافر رہے گا۔
- (۱۰۲) سفر میں نماز پوری پڑھنا قصر نہ کرنا گناہ ہے۔

(۱۰۳) ساڑھے ۵ میل کے ارادہ سے سفر کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے دس دس بیس بیس میل ادھر ادھر جانے سے شرعی نہ نہیں ہوگا۔

(۱۰۴) دیہات میں جمعہ جائز نہیں کیونکہ جمعہ کے لیے شہر شرط ہے۔

(۱۰۵) دیہات میں جمعہ وعیدین جائز نہیں عوام پڑھیں تو انہیں منع کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۰۶) جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے لیے لوگوں کو جمع ہونا بدعت حسنہ اور مندوب ہے۔

(۱۰۷) ہمارے علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے۔

(۱۰۸) ہر ذکر و دعا ہے۔

(۱۰۹) عید کی صبح ہر شہر میں فرشتے بھیجے جاتے ہیں۔

(۱۱۰) حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے نو برس عید کی نمازیں پڑھی ہیں۔

(۱۱۱) قصد نماز عید چھوڑنا گناہ ہے۔

(۱۱۲) مسجد میں عید پڑھی جاسکتی ہے اور عید گاہ میں سنت ہے۔

جلد ۹

- (۱۱۳) مردے سے ہال وغیرہ کاٹنا جائز نہیں۔
- (۱۱۴) شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا (کیونکہ بیوی کے مرنے کے بعد روضہ نکاح ختم ہو جاتا ہے)۔
- (۱۱۵) عورت شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔
- (۱۱۶) غسل دینے میں ٹاک اور منہ میں پانی نہ ڈالا جائے اگرچہ حالت جنابت (ناپاکی) میں انتقال ہوا ہو۔
- (۱۱۷) میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کی مغفرت کی امید ہے۔
- (۱۱۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔
- (۱۱۹) رافضی (شیعہ) کی نماز جنازہ پڑھنی حرام ہے اور اس کے لیے استغفار کرنا کفر ہے۔
- (۱۲۰) چوتھی تکبیر کے بعد دونوں ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرا جائے۔
- (۱۲۱) نماز (جنازہ) پڑھے بغیر دفن کر دیا جائے تو قبر پر نماز پڑھی جائے۔
- (۱۲۲) جنازہ میں پچھلی صف افضل ہے۔
- (۱۲۳) قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے۔
- (۱۲۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کے گرد کھڑے ہو کر دعائیں کرتے رہے۔
- (۱۲۵) مسجد میں نماز جنازہ ممنوع ہے اگرچہ بیرون مسجد جگہ کم ہو یا سخت دھوپ ہو اور ماہ رمضان ہو۔
- (۱۲۶) میت کو تابوت میں دفن کرنا مکروہ ہے مگر اس حالت میں کہ وہاں زمین نرم ہو تو حفاظت کے لیے حرج نہیں۔
- (۱۲۷) کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے بنانا نہ چاہیے۔
- (۱۲۸) نماز جنازہ فنائے مسجد میں جائز ہے۔
- (۱۲۹) نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔
- (۱۳۰) مقبول بندوں کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔
- (۱۳۱) (مسئلہ سے) نادانگی مانع گناہ نہیں کہ مسائل سے ناواقف رہنا خود گناہ ہے۔

(۱۳۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی ایسے ہی ہیں جیسے جس دن قبر مبارک میں رکھے گئے تھے۔

(۱۳۳) نماز جنازہ شفاعت ہے۔

(۱۳۴) جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔

(۱۳۵) جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آ جائے اور اس کا وضو نہ ہو تو تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے۔

(۱۳۶) جس پر تین مصفیں نماز پڑھیں اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

(۱۳۷) غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

(۱۳۸) وقف میں تبدیلی حرام ہے۔

(۱۳۹) وقف کرنے کے لیے مالک ہونا شرط ہے۔

(۱۴۰) قبروں پر چراغ لے جانا اگر بالکل فائدہ سے خالی ہو تو بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔

(۱۴۱) مزاراتِ اولیاء اللہ پر شمعیں روشن کرنا ان کی روح کی تعظیم کے لیے لوگ جان لیں یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا مزار ہے اور وہ اس سے تبرک و توسل کریں۔

(۱۴۲) قرآن کریم پر اعراب حجاج بن یوسف نے لگوائے۔

(۱۴۳) میت کو گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے۔

(۱۴۴) قبر پر جانے والوں یا ایصالِ ثواب کا علم میت کو ہوتا ہے۔

(۱۴۵) زیارت کے لیے افضل دن جمعہ ہے شب (رات) میں اکیلے قبرستان نہیں جانا چاہیے۔

(۱۴۶) عورتوں کو مزار پر جانا منع ہے۔

(۱۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے علاوہ کسی اور مزار پر عورتوں کو نہیں جانا چاہیے۔

(۱۴۸) ہر تاریخ میں ایصالِ ثواب جائز ہے معین تاریخیں ہوں یا غیر معین۔

(۱۴۹) تلاوتِ درود شریف سورۃ اخلاص پڑھ کر فقیر کو کھانا اور کپڑے دے کر ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔

(۱۵۰) مردے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں نے ایصالِ ثواب کیا ہے۔

(۱۵۱) قبرستان میں جا کر فاتحہ پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے۔

(۱۵۲) چند ناموں سے فاتحہ کیا جائے تو ہر ایک کو پورا ثواب ملے گا۔

(۱۵۳) میت کے لیے سات دن صدقہ کرنا مستحب ہے۔

(۱۵۴) ارواحِ مؤمنین جمعرات، عیدِ عاشورہ اور شبِ برأت کو اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کہتی ہیں اے ہمارے

گھر والو! ہم پر صدقہ کے ذریعے مہربانی کرو۔

(۱۵۵) دنیا کا فکر کی بہشت اور مؤمن کا قید خانہ ہے۔

(۱۵۶) مسلمانوں کی روحیں جہاں چاہیں جانے کا اختیار رکھتی ہیں۔

(۱۵۷) روحیں شب جمعہ چھٹی پا کر پھیلتی ہیں پہلے اپنی قبور پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں۔

(۱۵۸) شب جمعہ روز جمعہ اور رمضان میں مرنے والا مسلمان سوال گیرین اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(۱۵۹) سوم و ہم چہلم کا کھانا مساکین کو دیا جائے برادری کو تقسیم یا برادری کو جمع کر کے کھلانا بے معنی ہے۔

(۱۶۰) تجربہ کی بات ہے جو طعام میت کے مستثنیٰ رہتے ہیں ان کے دل مرجاتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے: "طعام الميت بمیت القلب"

(۱۶۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بعد از دفن قبر پر ٹھہر کر میت کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا حکم صحابہ کو دیتے۔

(۱۶۲) میت اپنے غسل دینے والے جنازہ اٹھانے والے کفن پہنانے والے اور دفنانے والے کو پہچانتا ہے۔

(۱۶۳) جس چیزوں سے زندہ دردناک ہوتا ہے ان سے مردہ بھی دردناک ہوتا ہے۔

جلد ۱۰

- (۱۶۳) وجوب زکوٰۃ کے بعد ادائیگی میں تاخیر باعث گناہ ہے۔
- (۱۶۵) زکوٰۃ مال کی میل اور گناہوں کا دھوون ہے۔
- (۱۶۶) سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نگاہ لطف جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے۔
- (۱۶۷) مال زکوٰۃ سے میت کو کفن دینا جائز نہیں۔
- (۱۶۸) بینک ڈاک خانہ یا امانت میں روپیہ ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔
- (۱۶۹) نابالغ پر زکوٰۃ نہیں۔
- (۱۷۰) مال نصاب سے کم نہ ہو جائے تو زکوٰۃ ہر سال واجب ہوگی۔
- (۱۷۱) مال تجارت کے اصل اور منافع دونوں پر زکوٰۃ ہے۔
- (۱۷۲) زکوٰۃ میں قمری مہینوں کا اعتبار ہے انگریزی مہینوں کا نہیں۔
- (۱۷۳) مکان اور اسباب خانہ داری پر زکوٰۃ نہیں۔
- (۱۷۴) شوہر مقروض ہو تو عورت کو مقروض قرار نہیں دیا جائے گا۔
- (۱۷۵) قرآن مجید میں بتیس (۳۲) جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا گیا۔
- (۱۷۶) علم دین پڑھنے والے طلبہ کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔
- (۱۷۷) عیدی وغیرہ کے نام سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔
- (۱۷۸) کافر، مشرک، وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا حرام ہے۔
- (۱۷۹) صغیرہ (گناہ) اصرار (کرتے رہے) سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔
- (۱۸۰) نہاتے یا دریا میں داخل ہوتے ہوئے پانی اگر کان میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- (۱۸۱) نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی تو سجدہ فوراً واجب ہے۔
- (۱۸۲) عورت پر حج فرض ہو تو اسے حج کے لیے جانا فرض ہے (لیکن محرم کے ساتھ جائے گی)۔
- (۱۸۳) حاجی راستہ میں مرجائے تو اس کا حج ادا ہو جاتا ہے۔

(۱۸۴) عورت کے لیے محرم ہونا ضروری ہے اگرچہ عورت بوڑھی ہو۔

(۱۸۵) بغیر محرم کے عورت حج کرے تو گنہگار ہوگی۔

(۱۸۶) حرام مال سے حج واجب نہیں ہوتا۔

(۱۸۷) حضور علیہ السلام کے سامنے ایسے کھڑے ہونا چاہیے جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔

(۱۸۸) روضہ انور کا طواف سجدہ اور رکوع کے برابر جھکنا ممنوع ہے۔

(۱۸۹) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سلام عرض کرنے والے کو جواب دیتے ہیں۔

(۱۹۰) ہمارے اعمال حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں نیکیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکر ادا کرتے ہیں اور گناہوں پر ہمارے لیے استغفار کرتے ہیں۔

(۱۹۱) زمین پر پتھروں کا جسم کھانا حرام ہے۔

(۱۹۲) نبی زکوٰۃ دہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جلد ۱۱

- (۱۹۳) جھوٹی گواہی دینے والا وہاں سے ہٹنے سے قبل مستحق تار ہو جاتا ہے۔
- (۱۹۴) بالغ بے رضائے ولی اگر کفو سے نکاح کر لے تو ہو جائے گا اور غیر کفو سے نہیں ہوگا۔
- (۱۹۵) نکاح پریشان نظری و بدکاری سے رکنے کا سبب ہے۔
- (۱۹۶) روزے شہوت نفسانی کو توڑنے والے ہیں۔
- (۱۹۷) نکاح کسی عمر میں ناجائز نہیں یہاں تک کہ اسی دن کے بچے کا۔
- (۱۹۸) عدت کے اندر نکاح باطل و حرام ہے۔
- (۱۹۹) دوران عدت نکاح کو حلال جان کر پڑھانے والا اسلام سے خارج اور اس کا اپنا نکاح بھی گیا۔
- (۲۰۰) غیر مدخولہ کو طلاق دی جائے اس پر عدت اصلاً نہیں۔
- (۲۰۱) سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔
- (۲۰۲) یہ ناجائز ہے کہ مہرباندھے اور ادا کی نیت نہ ہو۔ حدیث میں ہے کہ وہ حشر میں زانی و زانیہ اٹھائے جائیں گے۔
- (۲۰۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام کیا ہوا ایسا ہی ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام کیا ہوا۔
- (۲۰۴) بلا وجہ بے سبب طلاق دینا منع ہے۔
- (۲۰۵) اپنے مسلمان بھائی کی منگیت کو پیام دینا (نکاح کا) ممنوع ہے۔
- (۲۰۶) فاسق معلن کی امامت ممنوع اس کے پیچھے نماز گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔
- (۲۰۷) فاسق کو امام بنانے والے گناہگار ہیں۔
- (۲۰۸) ردائض سے نکاح باطل ہے۔
- (۲۰۹) بد مذہب سے دوستی و محبت ناجائز ہے اس سے دین کو نقصان پہنچتا ہے۔
- (۲۱۰) آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔
- (۲۱۱) بد مذہب عورت کے نکاح میں یہ خیال کہ ہم اس کو سنی کر لیں گے محض حماقت ہے۔

- (۲۱۲) بد مذہب کو اپنی بیٹی دینا تو سخت قہر اور زہر قاتل ہے۔
- (۲۱۳) سنیہ حنفیہ کا نکاح غیر مقلد وہابی سے کرنا ممنوع و ناجائز اور گناہ ہے۔
- (۲۱۴) بدعتیوں سے دوستی اور انس کرنے والا ایمان کے نور اور حلاوت سے محروم ہو جاتا ہے۔
- (۲۱۵) جو اس زمانے میں ان چاروں مذہبوں (یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔
- (۲۱۶) اگر غیر مقلد عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل اور زنا ہے۔
- (۲۱۷) بد مذہب کی تعظیم حرام ہے۔
- (۲۱۸) حضرت شیخین رضی اللہ عنہما پر تبرائفتہائے کرام کے نزدیک مطلقاً کفر ہے۔
- (۲۱۹) جو کسی امر کفار کو اچھا جانے، نقباء اس کی تکفیر کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر یوں کہے کہ وقت طعام ترک مجوسیوں کی اچھی بات سے (ہے یا) ترک مجامعت (جماع نہ کرنا) بحالت حیض مجوسیوں کی اچھی رسم ہے تو کافر ہو جائے گا۔
- (۲۲۰) جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔
- (۲۲۱) جو نسب سے حرام ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہے۔
- (۲۲۲) دیوبندیوں سے فتویٰ پوچھنا اور اس پر عمل کرنا حرام ہے۔
- (۲۲۳) نابالغ کے والدین غنی ہوں تو وہ بھی غنی مانا جائے گا۔

جلد ۱۲

- (۲۲۴) ایک بہن نکاح میں ہو تو دوسری سے نکاح فاسد۔
- (۲۲۵) نکاح فاسد میں متارکہ واجب ہے۔
- (۲۲۶) متارکہ فسخ ہے، طلاق نہیں، اگرچہ الفاظ طلاق سے ہو۔
- (۲۲۷) یہ رواج کہ بہن کو ترکہ نہیں دیتے باطل و مردود ہے۔
- (۲۲۸) جو اہل زمانہ کو نہ جانے اور فتویٰ دیتے وقت اپنے علاقے کے حال کو ملحوظ نہ رکھے وہ جاہل ہے۔
- (۲۲۹) جس کے دو بیٹیاں ہوں اور ان میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن ایک طرف کو جھکا ہوا اٹھے گا۔
- (۲۳۰) منگنی کے بعد دوسرے کو پیغام بھیجنا جائز نہیں، جب تک منگنی باقی ہے۔
- (۲۳۱) جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ دونوں جنتی ہوں، پھر عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمادے گا۔
- (۲۳۲) اشاعت علم فرض اور کتمان علم (علم کو چھپانا) حرام ہے۔
- (۲۳۳) حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہونے پر ختم ہوتی ہے۔
- (۲۳۴) تین طلاقیں ہو گئیں تو بے حلالہ شوہر اقل کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔
- (۲۳۵) عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔
- (۲۳۶) دل میں طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔
- (۲۳۷) جبر و اکراہ کے ساتھ بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
- (۲۳۸) ایک مجلس میں تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے۔
- (۲۳۹) طلاق میں زبان سے کہنا ضروری نہیں، تحریر کافی ہے، جبکہ بلا جبر و اکراہ ہو۔
- (۲۴۰) جس حیض میں طلاق دی وہ عدت میں شمار نہ ہوگا، بلکہ اس کے بعد تین حیض کامل درکار ہوں گے۔
- (۲۴۱) طلاق دے کر میاں بیوی دونوں منکر ہو جائیں تو باہم تعلقات حرام اور جماع زنا ہے۔

(۲۳۲) تنہا عورتوں کی گواہی مقبول نہیں۔

(۲۳۳) اگر فی الواقع تین طلاق دے دے تو اس پر فرض ہے کہ عورت کو چھوڑ دے اور بغیر حلالہ اس کو ہاتھ نہ لگائے۔

(۲۳۴) صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں۔

(۲۳۵) طلاق خود تحریر کرنا یا دوسرے کے لکھے ہوئے کو سن کر اپنے دستخط کر دینا ایک ہے۔

(۲۳۶) خوف برادری کہ حد اکراہ تک نہ ہو کوئی عذر نہیں۔

(۲۳۷) طلاق بائن سے عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔

(۲۳۸) ایک مجلس میں تین طلاقیں کے وقوع کے منکر مخالف سوا دا عظم ہیں۔

(۲۳۹) غیر محرم عورت کو بلا نکاح اپنے مکان میں رکھنا اور خلوت میں اس کے ساتھ ہونا فسق ہے۔

(۲۴۰) طلاق بائن غیر مغلطہ کی صورت میں شوہر سے عدت کے اندر بھی نکاح ہو سکتا ہے اور دوسرے سے بعد عدت۔

(۲۴۱) نکاح متعہ اور نکاح موقت (کچھ دنوں کے لیے نکاح کرنا) صحیح نہیں۔

(۲۴۲) بے حاجت صحیحہ طلاق مت دو کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (المحدیث)

(۲۴۳) نفس لتارہ سختی سے دبتا ہے اور ڈھیل دینے سے زیادہ پاؤں پھیلاتا ہے۔

(۲۴۴) نکاح فاسد کی معتدہ (عدت والی) اور معتدہ الموت کا نفقہ واجب نہیں ہوتا اگرچہ حاملہ ہو۔

(۲۴۵) شوہر کی رضا سے عورت مہر وغیرہ مال پر خلع کرے تو جائز ہے۔

(۲۴۶) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتوں کو ضرر مت پہنچاؤ۔

(۲۴۷) شوہر کے ظلم و تعدی کی وجہ سے عورت مجبوراً والدین کے پاس رہے تو نفقہ شوہر پر لازم ہے۔

(۲۴۸) شوہر کسی طرح درست نہ ہو اس سے جبراً طلاق حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۲۴۹) مفتی کے قول مرجوح (جرح والے) پر فتویٰ باطل ہے نیز کسی دوسرے امام کے مذہب کے مطابق بھی فتویٰ نہیں دے سکتا۔

(۲۵۰) نامرد کا نکاح جائز ہے (یعنی ہو جاتا ہے) اگر ہمبستری میں عورت کے حق ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس پر فرض ہے کہ فوراً طلاق دے دے۔

(۲۵۱) ثبوت نامردی کے بعد مرد کو سال بھر کامل مہلت دی جائے گی اگر اس میں عورت پر قادر ہو گیا تو فیہا ورنہ پھر عورت دعویٰ کرے اور اب بھی نامردی ثابت ہو جانے پر حاکم عورت کو اختیار دے گا کہ چاہے شوہر کے پاس رہنا مانے یا جدائی۔ اگر وہ فوراً کہے گی کہ جدائی چاہتی ہوں تو دونوں میں تفریق کر دے گا (قاضی شرع یا شہر کا سب سے بڑا عالم)۔

(۲۵۲) بائن وہ طلاق ہے جس کے سبب عورت فوراً نکاح سے نکل جائے۔

(۲۶۳) بیوی کا درود پڑنا حرام ہے۔

(۲۶۴) طلاق بائن کے بعد بے تجدید نکاح مباشرت عورت سے حرام ہے۔

(۲۶۵) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

(۲۶۶) رخصتی سے پہلے عورت کو طلاق ہوگئی تو عدت کی حاجت نہیں۔

(۲۶۷) خلوتِ میحہ کے بعد طلاق سے کل مہر واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۶۸) عورت مدعیہ طلاق ہو (خود کو طلاق ہونے کا دعویٰ کرے) اور شوہر منکر (انکار کرے کہ میں نے طلاق نہیں دی) تو

شوہر کا قول معتبر ہوگا۔

جلد ۱۳

- (۲۶۹) ائمہ دین کا اجماع ہے کہ جب طلاق کسی شرط پر مشروط کی جائے تو اس شرط کے وقوع سے واقع ہو جائے گی۔
- (۲۷۰) لوگوں میں بد بخت ترین وہ شخص ہے جو دوسروں کی دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کر دے۔
- (۲۷۱) حرام قطعی کو حلال کہنا فقہی حکم کے مطابق قطعی کفر ہے۔
- (۲۷۲) طلاق مغلظہ کے بعد عورت کو شوہر کے لیے حلال قرار دینے والے مفتیوں کی بیویاں اُن پر حرام ہو گئیں اُن پر تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم۔
- (۲۷۳) چاروں مذاہب کے چاروں اماموں کا اجماع ہے کہ تین طلاقیں ایک جگہ ایک وقت ایک ہی دفعہ ایک ہی لفظ میں واقع ہو جاتی ہیں۔
- (۲۷۴) شوہر اگر اپنے پاس بلانا چاہے تو عورت کو باپ کے گھر رہنے کا کوئی اختیار نہیں۔
- (۲۷۵) عورت شوہر کے پاس آنے سے انکار کرے تو نفقہ کی مستحق نہیں ہوگی۔
- (۲۷۶) بحق حضانت لڑکا سات سال اور لڑکی نو سال کی عمر تک ماں کے پاس رہیں گے پھر باپ لے گا۔
- (۲۷۸) دل ہر وقت ایک حال پر نہیں رہتا کیونکہ القلب بقلب (دل ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتا رہتا ہے)۔
- (۲۷۹) عورتوں کی غالب عادت یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کا نکاح ثانی پسند نہیں کرتیں۔
- (۲۸۰) عورت کو ماں بہن کہنا قولی شنیع ہے لیکن یہ قول لغوی ہے نہ اس سے طلاق واقع ہونہ ظہار۔
- (۲۸۱) بیوی کو کہا: تو میرے لیے مثل یا مانند یا بجائے ماں بہن ہے اور نیت ظہار یا تحریم کی ہے تو ظہار ہو گیا۔
- (۲۸۲) عورت اگر اعضاء شوہر کو اپنے محارم کے اعضاء سے تشبیہ دے تو شوہر اس پر حرام نہیں ہوتا۔
- (۲۸۳) اڑھائی برس کی عمر کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔
- (۲۸۴) نابالغہ کو اگر شوہر بے خلوت طلاق دے عدت نہیں۔
- (۲۸۵) نابالغہ کو خلوت کے بعد طلاق دی تو چار مہینہ دس یوم انتظار کرائیں حمل ظاہر ہو تو عدت وضع حمل ورنہ تین مہینے پر عدت ختم ہوگی۔

(۲۸۶) وفات کی عدت غیر حاملہ عورت کے لیے مطلقاً چار ماہ دس دن (ہے) چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ مدخلہ ہو یا غیر مدخلہ۔
 (۲۸۷) طلاق کی عدت غیر مدخلہ (جس سے ہمستری نہ ہوئی ہو) پر اصلاً نہیں اگرچہ کبیرہ ہو۔
 (۲۸۸) بیوی سے خلوت واقع ہو چکی یا نکاح فاسد میں وطی کر لی تو عدت لازم ہے۔
 (۲۸۹) مطلقہ حائضہ کے لیے عدت تین حیض ہے اور غیر حائضہ یعنی صغیرہ اور آنسہ (کیونکہ ان دونوں کو حیض نہیں آتا) کے لیے تین ماہ ہے۔

(۲۹۰) نکاح فاسد میں محض خلوت سے عدت لازم نہیں ہوتی جب تک وطی نہ کر لی ہو۔
 (۲۹۱) دوران عدت بیوہ سے نکاح بلکہ نکاح کی گفتگو بھی حرام ہے۔
 (۲۹۲) سوائے شوہر کے عورت کو کسی کے لیے تین دن سے زائد سوگ جائز نہیں۔
 (۲۹۳) عدم علم، علم عدم نہیں۔
 (۲۹۴) عورت میکے میں تھی شوہر کا انتقال ہوا عدت شوہر کے گھر گزارے بغیر عذر صحیح اس کا خلاف حرام ہے۔
 (۲۹۵) معتدہ کا نفقہ اور سکنتی دونوں شوہر پر واجب ہیں۔
 (۲۹۶) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے چاہے طلاق یا وفات کو دو منٹ ہی گزرے ہوں۔
 (۲۹۷) طلاق کی معتدہ عدت کے اندر حاملہ ہوئی تو اب اس کی عدت وضع حمل سے پوری ہوگی۔
 (۲۹۸) معتدہ وفات اگر دوران عدت حاملہ ہو جائے تب بھی اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔
 (۲۹۹) عدت وفات میں عورت شوہر کے مکان سے باہر نہیں جاسکتی ہاں جو عورت کسب معاش کے لیے مجبور ہو وہ دن میں باہر جائے اور رات اسی گھر میں گزارے۔

(۳۰۰) اگر شوہر کے مکان میں رہتا کسی وجہ سے ناممکن ہو تو اس کے قریب تر کسی مکان میں منتقل ہو سکتی ہے۔
 (۳۰۱) عدت کے اندر عورت کو سفر حرام ہے سفر کرنے سے عدت ختم نہیں ہوتی اسی گھر میں آکر رہنا ضروری ہے۔
 (۳۰۲) عورت کو بلا وجہ شرعی گھر سے نکالنے پر شوہر گنہگار ہوگا۔
 (۳۰۳) شرع مطہرہ میں نسب باپ کی طرف سے لیا جاتا ہے۔
 (۳۰۴) صرف امام حسین و امام حسن رضی اللہ عنہما اس حکم عام سے مستثنیٰ ہیں (جو مسئلہ ۳۰۳ میں بیان ہوا)۔
 (۳۰۵) جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر لے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔
 (۳۰۶) مرد پر اس کی مزیہ (جس سے مرد نے زنا کیا) اور مسوسہ بہ شہوت (جس کو شہوت کے ساتھ چھوا) کے اصول و فروع حرام ہیں۔

(۳۰۷) طہر کے لیے زیادت کی جانب کوئی حد مقرر نہیں لہذا ممکن ہے کہ تین حیض تین برس میں آئیں (لہذا تب تک عدت میں بی رہے گی تین حیض مکمل ہو جانے کے بعد ہی عدت ختم ہوگی)۔

(۳۰۸) عالم کا گناہ ایک گناہ اور جاہل کا گناہ دو ہوا ہے (ایک وبال گناہ کا اور دوسرا علم نہ سیکھنے کا)۔

(۳۰۹) اللہ کی لعنت ہے اُس پر جو ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے۔

(۳۱۰) عورت آٹھویں دن اپنے والدین کے یہاں بے اذن زوج (شوہر کی اجازت کے بغیر) بھی جاسکتی ہے۔

(۳۱۱) والدین کے علاوہ دیگر محارم کی زیارت کو عورت سال میں ایک مرتبہ جاسکتی ہے چاہے شوہر اجازت دے یا نہ دے۔

(۳۱۲) ایام عدت کا نفقہ شوہر نے ادا نہ کیا اور عدت گزر گئی تو وہ ساقط ہو گیا۔

(۳۱۳) عورت کو بلا وجہ شرعی نان و نفقہ نہ دینے والا شوہر ظالم و گنہگار اور عورت کے حق میں گرفتار ہے۔

(۳۱۴) باپ کا اپنی بیٹی کو بلا وجہ شرعی شوہر کے گھر جانے سے روکنا ظلم ہے۔

(۳۱۵) عورت کے اذن و رضا کے بغیر چار مہینے تک ترک جماع بلا عذر صحیح شرعی ناجائز ہے۔

(۳۱۶) عورت ناراض ہو کر میکہ چلی گئی اس کا نفقہ شوہر پر نہیں۔

(۳۱۷) عورت شوہر کی نافرمانی کرے تو سخت گنہگار ہے۔

(۳۱۸) شراب پینا گناہ کبیرہ ہے اور اس کو حلال جاننا کفر ہے۔

(۳۱۹) دیوتاؤں کی تصویریں تزئین کر کے لگائے تو گناہ کبیرہ اور تعظیم معبودان کفار مقصود ہو تو کفر ہے۔

(۳۲۰) کسی کے قسم دلانے سے قسم واجب نہیں ہوتی نہ اس کام کو کرنا واجب ہوتا ہے ہاں اگر حرج نہ ہو تو مان لینا مستحب ہے (مثلاً کوئی کہے کہ تمہیں اللہ کی قسم ہے یہ چیز کھا دیا نہ کھاؤ وغیرہ)۔

(۳۲۱) قرآن مجید کی قسم شرعی ہے۔

(۳۲۲) قصد اجموئی قسم کھانا گناہ ہے۔

(۳۲۳) کسی معصیت پر قسم کھائی مثلاً شراب پئے گا یا نماز نہ پڑھے گا تو اس کا جھوٹا کرنا پھر کفارہ دینا واجب ہے۔

(۳۲۴) کسی مسلمان پر بدگمانی جائز نہیں۔

(۳۲۵) قتل سے بُرا ہے۔

(۳۲۶) اپنے کاروبار میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے متعین حصہ مثلاً سولہواں حصہ برائے ایصالِ ثواب مقرر کیا تو اس رقم کو ہر دینی کام میں صرف کر سکتے ہیں۔

(۳۲۷) اگر بدرگاہِ خداوند کریم سوال کیا جائے کہ مجھ کو فرزند عطاء ہو یا بیماری دفع ہو یا قرض ادا ہو تو اس قدر خیرات فی سبیل اللہ بار و ارج رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت پیر و سنگیہ یا ولی اللہ کردوں گا تو بلاشبہ یہ نذر جائز ہے اور اس کا پورا کرنا

واجب ہے۔

- (۳۲۸) منذور (جس چیز کی نذر مانی) یعنی ہلاک ہو جائے تو نذر ساقط ہے۔
 (۳۲۹) صرف دل میں ارادہ کر لینے سے منت نہیں ہوتی اس کے لیے زبان سے کہنا ہوگا۔
 (۳۳۰) متاخرین (علماء) نے امامت اذان اور تعلیم قرآن پر اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔
 (۳۳۱) اہل وعیال اور اودا کو جو کچھ کھلایا جاتا ہے احادیث میں اس پر صدقہ کا اطلاق آیا ہے۔
 (۳۳۲) منبت شرعی کا گوشت نہ تو خود کھا سکتا ہے نہ اپنی اصل اور فرع کو کھلا سکتا ہے اور نہ ہی کسی ہاشمی (سید) یا غنی کو کھلا سکتا ہے۔

ہے۔

- (۳۳۳) جو مصرف زکوٰۃ ہیں وہی مصرف نذر ہیں۔
 (۳۳۴) اولیاء اللہ جانوروں کی گفتگو کو سمجھتے ہیں۔
 (۳۳۵) قرآن شریف اٹھ کر عہد کرنا اور پھر توڑ دینا قرآن شریف کی توہین ہے جس پر بہت جلد توبہ صادقہ کرے ورنہ عذاب عظیم و الیم اور نازعیم کا منتظر رہے۔
 (۳۳۶) قسم توڑنے کا کفارہ غلام آزاد کرنا دس مسکین کو کھانا دینا یا کپڑا پہنانا ہے اور اس پر قادر نہ ہو تو تین دن پے درپے روزے رکھنا ہے۔

- (۳۳۷) ظالم کے پاس بیٹھنے سے قرآن مجید نے منع فرمایا۔
 (۳۳۸) زانی اور زانیہ اپنی کثرت سے باز نہ آئیں تو ان کا بایکٹ کیا جائے۔
 (۳۳۹) بھابھ سے مذاق اور ہاتھ پائی حرام ہے شوہر جان بوجھ کر چشم پوشی کرتا ہے تو دیوث ہے۔ اور دیوث پر جنت حرام ہے۔

- (۳۴۰) کسی کے عزیز و اقارب اس (مرد یا عورت) کو فحاشی دے حیائی سے منع نہیں کرتے تو شریک گناہ اور مستحق عذاب ہیں۔
 (۳۴۱) کسی مسلمان کو اس کے پیشہ کے سبب سے حقیر جاننا ہے۔
 (۳۴۲) مسلمان کے مال کا نقصان اور اس کی ہتک عزت بلا وجہ شرعی حرام ہے۔

(۳۴۳) حسد حرام ہے۔

- (۳۴۴) کسی وجہ سے کسی مسلمان کو سخت دست کہنا حرام ہے۔
 (۳۴۵) مسلمانوں کو بلا وجہ شرعی مردود یا بلیس کہنا سخت حرام ہے۔
 (۳۴۶) گمراہ بددین فتنہ پرور کو شیطان کہہ سکتے ہیں۔
 (۳۴۷) مؤمن صالح کو شیطان کہنا شیطان کا کام ہے۔

جلد ۱۴

- (۳۳۸) سود کھانے والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اٹھیں گے، یعنی مجنونا نہ گرتے پڑتے، بدحواس۔
- (۳۳۹) سود خوروں کے پیٹ بڑے ہو جائیں گے اور ان میں سانپ بچھو بھر جائیں گے۔
- (۳۴۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خود پر لعنت فرمائی۔
- (۳۴۱) ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے۔
- (۳۴۲) جائز لین دین ہر اصلی کا فرے جائز ہے۔
- (۳۴۳) حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا، خفی مذہب میں مطلقاً کفر ہے۔
- (۳۴۴) دینی کاموں میں کافروں سے استعانت (مدد لینا) حرام ہے۔
- (۳۴۵) ابن خلدون مبتدع (بدعتی) اجماع صحابہ کا خارق اور ضراریہ اور معتزلہ کا موافق ہے۔
- (۳۴۶) دوست کا دشمن اپنا دشمن ہے۔
- (۳۴۷) صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔
- (۳۴۸) خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔
- (۳۴۹) جورافضی حضرت علی کو خلفاء ثلاثہ پر فضیلت دے وہ گمراہ ہے۔
- (۳۵۰) رافضی تیرائی مطلقاً کافر ہے۔
- (۳۵۱) جو قرآن مجید میں نقص یا زیادت یا تبدیل یا کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے کافر و مرتد ہے۔
- (۳۵۲) غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمین کافر ہے۔
- (۳۵۳) کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
- (۳۵۴) روافض ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔
- (۳۵۵) علماء کی بدگوئی کرنے والا حکم حدیث منافق ہے اور حکم فقہاء کافر ہے۔
- (۳۵۶) ہر مسلمان کی عیب جوئی حرام ہے اور علماء کی اہانت کفر ہے۔

- (۳۶۷) اللہ تعالیٰ کے لیے میاں کا لفظ ممنوع ہے۔
- (۳۶۸) جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا کافر ہوگا۔
- (۳۶۹) اللہ تعالیٰ روزِ محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے گا: یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔
- (۳۷۰) حدیث متواتر کا انکار کفر ہے۔
- (۳۷۱) مطلقاً حدیث کا استہزاء کفر ہے۔
- (۳۷۲) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے آسمان میں ہے اس سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اللہ اوپر تم نیچے ان الفاظ کو ائمہ نے کلمات کفر میں شمار کیا ہے۔
- (۳۷۳) ولی کی عداوت باعثِ ایذا ہے الہی ہے۔
- (۳۷۴) انکار اجماع مطلقاً کفر ہے۔
- (۳۷۵) اہل حدیث دائرۃ اسلام سے خارج ہیں تقلید کا مطلقاً انکار کفر ہے۔
- (۳۷۶) عوام الناس پر تقلید واجب ہے۔
- (۳۷۷) عام اُمت کو مشرک کہنا کفر فقہی ہے۔
- (۳۷۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے اس پر مطلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھے وہ کافر (ہے)۔
- (۳۷۹) مطلقاً حدیث شریف کا منکر کافر ہے۔
- (۳۸۰) اللہ تعالیٰ پر لفظ نخی داتا کا اطلاق شرعاً منع ہے۔
- (۳۸۱) آیات قرآنی کا انکار کفر ہے۔
- (۳۸۲) مرزائی کے کفر پر مطلع ہو کر اسے مسلمان سمجھے تو خود کافر ہے۔
- (۳۸۳) قربانی کا انکار گمراہی ہے۔
- (۳۸۴) کفار کی عبادت میں شرکت کفر ہے اور کفر میں ہلکا جاننا بھی کفر ہے۔
- (۳۸۵) بُرے خیالات (وسوسے جو شیطانی ہوتے ہیں) بلا قصد زبان سے ادا ہو جائیں نہ گناہ نہ اس سے اسلام میں فرق آئے۔
- (۳۸۶) مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے بدتر ہے۔
- (۳۸۷) قرآن عظیم میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔
- (۳۸۸) قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔

- (۳۸۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عہدیت کا منکر کافر ہے۔
- (۳۹۰) (قرآن پاک کی) تفسیر بالرائے حرام ہے۔
- (۳۹۱) سود کو طلال جاننا کفر اور حرام جان کر کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کرنے کے برابر ہے۔
- (۳۹۲) جس کے نزدیک کفر و اسلام کا معاملہ صرف مولویوں کا جھگڑا ہو وہ بھی مسلمان نہیں۔
- (۳۹۳) کافر کی تعظیم حرام ہے۔
- (۳۹۴) دینی کاموں کے لیے غیر مسلموں سے چندہ لینا منع ہے۔
- (۳۹۵) جو جس سے دوستی کرے قیامت کے ساتھ حشر ہو۔
- (۳۹۶) کفار کبھی دین اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔
- (۳۹۷) کفار کے میلہ میں شرکت حرام ہے۔
- (۳۹۸) جو شخص مسجد میں آ کر لوگوں کو ایذا دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔
- (۳۹۹) دل میں ایمان ہو زبان سے کلمہ کفر بکنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔
- (۴۰۰) معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے دن باعث محرومی حوض کوثر ہے۔
- (۴۰۱) گمراہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے بچیں غیبت نہیں۔
- (۴۰۲) بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔
- (۴۰۳) مکروہ تحریمی کو ہلکا جاننا گمراہی ہے۔
- (۴۰۴) توبہ صادقہ (سچی توبہ) کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔
- (۴۰۵) یہ کہنا کہ ”کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہیں“ یہ کلمہ کفر ہے۔
- (۴۰۶) جو شخص مسلمان ہو کر فرقہ کا مطلقاً انکار کرے مرتد ہے۔
- (۴۰۷) امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیم کا اطلاق جائز نہیں۔
- (۴۰۸) حدیث ”الفقر فخری“ بے اصل ہے۔
- (۴۰۹) اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔
- (۴۱۰) رضا بالکفر کفر ہے۔
- (۴۱۱) مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا کفر ہے۔
- (۴۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالکِ جنت ہیں۔
- (۴۱۳) معبودانِ باطل کی بے بولنا کفر ہے کافروں کی بے کوفتہاء نے کفر کہا ہے۔

(۴۱۴) انبیاء کرام اپنے مزارات مقدسہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزی دیئے جاتے ہیں جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں زمین آسمان کی حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔

(۴۱۵) کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔

(۴۱۶) اوجھڑی کا کھانا مکروہ ہے دفن کر دی جائے۔

(۴۱۷) داڑھی منڈانا حرام ہے۔

جلد ۱۵

- (۴۱۸) حرام کام میں چندہ دینا بھی حرام ہے۔
- (۴۱۹) مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔
- (۴۲۰) مزار میر سننا حرام ہے۔
- (۴۲۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام پاک لے کر نداء کرنا حرام ہے (یعنی یا محمد کہنا حرام ہے بلکہ یا رسول اللہ کہے)۔
- (۴۲۲) روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کے وقت روضۂ اطہر کے گرد حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔
- (۴۲۳) حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرمائی اور پچاس افراد ایمان لائے۔
- (۴۲۴) فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں آخری نبی اور میری امت آخری امت۔
- (۴۲۵) اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں۔

جلد ۱۶

- (۴۲۶) مسجد کے لیے ہندوؤں کا وقف باطل ہے۔
- (۴۲۷) نماز اور جمعہ کے لیے مسجد شرط نہیں۔
- (۴۲۸) قبرستان کی بیع ناجائز ہے۔
- (۴۲۹) قبرستان کے درخت لگانے والے کی ملک ہے۔
- (۴۳۰) مسجد کو نو سے بچانا واجب ہے۔
- (۴۳۱) مسجد کے قریب پانچخانہ (بیت الخلاء) بنانا جس سے مسجد میں بو پھنچے حرام ہے۔
- (۴۳۲) مصلیوں (نمازیوں) کو اذان کی آواز بے منارہ پہنچ جاتی ہے تو مال مسجد سے منارہ بنانا درست نہیں۔
- (۴۳۳) مسجد میں فرش پٹکھا لگانا مطلقاً ناپسندیدہ ہے۔
- (۴۳۴) مسجد میں نجس چیز لے جانا حرام ہے۔
- (۴۳۵) ایک مسجد کے وقف کی آمدنی دوسری مسجد میں نہیں لگائی جاسکتی۔
- (۴۳۶) بہنوں کا مالدار ہونا انہیں میراث سے محروم کرنے کی وجہ شرعی نہیں۔
- (۴۳۷) جو زمین نماز کے لیے وقف ہوئی مسجد ہوگی۔
- (۴۳۸) ایک مسجد کی ملکیت دوسری مسجد میں خرچ کرنا یا مسجد کا پیسہ مدرسہ میں دینا حرام ہے۔
- (۴۳۹) علماء نے اس کوڑے کی بھی تعظیم کا حکم دیا ہے جو مسجد سے جھاڑ کر پھینکا جاتا ہے۔
- (۴۴۰) صحن مسجد بھی مسجد ہے۔
- (۴۴۱) مسجد کے فرش پر وضو حرام ہے۔
- (۴۴۲) غیر معتکف کو مسجد میں اخراج ریح مکروہ ہے۔
- (۴۴۳) مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔
- (۴۴۴) جس بات سے آدمیوں کو اذیت پہنچتی ہے فرشتے بھی اس سے اذیت پاتے ہیں۔ (حدیث)

جلد ۱

- (۳۸۷) ایجاب و قبول کے بعد بیع کا بازار بھاؤ بڑھ گیا، بائع کو طے شدہ نرخ پر مال دینے پر مجبور کیا جائے گا۔
- (۳۸۸) ایجاب و قبول کے بعد بیع مشتری کی ملک میں داخل ہو جاتی ہے، قیمت ادا کرے یا نہ کرے۔
- (۳۸۹) مشتری (مال خریدنے والا) نے کل یا جز قیمت ادا کیے بغیر بیع پر قبضہ کر لیا، تو بیع کا منافع اس کے لیے حلال ہے۔
- (۳۹۰) بائع قیمت وصول کرنے کے لیے بیع روک سکتا ہے۔
- (۳۹۱) مرض الموت کے تصرفات غیر نافذ ہیں (مثال کے طور پر بیوی نے اپنے مرض الموت میں خاوند کو اپنا حق مہر معاف کیا تو وہ معاف نہیں ہوگا، عورت کے ورثاء کو دیا جائے گا، ہاں اگر ورثاء بھی معاف کر دیں تو اور بات ہے)۔
- (۳۹۲) مال آنے جانے والی چیز ہے۔
- (۳۹۳) ایجاب و قبول زبانی کا اعتبار ہے، تحریر کا اعتبار نہیں۔
- (۳۹۴) کھراکیت (تیار کھیت) خریدنا اس وقت جائز ہوگا کہ کھیتی تیار ہو اور فوراً کاٹ لی جائے ورنہ ناجائز ہے۔
- (۳۹۵) بیج یا پھول پر فصل کی بیع ناجائز ہے۔
- (۳۹۶) مال مسروقہ (چوری کا مال) کو جان کر خریدنا حرام ہے۔
- (۳۹۷) لاعلمی میں خریدنا جائز ہے۔
- (۳۹۸) خریدنے کے بعد مسروقہ ہونے کا علم ہو تو اس کا استعمال حرام مالک کو دیا جائے، اس کا پتہ نہ چلے تو فقراء پر صرف کیا جائے۔
- (۳۹۹) اپنی جگہ کسی دوسرے کو نوکر رکھوا کر اس کا پیسہ لینے سے بچنا چاہیے۔
- (۵۰۰) افیون کی بیع دواء خارجی استعمال کے لیے جائز ہے اور (نشعیوں کو) کھانے کے لیے حرام ہے۔
- (۵۰۱) میکہ کے زیور اور جہیز کا سامان عورت کی اجازت کے بغیر شوہر بیچے تو بیع فضولی ہوئی۔ عورت راضی نہ ہو تو مشتری پر اس کا پھیرنا واجب ہے۔
- (۵۰۲) کٹوتی (کسی بھی طرح مال میں ہو) ناراضگی کی حالت میں حرام ہے۔

- (۵۰۳) مال جتنے کو پڑا ہو پارے کو اس سے زائد بنا کر بیچنا جائز ہے۔
- (۵۰۴) نوٹ کو کم و بیش پر بیچا جاسکتا ہے۔
- (۵۰۵) سودی کاروبار میں معاونت کرنا بھی گناہ ہے۔
- (۵۰۶) مال حرام فقیر کو دے کر ثواب کی امید رکھنا کفر ہے۔
- (۵۰۷) فقیر نے یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ اس نے مال حرام دیا اس کے لیے دعا کی تو وہ بھی تجدید اسلام کرے۔
- (۵۰۸) مال حرام کا حکم یہ ہے کہ اصل مالک کو واپس ہو وہ نہ ملے تو فقیر کو دے دے بطور توبہ نہ بطور احسان۔
- (۵۰۹) ملک بدلنے سے مال کا حکم بدل جاتا ہے (مثلاً کسی نے) فقیر کو زکوٰۃ کی رقم دی اس فقیر شرعی نے اسی روپے میں سے زکوٰۃ دینے والے کو کچھ کھلایا تو یہ جائز ہے کہ اب وہ زکوٰۃ کی رقم اس کی ملک نہیں اس کا حکم بدل چکا ہے۔
- (۵۱۰) روپیہ قرض دے کر زائد لینا سود ہے۔
- (۵۱۱) سود کو اپنا حق بتانے سے توبہ تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے۔
- (۵۱۲) غریبوں کی مدد کی خاطر بھی سودی کاروبار حرام ہے۔
- (۵۱۳) کپڑے کو عورت سمجھ کر نظر بد سے دیکھنا گناہ ہے۔
- (۵۱۴) بھیک مانگنا زلت و حرام ہے۔
- (۵۱۵) مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ ہے اور (مکروہ) تنزیہی گناہ نہیں ہے۔
- (۵۱۶) کفالت بالمال شرعاً جائز ہے۔

جلد ۱۸

- (۵۱۷) فاسق کی گواہی مردود اور قبول کرنے والا گنہگار ہے۔
- (۵۱۸) جو کسی کی ایک بالشٹ زمین ظلمائے قیامت کے دن ساتویں طبق تک دھنسا دیا جائے گا۔
- (۵۱۹) بیٹے نے باپ کی مزدوری کی یہ جائز نہیں۔
- (۵۲۰) میراث کا حق اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے اس کو نہ باپ باطل کر سکتا ہے نہ بیٹا رد کر سکتا ہے۔
- (۵۲۱) مسلمانوں پر کافر کو کوئی حکومت نہیں۔
- (۵۲۲) آج کل دکلاء جس طرح جرح کرتے ہیں کہ گھیر کر سچ کو جھوٹا بناتے ہیں یہ سخت ممنوع ہے۔

جلد ۱۹

- (۵۲۳) کسی نے نوٹ تروانے کو دیا راستہ میں گم ہو گیا اگر اس کی کوتاہی کو دخل ہو تو ضامن ہوگا ورنہ نہیں۔
- (۵۲۴) فقیروں کو ہبہ صدقہ ہے اور صدقہ میں رجوع (واپس لینا) جائز نہیں۔
- (۵۲۵) دوسرے کی جائیداد اجارہ پر دے کر کرایہ وصول کیا تو کرایہ مالک کو لوٹائے یا فقیر کو تصدق کرے۔
- (۵۲۶) حقیقی واعظ اس زمانہ میں اولیاء میں سے ہے اس کی خدمت اللہ و رسول کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔
- (۵۲۷) اسامیوں سے اجرت مقررہ سے وصولی ناجائز ہے اور اس کا حکم رشوت کا ہے۔
- (۵۲۸) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔
- (۵۲۹) اسماعیل اور ابراہیم علیہما السلام کے عہد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے قمری مہینوں پر بنائے کار رکھنے کا حکم دیا۔
- (۵۳۰) مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے سارے معاملات میں انہیں مہینوں کا اعتبار کریں۔
- (۵۳۱) بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا حرام ہے۔
- (۵۳۲) ناقص کام کر کے پوری تنخواہ لینا حرام ہے۔
- (۵۳۳) آج کل کی دکالت اور نوکری جس میں ناجائز کام کرنے کا ارتکاب کرنا پڑے اور معصیت کی اجرت حرام قطعی ہے۔
- (۵۳۴) دوسرے کی چیز بے اجازت اٹھا کر رکھ لینے سے وہ ضائع ہوگی تو ضائع کرنے والے پر ضمان ہوگا۔
- (۵۳۵) وقف کا سامان مصرف کے خلاف استعمال کرنا حرام ہے۔

جلد ۲۰

- (۵۳۶) رات کا ذبیحہ مکروہ تنزیہی ہے اور ضرورت کے وقت کوئی کراہت نہیں۔
- (۵۳۷) ذبح کرنے والے اور ذبیحہ دونوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔
- (۵۳۸) تسمیہ شرط ذبیحہ ہے اور اس کے ساتھ تکبیر سنت ہے۔
- (۵۳۹) ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے تو ذبیحہ مردود ہے یونہی مسلمانوں نے تسمیہ پڑھ کر ذبح کیا اور اس سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرے تو ذبیحہ حرام ہے۔
- (۵۴۰) بُرا گمان بُرے دل سے نکلتا ہے۔
- (۵۴۱) روافض کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے۔
- (۵۴۲) قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا امر استجابی ہے۔ سارا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے البتہ یہ گوشت یہاں کے غیر مسلموں کو دینا جائز نہیں۔
- (۵۴۳) حرام شے جلنے (پکنے) کے بعد بھی حرام رہے گی اور حلال میں مخلوط (مل جائے) تو اسے بھی حرام کر دے گی۔
- (۵۴۴) صدقہ واجبہ ہو اور وجوب خاص ذبح کا تو بے ذبح ادا نہ ہوگا ہاں ذبح کا وقت نکل گیا ہو تو زندہ ہی صدقہ کیا جائے۔
- (۵۴۵) ذبح اور قطع کی اجرت جائز ہے پیسوں سے اجرت مقرر کرنا جائز اسی جانور بلکہ دوسرے جانور کے گوشت سے اجرت مقرر کرنا گناہ ہے۔
- (۵۴۶) کبوتر کا گوشت حلال ہے۔
- (۵۴۷) ملائم ہڈی کھانا جائز ہے۔
- (۵۴۸) شکار کھیل و تفریح کے لیے ہو تو حرام ہے ورنہ حلال۔
- (۵۴۹) شکار دو یا غذا کے لیے مباح تفریح کے لیے حرام۔
- (۵۵۰) بندوق کی گولی تیر کے حکم میں نہیں اس کا مارا ہوا شکار حرام ہے۔
- (۵۵۱) بارہ ذوالحجہ تک قربانی جائز ہے تیرھویں کو نہیں۔
- (۵۵۲) ناباغ مالک نصاب پر نہ خود زکوٰۃ و قربانی نہ اس کی طرف سے اولیاء پر۔

- (۵۵۳) ایک قربانی سب گھروالوں کی طرف سے نہیں ہو سکتی اور مالکِ نصاب کے علاوہ کسی پر قربانی واجب نہیں۔
- (۵۵۴) نصاب سے کم مال رکھنے والے پر قربانی واجب نہیں کر لے تو ہو جائے گی۔
- (۵۵۵) ایسے شخص نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اسی کی قربانی واجب ہو گئی بدلنا جائز نہیں۔
- (۵۵۶) قربانی کو کھال باقی رکھ کر اسے اپنے مصرف میں لایا جاسکتا ہے اپنے مصرف میں لانے کی نیت سے کھال بیچی تو اس کا صدقہ واجب ہے سید یا کسی اور کار خیر کے لیے بیچی تو ان کے دے سکتے ہیں۔
- (۵۵۷) اوجھڑی کھانے کی چیز نہیں غیر مسلم لے جائے تو حرج نہیں گوشت دینا جائز نہیں۔
- (۵۵۸) فقیر اپنی قربانی کا گوشت حرجی (کافر) کو دے تو اتنی قیمت صدقہ کرے اور غنی دے تو مستحب کا خلاف کیا۔
- (۵۵۹) ایک بڑے جانور میں عقیقہ اور قربانی دونوں جائز ہیں۔
- (۵۶۰) ہر طرح کے خصی کی قربانی جائز ہے اس میں اس سے کمال پیدا ہوتا ہے۔
- (۵۶۱) عقیقہ کے جانور کے وہی مسائل ہیں جو قربانی کے جانور کے ہیں۔
- (۵۶۲) والدین بھی عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں۔
- (۵۶۳) عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنے میں حرج نہیں نہ توڑنا اور زمین میں دفن کرنا افضل ہے۔
- (۵۶۴) لڑکے کے عقیقہ کے لیے کم سے کم ایک بکرا اور دو افضل۔
- (۵۶۵) مردہ کی طرف سے قربانی جائز ہے (اسے ثواب ملے گا)۔

جلد ۲۱

- (۵۶۶) خدا کا واسطہ دیا تو بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہے۔
- (۵۶۷) اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔
- (۵۶۸) مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ممنوع و گناہ اور کہنے والا گنہگار ہے۔
- (۵۶۹) جس نے ایک بار یثرب کہا وہ دس بار مدینہ کہے۔
- (۵۷۰) مؤمن کسی کبیرہ (گناہ) کے ارتکاب سے خارج اسلام نہیں ہوتا۔
- (۵۷۱) حرام کو تمنا شایع کرنا حرام ہے۔
- (۵۷۲) غیبت زنا سے بدتر ہے۔
- (۵۷۳) محبت رسول اور نفرت گستاخان کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔
- (۵۷۴) لاجتہاد عورت سے غلط حرام ہے۔
- (۵۷۵) ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ صرف چہرہ کی ہو۔
- (۵۷۶) جس کا کھینچنا حرام ہے اس کا کھنچنا بھی حرام ہے۔
- (۵۷۷) جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔
- (۵۷۸) دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے۔
- (۵۷۹) کافر کے لیے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفر خالص و تکذیب قرآن ہے۔
- (۵۸۰) کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو۔
- (۵۸۱) کافر کو تعظیماً سلام کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔
- (۵۸۲) سبیل لگانا جائز ہے۔
- (۵۸۳) عالم دین نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
- (۵۸۴) روزہ جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔
- (۵۸۵) مشقت آسانی لاتی ہے۔
- (۵۸۶) امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سید کہا۔

(۵۸۷) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ابو درداء رضی اللہ عنہ میری امت کے حکیم ہیں۔

(۵۸۸) عبد اللہ بن ابی ریحس المنافقین کے بیٹے سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو کہا: تو ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز ہیں۔

(۵۸۹) زبور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا مالک کہا گیا۔

(۵۹۰) سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے سینے پر ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو کر دیں اور ساتھ ہی عمر لدنی سے اس کا سینہ بھر دیا۔

(۵۹۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب اشیاء کی تعظیم بھی دراصل تعظیم رسول ہی ہے۔

(۵۹۲) صراطِ مستقیم سے مراد شریعت ہے۔

(۵۹۳) طریقت اگر شریعت سے جدا ہو تو وہ خدا تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی۔

(۵۹۴) اولیاء کبھی غیر علماء نہیں ہو سکتے۔

(۵۹۵) گمراہ بد عقیدہ علماء و ارشادِ نبی نہیں ناسب ابلیس ہیں۔

(۵۹۶) ابلیس کے مکروں میں سخت تر یہ ہے کہ حسنات (نیکوں) کے دھوکے میں سیئات (گناہ) کراتا ہے۔

(۵۹۷) جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(۵۹۸) روضہ مقدسہ کا نقش بنانا بالاجماع جائز ہے۔

(۵۹۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر دیکھتے اسے توڑے بغیر نہ چھوڑتے۔

(۶۰۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال شریعت آپ کے افعال طریقت آپ کے احوال حقیقت اور آپ کے علوم بے

مثال معرفت ہیں۔

(۶۰۱) قرآن و حدیث میں شریعت طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے۔

(۶۰۲) آدمی کتنا ہی بڑا عالم عامل زاہد کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد بنائے۔

(۶۰۳) اللہ تعالیٰ تک رسائی محال قطعی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بے وسیلہ رسائی دشوار عادی ہے۔

(۶۰۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی طرف سے وسیلہ مشائخ کرام ہیں۔

(۶۰۵) جس کا (کوئی) پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

(۶۰۶) عورت مرشد نہیں بن سکتی۔

(۶۰۷) سچائی کبھی بے پیر نہیں ہوتا۔

(۶۰۸) شریعت کو قطرہ اور طریقت کو دریا کہنا بکے پاگل کا کام ہے۔

(۶۰۹) شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے نکلا ہوا دریا بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعال ہے۔

- (۶۱۰) بغیر فقہ کے عبادت کرنے والا چکی کھینچنے والے گدھے کی طرح ہے۔
- (۶۱۱) شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل اس کی چٹائی ہے اور اس عمارت کی بلندی طریقت ہے۔
- (۶۱۲) ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔
- (۶۱۳) علم باطن وہ ہی جان سکتا ہے جو علم ظاہر جانتا ہے۔ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ)
- (۶۱۴) اللہ تعالیٰ نے کبھی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔ (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)
- (۶۱۵) کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی وضع لینا (صورت اپنائینی) حرام و موجب لعنت ہے۔
- (۶۱۶) داڑھی مونڈنا ہند کے یہودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا طریقہ ہے۔
- (۶۱۷) ذکر رسول عین ذکر الہی اور شائع رسول عین شائع الہی ہے۔
- (۶۱۸) بیعت ایسے شخص سے کی جائے جس میں کم از کم چار شرطیں پائی جائیں یعنی وہ سنی صحیح العقیدہ ہو عالم دین ہو فاسق نہ ہو اور اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔
- (۶۱۹) جس طرح ایک شخص کے دو باپ ایک وقت میں عورت کے دو خاوند نہیں ہو سکتے ایسے ہی کسی مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔
- (۶۲۰) جس کو کسی چیز میں رزق دیا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس چیز پر لزوم اختیار کرے۔
- (۶۲۱) ملائکہ سے ملاقات و کلام کے لیے ولایت درکار ہے۔
- (۶۲۲) جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مقامات تہمت سے بچے۔
- (۶۲۳) بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو متنفر کرنا ممنوع ہے۔
- (۶۲۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی اور یہی افضل ہے۔
- (۶۲۵) جو بات عام مسلمانوں کی نفرت کا موجب ہو شرعاً منع ہے۔
- (۶۲۶) فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے جو کوئی اس کو جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔
- (۶۲۷) شراب نوشی راہ خدا سے روکتی ہے اس کے مرتکب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔
- (۶۲۸) دعوت ولیمہ کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت و مانع شرعی نہ ہو۔
- (۶۲۹) عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے۔
- (۶۳۰) شہد کا اتارنا جائز اور بیت الخلل میں کچھ چھوڑ دینا ضروری نہیں۔
- (۶۳۱) شہد میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔
- (۶۳۲) کسی دعوت میں نہی عن المنکر کی نیت سے جانے والا ثواب پاتا ہے۔
- (۶۳۳) زمزم شریف اور بقیہ وضو کے سوا کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔
- (۶۳۴) اہل ہنود (ہندوؤں) کی اشیاء خوردنی کا استعمال مسلمانوں کو جائز و حلال مگر اہل ہنود کے ہمراہ کھانا جائز نہیں۔

جلد ۲۲

(۶۳۵) کالج کی چوڑیاں عورتوں کے لیے جائز بلکہ شوہر کے لیے سنگھار کی نیت سے مستحب ہیں اور اگر شوہر یا والدین کا حکم ہو تو واجب ہیں۔

(۶۳۶) عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز بلکہ شوہر کے لیے سنگھار کرنا باعث اجر عظیم ہے۔
(۶۳۷) دلہن کو سجانا سنت قدیمہ ہے۔

(۶۳۸) کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی سنگتیاں آئیں سنت ہے۔
(۶۳۹) قدرت کے باوجود عورت کا بے زیور رہنا مکروہ ہے۔

(۶۴۰) تانبہ پیتل لوہا اور کانسہ تو عورت کو پہننا بھی ممنوع ہے اس سے نماز بھی مکروہ ہوگی۔
(۶۴۱) چاندی کا چھلہ عورتیں پہن سکتی ہیں مرد نہیں۔

(۶۴۲) مکروہ چیز پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
(۶۴۳) ریشمی کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے۔

(۶۴۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونے لے کر ارشاد فرمایا: دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(۶۴۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے تھے۔

(۶۴۶) سب سے پہلے پاجامہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہنا۔
(۶۴۷) غرارہ پہننا مردوں کے لیے ناجائز ہے۔

(۶۴۸) ٹخنوں سے نیچے لٹکتے ہوئے پانچے اگر براہ تکبر ہوں تو حرام ورنہ مردوں کے لیے مکروہ و خلافِ اولیٰ ہے۔
(۶۴۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اقدس کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہاتھ تھا۔

(۶۵۰) ایڑی والی مردانہ جوتی عورت کو پہننا جائز ہے۔
(۶۵۱) ریشمی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

- (۶۵۲) ریشی کپڑا پہنا اور بیچنے کے لیے کندھے پر رکھنا حرام ہے۔
- (۶۵۳) دھوئی کہ لباس ہنود (ہندوؤں کا لباس) ہے ممنوع ہے۔
- (۶۵۴) کوٹ پتلون ممنوع ہے۔
- (۶۵۵) ایسا لباس پہننا جس سے مسلمان کو کافر میں فرق نہ رہے حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔
- (۶۵۶) دو شملے رکھنا سنت (قولی) ہے۔
- (۶۵۷) جیسے مرد کے لیے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کے لیے غیر مرد کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔
- (۶۵۸) مشت زنی فعل ناپاک و حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔
- (۶۵۹) سر عام ستر عورت (چھپانے کی چیز) کی خلاف ورزی کرنے والا فاسق و فاجر و لعنتی ہے۔
- (۶۶۰) فاحشہ مسلمان عورت سے دوسری مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم ہے اگرچہ حقیقی بہن ہو۔
- (۶۶۱) صحبت بد سے بڑا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا جب پڑ جاتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار ہے لہذا امان و سلامت جدار بننے میں ہے۔
- (۶۶۲) پردہ کے باب میں ہر وہ غیر پیر کا حکم یکساں ہے۔
- (۶۶۳) شوہر بیوی کو بلا ضرورت شرعی باہر جانے کی اجازت دے تو دونوں گنہگار ہیں۔
- (۶۶۴) تین شخص جنت میں نہ جائیں گے: دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت اور شرابی۔
- (۶۶۵) والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔
- (۶۶۶) بدکار عورتوں اور دیوث مردوں سے دوستی رکھنے والے قیامت میں انہی کے ساتھ اٹھیں گے۔
- (۶۶۷) روزِ حشر ہر شخص اپنے دوستوں کے ساتھ اٹھے گا۔
- (۶۶۸) صحبت بد کا اثر مستقل مردوں کو بگاڑ دیتا ہے۔
- (۶۶۹) جنت ہر شخص بکنے والے پر حرام ہے۔
- (۶۷۰) حیاء ایمان ہے اور ایمان والا جنت میں ہے۔
- (۶۷۱) فحش گوئی جفا ہے اور جفا والا دوزخ میں ہے۔
- (۶۷۲) بد زبان و بے حیاء کے نسب میں خلل ہوتا ہے۔
- (۶۷۳) بچپن کی عادت کم چھوٹی ہے۔
- (۶۷۴) دیور کو حدیث میں موت کہا گیا۔
- (۶۷۵) عورت کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والے شیطان کے پیارے ہیں۔

(۶۷۶) عورتوں کا بل کر گھر میں میلاد یا شہادت پڑھنا کہ آواز باہر جائے ناجائز ہے۔

(۶۷۷) خسر سے پردہ واجب نہیں مگر جیٹھ اور دیور سے واجب ہے۔

(۶۷۸) عورت کو اذان دینا جائز نہیں۔

(۶۷۹) عورت کا خوش الحانی سے باوازا بلند پڑھنا کہ نغمہ کی آواز نامحرموں تک جائے حرام ہے۔

(۶۸۰) عورتوں کو جنگلوں اور پہاڑوں میں بھیجنے والے اور ان کو غیر محرم مردوں سے ہلسی مذاق کی کھلی اجازت دینے والے مرد

دیوث ہیں اور دیوث پر جنت حرام ہے۔

(۶۸۱) شریعت نے مرد و عورت میں مذاق کو کوئی رشتہ نہیں رکھا یہ شیطانی و ہندوانی رسم ہے۔

(۶۸۲) فضول و بے مقصد بات کے بارے میں فتویٰ نہیں پوچھنا چاہیے۔

(۶۸۳) عورتوں کا قبرستان جانا منوع ہے اور سینہ زنی حرام۔

(۶۸۴) صحابی نے حضور کی اجازت سے آپ کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

(۶۸۵) بچے کا کوئی ستر نہیں۔

(۶۸۶) بیگانہ مرد کا بے پردہ عورت کے پاس جانا ہر حالت میں حرام ہے۔

(۶۸۷) فضیل بن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اپنا یاد رکھا۔

(۶۸۸) جو اچھا خواب دیکھے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

(۶۸۹) نہ کرنا (کسی کام کا) اور بات ہے اور منع فرمانا اور بات۔

(۶۹۰) منوع وہ چیز ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمائی نہ کہ وہ جو آپ نے نہ کی۔

(۶۹۱) لوگوں کا آپس میں محبت کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

(۶۹۲) درخت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

(۶۹۳) ہر نماز کے بعد مصافحہ سنت ہے۔

(۶۹۴) ہر ملاقات کے وقت مصافحہ سنت ہے۔

(۶۹۵) صحابہ کرام منیر انور کو چھو کر چہروں پر لگاتے تھے۔

(۶۹۶) کافر کو سلام کرنا حرام ہے۔

(۶۹۷) غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔

(۶۹۸) بوسہ قبر میں علماء کا اختلاف ہے اور احوط منع ہے۔

(۶۹۹) گدن خبیث دل خبیث سے پیدا ہوتا ہے۔

(۷۰۰) شریعتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حقیقی بہن سے نکاح حلال تھا۔

(۷۰۱) روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو اترتے اور درود و سلام پیش کرتے ہیں۔

(۷۰۲) نمازی کی تلاوت سے خارج نماز پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔

(۷۰۳) مصافحہ کرتے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے۔

(۷۰۴) سادات کرام کی تعظیم فرض اور توہین حرام ہے۔

(۷۰۵) غیر اللہ کو سجدہ عبادت شرک مہین ہے۔

(۷۰۶) اونٹ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔

(۷۰۷) بکریوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔

(۷۰۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کی بولی سمجھتے تھے۔

(۷۰۹) بے قبواونٹ کو حضور کے سامنے سجدہ کرتے دیکھ کر قوم میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شوراٹھا۔

(۷۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت جڑوں کو اکھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور کہا: السلام علیک یا رسول اللہ!

(۷۱۱) بلا جنازہ دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی جب تک ظن سلامت ہے۔

(۷۱۲) سامنے قبر ہو تو نمازی سترہ رکھ لے۔

(۷۱۳) حدیث میں ہے کہ کوئی شخص ایک بات کہتا ہے اور اس میں کوئی بُرائی نہیں سمجھتا اس کے سبب ستر برس کی راہِ جہنم میں اتر جاتا ہے۔

(۷۱۴) قرآن مجید کو چومنا اور تعظیماً سر اور آنکھوں پر رکھنا سینے سے لگانا مستحب ہے۔

(۷۱۵) داڑھی منڈوانا حرام اور یہ افریقیوں، ہنود اور جوالقیوں کا طریقہ ہے۔

(۷۱۶) داڑھی ایک مشمت یعنی چار انگل تک رکھنا واجب ہے اور اس سے کم کرنا ناجائز ہے۔

(۷۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشمت سے زائد داڑھی کو کاٹ دیتے تھے۔

(۷۱۸) قرآن مجید میں ہر شے کا روشن بیان اور کامل شرح ہے۔

(۷۱۹) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ اگر میری رسی گم ہو جائے میں اسے قرآن عظیم میں پالوں (یعنی قرآن مجید کی مدد سے تلاش کر لوں)۔

(۷۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان کہ سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھوں تو ستر اونٹوں کا بوجھ بن جائے۔

(۷۲۱) جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں دل سے نہ مانیں ہرگز مسلمان نہ ہوں گے طوطے کی زبان سے لاکھ کلمے رنے جائیں کیا ہوتا ہے۔

(۷۲۲) امام محمد کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام اور شیخین کے نزدیک حرام کے قریب ترین ہے (لیکن مکروہ تحریمی پر گناہ کا ہونا ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بالاتفاق ہے)۔

(۷۲۳) داڑھی منڈوانے اور مونچھیں بڑھانے والوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھنا پسند نہ فرمایا۔

(۷۲۴) سارے سر کے بال رکھنا اور تمام کو منڈانا دونوں جائز اول سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم سنت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اول اولیٰ ہے۔

(۷۲۵) عورت کو حرام ہے کہ وہ سر کے بال تراشے۔

(۷۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صلعم یا ص یا صلم وغیرہ رموز لکھنا ممنوع اور سخت بیدہوتی ہے پور درود لکھنا لازم ہے (نہ لکھا تو گنہگار ہوگا)۔

(۷۲۷) سب سے پہلے جس نے درود مخفف کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

جلد ۲۳

(۷۲۸) واڑھی کتر واکر مشیت سے کم کرنا اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔

(۷۲۹) ڈھول بجانا قفس کرنا ممنوع ہے۔

(۷۳۰) انگریزی بال رکھنا خلاف سنت و وضع فساق ہے۔

(۷۳۱) سود خور کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الا عاده ہے۔

(۷۳۲) جس جگہ کی پاکی ناپاکی کی تحقیق نہیں وہ پاک ہی ہے اور اس پر نماز جائز نہیں۔

(۷۳۳) خطبہ جمعہ کے وقت سلام و کلام مطلقاً حرام ہے۔

(۷۳۴) زکوٰۃ و فطرانہ مسجد میں دے تو ادا نہ ہوں گے۔

(۷۳۵) زکوٰۃ رکن تملیک فقیر (یعنی شرعی فقیر کو مالک بنانا ہے)۔

(۷۳۶) مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نال کانے بغیر دفن کیا جائے گا۔

(۷۳۷) نماز جنازہ میں فاتحہ کا بارادۂ ثناء پڑھنا مکروہ نہیں۔

(۷۳۸) زوجہ کا کفن دفن شوہر پر فرض ہے۔

(۷۳۹) ہر شخص دوسرے کو اپنی ذات پر قیاس کرتا ہے۔ المرء بقیس علی نفسه۔

(۷۴۰) سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کئی عمرے کیے۔

(۷۴۱) حضرت علی ابن موفق نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ستر حج کیے۔

(۷۴۲) ابن سراج رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دس ہزار سے زائد قرآن فتم کئے اور دس ہزار کے

قریب قربانیاں کیں۔

(۷۴۳) علم عبادت سے افضل ہے۔

(۷۴۴) جو بات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمائی کسی اور کو منع کا حق نہیں۔

(۷۴۵) صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۷۴۶) مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے۔

(۷۴۷) اللہ تعالیٰ صدقہ کے سبب سے بُری موت کے ستر دروازے دفع فرماتا ہے۔

(۷۴۸) صدقہ بُرائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔

(۷۴۹) صدقہ ستر بلاؤں کو روکتا ہے جن میں سب میں ہلکی جذام و برص ہے۔

(۷۵۰) صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(۷۵۱) صدقہ بُری قضا (تقدیر) کو نال دیتا ہے۔

(۷۵۲) خفیہ و ظاہر کثرت سے صدقہ کرنے سے رزق دیا جاتا ہے۔

(۷۵۳) جو رزق میں وسعت اور مال میں برکت چاہتا ہے وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

(۷۵۴) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہو سکتے۔

(۷۵۵) بھلائی کے کام بُری موتوں اور آفتوں سے بچاتے ہیں جو دنیا میں احسان والے ہیں وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

(۷۵۶) بھلائی کے کام کرنے والے سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

(۷۵۷) مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا موجب مغفرت اور عند اللہ بعد از فرائض محبوب ترین عمل ہے۔

(۷۵۸) جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے۔

(۷۵۹) مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔

(۷۶۰) اولیاء کو ایصالِ ثواب طریقِ اسلام ہے۔

(۷۶۱) ذکر شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام با وضو ہونا مستحب ہے اور بے وضو بھی جائز ہے جبکہ استخفاف کی نیت نہ ہو۔

(۷۶۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت ذکر الہی کرتے تھے۔

(۷۶۳) ایک عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام قطعی اس کو درست کہنا کلمہ کفر ہے۔

(۷۶۴) ماہِ محرم میں نکاح کرنا جائز ہے۔

(۷۶۵) ہر حق سچ ہے لیکن ہر سچ حق نہیں۔

(۷۶۶) جو شخص کسی کو بُرے لقب سے پکارے اسی پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

(۷۶۷) جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

(۷۶۸) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت سے محبت کرنے والے جنتی ہیں۔

(۷۶۹) بدفالی اور بدشگونی مشرکوں کا طریقہ ہے۔

- (۷۷۰) کچھ مخصوص تاریخوں کو شادی کے لیے نقصان دہ سمجھنا باطل و بے اصل ہے۔
- (۷۷۱) بازاری فاجرہ فاحشہ عورتوں اور رنڈیوں کو ہرگز گھر میں قدم نہ رکھنے دیا جائے۔
- (۷۷۲) صحیفہ بد زہر قاتل ہے۔
- (۷۷۳) بے الکاف مسجد میں سونا ممنوع ہے۔
- (۷۷۴) جہد کی پمٹی ہمیشہ معمول علماء اسلام ہے۔
- (۷۷۵) حاملہ بیوی سے صحبت جائز ہے۔
- (۷۷۶) صحن مسجد مسجد ہے۔ فقہاء اس کو مسجد مٹتی کہتے ہیں اور مسقف کو مسجد شتوی۔
- (۷۷۷) رافضیوں کی مجلس میں جانا سخت حرام ہے۔
- (۷۷۸) نجاست کی جگہ قرآن مجید پڑھنا منع ہے (گلی بازاروں میں جہاں بدبو ہوتی ہو یا کوڑا وغیرہ کی جگہ پر بھی پڑھنا جائز نہیں)۔
- (۷۷۹) قرآن مجید کا احترام نہ کرنے والے معلم سے پڑھنا حرام ہے۔
- (۷۸۰) معلم اپنے احباب کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہے اور شاگرد قرآن مجید لے کر نیچے تو یہ سب گستاخ ہیں۔
- (۷۸۱) کان چمیدنا (عورتوں کا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں متعارف و مشہور تھا۔
- (۷۸۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔
- (۷۸۳) حلال روزی تلاش کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔
- (۷۸۴) جو چیز اپنا دین و علم بقدر فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے۔
- (۷۸۵) طالب علم بیٹے کو دوسری اولاد پر ترجیح دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
- (۷۸۶) چوری کا مال خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا دونوں حرام ہیں۔
- (۷۸۷) قادیانی (مرزائی) مرتد ہیں ان کے ساتھ خرید و فروخت اور بات چیت کی اجازت نہیں۔
- (۷۸۸) اذان جمعہ کے وقت تجارت مکروہ تحریمی ہے۔
- (۷۸۹) دوسرے کے سودے پر سودا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۷۹۰) فرض کے مقابل حرام واجب کے مقابل مکروہ تحریمی مندوب کے مقابل مکروہ تنزیہی اور سنت کے مقابل اسما ت ہے۔
- (۷۹۱) اسما ت کا حاصل مکروہ تنزیہی سے بڑھ کر ہے اور مکروہ تحریمی سے کمتر ہے۔
- (۷۹۲) سنت کا رتبہ مندوب سے برتر اور واجب سے کمتر ہے۔

(۷۹۳) علماء و ارباب شوائب و بیاد ہیں۔

(۷۹۴) جس سے اس کے استاد کو اذیت پہنچی وہ علم کی برکت سے محروم رہے گا۔

(۷۹۵) علماء حق کی تحقیر معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

(۷۹۶) جو شخص عالم و حافظ ہو کر اپنے لڑکے کو انگریزی تعلیم دلوائے اور دینی علم سے محروم رکھے اور اپنی لڑکیوں کے نکاح غیر شرع سے کرے حشر کے دن اس سے ضرور باز پرس ہوگی۔

(۷۹۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام علوم کسی شخصیت میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۷۹۸) وہابیوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا حرام ہے۔

(۷۹۹) سند علم کوئی چیز نہیں علم ہونا چاہیے اور علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا۔

(۸۰۰) غیر مذہب والیوں کی صحبت آگ ہے۔

(۸۰۱) کافرہ عورت سے مسلمان عورت کو پرہیز لازم ہے۔

(۸۰۲) پیر و استاد علم دین کا مرتبہ ماں باپ سے زیادہ ہے۔

(۸۰۳) بے علم فتویٰ دینے والا لعنتی ہے۔

(۸۰۴) علماء و سادات کو ممنوع ہے کہ اپنے لیے امتیاز چاہیں۔

(۸۰۵) عورت کے ساتھ دو اور امرد (خوبصورت لڑکے) کے ساتھ ستر شیطان ہوتے ہیں۔

(۸۰۶) امرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔

(۸۰۷) مجلس میلاد سے روکنا ذکر خدا سے روکنا ہے۔

جلد ۲۲

- (۸۰۸) تالیاں بجانا عادات کفار میں سے ہے۔
- (۸۰۹) جو فعل حرام ہو اس میں شریک ہونا اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔
- (۸۱۰) تھیٹر اور ٹانک وغیرہ کا تماشا دیکھنا حرام ہے۔
- (۸۱۱) قوم کی عقل سے ماورایات کرنے سے اس قوم کے فتنہ میں پڑھنے کا خدشہ ہوتا ہے۔
- (۸۱۲) شرعی مجرم کو پناہ دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔
- (۸۱۳) وعظ میں دست درازی کرنا، غل مچانا، گالیاں بکنا، مذہبی توہین اور عادت کفار ہے۔
- (۸۱۴) جس کام کا کرنا حرام ہے اس پر خوشی منانا بھی حرام ہے۔
- (۸۱۵) بچوں اور عورتوں کو ناجائز کام کرنے یا اس کا تماشا دیکھنے کی اجازت دینا گناہ ہے۔
- (۸۱۶) نیکی سے رزق بڑھتا ہے اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔
- (۸۱۷) بھیک مانگنے کے لیے فقیر بنانا حرام ہے۔
- (۸۱۸) کھانا کھانے کی قدرت کے باوجود نہ کھائے اور بھوک سے مر جائے تو گنہگار ہوگا۔
- (۸۱۹) جہاں چالیس مسلمان صالح ہوں ان میں ایک ولی اللہ ہوتا ہے۔
- (۸۲۰) مصنوعی دانت لگانے میں حرج نہیں۔
- (۸۲۱) کھانے پر فاتحہ یا کوئی آیت پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔
- (۸۲۲) جاہل کو طبیب بننا حرام ہے۔
- (۸۲۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماں باپ سے بڑھ کر اُمت پر مہربان ہیں۔
- (۸۲۴) بد مذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ ہے۔
- (۸۲۵) دنیاوی معاملت سوامرئد کے کسی سے ممنوع نہیں۔
- (۸۲۶) حکم شرع سن کر گناہ پڑا جانا استحقاق عذابِ نار ہے۔

- (۸۲۷) نافرمان اور بد مذہب اولاد کو چھوڑ دینا قطع رحم نہیں۔
- (۸۲۸) توکل ترک اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔
- (۸۲۹) شوہر کا حق عورت پر ماں باپ سے بھی زیادہ ہے۔
- (۸۳۰) حقیقی ماں کی طرح سوتیلی ماں بھی حرام ابدی ہے۔
- (۸۳۱) خدمت میں ماں اور تعظیم میں باپ زائد ہے۔
- (۸۳۲) استاد کی ناشکری خوفناک بلا تباہ کن بیماری اور علم کی برکات کو ختم کرنے والی ہے۔
- (۸۳۳) والدین کو ستانے والا اور ان کو گالی دینے والا ملعون ہے۔
- (۸۳۴) ماں کو ناراض کرنے والے کی زبان پر وقت نزع کلمہ جاری نہ ہوا۔ (معاذ اللہ)
- (۸۳۵) شاگرد کو استاد کے بستر پر نہیں بیٹھنا چاہیے اگرچہ استاد موجود نہ ہو۔
- (۸۳۶) شاگرد کو استاد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔
- (۸۳۷) جس شخص نے شرعی فقیح کے مرتکب کو کہا: تو نے اچھا کیا ہے تو وہ کافر ہو گیا (کہنے والا)۔
- (۸۳۸) بچہ کے پیدا ہوتے ہی دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے اور میٹھی چیز کی گھٹی دی جائے۔
- (۸۳۹) بچے کا اچھا نام رکھا جائے اگرچہ بچہ کچا ہو۔
- (۸۴۰) قیامت کے روز ماں باپ بھی اپنی اولاد کو حقوق معاف نہیں کریں گے۔
- (۸۴۱) نوحہ و ماتم حرام ہے۔
- (۸۴۲) مدار ایمان محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
- (۸۴۳) محرم میں سوگ منانا حرام ہے۔
- (۸۴۴) تعزیہ ناجائز ہے۔
- (۸۴۵) تعزیہ پر جا کر منت ماننا باطل ہے۔
- (۸۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔
- (۸۴۷) عورت کو اپنے سر کے بال کترنا حرام ہے۔
- (۸۴۸) مرد کو تھیلی یا تلوے پر مہندی لگانا حرام ہے۔
- (۸۴۹) مرد کو ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی انگلی ایک نگ کی جائز ہے زیادہ کی ناجائز ہے۔
- (۸۵۰) جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی ناجائز نہیں۔
- (۸۵۱) سانپ کو قتل کرنا مستحب ہے حتیٰ کہ محرم (احرام والا) حرم میں بھی اسے مار سکتا ہے۔

- (۸۵۲) بیل اور بکرے وغیرہ کو خسی کرنا جائز ہے مگر آدمی کو خسی کرنا حرام ہے۔
- (۸۵۳) بلی اور کتا وغیرہ اگر آدمیوں کو کاٹتے ہوں تو ان کا قتل درست ہے۔
- (۸۵۴) کنکلیا (پتنگ) لوٹنا حرام اڑانا منع اور لڑانا گناہ ہے۔
- (۸۵۵) حیوانیوں کو دانہ ڈالنا جائز و کارِ ثواب ہے۔
- (۸۵۶) ہر مسلمان بلکہ تمام عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملک ہے۔
- (۸۵۷) بے شک تم روزِ قیامت اپنے اور اپنے والدین کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ (الحمدیث)
- (۸۵۸) یسین و طہ نام رکھنا منع ہے۔
- (۸۵۹) غفور اللہ بن نام رکھنا سخت فتنہ و شتم ہے کیونکہ اس کا معنی ہے: دین کو مٹانے والا۔
- (۸۶۰) بُرے نام کے ساتھ نام پاک محمد ملا نا اس نام کریم کی گستاخی ہے۔
- (۸۶۱) بد مذہب جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔
- (۸۶۲) حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ میں ساٹھ سے زائد اسماء الہیہ ہیں۔
- (۸۶۳) کسی کا خط اس کی اجازت کے بغیر کھولنے اور پڑھنے والا گنہگار و مستحقِ وعید ہے۔
- (۸۶۴) امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے برسرِ مجمع صحابہ میں اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد و خادم کہا۔

جلد ۲۵

- (۸۶۵) کافر حربی کے مال کے سبب مسلمان پر حق العبد لازم نہیں۔
- (۸۶۶) کافر حربی کا مال دھوکا یا بد عہدی سے لینا گناہ ہے۔
- (۸۶۷) وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے۔
- (۸۶۸) اللہ تعالیٰ حقوق العباد و معاف نہیں کرتا جب تک بندے خود نہ معاف کریں۔
- (۸۶۹) جو شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے۔
- (۸۷۰) جو ایک بوند شراب پئے ان کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہو اور جنت اس پر حرام۔
- (۸۷۱) شراب کی حرمت (حرام ہونے) کا منکر کافر ہے۔
- (۸۷۲) ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر مانگے۔
- (۸۷۳) جو خدا کا واسطہ دینے پر کچھ دے تو ستر نیکیاں لکھی جائیں اور نہ دینے کا بھی اختیار ہے۔
- (۸۷۴) قوی تندرست پیشہ و رسائل کو ایک پیسہ نہ دے۔
- (۸۷۵) علماء دین کا ادب باپ سے زیادہ فرض ہے۔
- (۸۷۶) گھر میں دفن کی وصیت باطل ہے۔
- (۸۷۷) جو کسی مسلمان سے سختی دور کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی سختی دور کرے۔
- (۸۷۸) ماں کو اختیار نہیں کہ اپنے نابالغوں کا حصہ فروخت کرے۔
- (۸۷۹) باپ بالغ کی رقم اجازت سے صرف کر سکتا ہے۔

جلد ۲۶

(۸۸۰) حق میراث حق شرع ہے کسی سے ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہوتا۔

(۸۸۱) قبل خلوت طلاق ہونا باعث سقوط نصف مہر ہوتا ہے۔

(۸۸۲) موت اگر قبل خلوت ہو کل مہر کو لازم کر دیتی ہے۔

(۸۸۳) عدم ذکر ہرگز ذکر عدم نہیں ہو سکتا۔

(۸۸۴) لڑکیوں کو حصہ نہ دینا (وراخت سے) حرام ہے۔

(۸۸۵) جہیز میں عام عرف یہ ہے کہ عورت اس کی مالک ہوتی ہے۔

(۸۸۶) آیات قرآنیہ اسی ترتیب جمیل پر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں جس ترتیب میں لوح محفوظ میں تھیں۔

(۸۸۷) سورتوں اور آیتوں کی ترتیب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیا کرتے تھے۔

(۸۸۸) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانہ ہے۔

(۸۸۹) حضرت سیدہ مریم جنت میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح اقدس سے شرف ہوں گی۔

(۸۹۰) حضرت عیسیٰ و حضور علیہما السلام کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے۔

(۸۹۱) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بعینہ خدا کی یاد ہے۔

(۸۹۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا ممنوع ہے۔

(۸۹۳) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینے میں سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔

(۸۹۴) سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ امام مہدی کے ظہور تک غوث الاغواث ہیں اور تمام اولیاء کی گردن پر آپ کا قدم ہے۔

(۸۹۵) بیعت (مرید ہونا) بذریعہ خط و کتابت بھی جائز ہے۔

(۸۹۶) جس کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

(۸۹۷) اپنے پیر کے وصال کے بعد دوسرے کا مرید ہونا جائز ہے۔

(۸۹۸) ایک دن کا بچہ بھی اپنے ولی (سرپرست) کی اجازت سے مرید ہو سکتا ہے۔

- (۸۹۹) جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت ہو چکا ہو تو دوسروں کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہیے۔
- (۹۰۰) شیخ ثانی کا طالب ہونا جائز ہے مگر اپنی ارادت شیخ اول سے ہی رکھے۔
- (۹۰۱) جامع شرائط پیر کے ہاتھ پر بیعت کے لیے والدین یا شوہر کی اجازت ضروری نہیں۔
- (۹۰۲) کلمہ طیبہ مکمل یا اس کی جزء دوم کا ورد کیا جائے تو ساتھ درود (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی پڑھا جائے۔
- (۹۰۳) جسے کسی پیر سے اجازت نہ ملی ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں۔
- (۹۰۴) اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور قہار بھی رحمت شانِ جمال ہے اور قہر شانِ جلال۔
- (۹۰۵) کسی عمل کا ثواب مولیٰ تعالیٰ کی نذر کرنا جہالت ہے۔
- (۹۰۶) بندۂ مؤمن اللہ تعالیٰ کو بعض ملائکہ سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔
- (۹۰۷) نبی یا ولی کو ثواب بخشنا کہنا بے ادبی ہے۔
- (۹۰۸) سمندر کے نیچے آگ ہے۔
- (۹۰۹) اندرون مسجد اذان دربار الہی کی بے حرمتی ہے۔
- (۹۱۰) حضور غوث پاک نے فرمایا کہ میں جن ملک و انسان سب کا پیر ہوں۔
- (۹۱۱) اللہ تعالیٰ نے اولیاء میں حضور غوث پاک کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے۔
- (۹۱۲) حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ شریعت و طریقت و حقیقت کے امام ہیں۔
- (۹۱۳) اللہ تعالیٰ نے حضور غوث پاک کے مخالف سے لڑائی کا اعلان فرمادیا۔
- (۹۱۴) فرمان حضرت علی: جو مجھ کو ابو بکر و عمر پر فضیلت دے گا اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا۔

جلد ۲۹

- (۹۱۵) لفظ محمد کے عدد ۹۲ اور خدا کے عدد ۶۰۵ ہیں۔
- (۹۱۶) واعظ کے لیے شرط اول مسلمان ہونا، شرط دوم سنی ہونا، شرط سوم عالم ہونا، شرط چہارم فاسق نہ ہونا۔
- (۹۱۷) امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادوں کے نام ابو بکر و عمر و عثمان ہیں۔
- (۹۱۸) آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔
- (۹۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گناہوں میں آلود سخت خطا کاروں کے لیے ہے۔ (الحديث)
- (۹۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کا دروازہ کھلوا کر ہر سچے کلمہ گو کو وہاں سے نکال لائیں گے۔ (خلاصہ الحديث)
- (۹۲۱) جو شفاعت پر ایمان نہیں رکھتا وہ شفاعت کا اہل نہیں (مثل وہابیہ دیوبندیہ وغیرہما)۔
- (۹۲۲) مرسلین ملائکہ بالا جماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں۔

جلد ۳۰

- (۹۲۳) قرآن نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر آپ کی باتوں آپ کے زمانے اور آپ کی جان کی قسم کھائی۔
- (۹۲۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھا۔
- (۹۲۵) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور آپ کی امت افضل الامم ہے۔
- (۹۲۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر عزت والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔
- (۹۲۷) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے دروازہ جنت کسی کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔
- (۹۲۸) روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہے۔
- (۹۲۹) واجب ہے کہ مطلقاً صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اہمات پر قرن و طبقہ میں بندگان صالح و مقبول ہوں۔
- (۹۳۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیس پشتوں تک اپنا نسب نامہ بیان فرمایا۔
- (۹۳۱) حضرت عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔
- (۹۳۲) آذر براہیم علیہ السلام کا باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا۔
- (۹۳۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ اولاد اور سارے جہان سے زائد ہونی شرط ایمان ہے۔
- (۹۳۴) گستاخ پر دونوں جہاں میں اللہ کی لعنت اور سخت عذاب ہے۔
- (۹۳۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے کیسا ہی کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔
- (۹۳۶) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب سے منکر کو کافر فرمایا اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو۔
- (۹۳۷) وہابیہ کے نزدیک درود شریف کی کثرت شرک ہے۔
- (۹۳۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے پاک کرتے ہیں حضور قیامت تک تمام امت کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں۔
- (۹۳۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔
- (۹۴۰) آخرت میں عزت دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے۔
- (۹۴۱) سب کے ہاتھ حضور کی طرف پھیلے ہیں سب حضور کے آگے گڑ گڑاتے ہیں۔ حضور ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں (اللہ کی عطا ہے) جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے گا۔
- (۹۴۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے التجاء کرنے والا نامراد نہیں رہتا (صحابی کا قول) کہ اللہ و رسول پر ہی بھروسہ ہے۔
- (۹۴۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غافل دل زندہ کر دیئے اندھی آنکھیں روشن فرمادیں بہرے کان سننے والے اور میٹھی

زبانیں سیدھی کر دیں۔

(۹۴۴) ماکان دما یکون (یعنی جو ہو چکا اور جو ہوگا) سب کا علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔

(۹۴۵) ایمان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عطاء کرتے ہیں (جو وہابیوں، دیوبندیوں، شیعوں کے پاس نہیں ہے)۔

(۹۴۶) (حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت میں ہر مسلمان کے مددگار ہیں۔)

(۹۴۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تیرے دنیا کے کام بنادے تیری آخرت کا معاملہ تو میرے ذمہ ہے۔

(۹۴۸) ہر چیز (عالم میں) نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی۔

(۹۴۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محی ہے کیونکہ آپ جان جہاں ہیں۔

(۹۵۰) جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد اور آپ کے ہاتھ سے ملی۔

(۹۵۱) ملائکہ کا سایہ نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ کیسے ہوگا۔

(۹۵۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو بیمار دل گوارا نہیں کرتا۔

(۹۵۳) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔

(۹۵۴) ایمان محبت رسول سے مربوط اور دوزخ سے نجات ان کی اُلفت پر منوط۔

(۹۵۵) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں کسی کے مٹانے سے نہ مٹیں گی۔

(۹۵۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات سے ہے کہ کبھی آپ کے کپڑوں پر کبھی نہ بیٹھی جوئیں آپ کو نہ ستاتی تھیں اور پھر آپ کا خون نہ چوستے تھے۔

(۹۵۷) محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہیں۔

(۹۵۸) جس جانور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے عمر بھر ویسا ہی رہتا آپ کی برکت سے بوڑھا نہ ہوتا۔

(۹۵۹) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا روشن میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

(۹۶۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا چشمہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

(۹۶۱) فرش سے عرش تک اقل مسافت سات ہزار برس کی راہ ہے۔

(۹۶۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین زندہ ہو کر آپ پر ایمان لائے۔

(۹۶۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہوا عطاء ہوئی جو صبح و شام ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براق

عطاء ہوا جو آپ کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا۔

لیکن تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

تجھ سے پھر کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور